

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حضرت مولانا محمد عباس رضوی کے حاجت و امشکل کشاد افاع بلاء اور عطا ہو زید
۶۰ آیات اور ۱۳۰۰ احادیث سے ثبوت

الامن والاعلى

تصنیف لطیف : اعلیٰ حضرت امام اہل سنت
مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۳۳۰ھ

فیضان کرم : مناظر اسلام محقق العصر محدث دور حاضرہ
علامہ مولانا محمد عباس رضوی صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) دثر قدس علیہ الیوم العاد
(ریسرچ آفیسر محکمہ اوقاف دہلی)

تخریج و تصحیح

خادم مناظر اسلام قاری محمد ارشد مسعود اشرف چشتی نقیب

فیضان مدینہ پبلیکیشنز جامع مسجد عمرہ و مکارم

ناشر

Al-Amn Wal Ula' by Alahazrat Imam Ahmed Raza

<http://www.NooreMadinah.net> - An Islamic Encyclopedia

اس کتاب کے اس تخریج تصحیح شدہ ایڈیشن کے

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب الامن والاعلیٰ

تصنیف اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی علیہ الرحمۃ

تخریج تصحیح قاری محمد ارشد مسعود اشرف چشتی نقوی

باہتمام محمد نعیم اللہ خاں قادری بی ایس سی بی ایس ایم اے

صفحات ۴۰۰

تاریخ اشاعت دسمبر ۲۰۰۲ء

تعداد بار اول ۱۰۰۰

قیمت ۱۵۰/- روپے

ناشر

فیضانِ مدینہ پبلیکیشنز

جامع مسجد عمر روڈ کاموگی

ملنے کے پتے

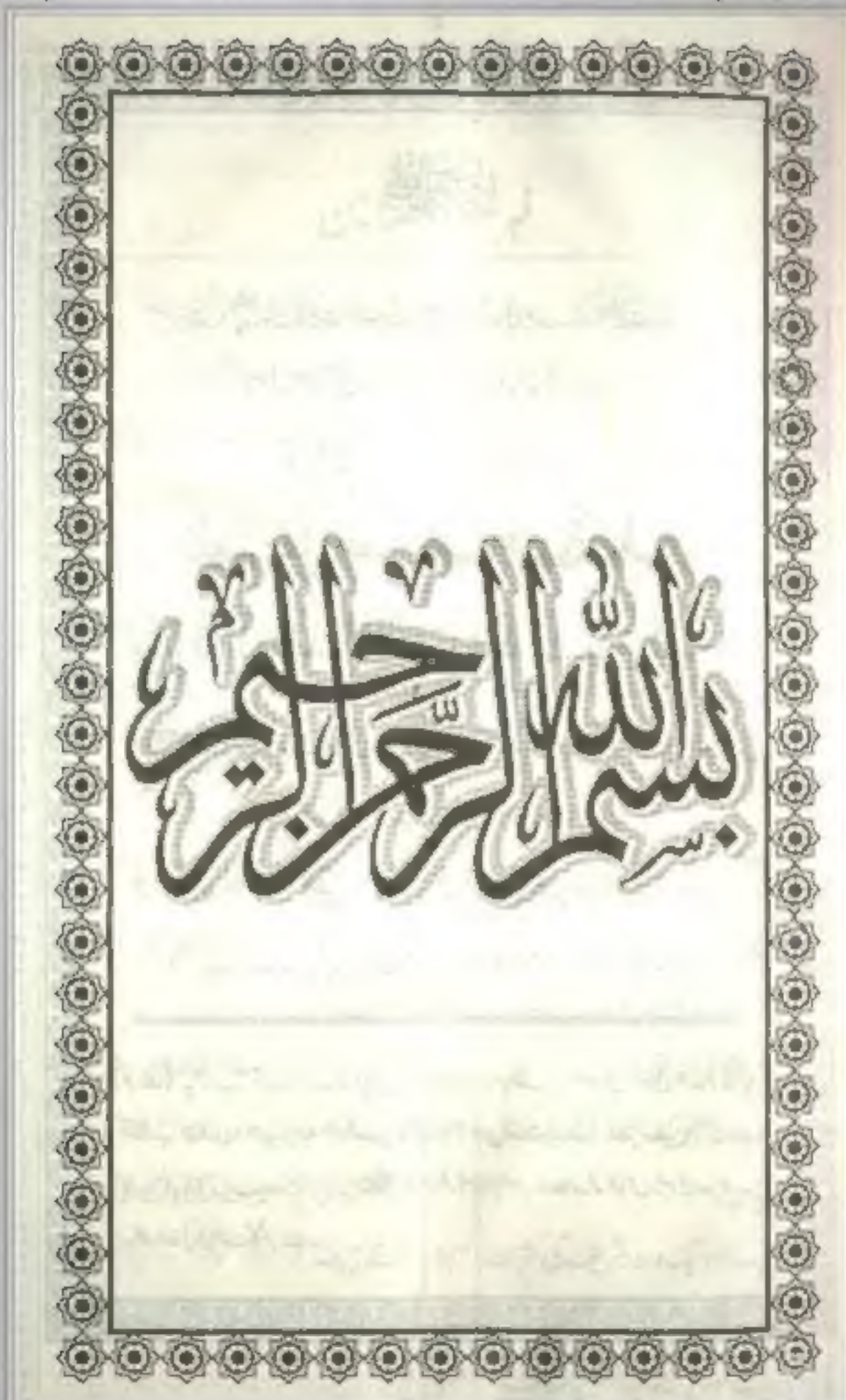
✽ مکتبہ قادریہ سرکل روڈ گوجرانوالہ ✽ مکتبہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ

✽ ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور ✽ مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور

✽ مکتبہ جمال کرم لاہور ✽ شبیر برادرز لاہور ✽ پردگری سوئیکس لاہور

Al-Amn Wal Ula' by Alahazrat Imam Ahmed Raza Khan

<http://www.NooreMadinah.net>



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حضرت روافع بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ قَالَ جس نے کہا !

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ

وَأَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ترجمہ: اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج اور ان کو ایسی جگہ عطا فرما
جو کہ آپ کی مقرب جگہ ہے قیامت کے دن۔

وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي تَوَسَّلْ إِلَى مِيرِ شَفَاعَتِي وَاجِبٌ هُوَ۔

(آپ سے قرب خدا پائیں۔ صلیحہ ۳۲ و مستدرج جلد ۲ صفحہ ۱۰۸ اور رقم ۱۷۱۶)

[نوٹ: یہ کتاب "آپ سے قرب خدا پائیں" امام ابو القاسم عقیل بن عکروال الترمذی ۵۷۸ھ کی
کتاب "القنومۃ السیوب العالمین بالصلاۃ علی محمد و آلہ" (صلی اللہ
علیہ وسلم) کا ترجمہ ہے۔ جو کہ قبل امت و محترم مناظر اسلام حضرت علامہ محمد عباس دہلوی صاحب
مدتہ عالی کی منت کا اثر ہے۔

فہرست مضامین

صفحہ	فہرست مضامین	صفحہ	فہرست مضامین
۳	شاہ ولی اللہ صاحب بدعتی تھے۔	۱۹	ملاحظہ ہونا امام الطائفہ (مولوی اسماعیل دہلوی) کا اپنے بڑوں کو صاف نبی اور صاحب شریعت و وحی و معصوم ماننا خاص دینی کاموں میں خاندان امام الطائفہ کا نئی نبی باتیں نکال کر وہابیہ کے طور پر بدعتی ہو جانا۔
۵۵	ملاحظہ ہونا امام الطائفہ (مولوی اسماعیل دہلوی) کا اپنے بڑوں کو صاف نبی اور صاحب شریعت و وحی و معصوم ماننا خاص دینی کاموں میں خاندان امام الطائفہ کا نئی نبی باتیں نکال کر وہابیہ کے طور پر بدعتی ہو جانا۔	۲۳	حرف آغاز
۵۶	ذرا تصور شیخ کا حکم ملاحظہ ہو۔	۳۹	تقدیم
۵۶	و خائف کے التزام کا حکم	۴۷	استفتاء... لا دلی مرسلہ مولوی کرامت اللہ صاحب
۵۷	امام الطائفہ (مولوی اسماعیل دہلوی) کا خود بدعتی بننا	۵۱	مقدمہ
۵۸	وہابیہ کے طور پر سارا خاندان دہلی شرک تھا۔ ملاحظہ ہوں ان کے عقائد کہ حضور علی ہر مصیبت کے وقت کام آتے ہیں۔	۵۲	نبی ﷺ کی جناب میں علامہ اور آئمہ دین کا عقیدہ
۵۹	حضور سب سے بہتر عطا فرمانے والے ہیں	۵۲	وہابیوں کا پیشوا چھ سو برس پہلے کے عالموں کو کافر کہتا تھا۔
		۵۳	وہابیوں کے نزدیک حضور کی تعریف میں کمی چاہئے
		۵۳	وہابیہ کے نزدیک درود شریف کی کثرت شرک ہے۔
		۵۴	وہابیہ کے طور پر شاہ عبدالعزیز صاحب

صفحہ	فہرست مضامین	صفحہ	فہرست مضامین
	شرک میں پڑ گئے۔	۵۹	عاجزی کے ساتھ حضور کو دعا کرے۔
۶۹	جو معنی شرک ہیں کسی مسلمان کو خواب	۵۹	حضور ہی ہر بلا سے پناہ ہیں
۷۰	میں بھی ان کا علم نہیں گزرتا۔	۶۰	اولیاء کا مشکل کشا ہونا
	وہابیہ کا ظلم کہ جو عمارے خود بولتے ہیں	۶۰	اولیاء کرام کی روحیں جہاں چاہتی ہیں
	مسلمانوں کے شرک بتانے کو ان سے		جاتی ہیں اپنے متوکلین کی مدد کرتی ہیں اور
	آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔		دشمنوں کو ہلاک کرتی ہیں۔
۷۰	کلن کو کی نسبت ارادہ معنی شرک کا ارادہ	۶۱	مولیٰ علی سے نیاز
	حرام کبیرہ و اقتراب ہے۔	۶۱	بیماری میں مولیٰ علی کی طرف توجہ
۷۰	قائل کا موجد ہونا ہی گواہ ہے کہ معنی	۶۱	خوش پاک کی توجہ اور عنایت
	شرک مراد نہیں۔	۶۱	خوابہ نقشبند کی عنایت ان کی حمایت میں
۷۱	حضور کو دفع ابلاء کہنے کے شرک		اہل و عیال کو سونپنا
	ہونے کی دو ہی صورتیں ہیں اور جو	۶۲	اولیاء کرام بعد انتقال بھی دنیا میں تصرف
	صورت مراد لو خدا اور رسول تک حکم		فرماتے ہیں کمال وسیع علم رکھتے ہیں۔
	شرک پہنچے گا		اس عالم کی توجہ رکھتے ہیں۔
۷۲	جو چیز اللہ کی قدرت میں ہے اسے غیر	۶۳	اولیاء کرام سے دنیا والوں کو فیض پہنچتا ہے
	کے لئے بے طاعتی الہی ماننا بھی شرک	۶۵	یا علی یا علی کہہ کر مولیٰ علی کو پکارنا
	نہیں ہو سکتا۔	۶۶	نکتہ جلیلیہ۔ کہ وہابیہ کا مذہب انبیاء و
۷۳	پہلا باب اس میں چھ آیتیں		ملائکہ یہاں تک کہ خود رب جل جلالہ کو
	اور ساتھ حدیثیں ہیں۔		(معاذ اللہ) مشرک کہتا ہے۔
۷۳	اللہ تعالیٰ یوں ہی گناہ بخش سکتا تھا مگر	۶۷	وہابیہ اصل تحقیق سے جاہل ہو کر مسائل

صفحہ	فہرست مضامین	صفحہ	فہرست مضامین
۹۲	تین حدیثیں کہ نبی ﷺ دوزخ سے بچاتے ہیں۔	۷۴	فرماتا ہے کہ قبول توبہ چاہو تو نبی کے حضور حاضر ہو۔
۹۷	بارہ حدیثیں کہ اسلام نے عزت مسلمانوں نے راحت فاروق اعظم کے سبب پائی۔	۷۵	متعدد آیات و احادیث کہ نیکوں کے سبب بار دفع ہوتی ہے۔
۹۹	ہر بلا کا دفع ہر نعمت کا حصول نبی ﷺ کے ذریعے سے ہوا۔	۷۷	فصل دوم احادیث عظیمہ میں نیکوں کے باعث مدد ملتی ہے۔
۱۰۰	اللہ تعالیٰ کا سب کارخانہ سب لیا دینا نبی ﷺ کے واسطے سے ہے۔	۸۰	اولیاء کے باعث معجزہ اترتا ہے۔
۱۰۲	اللہ تعالیٰ پر دہائیہ کے الزامات۔	۸۲	اولیاء کے سبب زمین قائم ہے۔
۱۰۳	باب دوم اس میں ۲۲ آیتیں اور ۲۳۰ حدیثیں۔	۸۳	اولیاء کے سبب زمین کی نگہبانی۔
۱۰۳	فصل اول آیات شریفہ میں کہ خدا اور رسول نے دو تمند کر دیا۔	۸۳	حدیث کہ خلق کی موت زندگی سب اولیاء کی وساطت سے ہے۔
۱۰۳	دینے والے خدا اور رسول ہیں ان کے دینے کی توقع رکھو۔	۸۶	متعدد حدیثیں کہ صحابہ اور اہل بیت امت کی پناہ ہیں۔
۱۰۳	خدا اور رسول نے نعمت دی۔	۸۷	رسول اللہ ﷺ عالم کی پناہ ہیں (حدیث)
۱۰۵	حافظہ و نگہبان اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہیں	۸۸	سترہ حدیثیں کہ اللہ کے نیک بندوں سے اپنی حاجتیں مانگو۔
۱۰۵	اللہ اور اللہ کے نیک بندے کافی ہیں۔	۸۹	متعدد حدیثیں کہ اللہ کے نیک بندوں سے اپنی حاجتیں مانگو۔
۱۰۶	پانچ آیتیں کہ حضور ﷺ کو اپنا رب کہتا	۹۲	متعدد حدیثیں کہ اللہ کے نیک بندے حاجت روائی کرتے ہیں۔

صفحہ	فہرست مضامین	صفحہ	فہرست مضامین
	تذہیر کرتے ہیں۔		شرک نہیں جبکہ مجاز مراد ہو۔
۱۱۸	حرارات اولیائے کرام سے استمداد	۱۰۷	یوسف علیہ السلام پر وہابیہ کے الحرام۔
	کے منکر طہرے بدین ہوئے۔	۱۰۷	عیسیٰ علیہ السلام شافی ہوئے۔
۱۲۰	آیات سے ثابت ہے کہ موت فرشتے	۱۰۸	عیسیٰ علیہ السلام زندہ کرنے والے ہوئے
	دیتا ہے جبریل علیہ السلام پر وہابیہ کا	۱۰۸	عیسیٰ علیہ السلام پر وہابیہ کا الحرام۔
	الحرام، جبریل نے بنادیا۔	۱۰۹	اپنے آپ کو نبی ﷺ کا بندہ کہنا شرک نہیں۔
۱۲۱	نبی بخش، عطا رسول عطا علی وغیرہ نام	۱۰۹	نبی ﷺ نے تکلیف سے نجات دی۔
	رکھنا شرک نہیں۔		مصیبت کاٹ دی۔
۱۲۱	آیت کہ اللہ اور جبریل اور ابو بکر و عمر	۱۱۰	حضور ﷺ گناہوں سے پاک کرتے
	مددگار ہیں		ہیں۔
۱۲۲	اولیاء ہمارے مالک ہیں ہم ان کے	۱۱۱	حضور قیامت تک تمام امت کو پاک
	مملوک ہیں اس میں کوئی شرک نہیں۔		کرتے اور علم عطا فرماتے ہیں۔
۱۲۳	یوسف علیہ السلام پر وہابیہ کا پانچواں	۱۱۳	محبوبان خدا اللہ کے حضور شفاعت کے
	الحرام۔		مالک ہیں۔
۱۲۳	صرف اللہ و رسول اور اولیاء مددگار ہیں	۱۱۵	بندے بندوں کو رزق دیتے ہیں۔
	(بس)	۱۱۵	مجاہدین کو فرشتے ثابت قدم رکھتے ہیں۔
۱۲۵	آیت کہ حضور اپنی امت کے حافظ و	۱۱۶	دنیا کے تمام کاروبار کی فرشتے تدبیر کرتے
	نگہبان ہیں۔		ہیں۔
۱۲۶	وہابیوں کی جان پر لاکھ کن کے پہاڑ (یعنی	۱۱۷	اولیاء کرام بعد انتقال تمام عالم پر تصرف
	امام الطائفہ مولوی اسماعیل صاحب		کرتے ہیں اور جہاں بھر کے کاروبار کی

صفحہ	فہرست مضامین	صفحہ	فہرست مضامین
۱۳۷	ہاتھ ہے۔ قیامت میں کل اختیارات حضور کو ہیں	۱۲۷	اور شاہ عبدالعزیز صاحب میں شرک (دو حید کا بگاڑ)
۱۳۸	اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے جنت و نار کی کنجیاں حضور کو عطا ہوں گی، اور حضور کی سرکار سے صدیق و فاروق کو، جنت و دوزخ کا اختیار خلفائے کرام کو دیا جائے گا۔	۱۲۸	سب کے ہاتھ حضور کی طرف پھیلے ہیں سب حضور کے آگے گڑ گڑاتے ہیں حضور ساری زمین اور تمام مخلوق کے مالک ہیں۔
۱۳۹	سوتلی علی حسیم ناریں۔	۱۲۹	جو حضور کو اپنا مالک نہ جانے سنت کی حلاوت نہ پائے۔
۱۴۰	فصل دوم نبی ﷺ پر وہابیہ کے الزامات	۱۳۰	امام اللہ رحمہ اللہ نے انجانی میں گھر چھوٹ دیا بارہ حدیثیں کہ نبی ﷺ کو اختیارات اور تصرفات کی کنجیاں عطا ہوئیں۔
۱۴۱	اللہ و رسول ﷺ نے غنی کر دیا۔ اللہ و رسول حافظ و نگہبان ہیں۔	۱۳۱	مدد دینے کی کنجیاں نفع پہنچانے کی کنجیاں حضور کے ہاتھ ہیں، زمین و آسمان کی سب مخلوق حضور کے قبضہ میں ہے۔ اور ساری دنیا حضور کی مشی میں۔
۱۴۲	نبی ﷺ دنیا و آخرت میں کارساز ہیں۔	۱۳۲	حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کے نائب ہیں۔ (حدیث)
۱۴۳	نبی ﷺ روز قیامت میں اہلسنت کے نگہبان ہیں۔	۱۳۳	وہابیہ کے نزدیک اللہ کا نائب گویا پتھر کا نائب ہے۔
۱۴۴	متعدد حدیثیں کہ مال کے مالک اللہ و رسول ہیں	۱۳۴	آخرت میں عزت دینا حضور ﷺ کے
۱۴۵	نبی ﷺ جان و مال کے مالک ہیں۔	۱۳۵	
۱۴۶	نبی ﷺ کی پناہ لینے میں پانچ حدیثیں	۱۳۶	

صفحہ	فہرست مضامین	صفحہ	فہرست مضامین
۵۹	جان و ہایت پر لاکھ من کا پہاڑ، روس	۵۹	بہتر ۲۰۔
۱۶۰	نام کو مارنا اس نظام کا اللہ کی دہائی دینا۔	۵۳	(دوسرے شیش) کہ اللہ و رسول کی طرف
۱۶۳	پھر حضور ﷺ کو دیکھ کر حضور کی دہائی دینا	۱۶۰	توبہ کرنا۔
۱۶۳	سن کر مارتے سے ہاتھ روک لینا وغیرہ	۱۶۰	تیس حد شیش کہ اللہ و روس کیسے صدقہ
۱۶۳	وغیرہ دہائی اس کو شرک کہتے ہیں۔	۱۶۰	کرنا۔
۱۶۳	نبی ﷺ کی پناہ لینے والے کیسے امان کا	۱۶۰	صدق، اس کا قول کہ میں نبی ﷺ کا
۱۶۳	دعویٰ ہے	۱۶۰	ندہ ہوں۔
۱۶۳	نبی ﷺ سے تتبا کرنے والا نہ مرا	۱۶۰	فاروق اعظم کا اے آپ کو نبی ﷺ کا
۱۶۳	نہیں رہتا (صحابی کا قول) کہ اللہ و رسول	۱۶۰	بد و تانا۔
۱۶۳	پر ہی مجھ دوسرے۔	۱۶۰	عمر فاروق اعظم اور تمام صحابہ پر دہائیہ
۱۶۳	صحابی عا مر بن اکوع رضی اللہ عنہ کی عرض	۱۶۰	کے متعدد الزامات۔
۱۶۳	کہ یا رسول اللہ ﷺ ہمارے گناہ بخش	۱۶۰	بدعت حسد کے ماننے پر دہائیہ
۱۶۳	دیجئے، یا رسول اللہ ہم پر سیکڑ تار پیے،	۱۶۰	فاروق اعظم کو صاف گمراہ کہہ دیا، عمر
۱۶۳	یا رسول اللہ ہمیں عیبت قدم رکھئے،	۱۶۰	فاروق اعظم کے تیس قول کہ ہمارے سر
۱۶۳	یا رسول اللہ ہم حضور کے فضل کے محتاج	۱۶۰	پر بال نبی نے آگائے۔
۱۶۳	ہیں۔	۱۶۰	نبی ﷺ دو جہاں کی دولت ایک جملہ
۱۶۳	ایک صحابی دوسرے صحابی کے لئے حضور	۱۶۰	فرما کر بخش دیتے ہیں۔
۱۶۳	سے رخص کرتے ہیں۔ کہ یا رسول اللہ	۱۶۰	نبی ﷺ کے مختار خرائن الہی ہونے کا
۱۶۳	حضور انہیں زندہ رکھتے تو ہمارے لئے	۱۶۰	تیس ثبوت اللہ تعالیٰ کی رحمت کے
۱۶۳		۱۶۰	خزائے نعمتوں کے خوان نبی ﷺ کے

صفحہ	فہرست مضامین	صفحہ	فہرست مضامین
۲۰۵	کرہیں۔ نبی ﷺ نے گمراہی سے ہٹا دہی ہلاکت سے بچایا۔	۱۸۶	ہاتھ کے نیچے ہیں سب تابع فرماں ہیں۔ آئمہ حدیثیں کہ حقوق کو حشر نبی ﷺ دیں گے۔
۲۰۷	حضور ﷺ نے خود تعلیم فرمایا کہ ہم سے استعانت کرو۔	۹۲	خدا کی شان میں ملاوینے کا رد نبی ﷺ کا اپنی امت سے ہمارے جہنم کا دفع
۲۰۸	وہابیہ عین ادعائے تو حید میں شریک کرتے ہیں۔	۱۵۱	فرمانہ۔ نبی ﷺ نے اللہ عزوجل کے قیدی کی سزا دل دی۔
۲۰۹	چاند کا حضور ﷺ کے اشارے پر چلنا۔	۱۵۱	(ایک بی بی سے حضور نے فرمایا کہ) بچے اللہ و رسول کے سپرد ہیں۔
۲۱۰	ملائکہ ۷۰ ہرات اسر بھی حضور کے زیرِ حکم ہیں کہ حضور ﷺ ان کیلئے بھی رسول ہیں اور وہ حضور کے امتی۔	۱۹۹	حضور کا ارشاد کہ سخت تر دشمن کے مقابلہ میں اللہ و رسول تمہیں کفایت فرمائیں گے
۲۱۱	سلیمان علیہ السلام کے حکم سے سورج کے چلانے والے فرشتے ڈوبنے ہوئے سورج کو واپس لے آئے۔	۲۰۰	کمر والوں کے لئے اللہ و رسول کو باقی رکھنا۔
۲۱۲	کوئی حکم نافذ نہیں ہوتا مگر حضور ﷺ کے دربار سے اور کوئی شے کسی کو نہیں ملتی مگر حضور کی ہر کار سے۔	۲۰۲	(قول ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) حضور کا ارشاد کہ اللہ و رسول نے نعمت دی۔
۲۱۳	حضور ﷺ جس بات کا رد فرمائیں اس سے خلاف نہیں ہوتا کوئی اس کے حکم	۲۰۳	رسول اللہ ﷺ نے رزق دیا۔
		۲۰۴	حضور ﷺ نے غافل دل زندہ کر دیئے
			ندمی آنکھیں روشن فرما دیں۔ بہرے
			ٹان سننے والے اور شیخ می زبانیں سیدھی

صفحہ	فہرست مضامین	صفحہ	فہرست مضامین
	سب کا علم محمد ﷺ کے علوم سے ایک ٹکڑا ہے۔	۲۱۳	کا پھیرنے والا نہیں۔
۲۲۵	رسول ﷺ کا تعلیم فرمانا کہ حاجت کے وقت ہمیں خدا کو ہم سے استعانت اور التجا کرو کہ یا رسول اللہ ﷺ حضور میری حاجت رد فرما میں	۲۱۵	حدیث دیکھو کہ حضور کا رب حضور کی حاجت کرتا ہے۔
	دہائیہ کے نزدیک نہ ۱۱ مقامات میں	۲۱۶	(حدیث) حضور کا رب اپنے محبوب سے مشورہ لیتا ہے
۲۲۹	صحابہ پر صریح شرک کا الزام		(حاشیہ) میں علامہ احمد سعید شاہ کا علمی طیبہ
۲۳۲	پانچوں میں میں نے برکت رکھ دی ہے	۲۱۸	رحمۃ کی تحقیق اور دوحہ بندوں کے اعتراضات کا جواب۔
۲۳۳	سول حدیثیں کہ مدینہ طیبہ کو نبی ﷺ نے حرم کر دیا۔		آفتاب طلوع نہیں کرتا جب حضور غوث اعظم محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ پر سلام عرض نہ کرے
۲۳۷	پانچ حدیثیں کہ مکہ معظمہ کو براہیم علیہ السلام نے حرم کر دیا۔	۲۱۹	ایک ایک گھڑی کے حال کی حضور غوث اعظم کو خبر ہوتا۔
۲۳۹	مکہ معظمہ کو براہیم علیہ السلام نے امن دلایا کر دیا	۲۱۹	ہر شقی و سعید کا ان پر پیش کیا جانا دوح محفوظ کا ان کے پیش نظر ہوتا۔
۲۴۰	(فائدہ ہمہ) کہ نبی ﷺ تاکید فرما جس بات کا حکم فرما میں۔ وہاں ہوں گا	۲۲۰	(صحابی کی عرض کہ) یا رسول اللہ حضور جنت میں مجھے اپنی رفاقت عطا فرمائیں۔
	یشو (تقویۃ الایمان) میں صراحت ہے کہ یہ تو شرک ہے۔ اب دیکھیں وہابی کس کا کلمہ پڑھتے ہیں۔	۲۲۰	دنیا و آخرت کی تمام نعمتیں حضور کے اختیار میں ہیں جسے چاہیں عطا فرمائیں۔
		۲۲۳	ماکان وما لکون (یعنی جو وہ دیکھا اور جو ہو گا)

صفحہ	فہرست مضامین	صفحہ	فہرست مضامین
۲۵۹	۵۸ حدیثیں جن سے معلوم ہوگا کہ حکم احکام شرع کے حضور کو پہنچ رہے ہیں۔	۲۳۷	ذوالحجۃ ہو مہینہ طیبہ کے راستے میں
۲۶۳	ایک خاص نکتہ کی اصل جس سے مجلس	۲۳۸	عقوبت کہ ہر راستے میں، ہم حق
۲۶۴	میلاد قیام و قاتحہ و تہجد وغیرہ اتمام مسائل	۲۳۹	۱۰۰ سو روپیہ کا جزا ایمان سے نہ فریاد
۲۶۵	بدعت ہا یہ طے ہو جاتے ہیں۔	۲۴۰	اپنے نام کے حکم سے شرک و سب میں
۲۶۶	نی سنی جس حکم شرع سے جس کو	۲۴۱	ادام تشریعیہ مکتوبہ میں کہے وہاں کا
۲۶۷	پا جے مستثنیٰ فرما دیتے ہیں۔ اس سلسلے	۲۴۲	توقہ محض حکم اور خود اپنے نہ سب سے
۲۶۸	میں ۲۳ واقعے ۲۵ حدیثیں۔	۲۴۳	نہ مہین۔
۲۶۹	(۱) حضرت ابو بردہ کے لئے ششماہ	۲۴۴	۱۰۰ روپوں کا امام نبی ﷺ کو صرف خبر اور
۲۷۰	بکری کی قربانی جائز فرمادی۔	۲۴۵	یہ امر رساں ماننا ہے۔
۲۷۱	(۲) ایک بار عقبہ بن عامر کیلئے بھی اس	۲۴۶	ایمان نبی ﷺ عطا کرتے ہیں۔
۲۷۲	کی اجازت عطا کی۔	۲۴۷	مام الوہابیہ کی دریدہ رہی۔
۲۷۳	(۳) ام علیہ کو ایک جگہ لودہ کرنے کی	۲۴۸	(فتیہ رات) نبی ﷺ کے حکم سے کام
۲۷۴	رخست بخشی۔	۲۴۹	فرض ہو جاتا ہے مگر چنی غرض فرض نہ ہو
۲۷۵	(۴) ایک بار خولہ بنت حکیم کو نوحہ کی	۲۵۰	احکام شریعت رسول اللہ ﷺ کو پہنچ رہے ہیں
۲۷۶	اجازت فرمادی۔	۲۵۱	جس بات میں جو چاہیں حکم فرمادیں اپنی
۲۷۷	(۵) یونہی ۳۱ بیت بڑے کو یک دفعہ کی	۲۵۲	طرف سے وہی شریعت ہے۔
۲۷۸	پردہ لگی مٹا کی۔	۲۵۳	(حقیقت و حجاز کا فرق) نہ ان کا فرض رسول
۲۷۹	(۶) سارہ بنت عقیس کو عدت کا سوگ	۲۵۴	

Al-Amn Wal Ula' by Alahazrat Imam Ahmed Raza

<http://www.NooreMadinah.net> - An Islamic Encyclopedia

صفحہ	فہرست مضامین	صفحہ	فہرست مضامین
۳۱	اجازت سے پہنائے گئے۔	۳۱۹	معاف فرمایا۔
۳۲	(۱۶) مولیٰ علی کو اپنا نام اور کنیت جمع کرنے کی اجازت فرمائی۔	۳۲۰	(۱۷) ایک صحابی کو بیٹے مر کے سورت قرآن سکھانا کافی کر دیا۔
۳۳	(۱۷) عثمان غنی کو بے حاضری جہاد سہم قیمت کا مستحق قرار دیا اور عطا کیا۔	۳۲۱	(۱۸) فرید بن ثابت کی (تہ) کی شہادت نہ حساب کاٹ کر دیا۔
۳۴	(۱۸) معاذ بن جبل کو اپنی رحمت سے تحائف لینا حلال فرما دیا۔	۳۲۲	(۱۹) ایک صحابی کے لئے روزہ کا کفارہ خود ہی کھا لینا جائز فرما دیا۔
۳۵	(۱۹) ایک صاحب کے لئے بیچ میں بیارہس مقرر کیا۔	۳۲۳	(۲۰) ایک صاحب کو جوانی میں ایک بی بی کا ہونے کی اجازت دی اور اس سے حرمت رسالت ثابت فرما دی۔
۳۶	(۲۰) میں عصر کے بعد دو رکعت نفل جائز فرما دیئے۔	۳۲۴	(۲۱) اور صاحبوں پر شہیں کپڑے پہنانے کی اجازت دی دے۔
۳۷	(۲۱) ایک بی بی احرام کو شرط لگانا جائز فرما دیا۔	۳۲۵	(۲۲) مولیٰ علی کو بحالت جنابت مسجد قدس میں رہنا مباح فرما دیا۔
۳۸	(۲۲) ایک شخص نے اس شرط پر اسلام قبول فرما لیا کہ دو نماز سے زائد نہ پڑھے گا۔	۳۲۶	(۲۳) کہ خدزات البیوت کو (پردہ نشین عورتیں) بحالت عارضہ مابا۔ مسجد آنا جائز فرما دیا۔
۳۹	حرام دو قسم ہے ایک وہ جسے خدا نے حرام کیا اور ایک وہ جس کو رسول نے اور دونوں یکساں ہیں۔	۳۲۷	(۲۴) براء بن مازب کو سونے کی ٹونگی پہننے پر فرما دی۔
۴۰	رسول اللہ ﷺ کے شمار میں ہیں۔	۳۲۸	(۲۵) عراق کو سونے کے ٹنگے حضور کی

Al-Amn Wal Ula' by Alahazrat Imam Ahmed Raza Khan

<http://www.NooreMadinah.net>

صفحہ	فہرست مضامین	صفحہ	فہرست مضامین
۳۲۸	ماہگ جو تہ تی چاہے۔	۳۲۸	امام الوہابیہ کے طور پر نبی ﷺ شرک سے سخت پر اپنے یاروں سے لڑنے کو ترجیح دیتے تھے۔
۳۲۹	خود حدیث کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تمام خزانے رحمت پر نبی ﷺ کا ہاتھ پہنچتا ہے جو چاہیں جسے چاہیں عطا فرما دیں۔	۳۲۸	امام الوہابیہ سے نزدیک سمجھا کر مسلمانوں اور نبی ﷺ کو بھی تو حید (معاذ اللہ) ایک یہودی سے لکھا۔
۳۳۰	یہی اعتقاد صحابہ کرام کا تھا کہ حضور کا رخشاں لہی کے کنارے ہیں۔	۳۲۸	امام الوہابیہ سے نزدیک نبی ﷺ سے شرک سے منع بھی کیا تو صرف اس خیال سے کہ ایک مخالف اعتراض کرتا ہے۔
۳۳۱	موسیٰ علیہ السلام پر وہابیوں کا اصرار شرک	۳۲۹	امام الوہابیہ سے نزدیک بعد اعتراض حضور نے جو تعلیم فرماید وہ خود شرک ہے۔
۳۳۲	اللہ اور حبیب اور کلیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے امام وہابیہ کا بگاڑ	۳۳۰	احادیث مشیت کی نہیں تقریریں۔
۳۳۳	موسیٰ علیہ السلام نے ایک بڑھیا کو جوانی پھیر دی۔	۳۳۱	امام الوہابیہ کی تصریح کہ بادشاہوں کو سلطنت امیروں کو مارت ملنے میں موسیٰ علی کی ہمت کو دخل ہے۔ ۱۰۱۵
۳۳۴	وہابیہ کے طور پر موسیٰ علیہ السلام کو وحی آئی اے موسیٰ تو خدا میں جا۔	۳۳۱	سے ثابت ہے کہ ہمارا وہی اعتقاد ہے جو صحابہ کرام کا تھا اور امام الوہابیہ کا وہ خیال ہے جو یک یہودی کا تھا۔
۳۳۵	چالیس برس کی عمر آدم علیہ السلام نے عطا فرمائی	۳۳۲	حکمت
۳۳۶	(حدیث) کہ نبی اور علی مددگار و کارساز ہیں۔	۳۳۲	اہم نکتہ
۳۳۷	(حدیث) رسول اللہ ﷺ دنیا اور	۳۳۳	

صفحہ	فہرست مضامین	صفحہ	فہرست مضامین
۳۶۳	اسلام کو انصار نے پالا۔	۳۵۳	خیرت میں ہر مسلمان کے مددگار ہیں۔
۳۶۳	جبرئیل علیہ السلام دعائیں قبول کرتے	۳۵۳	حضرت بتول زہرا نے اپنے خاموشی کو
	حاجتیں بر لاتے ہیں۔		درخ سے آزاد فرمایا۔
۳۶۵	فرشتے روزی پہنچاتے رزق کا سامان	۳۵۳	شید کو جواب۔
۳۶۵	کرتے ہیں۔ اور نیک بندوں کے لئے	۳۵۳	امیر المؤمنین حضرت عمر لوگوں کو دور رخ
	رزق پاک اور آسان کرتے ہیں۔		میں گرنے سے روکے ہوئے تھے۔
۳۶۶	متواضوں کے رتبے فرشتہ بلند کرتا ہے	۳۵۶	و رزق اعظم فرماتے ہیں زمین کے۔ تک
	شکروں کو فرشتہ ہاک کرتا ہے		ہم ہیں۔
	سانپ سے فرشتہ بچاتا ہے۔	۳۵۶	عثمان غنی سے استعانت فرماتا۔
۳۶۷	فرشتہ گہبائی کرتا ہے۔	۳۵۷	امیر المؤمنین عمر کی پناہ میں ایک فریادی کا
۳۶۷	حدیث فرماتی ہے کہ تمام دنیا کے		آٹا اور امیر المؤمنین کا ارشاد فرماتا کہ
	آنکھ، کان، گوشت، پوست صورت		ہماری بارگاہ بھی جائے پناہ ہے۔
	سب فرشتوں کے بنائے ہوئے ہیں۔	۳۵۸	خط سالی میں امیر المؤمنین کا عمرو بن عامر
۳۶۹	حدیث فرماتی ہے کہ سب کے بدن		کو لکھتا ہے فریاد کو پہنچوارے فریاد کو پہنچو
	میں جان فرشتے کی ڈال ہوئی ہے۔	۳۶۰	دہابیہ کے نزدیک مولیٰ علی خدائی بول بول
۳۷۰	تین حدیثیں کہ فرشتے نیک بات کی		رہے ہیں۔
	توفیق دیتے ٹھیک راستے پر قائم رکھتے	۳۶۱	اپنے آپ کو غفار ممتاز، قاضی الحاجات بتا
	ہیں۔		رہے ہیں۔
۳۷۳	تبارک اللہ ی پڑھنے والے کو فرشتہ ہر	۳۶۱	حضرت علی کا اپنے آپ کو حاجت روا فرماتا
	برائی سے محفوظ رکھتا ہے۔ مسلمان سے	۳۶۲	مسلم رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کو شعاہدی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

انتساب

بند و ناجیز اپنی اس حقیری کاوش کو

مناظر اسلام، محقق العصر، محدث دور حاضر، نمونۂ السلف، مجتہد الخلف

حضرت علامہ مولانا محمد عباس رضوی صاحب مکتبہ اعلیٰ

(دیرچ آفیسر عکاد قاف و حق)

کے نام انتساب کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں جن کی

نظر کرم کے تصدیق سے بندہ کو مطالعہ احادیث کا شوق پیدا ہوا

خادم مناظر اسلام

قاری محمد ارشد مسعود اشرف چشتی عفی عنہ

خطیب جامع مسجد نور صدیق اکبر ٹاؤن دھلے گوجرانوالہ

پیش لفظ

زمانہ خدمت گاری منظر اسلام میں ایک دن دوران ترتیب "القول الصواب فی مسئلۃ ایصال الثواب" ایک حدیث کی تخریج کے دوران قبلہ استاد محترم فرماتے لگے کہ اللہ عزوجل کسی فرد کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ وہ اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت الشاہ الشیخ امام احمد رضا خاں محدث بدلی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف لطیف "الامن والاعلیٰ" کی تخریج کا کام سرانجام دے۔ آپ نے تو فرمادیا لیکن بندہ ناچیز کے ذہن میں یہ بات کافی دیر تک رہی آخر جب قبلہ استاد محترم کا تقرر بطور مدرسہ سراج آفیسر روہنی میں ہوا تو ایک دن دوران مطالعہ چانک اس کتاب پر نظر پڑی تو میں نے کتاب کو دیکھ کر شروع کیا وہ نسخہ قبلہ استاد محترم کا تھا۔ جس پر کئی مقامات پر تخریج کا کام ہوا تھا۔ تو میں نے خدا کا نام لیکر اس کام کو سرانجام دینے کی کوشش شروع کر دی لیکن جب کبھی کسی حدیث کو تلاش کرتے کرتے ٹھک جاتا تو اکثر یہ خیال آتا کہ کاش میں نے یہ کام قبلہ استاد محترم کی موجودگی میں کیا ہوتا تو اتنی مشکل پیش نہ آتی تو اچانک ایک دن محترم جناب شیخ شہزاد صاحب ایم اے کے ساتھ قبلہ استاد محترم کی لائبریری میں ہی ملاقات ہوئی تو انہوں نے بتایا کہ میرے پاس اس کتاب پہ قبلہ استاد محترم کے لگائے ہوئے کچھ حوالہ جات موجود ہیں۔ تو ان سے وہ بھی حاصل کئے اور باقی کام کو کافی محنت اور لگن کے ساتھ توفیق الہی کر رہا یہ کام کتنا مشکل ہے اس کا اندازہ وہی لگا سکتا ہے جسے کبھی اس سے واسطہ پڑا ہو اس کتاب کی تخریج کے سلسلے میں میں نے زیادہ تر کوشش تو یہی کی ہے کہ اصل کتب کے حوالہ جات نقل کئے جائیں لیکن باوجود اس کے بعض احادیث اصل کتب میں مجھے نہیں مل سکیں کچھ تو اس لئے کہ وہ کتابیں ابھی تک مکمل شائع نہیں ہوئیں ان کا کچھ حصہ ابھی تک مفقود ہے اور کچھ حصہ عدم دستیابی کی وجہ سے لیکن وہاں بھی کوشش یہ کی گئی ہے کہ کسی نہ کسی کتاب کا حوالہ قلم بند کر دیا

جائے۔ زیادہ تر انھما میں نے ان مقالات پر ”کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال“ پر کیا ہے لیکن پھر بھی چند احادیث جن کی تعداد تقریباً پانچ ہے مجھے نہیں مل سکیں جن کی جستجو جاری ہے پھر اس کا مسودہ جب میں نے کمپوزنگ کے لئے دیا تو ایک دن استاد العلماء مترجم لفظی ترجمہ القرآن حضرت مولانا مفتی پیر محمد رضا المصطفیٰ عظیمی القادری صاحب مدظلہ العالی نور مناظر دہلی سنت حضرت علامہ مولانا غلام مرتضیٰ سائی صاحب مدظلہ العالی نے فرمایا کہ ساتھ ساتھ اس کی تصحیح بھی کر دی جائے تو بہت بہتر ہے۔ تو پہلے پروف پر میں نے دوبارہ اس کی تصحیح پر کام شروع کیا تو مسئلہ یہ پیدا ہو گیا کہ اب وہ کتب ذاتی طور پر میرے پاس موجود نہیں تھیں۔ تو اس کے لئے میں نے محقق العصر حضرت علامہ مولانا مفتی محمد خان قادری صاحب مدظلہ العالی مہتمم جامعہ اسلامیہ لاہور سے رابطہ کیا تو آپ نے نہایت شفقت فرماتے ہوئے فرمایا کہ جب آپ کی مرضی ہو آجائیں تو جب میں وہاں حاضر ہوا تو آپ کی لائبریری تو بے غلہ نعمانی کافی وسیع تھی لیکن ایک تو لائبریری دو جگہ پر تقسیم تھی اور دوسرا جگہ کی کمی کی وجہ سے کتابیں آگے پیچھے بلکہ پھر ان کے پیچھے تھیں جس کی وجہ سے مجھے وہاں کتاب تلاش کرنا کافی مشکل محسوس ہوا تو عرض کرنے پر آپ نے فرمایا کہ میں جامعہ نعیمیہ کی لائبریری آپ کو بھیج دیتا ہوں وہاں آپ کو کافی آسانی ہوگی اور ساتھ ہی چند چیزیں جن کے متعلق مجھے علم نہیں تھا وہ بھی نہایت شفقت فرماتے ہوئے تلاش کر دیں۔ تو جامعہ نعیمیہ میں جب میری ملاقات ڈاکٹر علامہ مولانا محمد سرفراز احمد نعیمی صاحب مدظلہ العالی مہتمم جامعہ نعیمیہ سے ہوئی تو آپ نے بھی نہایت شفقت فرماتے ہوئے لائبریری میں کام کرنے کی اجازت دی اور ساتھ رہائش کا بھی بندوبست کر دیا بہر کیف تین چار دن بندہ ناچیز نے عبارات کی تصحیح کے لئے وہاں گزارے جن میں فقیر کے ساتھ تمام علماء اور طلباء نے بھی بہت محبت فرمائی میں تمام اپنے معاذمین کیسے

دعا گوہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل میں برکت عطا فرمائے۔ آمین۔

ان مراحل فقیر نے جو محنت کی ہے وہ تو پڑھنے کے بعد ہی آپ کو معلوم ہوگا لیکن میں اپنے تمام پڑھنے والوں سے عرض کروں گا کہ اس نسخہ پر فقیر کا یہ پبلیکیشن کام ہے اور انسان ہونے کے ناطے اس میں غلطیوں کا بھی امکان ہے تو جہاں کہیں کوئی غلطی ملاحظہ فرمائیں۔ بندہ کو مطلع فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ مہربانی ہوگی۔ اور فقیر اپنے والد ماجد حضرت علامہ مولانا قاری محمد اشرف چشتی صاحب مدظلہ العالی حافظ آباد کا بھی انتہائی شکر گزار ہے جنہوں نے مجھ جیسے لکھے کو کبھی پیار کے ساتھ اور کبھی سختی کے ساتھ اس راستے پر چلائے رکھا۔ ارحم الراحمین اپنے محبوب ﷺ کے صدقے ان پر اپنی رحمتوں کی برسات فرمائے آمین۔ اور بندہ ناچیز اپنے نہایت ہی مہربان دوست و محسن رانا محمد نعیم اللہ خاں صاحب (کاموٹی) کا بھی بہت مشکور ہے جنہوں نے اس کی طباعت و اشاعت میں مکمل جانی و مالی تعاون فرمایا اور اپنی جامع مسجد نور دھلے گوجرانوالہ کی انتظامیہ کا بھی بہت ممنون ہوں جو ہر وقت میرے ساتھ تعاون فرماتے ہیں اور اس کام میں میرے ساتھ عزیزم فاضل نوجون علامہ ظہیر احمد نوری، عزیزم علامہ فیاض احمد رضوی اور عزیزم قاری سہاست علی رضوی وغیرہم نے بھی کافی معاونت فرمائی ہے۔ خدا تعالیٰ تمام دوست احباب کو ہر عظیم عطا فرمائے اور اس کاوش کو بندہ ناچیز کے لئے درجہ نجات بنائے۔ آخر میں میں ان تمام قارئین سے بھی التماس کروں گا کہ اس کے مطالعہ کے وقت بندہ ناچیز اور معاونین کو دعاؤں میں یاد رکھیے گا۔ اللہ عزوجل آپ کو بھی اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

خادم مناظر اسلام

قاری محمد ارشد مسعود اشرف چشتی عفی عنہ گوجرانوالہ

حرف آغاز

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ
امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۳۰ھ - ۱۹۲۱ء) کی پیدائش یوپی
(بھارت) کے شہر بریلی شریف میں جنگ آزادی ۱۸۵۷ء سے تقریباً ایک سال پہلے ۱۰
شوال ۱۲۷۲ھ مطابق ۱۳ جون ۱۸۵۶ء کو ہوئی۔ آپ نسابز بیچ پنخان، مسلک سنی حنفی اور مشرب
قادری تھے۔ عدائٹی نام محمد اور تاریخی المختار تجویز ہوا تھا۔ (۱) جد امجد آپ کو احمد رضا خاں
کہا کرتے تھے۔ اہل سنت و جماعت کے عوام و خواص کی رہا لوں پر آپ کے القاب اعلیٰ
حضرت اور فاضل بریلوی تو ہر وقت جاری و ساری ہیں۔ یگانہ روزگار مستیوں نے آپ کو امام
زمانہ اور مجدد دین و ملت قرار دیا ہے۔ (۲)

حق یہ ہے کہ برٹش گورنمنٹ کے پرفتن دور میں جبکہ گمراہی اور بے دینی کا سیلاب
خوشنارنگوں میں اُلٹ کر آ رہا تھا۔ اور اکثر بے خبر مسلمان اپنے گمراہ گمراہ اور لیڈروں کی
زبانوں اور دلوں کے تضاد کو سمجھنے سے عاجز رہ گئے تھے۔ کیونکہ وہ ان کا رخ حرم سے لندن کی
جانب پھیر رہے تھے۔ اور کچھ ایسے بھی تھے جو بھولے بھالے مسلمانوں کو حبیب پروردگار
کے قدموں سے ہٹا کر سومات کے مندر میں لے جانے اور بت پرست نواز بنانے پر ایڑی
چوٹی کا زور مار رہے تھے۔ تو اس ستم ظریفی کے دور میں امام احمد رضا خاں کی ذات و وقت کا
اہم تقاضا تھی۔ اس نازک دور میں جہاں آپ نے سرمایہ ملت اور مانت اسلاف کی
حفاظت کا فریضہ ادا کیا اور کمال جوانمردی سے ادا کیا وہاں رہنمائی اور پیشوائی کا دم بھرنے

۱۔ بدرالدین احمد مولانا سوانح اعلیٰ حضرت، مطبوعہ دکن ۱۹۶۳ء، ص ۶۸۔

۲۔ ظفر الدین بھاری، مولانا چودھویں صدی کے مجدد، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۰ء، ص ۵۶ تا ۷۱۔

والے تمام گندم نما جو فروش علماء کے چہروں کی نقاب الٹ کر ان کا اصلی رنگ روپ سب کو دکھا دیا۔ گذشتہ امتوں میں یہ کارنامہ انبیائے کرام کے سپرد ہوتا تھا، لیکن اب جو بزرگ یہ فریضہ ادا کرتے ہیں۔ انہیں مجدد کہا جاتا ہے۔ امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ بھی سرمایہ کلت کے ان نگہبانوں کی لڑی میں سے ایک اور چودھویں صدی کے بحق مجدد ہیں۔ فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد تقی علی خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۹۷ھ/۱۸۸۶ء) بھی ایک متبحر عالم دین، علمبردار مسلک اکابر، سچے عاشق رسول اور صاحب تصانیف کثیرہ نافذ (۲) تھے۔ جدا مجد مولانا رضا علی خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۸۲ھ/۱۸۶۵ء) بھی جید عالم اور صاحب کشف و کرامت بزرگ تھے۔ مجدد ملیہ حاضرہ قدس سرہ کے حقیقہ کے روز انہوں نے خواب دیکھا تھا کہ یہ نوموہود آسمان مں و عرفان کا مہر درخشاں ہوگا۔ (۳)

والد محترم اور جدا مجد کی امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ پرابتدا ہی سے خصوصی نظر کرم تھی۔ ان بزرگوں کے فیضان نظر نے بچپن ہی میں اس امام زمانہ کو کدوں سے زر خالص بنادیا تھا۔ اسی خصوصی نگاہ عنایت کے باعث فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳ شعبان ۱۲۸۶ھ/۱۸۷۰ء کو علوم عقلیہ و نقلیہ میں دسترس پیدا کر کے سند فراغ حاصل کر لی تھی۔ اور اسی روز سعید سے فتویٰ نویسی کا آغاز بھی ہو گیا تھا۔ جس کا سلسلہ آخری وقت تک متواتر ۵۳ سال جاری رہا۔ سند فراغ حاصل کرنے کے وقت آپ کی عمر صرف تیرا سال دس ماہ اور چار دن تھی۔ اتنی سی عمر میں یہ مقام حاصل کر لیتا ایب شرف ہے۔ جو نہایت ہی تلیل

۱۔ عبدالحکیم خاں اختر شاہ جہاں پوری، قبلیات امام ربانی، مطبوعہ ۱۸۷۸ء، ص ۳۵۴

۲۔ نظیر الدین بہاری، مولانا حیات دہلی حضرت، جلد اول، مطبوعہ کرچی ۱۹۴۱ء، ص ۱۱۱

۳۔ محمد یوسف قادری، پروفیسر، تذکرہ علماء ہند اردو، مطبوعہ کرچی ۱۹۴۱ء، ص ۹۸

حضرات کو حاصل ہوا ہے۔ (۱) ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

۱۲۹۳ھ/۱۸۷۸ء میں اپنے والد کے ہمراہ آپ حضرت شاہ آمل رسول، مہر دی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۹۷ھ/۱۸۸۰ء) کے دست حق پرست پر سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت ہوئے۔ (۲) صاحب نظر مرشد برحق نے اس ہونہار بردا کے چکنے چکنے پات پہنی ہی نظر میں دیکھ لئے تھے۔ چنانچہ اسی موقع پر انہوں نے امام احمد رضا خاں کو اجازت و خلافت سے شرف کر کے خرقہ بھی مرحمت فرمادیا تھا۔ مرشد کافل کو اس گوہر یکتا پر بڑا ناز تھا۔ ایک مرتبہ انہوں نے یہاں تک فرمادیا تھا کہ امام زمانہ کے بیعت ہونے سے پہلے میں بہت شکر رہتا تھا۔ لیکن ان کے بیعت ہو جانے سے میری وہ پریشانی رفع ہو گئی ہے۔ اب اگر شتر کے روز اور محشر نے پوچھا کہ اے آل رسول دنیا سے میرے لئے کیا لائے ہو؟ میں عرض کروں گا اے پروردگار میں دنیا سے تیرے لئے احمد رضا لایا ہوں۔ (۳)

۱۲۹۵ھ/۱۸۷۸ء میں امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والدین کریمین کے ہمراہ حج بیت اللہ اور زیارت روضہ مطہرہ کی سعادت پائی۔ اسی موقع پر تیس سالہ عمر میں آپ نے مکہ معظمہ کی جلیل القدر علمی ہستیوں یعنی مولانا سید احمد رحمان مفتی شافعیہ رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۹۹ھ/۱۸۸۱ء) اور مفتی احتاف مولانا عبد الرحمن سراج رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۰۱ھ/۱۸۸۳ء) سے حدیث، فقہ، تفسیر اور اصول وغیرہ کی سندیں حاصل کیں۔ (۴)

اسی مبارک موقع پر ایک روز آپ مقام ابراہیم میں مغرب کی نماز ادا کر رہے تھے۔

۱۔ محمد عبد الحکیم شرف قادری، مولانا یار علی حضرت ۱۳۹۰ھ ص ۲۰

۲۔ ظفر الدین بہاری، مولانا حیات علی حضرت جلد اول ص ۸

۳۔ محمد عبد الحکیم شرف قادری، مولانا یار علی حضرت ۱۳۹۰ھ ص ۲۰

(باقی مضمون آئندہ)

کہ امام شافعیہ مولانا حسین بن صالح جمل اللیل رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۰۲ھ/۱۸۸۳ء) نے بغیر کسی سابقہ تعارف کے آپ کا ہاتھ پکڑا اور اپنے ساتھ گھر لے گئے۔ دیر تک آپ کی مبارک پیشانی کو تھامے رکھا۔، بوسہ دیا اور فرمایا۔ رَاقِی لَا یَحِلُّ تُؤَدُّ اللّٰهُ مِنْ هَٰذَا النَّحِیْنِ (یقیناً میں اس پیشانی میں اللہ کا نور پاتا ہوں) اس کے بعد انہوں نے آپ کو سلسلہ عالیہ قادریہ کی اجازت مرحمت فرمائی اور صحاح ستہ کی سند دیتے ہوئے فرمایا کہ تمہارا نام ضیاء الدین احمد ہے۔ اس سند میں امام محمد بن، ساعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۵۶ھ/۸۶۸ء) تک گیارہ واسطے ہیں۔ (۱)

مولانا حسین بن صالح جمل اللیل رحمۃ اللہ علیہ نے مناسک حج کے بارے میں شافعی مذہب کے مطابق "الجوہرۃ المصیۃ" نامی کتاب لکھی تھی۔ موصوف کی خواہش پر، امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے دوروز کے اندر اس کی شرح عربی میں لکھی، جس کا نام البیرۃ الوضیۃ فی شرح الجوہرۃ المصیۃ "رکھا۔ آپ نے شرح میں احناف کے مذہب کی وضاحت بھی کر دی ہے۔ اور جب آپ نے یہ شرح، امام شافعیہ کی خدمت میں پیش کی تو وہ بہت خوش ہوئے اور دعائیں دیں۔ (۲)

دوسری مرتبہ ۱۳۴۳ھ/۱۹۰۵ء میں امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کو حرمین شریفین کی حاضری کا شرف حاصل ہوا یہ سال اس لحاظ سے بڑا تاریخی اہمیت کا حامل ہے کہ اسی سال حرمین طہین کی مقدس سرزمین پر علماء حرمین شریفین کے ہاتھوں حق و باطل کا فیصلہ ہوا تھا۔ جبکہ فریقین کے سرگروہ وہاں موجود تھے۔ علمائے حرمین پر جب آپ کی خداداد ورے مثال صداقت کا، نگہ رہا اور انہوں نے آسمان علم و عرفان کے اس تیرتا باں

۴۳ محمد ایوب قادری، پروفیسر تدریس و تالیف، اردو مطبوعہ کراچی ص ۹۹

۴۴ ظفر اللہ علی شاہ، حیات اعلیٰ حضرت جلد اول ص ۱۴ (باقی حاشیہ صفحہ اُردو میں)

کو اپنی آنکھوں سے دیکھا تو بیک زبان پکارا اٹھے کہ امام احمد رضا تو امام زمانہ اپنے دور کے
یگانہ اور اس صدی کے برحق مجدد ہیں۔ اسی لئے تو مولانا اختر الہامی الرضوی رحمۃ اللہ علیہ
نے فرمایا ہے۔ (۱) نہ کیوں نازاں ہوں اختر اہلسنت اپنی قسمت پر

رضا لوٹے مدینے سے مجدد کی سند لے کر

اس مبارک موقع پر حسام الحرمین، الدولۃ المکیہ اور کفیل المکیہ کی تصنیف عمل میں آئی۔
علمائے حرمین شریفین نے ان پر دھوم دھام سے تقریریں لکھیں جو ان کے تاثرات کی مکمل
آئینہ دار ہیں۔ امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ان تینوں تصانیف میں سے ہر
ایک تاریخ اسلام کا ایک تائید کا باب ہے۔ دور حاضر کی وہ قابل فخر ہستی صرف مجدد مائے
حاضرہ قدس سرہ کی ذات گرامی ہے۔ جس نے نوٹ کی شرعی حیثیت کا تعین فرمایا۔ جس پر
آج پوری دنیا کے مسلمانوں کا عمل ہے اور اس کی طے سے دوستوں اور دشمنوں سب پر احسان
عظیم ہے۔ حکیم عبدالحی نکھوی نے نئی لکھ بولنے کے باوجود آپ کی نقاہت کا یوں
اعتراف کیا ہے۔

ہمد و نظیرہ فی عصرہ فی	فقد حق اور اس کی جزیات پر ان (امام
الاطلاع علی الفقہ الحنفی	احمد رضا خاں بریلوی) کو جو عبور حاصل
وجہ نیاتہ یشہد ہذا لک مجموعہ	ہے اس کی نظیر شاید ہی کہیں ملے اور اس
فتاویٰ و کتابہ کفیل الفقہ الفہم فی	دعویٰ پر ان کا مجموعہ فتاویٰ شاہد ہے نیز ان
احکام قرطاسا للمراہم الذی	کی تصنیف کفیل الفقہ الفہم فی احکام

۱۔ محمد مسعود احمد، پروقیس فاضل بریلوی اور ترک موالات، طبع دوم ۱۳۹۱ھ ص ۱۵

۲۔ مولانا محمد مرغوب شاہ اختر الہامی، شاعر اہل سنت، نعت مکمل، مطبوعہ لاہور ص ۱۹۹

۳۔ عبدالحکیم خاں اختر شاہ جہاں پوری، اعلیٰ حضرت کا فقیہ مقام، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۱ھ ص ۱۹۷

الفہ فی مکہ مئۃ ثلاث وعشرین قرطاس الدراہم، جو انہوں نے ۱۳۲۳ھ
و ثلاث مائۃ والفیہ میں مکہ معظمہ میں لکھی تھی

بہر حال یہ زندہ حقیقت ہے کہ فقہ میں امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا مقام اتنا بلند ہے کہ سرمایہ روزگار اور خلاصہ میل و نہار بھی جانے والی ہستیاں بھی آپ کی وسیع النظری کو دیکھ کر انگشت بدندان رہ گئیں۔ اور انہوں نے آپ کی فقہیت کو خراج عقیدت پیش کیا ہے فتاویٰ رضویہ شریف کی جہاں بارہ جلدیں اس امر کی واضح شہادت دے رہی ہیں وہاں رد الختار کی آپ نے جد امتاز کے نام سے جو پانچ جلدوں میں شرح لکھی وہ آپ کے فقیہ اعظم ہونے کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ خدا کا شکر و احسان ہے کہ یہ عظیم الشان مجموعہ زیور طبع سے آراستہ ہو کر منصف شہود پر جلوہ گر ہونے والا ہے۔ جبکہ دتوں سے ہم نے اس بے بہا علمی سرمایہ کو زیور طاق لسیان بنایا ہوا تھا۔

امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کو تقریباً پچاس علوم و فنون میں مہارت حاصل تھی اور ان میں سے ہر ایک کے اندر آپ کی مستقل تصانیف موجود ہیں۔ بعض علوم تو آپ ہی کی ایجاد تھے۔ اور آپ کے بعد ان کا جاننے والا بھی کوئی نہیں رہا۔ کتنے ہی علوم میں آپ کو اس درجہ مہارت حاصل تھی کہ معاصرین میں سے کوئی آپ کا اس علوم میں پائینک بھی قرار نہیں دیا جاسکتا تھا۔ بعض بزرگوں کا ارشاد ہے کہ آپ کی طرح اتنے علوم و فنون کی جامع کسی دوسری ہستی کو دیکھنا مقصود ہو تو بہت پیچھے کی طرف جھانکنا پڑے گا کیونکہ معاصرین میں یہ بات کہاں۔

۲۔ عظیم عبدالحی نکھری، موسوی زہد، لخواطر ج ۸ مطبوعہ حیدرآباد دکن، ۱۹۷۰ء ص ۴

۳۔ بلکہ محفوظ کتب حرم مولانا سید اسماعیل بن سید غفران علی رحمۃ اللہ علیہ (انتہی ۱۳۳۸ھ تا ۱۹۹۰ء) نے تو آپ کے فتاویٰ کے چند اوراق دیکھ کر ۱۶ مئی ۱۳۲۵ھ کو آپ کے نام جو خط لکھا اس میں یہ تحریر فرمایا: اللہ

(۱۰ فی ص ۲)

سے عمر باد رکعبوبت خانہ می تاملہ حیات

تازہ دم عشق یکہ دانائے راز آید یروں

مجدد مدنیہ حاضرہ امام احمد رضا بریلوی خاں رحمۃ اللہ علیہ چند کثیر تصانیف بزرگوں میں سے ایک ہیں۔ خاتم الحفاظ، امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۱۱ھ / ۱۵۰۵ء) کے علاوہ پوری امت محمدیہ سے اس میدان میں شاید آپ کا مد مقابل کوئی اور نہ ہو۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ کن یشاء۔ آپ کی جملہ تصانیف کا شمار ایک محتاط اندازہ کے مطابق ایک ہزار کے لگ بھگ ہے۔ ۳۵۰ کتابوں کی فہرست مولانا ظفر لدین بہاری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۸۲ھ / ۱۹۶۳ء) نے اکمل المعاد کے نام سے پیش کی۔ ہمامہ المیزان بمبئی، امام احمد رضا نمبر ۱۹۷۶ء میں ۵۲۸ کتابوں کے نام شائع کئے گئے۔ شرکت حنفیہ لاہور والوں نے اس مجموعے کو ترجمہ و اضافے کے ساتھ انوار رضا کے نام سے شائع کیا تو انہوں نے بھی یہی فہرست مستہر کی۔ راقم الحروف نے معارف رضا جلد دوم، میں امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ۶۱۲ تصانیف کی فہرست پیش کی ہے۔ معارف رضا کی چاروں جلدیں جو اعلیٰ حضرت کے احوال و معارف پر مشتمل ہیں۔ اور آپ کے تجدیدی کارنامے کی وضاحت کرتی ہیں۔ ۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۲ء میں لکھی گئی تھیں۔ لیکن معارف رضا جلد اول کے زعمہ درگور ہو جانے کے باعث طباعت کی جانب قدم بڑھانے سے محروم

القول والحق القول انه لو واهابو حنیفة النعمان لا قرئت عہدہ ولجعل مؤلفہا من جملة الاصحاب یعنی خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں اور سچ کہتا ہوں کہ اگر اسے امام اعظم ابو حنیفہ نعمان میں ثابت رضی اللہ عنہ دیکھتے تو ان کی آنکھوں کو ہینا ٹھنڈک پہنچتی اور اس کے مولف کو اپنے عطا کردہ من شامل فرما دیتے۔ سبحان اللہ (الاجازات المعیہ شمول رسائل رضویہ جلد دوم مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ / ۱۹۷۶ء ص ۲۳۹)

۱۔ ڈاکٹر محمد مسعود احمد، پروفیسر فاضل بریلوی اور تزک موالات ص ۱۹، یار سوم ۳۹۲ھ / ۱۹۷۴ء

۲۔ ہمامہ المیزان بمبئی، امام احمد رضا نمبر ۱۹۷۶ء ص ۳۳۵-۳۳۶ (باقی مشہد)

ہیں۔ بہر حال ہر کام کا قدرت کی جانب سے ایک وقت مقرر ہے، اور وہ اپنے وقت پر ہی انجام پذیر ہوتا ہے۔

امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر، حدیث، فقہ، اصول، اسما، الرجال، کلام، منطق، سیرت، اور تصوف وغیرہ کی تقریباً بیڑھ سو مشہور و متداول کتبوں پر حواشی تحریر فرمائے ہیں۔ جن میں سے بعض کتبوں کے نام سوانح المجتہدات میں مولانا بدر الدین احمد مدظلہ شیخ الحدیث دارالعلوم فیض الرسول، براؤن ٹریف (بھارت) تحریر فرما دیئے ہیں۔ اور ایسی چھاپی کتبوں کی فہرست راقم الحروف نے ۱۳۹۱ھ ۱۹۷۱ء کے اندر اعلیٰ حضرت کا فقہی مقام میں پیش کی تھی۔ ذیل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف تقریباً پچیس علوم و فنون پر مشتمل ہیں۔ محدوی پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب مدظلہ اعلیٰ نے ۳۵ علوم و فنون کی فہرست پیش کرنے کے بعد یہ وضاحت بھی فرمائی ہے۔

”مندرجہ بالا علوم کے علاوہ علم القرآن، عرفی، نجوم، اوقات، فن تاریخ، اعداد، نظم، ونثر فارسی، نظم ونثر ہندی اور خط نسخ اور خط نستعلیق وغیرہ میں بھی کمال حاصل کیا۔ اس طرح فاضل بریلوی نے جن علوم و فنون پر دسترس حاصل کی ان کی تعداد ۵۴ سے متجاوز ہو جاتی ہے۔ ہمارے خیال میں عالم اسلام میں مشکل ہی سے کوئی ایسا عالم نظر آئے جو اس قدر علوم و فنون پر دستگاہ رکھتا ہو۔ پھر یہی نہیں کہ فاضل بریلوی نے ان علوم کی تحصیل کی بلکہ ہر ایک علم و فن میں اپنی کوئی نہ کوئی یادگار چھوڑی ہے۔“

مع انور رسالہ، مطبوعہ معارف پرنٹنگ پریس لاہور ۱۳۹۱ھ ص ۳۸۲-۳۲۶

۱۔ بدر الدین احمد مولانا سوانح اعلیٰ حضرت، مطبوعہ مکتبہ پارلور ص ۲۶۵-۳۰۰

مع عبدالحکیم اختر شوجہ پوری علی حضرت کا فقہی مقام ۱۳۹۱ھ ۱۹۷۱ء مطبوعہ لاہور ص ۲۳۲

کے (۱) محمد مسعود احمد، پروفیسر فاضل بریلوی ملائے عجم کی نظر میں، پارلور ۱۳۹۳ھ ۱۹۷۳ء ص ۲۶۹-۷۰ (باقی حاشیہ طے)

فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی جامعیت واقعی بڑی تعجب خیز اور زالی بات ہے۔ اس کے ساتھ ہی آپ کو اکثر علوم عقلیہ و نقلیہ میں اس درجہ مہارت حاصل تھی کہ ان میں منصب امامت پر فائز تھے۔ اور پوری دنیا کے اندر ان علوم میں آپ کا کوئی مد مقابل نہیں تھا۔ اس مقام رفیع پر متمکن ہونے کے ساتھ آپ شیعہ رسالت کے ایسے عظیم النظر پر دانے تھے کہ گویا زبان حال سے ہر وقت یہی کہتے رہتے تھے۔

تیرے سوا خیال نبی میں تیرے خار

سمجھا نہ کوئی دیدہ گریاں کی گفتگو

ہمارے خیال میں امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی علمی جامعیت، وسیع النظری اور جملہ علمی و علمی کمالات کا سرچشمہ یہی عشق رسول تھا۔ جو آپ کی چھوٹی بڑی ہر تصنیف کے اندر روح رواں کی طرح کارفرما نظر آتا ہے۔ لفظوں اور عبارتوں میں خیالات و نظریات میں، تائید و تردید میں، تحریر و تقریر میں، یہی وہ مبارک جذبہ ہے جو آپ کی زبان و قلم کو روح بن کر متحرک رکھتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔

فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بلبل باغ مدینہ بن کر بارگاہ رسالت میں، اپنی عقیدت و محبت کے نغمے بھی پیش کئے ہیں۔ لیکن شاعر کا اپنے لئے نہیں بلکہ اپنے قلب مضطر کو تسکین دینے کی خاطر اپنے جذبات و احساسات کو شرعی حدود کے اندر اغاظ کے سانچے

(۲) شجاعت علی قادری، مفتی مجدد الامۃ (عربی) مطبوعہ کرچی ص ۱۱

۱۔ محمد صابر نسیم، ستوی ہوا نا، مجدد اسلام مطبوعہ بھارت ص ۱۷۹-۱۸۰-۱۸۱-۱۸۲

۲۔ انوار رضا مطبوعہ لاہور ۱۳۹۷ھ-۱۹۷۷ء ص ۳۶۸

۳۔ محمد مسعود احمد، پردیفسر، اعلیٰ حضرت علماء تجار کی نظر میں ص ۷۰

۴۔ محمد مرغوب شاہ، احقر الخادی، مولانا نعت گل مطبوعہ لاہور ص ۷۵

میں ڈھال ہے نہ اس فن میں کسی کے شاگرد تھے، نہ کسی کو شاگرد بنایا، کیونکہ مقصد تو محبوب کی بارگاہ میں نذرانہ عقیدت پیش کرنا تھا۔ لہذا زبان کھولنے اور قلم کو جنبش دینے کا شعور بھی اسی بارگاہ عالی سے پایا اور پایا بھی ایسا شعور جس کی نظیر نظر نہیں آتی یہی وجہ ہے محبوب کی اس نوازش کو دیکھ کر تحدیثِ نعمت کے طور پر بے اختیار آپ کے قلم سے یہ شعر نکل پڑا۔

یہی کہتی ہے بلبلِ باغ جناس کہ رضا کی طرح کوئی عریاں

نہیں ہند میں دامنِ شاد بدنی، مجھے شوخی طبع رضا کی قسم

مخدومی ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب نے فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی نعت گوئی کا ذکر ان لفظوں میں کیا ہے۔

”نعت گوئی میں حضرت رضا بریلوی (۱۸۵۶ء تا ۱۹۴۱ء) کا بڑا پایہ ہے۔ عقیدت مندوں میں آپ کو، علی حضرت فاضل بریلوی کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ اردو ادب کے تذکرہ نگاروں اور تاریخ نویسوں نے بڑی تنگ دلی سے کام لیا ہے۔ بعض نے سرسری ذکر کیا ہے اور بعض نے تو نظر انداز ہی کر دیا ہے۔ شاید اس لئے کہ وہ کسی کے شاگرد نہیں تھے۔ وہ تلمیذِ رخن تھے۔ مگر نعت گو شعراء میں ان کے مقابلے کا کوئی نہیں۔ اس صنعتِ شاعری میں وہ سر تاج شعراء ہیں۔ نعت گوئی میں اپنے مقام و مرتبہ کا خود ان کو بھی احساس تھا۔“

عشق رسول ﷺ کی دولت کے باعث امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کو قدرت نے اس صدی میں سرمایہ ملت کی نگہبانی اور حفاظت کا فریضہ سونپا تھا۔ یہ حقیقت ہے کہ فاضل بریلوی کے جملہ کارہائے نمایاں میں تجدیدِ دین و ملت کا کارنامہ سرفہرست ہے۔ بلکہ یوں کہیے کہ آپ کے باقی سارے کام اسی مقدس درخت کی مبارک شاخیں ہیں۔ آپ نے سرمایہ ملت کو پراسرار نصوصِ دین کی دست درازی سے جس طرح بچایا اس کو تفصیل کے ساتھ ہم

مع محمد مسعود احمد، پروفیسر، جامعہ مظہری، مطبوعہ کراچی، ص ۳۳۶، حصہ ۱/۱۹۷۵ء

نے معارف رضا کی چار جلدوں میں بیان کرنے کی بساط بھر کوشش کر دی ہے۔ اس کتاب کی ہر جلد تقریباً ایک ہزار صفحات پر مشتمل ہے۔

امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سابقہ مجدد دین حضرات کے قدم بقدم اسی سرمایہ ملت کے نگہبان اسی مبارک سلسلے کی ایک کڑی اور چودھویں صدی کے مجدد برحق تھے یہ بات کسی خوش فہمی پر مبنی نہیں بلکہ حقیقت نفس الامری ہے۔ دنیائے اسلام کی چاند درگاہ اور صاحب نظر ہستیوں کی یہی رائے تھی۔ جس طرح شاگرد اپنے استاد کے متعلق اور مرید اپنے پیر و مرشد کے بارے میں حسن عقیدت کے تحت مبالغہ کر جاتے ہیں۔ یہ معاملہ قطعاً ایسا نہیں ہے۔ یہ آپ کے متعقبات و متوسلین کا پردہ پینڈہ نہیں۔ بلکہ امام اسد م کے جہد اساطین علم کی رائے ہے اور یہ رائے آپ کے علمی و عملی کارناموں کی روشنی میں حقیقت پر مبنی نظر آتی ہے۔

فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے علمی و عملی کارناموں سے قطع نظر آپ کے برحق مجدد ہونے کا آج بھی یہ زندہ ثبوت ہر صاحب نظر کے سامنے موجود ہے۔ کہ اس چودھویں صدی میں جو فرد، افراد، گھرانے اور ادارے امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے علمی، اعتقادی یا روحانی رشتہ رکھتے ہیں۔ وہ بفضلہ تعالیٰ گمراہ گروں کے شر سے محفوظ دھاموں اور صحیح العقیدہ سنی مسلمان ہیں، لیکن جن سنی افراد، گھرانوں یا داروں کا مجدد مانے حاضرہ رحمۃ اللہ علیہ سے علمی، اعتقادی یا روحانی رشتہ نہیں یا مہار کم وہ آپ سے متفق نہیں تو اگرچہ وہ بد مذہبوں کی کسی جماعت میں شامل ہونے سے محفوظ بھی رہے ہوں لیکن صحیح العقیدہ سنی مسلمان بھی نہیں رہ سکے ہیں۔ دیدہ و پاید۔

چونکہ امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کا تجدیدی کام تیرھویں صدی کے آخر میں شروع

ہو چکا تھا۔ دیکھنے والے دیکھ رہے تھے۔ کہ سرمایہ ملت کی نگہبانی میں کلک رضا کی رفتار کا جواب نہیں ہے، اس لئے ۱۳۱۱ھ ۱۸۹۳ء میں حاجی امداد اللہ مہاجر کی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۱۷ھ ۱۸۹۹ء) کے نامور خلیفہ اور دہلی جیسے عروس البلاد شہر کی مایہ ناز معمر علمی شخصیت مولانا کرامت اللہ خاں رحمۃ اللہ علیہ نے بھی انتالیس سالہ مجدد کی خدمت میں ایک استفتاء بھیجا۔ اور تفصیلی جواب کے طلب گار ہوئے۔ اس استفتاء سے محسوس ہوتا ہے کہ اس زمانے میں اہلسنت وجماعت کے جید علمائے کرام کی نگاہیں بھی مجددِ مائتہ حاضرہ کی جانب اٹھنے لگی تھیں۔ اور انہیں احساس ہو گیا تھا کہ سرمایہ ملت کی نگہبانی درمذہبوں کی سرکوبی میں احمد رضا کے رہوارِ قلم کی رفتار اور کلک رضا کی نگارشات و تحقیقات کا معیار راتا بلند ہے جس کی نظیر نظر نہیں آتی۔

ہاں تو سوال یہ تھا کہ بعض لوگ درود تاج کا پڑھنا بائیں وجہ کفر و شرک بتاتے ہیں کہ اس میں نبی کریم ﷺ کو دافع البدو وغیرہ کہا گیا ہے۔ بھلا جو سرمایہ ملت کا نگہبان ہو جو شیع رسالت پر پروانہ وار شمار ہو، جو حبیب پروردگار کا عاشق زار ہو اور جو پناہ نام عبدالمصطفیٰ احمد رضا خاں لکھنے کا التزام کرتا دربار گاہ رسالت کے ہر گستاخ سے بدملایوں کہتا ہو۔

ع۔۔۔۔۔ ہم ہیں عبدالمصطفیٰ پھر تجھ کو کیا

وہ بھلا مرکز دائرہ اسلام کی تنقیص پر کس طرح خاموش رہتا؟ ایسا پروانہ بھلا کیوں شیع رسالت کی اس توہین پر رہوارِ قلم کو اذنِ خرام نہ دیتا؟ شاں رسالت کے منکروں کے فرار کی ہر گلی کیوں نہ بند کرتا؟ آخر یہ معاملہ اس محبوب کا تھا جس کی رضا خود خالق و مالک بھی چاہتا ہے۔ تمام بدوں میں سب سے بڑی قیامت کی بلا ہے جبکہ اس روز انبیاء کرم جیسے مقربین بارگاہ نبویہ بھی نفسی نفسی پکاریں گے مخلوق کے عرض گزار ہونے پر بھی بارگاہ

خداوندی میں سفارش و شفاعت نہیں کریں گے۔ بلکہ "ادھبوا الی غیرہ" سنائیں گے۔
 اس وقت جو خدا کا حبیب اسالہا فرمائے گا، شفاعت کبریٰ کا علم لہرائے گا۔ سجدہ میں گر کر
 گرتوں کو اٹھائے گا، جملہ بنی آدم کی بگڑی بنائے گا سارے انسانوں سے بلا دفع فرمائے گا،
 کیا اس کے ذریعے بلا دفع نہیں ہوگی؟ اگر خدائے ذوالجلال نے اس محبوب کو دفع اہواء
 نہیں بنایا تو اور بنایا کیا ہے؟ اگر اس کے ذریعے کفر و شرک کی بلا دفع نہیں کی تو کس کے
 ذریعے دفع فرمائی ہے؟ امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اور ساری
 کائنات کے آقا و مولا سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کے اختیارِ رات کو بیاں کرنے کی غرض سے
 اپنے قلم حق رقم کو جنبش دی ہیں۔ ملکِ رضا نے میدانِ تحقیق میں جواہرِ فی دکن کی اور ہر قلم
 ایسا سرپٹ دوڑا کہ بے دینی اور گمراہ گری اپنا سرپیٹ کر رہ گئی۔ پچاس آیات کریمہ اور تین
 سو احادیث مطہرہ سے فخر و عار مہذبہ کے اختیارات کو ایسا سرسبز کیا ہے کہ اہل ایمان کی
 آنکھوں کو نور اور دلوں کو سردار کی دولت میرا آگئی۔ اس کے باعث گلشنِ ایمان بہارِ درکنار ہو
 گیا۔ کشتِ محبت و عقیدت لہلہانے اور دلِ لبھانے لگی، مرغانِ حرم چھپانے اور خوشیوں کے
 شادیاں بجانے لگے غلامانِ مصطفیٰ ہر محفل اور ہر مقام پر حبیب پروردگار ﷺ کے خدا
 واد اختیارات سننے سنانے لگے اور شرح رسالت کی ضیاء باریوں تا ب دستِ قدرت کی معجزہ
 کاریوں سے چڑنے والے سارے گستاخانِ رسول اپنے منہ اہل ایمان سے چھپانے اور
 چچ و تاب کھانے لگے۔

امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس ایمان افروز رسالہ بہایتِ قبا میں
 مراحت فرمائی کہ فاعل حقیقی اور قادر مطلق صرف اللہ رب العزت کی ذات ہے۔ اس کے
 بغیر حکم کوئی ایک جھٹکے کو بھی حرکت نہیں دے سکتا۔ ایسی قدرت کا غیر کے لئے اثبات یقیناً

کفر و شرک ہے۔ لیکن کوئی مسلمان کسی نبی یا ولی کے لئے یہ قدرت ہرگز ثابت نہیں کرتا جو ان پر ایسا عقیدہ رکھنے کا ذمہ لے سکتا ہے۔ وہ یا تو مسلمانوں کو کافر و شرک ٹھہرانے کے شوق میں خواہ مخواہ الزام تراشی کرتا ہے دھرتا ہے یا اس کے دل میں حبیب پروردگار کی جانب سے خلش و خوار ہے کہ منصب رسالت کا جس کی زبان سے اقرار اسی سے خصائص مصطفیٰ کا انکار ہے حالانکہ اصطلاح شرع میں یہ تو نفاق کا آزار ہے۔

اس طرح مقدس اسلام کے شہدے یعنی شریعت میں تفسیق و فساد کا نہ ہر طمان خاصہ مصطفیٰ ﷺ کا انکار کر کے بھولے بھالے مسلمانوں کو بھی مسلم نہا کافر بنانا۔ جنت کا راستہ دیکھ بھال کر جہنم کی طرف قدم بڑھانا، مسلمانوں میں شمل ہو کر غلامان مصطفیٰ کو محبوب کردگار کی توہین و تنقیص کے سبق پڑھانا ایسی ستم طریقی "رودہ گی چال" ہے جس کو منافقت کے سوا اور کیا نام دیا جاسکتا ہے؟

ظاہر ہے کہ نفاق کی معصرت کھلے کفر سے بدرجہا زیادہ ہے۔ منافق مسلمانوں میں گھس مل کر ان کے دین و ایمان کے خلاف ڈکٹائیٹ بچھاتا ہے جبکہ غیر مسلم کافر کے پھندے میں کوئی کم ہی آتا ہے۔ لیکن جن راہزنوں نے رہنماؤں کا لباس پہن ہوا ہو جو مسلمانوں کے علمی و روحانی پیشوا بن کر ان کے ایمان کی دولت کو لوٹنے لگیں تو خوشنمائی میں چار چاند لگاتے اور پھر گندم نمائی و جو فردشی کا کاروبار چلاتے ہیں۔ یہ محمد عربی ﷺ کی بھولی بھالی بھینروں میں شمل ہوتے ہیں تو بھینروں کی شکل دکھا کر اپنے بھینر ہونے کا یقین دلالتے اور تارڑنے والے نگران کے خلاف دل کھول کر شور مچاتے اور آسمان سر پر اٹھاتے ہیں۔

فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس رسالہ مبارکہ میں وضاحت فرمائی کہ مقربین بارگاہ الہیہ کو جو علی قدر مراتب اختیار حاصل ہوتا ہے وہ قادر مطلق جل جلالہ کے مرحمت فرمانے

سے ہے۔ نبی کریم ﷺ کے جھڑپے الٰہی دافع البلاء ہونے کی بھی دو صورتیں ہیں۔ پہلی صورت یہ کہ آپ دفع بلا کا سبب ہیں اور دوسری صورت میں اس لفظ کا آپ پر اور دیگر مقربین یا رگاہ الہیہ پر مجازی لحاظ سے اطلاق ہوتا ہے۔ پہلی صورت کے اثبات میں آپ نے چھ آیتیں اور ساٹھ حدیثیں پیش کی ہیں جبکہ دوسری صورت کو چوائس آیات میں اور دو سو چالیس احادیث سے مدلل و مبرہن کیا ہے۔ آیات و احادیث کے تحت آپ نے مفسرین دشرحین کی تصریحات کو جا بجا پیش کر کے حقیقت کو آفتاب نمرود کی طرح واضح کر دکھایا ہے۔ جیسے ہی یہ رسالہ، حبیب پروردگار کی خدا داد طاقت نے دلا مرتبہ ۱۳۱ھ ۱۸۹۳ء میں منظر عام پر آیا تو اس کی تحقیقات جلیلہ باہرہ اور احداث جمیدہ قاہرہ کے سامنے آتے ہی بولہبی اپنا سر پیٹ کمرہ گئی۔ گستاخان رسول کی ساہما سال کی تنگ ادو پریریٹی کے اس مرد حق آگاہ نے پانی پھیر دیا تھا، سارے حیلے حوالے من کر دو دھکا دو دھکا پانی کا پانی کر دکھایا تھا۔ اس دینی دایمانی عقیدے کی حفاظت کا پورا پورا سامان فراہم کر دیا گیا تھا۔

خدا کے فضل سے رسالہ مبارکہ 'الامن والعلی' پورے نو اسی سال سے لا جواب ہے۔ اور ہمیشہ لا جواب ہی رہے گا۔ کلک رضا کی عظمت و صداقت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ مخالفین اس کے دلائل میں کسی ایک دلیل کو دعویٰ سے لاتعلقی ثابت نہیں کر سکے۔ اور نہ 'الامن والعلی' میں پیش کردہ کسی ثبوت کا آج تک کردہ ہونا ثابت کیا جاسکا ہے۔

احقر نے یہ چند نونے پھونے افراطی علمی بے مائیگی کے باوجود مجدد مائت حاضرہ قدس سرہ سے تعلق خاطر کے باعث 'الامن والعلی' کی تازہ اشاعت کے لئے حرف آغاز کے عنوان سے سپرد قلم کئے ہیں۔ رحمت دو عالم ﷺ کے صدقے میں خدائے دوامس

اپنے حقیر بندے کی اس کاوش کو قبولیت سے نوازے۔ رَبَّنَا نَقْلُ يَا اِنَّكَ اَنْتَ
السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَ اَنْتَ عَبْدُ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ۔ وَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی
عَلٰی حَبِیْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِهِ وَ صَحْبِهِ اَخْمَعِیْنَ۔

گدائے در اولیاء

عبد الحکیم خاں اختر

مہمدی مظہری شاہ جہاں پوری داراللمصنفین لاہور

۲۰ ربیع الاول ۱۴۰۰ھ

۸۔ فروری ۱۹۸۰ء جمعۃ المبارک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقديم

محقق العصر حضرت علامہ مولانا مفتی محمد خان قادری صاحب مدظلہ العالی
بانی جامعہ اسلامیہ لاہور

اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو اپنا نائب اور خلیفہ اعظم بنایا ہے۔ آپ ﷺ اس کے خازن اور اس کے خزانوں کے تقسیم کنندہ ہیں۔ متعدد احادیث صحیحہ میں اس پر تصریح موجود ہے۔ ان میں سے چند کا ذکر کئے دیتے ہیں۔

(۱) حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

اما انما قاسم واللہ يعطی
میں تو فقط تقسیم کرنے والا ہوں، عطا کرنے والا اللہ ہے۔
(بخاری ۱۶۸۱، مسلم ۳۳۲۱)

(۲) انہی سے مروی دوسری روایت کے الفاظ ہیں۔

و للہ المعطى وان القاسم
اللہ عطا کرنے والا ہے میں تقسیم کرنے والا ہوں۔
(بخاری ۳۳۹۹)

(۳) تیسری روایت کے الفاظ ہیں۔

انما قاسم و حازن واللہ يعطی
(ابوہری ۳۳۹۱)
میں قاسم اور حازن ہوں اور عطا کرتے
والا اللہ تعالیٰ ہے۔

(۳) مسلم کے الفاظ ہیں۔

انما اساحازن انما القاسم
ويعطى الله (المسلم ۳۳۳۱)
میں حازن و قاسم ہوں اور اللہ ہی عطا
کرتے والا ہے۔

(۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ احادیث مروی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔

انما اس قاسم اصبع حیث امرت
(البخاری ۳۳۹۱)
میں تقسیم کنندہ ہوں اور وہاں ہی خرچ
کرتا ہوں جہاں کا حکم ہوتا ہے۔

(۶) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

بعثت قاسما اقسام بیکم
مجھے قاسم بنا کر بھیجا گیا ہے تاکہ میں تم
میں (اللہ کے خزانے) تقسیم کروں۔

ان تمام روایات کو پڑھئے کسی جگہ آپ ﷺ کی تقسیم کو محد و نہیں کیا گیا۔ جب اللہ تعالیٰ
نے آپ ﷺ کو اپنا حازن قرار دے دیا تو اب اس کے بعد یہ کہنا ہرگز دوست نہیں کہ آپ
ﷺ کو صرف علم کا خزانہ دیا گیا ہے۔ دیگر خزانے نہیں دیئے گئے۔ اگر ایسی قید لگانا ہوتی تو
مفسرین خود لگا دیتے، محض ضد و ہٹ دھرمی کی بنیاد پر آپ ﷺ کی تقسیم کو محد و کرنا
کسی مسلمان کو زیب نہیں دیتا پھر یہاں اللہ تعالیٰ کی عطا کا بھی ذکر ہے۔ کیا وہ بھی علم تک
ہی محد و ہوگی؟ جیسے اللہ تعالیٰ کی عطا متعین نہیں اسی طرح اس کے حبیب ﷺ کی تقسیم بھی
متعین نہیں۔

ان روایات کے بعد دیگر کسی حوالے کی ضرورت نہیں۔ مگر پھر بھی ہم تکرار امت سے اعظاف

فل کئے دیتے ہیں تاکہ واضح ہو جائے کہ انہوں نے ان احادیث سے کیا سمجھا ہے۔

(۱) حضرت ملا علی قاریؒ "انما جعلت قاسما لا قسم بینکم" کی شرح میں لکھتے ہیں

ای العلم والغیمة ونحوهما وقیل
البشارة للصالح والانذار للطالع
وبمکن ان تكون فسخة الدرجات
والدرجات مفضولة له صلى الله
عیه وآله وسلم
آگے فرماتے ہیں۔

اس سے علم، غیمت اور ان کی مثل دیگر اشیا
مراد ہیں، بعض نے صالح کے لئے
بشارت اور بد کے لئے ڈرانے والا مراد لیا
ہے۔ ممکن ہے اس سے مراد درجات ہوں
جو آپ ﷺ کے پروردگار نے دیے۔

ولا منع من الجمع كما يدل علیه
حذف المفعول لانهب انفسهم
کل ملهوب ویشرب کل واحد من
ذلک المشراب

ان تمام کو جمع کرنے میں کوئی رکاوٹ
نہیں جیسا کہ اس پر مفعول کا حذف دال
ہے تاکہ اس سے جو بھی مراد لیا جائے
درست ہو۔

(الرقاة العاتج، باب الاسامی)

(۲) شیخ عبدالحق محدث دہلوی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں۔

قسمت سے کنم میان شما از
جانب حق و آن چه وحی کرده
شده است بمسئولے من و فرستاده
شده بر من از علم و عمل و میرے
رسائل پرکھے و آن چه نصیب اوست
و مستحق است بر آمو میرے کنم

میں تم میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تقسیم
کرنے والا ہوں جو اس نے میری طرف
وحی کی ہے۔ اور جو مجھے علم و عمل عطا
فرمایا میں ہر ایک کو حصہ دیتا ہوں جس کا وہ
مستحق ہے اور میں ہر شخص کو اس کے مرتبہ
و فضل کے مطابق مقام دیتا ہوں۔

ہر کس داد و جانی کہ تو مرتبہ اوست

از فضل و شرف (احمد المصنفات ۳/۳۳)

(۳) امام محمد مہدی قاسمی ان مبارک الفاظ کا مفہوم ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

وہو خليفة الله في العالم وواسطة
حضرتہ و المتولی لقسمہ مواہبہ
واعطیتہ لکل من حصلت له
رحمة فی الوجود او خرج له قسم
من رزق الدنيا والاخرة والظاهر
والباطن والعلوم والمعارف
والطاعات لما نخرج له ذلك
علی یدیه وبواسطہ صلی اللہ علیہ
والآلہ وسلم (مطالع المسرات، ۲۳۶)

جہاں میں آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ
ہیں اور بارگاہ الوہیت میں واسطہ ہیں اور
اس کی بخششوں اور عطاؤں کی تقسیم کے
امین ہیں تو جس کسی کو اس کائنات میں
کوئی رحمت ملی یا جس کسی کو دنیا و
آخرت، ظاہر و باطن، علوم و معارف اور
طاعات سے جو حصہ ملا ہے وہ خود آپ
ﷺ کے ہاتھوں اور واسطے سے ملا ہے۔

باقی کسی کا یہ کہنا کہ یہ حدیث فلاں باب میں ہے۔ اسلئے اس کا معنی صرف علم اور نغیمت
تک محدود ہے۔ اس پر سوائے افسوس کہ کیا کہا جاسکتا ہے۔ سوچئے یہ احادیث اس وقت بھی
تھیں جب کتب احادیث اور ان کے عنوانات معرض وجود میں نہ آئے تھے۔ بلکہ اگر محدث
حدیث کو کسی عنوان کے تحت در کر رہا ہے تو اس کا مفہوم ہرگز یہ نہیں ہوتا کہ اس سے صرف
مذکورہ مسئلہ ہی اخذ کیا جاسکتا ہے اور کسی دوسرے مسئلہ پر اس کو دلیل نہیں بنایا جاسکتا۔

حذف مفعول کی وجہ سے عموم

حضرت مدنی قاری وغیرہ نے عموم یہ تو دلیل قائم کی ہے وہ اس جمل کے ساتھ ان نہیں۔

انہوں نے فرمایا کہ یہاں مفعول کو حذف کر دیا گیا یعنی نہ تو تخصیص کی گئی کہ اللہ تعالیٰ قدس
عزت فرماتا ہے اور نہ آپ ﷺ کی تقسیم کو کسی چیز تک محدود رکھا گیا۔ تو اس کا معنی یہ ہوگا کہ جو
کچھ اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔ حضور ﷺ اس کے تقسیم کنندہ ہیں۔

حدیث مغرب شیخ عبد اللہ صدیق غماری مذکورہ احادیث لانے کے بعد لکھتے ہیں۔

هذه الروايات الصحيحة تبين انه	صحیح روایات بتاریکی ہیں کہ آپ ﷺ
صلى الله عليه وآله وسلم يقسم	اپنی امت کے درمیان اللہ کا عطا فرمودہ
بين امته ما يرزقهم الله من معارف	رزق تقسیم کرتے ہیں مثلاً علوم، معارف
وعلوم واموال وغيرها وليس قسمه	اسوال وغیرہ اور آپ ﷺ کی تقسیم
عليه الصلوة والسلام خاصاً بمال	صرف مال فنی اور غنیمت تک ہی محدود
الغنى والمغانم بل هذا عام كما ذكرنا	نہیں بلکہ عام ہے جیسا کہ ذکر ہوا۔
(الاحاديث المتشابهة في فضائل رسول الله ٤٢)	

کچھ لوگوں نے کہا یہ تقسیم مال غنیمت تک ہی محدود ہے اس کا رد اور عموم پر دلائل دیتے
ہوئے لکھتے ہیں۔

يولد هذا العموم ويؤكد امر ان	تقسیم کے عموم کی تائید و تاکید ان دو امور
الارلى قوله اما بعث قاسما وهو	سے ہو رہی ہے۔ اول یہ ہے کہ آپ ﷺ
اما بعث لقسم ما اوتى من الهدى	نے فرمایا مجھے قاسم بنا کر بھیجا گیا ہے اور
والسور والعلم والعرفان فاما قسم	بلاشبہ آپ ﷺ جن چیزوں کی تقسیم کیے
السقى والمغانم فهو امر ثانوى انما	مبعوث کئے گئے ہیں وہ ہدایت، نور، علم
حاصل بعد فرض الجهاد والامر	اور عرفان ہے رہا مال غنیمت کا تقسیم کرنا تو

یفتال المشركين بعد الهجرة
الثانی اے علیہ الصلوٰۃ والسلام
نہی غیرہ ان یکنی بابی القاسم
وعلل النہی بانہ یقسم ولو کان
المراد قسم الفنی والمغانم لم
یکن لهذا الہی والتعلیل معنی لان
کل امام وخلیفۃ یقسم المغانم
بیسن المجاہدین کما کان یفعل
عمر و غیرہ من الخلفاء وذلک
ہو المقرر فی الشرع فلولہ اے
علیہ الصلوٰۃ والسلام اختص فی
القسم بشئ لم یشرکہ فیہ غیرہ
لم یکن للنہی معنی کما ذکرنا -
(ایضاً ۷۴، ۷۵)

وہ ثانوی امر ہے۔ اور یہ عمل تو آپ ﷺ
نے ہجرت کے بعد اجازت جہاد کے بعد
فرمایا دوسری دلیل یہ ہے کہ آپ ﷺ
نے دوسروں کو ابو القاسم کنیت رکھنے سے
منع فرمایا اور اس پر دلیل یہ دی کہ میں
تقسیم کنندہ ہوں تبہا را یہ مقام نہیں اگر
مراد مال فنی اور غنیمت کی تقسیم ہی ہوتی تو
اس سے منع کرنے پر مذکورہ دلیل کا ہر امام
وخلیفہ مجاہدین کے درمیان مال غنیمت
تقسیم کرتا ہے جیسا کہ حضرت عمر فاروق
رضی اللہ عنہ اور دیگر خلفاء کیا کرتے بلکہ
شریعت میں یہی اصول ہے مگر آپ
ﷺ کی تقسیم ایسی نہیں جس میں کوئی دوسرا
شریک نہ ہو تو پھر کنیت سے منع کرنے کا
کوئی معنی نہیں رہ جاتا جیسا کہ ذکر ہوا۔

ملکیت اور تصرفات نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں شاہ عبدالحق محدث
دہلوی رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں۔

وملک وملکوتہ جن وانس
وتعامہ عوالم بتقدیر وتصرف
ملک، ملکوت، جن وانس اور تمام جہان
اللہ تعالیٰ کی تقدیر و ان سے حضور ﷺ

الہی عز و علا در حیطہ قدرت کے تصرف اور قدرت میں ہیں۔

وتصرف ولے بود صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم۔ (مشکوٰۃ المصابیۃ ص ۳۳۷)

جنہیں کتاب و سنت کی سمجھ آئی، انہوں نے بتایا۔

ہے رب ہے معطی یہ ہیں قاسم

رزق ان کا کھلاتے یہ ہیں

امام اہل محبت سے اس موضوع پر نہایت ہی قیمتی موقع فرما کر امت پر حسان کیا۔

ضرورت تھی کہ کوئی صاحب علم ان کے حوالہ جات کی تخریج کر دے۔ اللہ تعالیٰ قاری محمد ارشد

مسعود اشرف چشتی کو جزائے فیروز فرمائے، جنہوں نے بڑی جانفشانی سے اس کام کو

سرا انجام دیا ہے۔ یقیناً اہل علم کی طرف سے ان کے کام و نہایت ہی قدر کی نگاہ سے دیکھ

جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس خدمت کو قبول فرمائے۔ آمین

وہما کو

محمد خان قادری

بروز پیر ۱۲، رمضان المبارک ۱۴۲۳ھ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مسمی بنام تاریخی

الامن والعلی، لناعتی المصطفی، بدافع البلاء

۱۳۱۱ھ

کلمہ دافع البلاء کے ساتھ مصطفی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نعت بیان کرنے والوں کے لئے
(معارف) امن اور (اس کے مرتب کی) سر ملندی ہے۔

ملقب بہ لقب تاریخی

اکمال الطامة، علی شرک سوی بالامور العامہ

۱۳۱۱ھ

پوری قیامت ڈھانا (و بائوں کے اس) شرک پر جو
امور عامہ کی طرح (موجود کی ہر قسم پر صادق) ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

استفتاء

زردابی باڑہ ہندو رائے مرسلہ مولوی محمد کرامت اللہ خاں صاحب ۲۱ جمادی الاخریٰ ۱۳۱۱ھ
علمائے دین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں زید کہتا ہے کہ پڑھنا درود تاج در
دلائل الخیرات کا شرک محض اور بدعت سیئہ ہے۔ اور تعلیم اس کی سم قائل شرک اس لئے کہ
درود تاج میں ذَرِّعَ السَّلاَةِ وَالْوَمَاءِ وَالْفَحْطِ وَالْمَرْصِ وَالْأَلِيمِ
رسول اکرم ﷺ کی شان میں مذکور ہے اور بدعت سیئہ اس لئے کہ یہ درود بعد صد ہا سال
کے تخفیف ہوئے ہیں۔ عمرو جواب میں کہتا ہے کہ اس درود مقبول نامہ حسب خیر و برکت
اور باعث ازادیا و رحمت ہے۔

زید عربیت سے جاہل ہے وہ نہیں سمجھتا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سبب ہیں دفن بلا
کے۔ اگرچہ ذرّیع ابلاء حقیقتاً خدائے تعالیٰ ہے۔ مختصراً لعلیٰ میں اَبَسْتُ الْمَرْبِيعِ الْبَقْلِ کو
بقول سومن مجاز اور بقول کافر حقیقت فرمایا ہے علاوہ ذریں

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ
فِيهِمْ (پہ نون آیت ۳۳)
اور اللہ کی شان یہ نہیں ہے کہ انہیں عذاب دے
اس حال میں کہ آپ ان میں رافق افروز ہیں

مولانا کرامت اللہ خاں صاحب خلیفہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر کی رحمۃ اللہ علیہما۔

یہ اس اشاعت میں آیات و احادیث وغیرہ کے بانقائل حوالہ جمع رکھا گیا ہے و توفیق تقدس علی خاں
علیہ الرحمۃ ہے کیا ہے۔

اور وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر رحمت تمام
(پارہ ۷۷ سورۃ الاحقاف آیت ۱۰۷) جہانوں کے لئے

ہمارے دعوے پر دو برگ گوہ ہیں۔ اور کیا سال ولادت حضرت رحمۃ اللہ علیہ میں قہر کی وبا دفع نہیں ہوئی؟ اس کے سوا جبریل جلیل کا مقولہ قرآن کریم میں اس طرح درج ہے۔

لَا تَهْبِ لَكَ عَلَمًا رَّكِبًا تاکہ میں تجھے ستھارینا دوں
(پ ۱۶ ص ۱۹)

یہاں تہل رید حضرت جبریل بھی معاذ اللہ شریک ہو گئے کیونکہ وہ اپنے کو وہاب فرما رہے ہیں۔ پس جو جواب زید بن جابر سے آیا وہی ماری طرف سے پھر چونکہ یہ درود معمول بہ اکثر علماء و مشائخ عظام ہے۔ پس وہ سب بھی زید کے نزدیک مشرک ہوئے۔ اور طرہ یہ کہ خود زید اس خود بخوابہ کے شرک سے بچ نہیں سکتا کیونکہ وہ بھی ہم کو قتل اور ادویہ کو دفع در دفع عیشیٰ کہتا ہے اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی "قصیدہ اطیب النعم" میں آنحضرت ﷺ کو دفع فرما رہے ہیں۔ سندیں تو اور بھی بہت ہیں مگر اس مختصر میں گنجائش نہیں۔ رہا صد ہا سال کے بعد تصنیف ہونے سے بدعت سیئہ ہوتا یہ بھی زید کی حماقت پر دال ہے۔ خود زید جو مولوی اسماعیل صاحب کے خطبے جمعہ میں برسر منبر پڑھتا ہے۔ اس کے لئے اس کے پاس کوئی حدیث ہے یا وہ زمانہ رسول اللہ ﷺ کی تصنیف ہیں۔ (مُبْحَاكُ اللّٰہ)

ان خطیبوں کا پڑھنا (جو صد ہا سال بعد کی تصنیف ہیں) تو زید کے لئے سنت ہو اور نہ اس حق کی تصنیف درود کا پڑھنا بدعت سیئہ ٹھہرے ہاں جو سیخے درود کے حضور سرور

عالم رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہیں ان کا پڑھنا ہمارے نزدیک بھی افضل و بہتر ہے۔ مگر علمائے
راہنہ و فقہائے کاملین نے حالت ذوق و شوق میں جو درود شریف یا غلط بدیعہ تصنیف
فرمائے ہیں۔ جن میں جناب غوث التسلیم محبوب سبحانی بھی شامل ہیں اور حضرت شیخ
عبدالحق محدث دہلوی نے جذب انقلاب میں درج فرمائے ہیں۔ اور خود حضرت شیخ نے
ایک مستقل رسالہ اس بارے میں تالیف فرمایا ہے۔ اور جتنے درود مشائخ عظام نے تصنیف
فرمائے ہیں۔ سب اس میں درج ہیں اور شرح سفر السعاده میں ۳۶ صیغے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے منقول ہیں۔ باقی صیغہ کرام و تابعین سے زیادہ کئے ہیں۔ زید باطل سے ان سب
حضرات کو (معاذ اللہ) شرک بنایا ہے اب ہم نے احکام سے احتیاط رہنے کی قول رید کا صحیح
اور موافق عقائد سلف صالح کے ہے یا عمر و کا۔ چہ شریعہ تفصیل ارشاد ہو بعد آپ کو جزائے
خیر عنایت فرمائے۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الجواب

خُطْبَه

الحمد لله على ما علم وهذا للدين اقوم وسلك بنا
السييل الاسلام وصلى ربنا وبارك وسلم على دافع
البلاء والوباء والقحط والمرص والالام سيدنا ومولانا
ومالكنا ومأوانا محمد مالک الارض ورقاب الامم
وعلى آله وصحبه اولى الفضل والفيض والعطاء
والجود والكرم آمين قال الفقير المستدفع البلاء من
فضل نبيه العلى الاعلى صلى عليه الله تعالى
عبد المصطفى احمد رضا المحمدى السنى الحنفى
القادري التركاتى البريلوى دفع بيه عنه البلاء ومح
قلبه النور والحلاء -

في مختصر جواب موضع صواب حشمت من مقدمه ودر باب وفات

مقدمہ

اتمام الزام و تمہید مرام میں عائدہ قاہرہ و فائدہ زاہرہ پر مشتمل۔

عائدہ قاہرہ

إِنَّهَا الْمُسْلِمُونَ دَفَعَ لَكُمْ
عَنْكُمْ بَلَاءَ الْمُخَضَّمُونَ وَبِئْسَ
الْمَفْضُولُونَ
اے مسلمانوں! تمہارے نبی ﷺ نے تم سے بھنوں کی بلاؤں اور فتنہ انگیز کا فتنہ دفع فرمایا۔

زید بے قید کے ایسے کلمات کچھ محل تعجب نہیں کہ مذہب و دینیہ کی نایابی حتی الامکان حضور سید الانس والجن علیہ وآلہ افضل الصلوٰۃ والسلام کے ذکر شریف سنانے و محبوبان خدا جل و علا علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم و تکریم سے گھٹانے پر ہے۔

وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ (پارہ ۱۹ سورۃ اشعرا ۲۲)

(اے اربابِ جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کردار پر پن کھائیں گے)

مگر تعجب ان مسلمانانِ اہل سنت سے کہ ایسے ناپاک اقوال پر کایں دھریں بہت کات کھانے والے دنیا میں ہوئے اور ہوتے رہیں گے۔ مسلمان صحیح عقیدہ ان کی طرف انتقادات ہی کیوں کریں ایسوں کا علاج حضور میں خاموشی اور غیبت میں خاموشی اور نہتے بیٹھتے ہر وقت ہر حال اپنے محبوب بے مثال ﷺ کے ذکر پاک کی زیادہ گرجوئی کہ مخالف خود ہی اپنی آگ میں جل جھیں گے۔

قُلْ مُؤْمِنُوا بِعَيْطِكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ
بِلَدَاتِ الصُّدُورِ
اے محبوب فرماؤ کہ تم اپنے غیظ میں مروج
اللہ دلوں کی باتیں جانتا ہے۔

(پارہ ۳ سورۃ آل عمران ۸۹)

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب میں علماء و ائمہ دین کا عقیدہ

اس طائفہ کے رد میں اقوال ائمہ و علماء پیش کرنے کا تو کوئی محل ہی نہیں کہ یہ تم اپنے
اعتقاد سے ائمہ و علماء کہتے ہو ان کے نزدیک وہ بھی تمہاری طرح معاذ اللہ شرک و بدعتی تھے
درود محمود میں کتب و تصنیف کی تعریف و اشاعت انہی نے کی۔ تمہارے پیارے نبی محمد
مصطفیٰ و افعیٰ البلاء علیہ السلام کو اللہ عزوجل کا خلیفہ اکبر و مدد بخش ہر حشہ و تر و واسطہ ایساں ہر
خیر و برکت و وسیلہ فیضان ہر جود و رحمت و شافی و کافی و قاسم نعمت و کاشف کرب و دافع
زحمت وہی لکھ گئے جس کی تصریحات قاہرہ سے ان کی تصنیفات باہرہ کے آسماں گونج
رہے ہیں۔ فقیر غفر اللہ لہ نے کتاب مستطاب

”سلطۃ المصطفیٰ فی ملکوت کل الوری“ ۱۲۹۷ھ

میں بکثرت ارشادات جلیلہ و نفوس جلیہ جمع کئے جن کے دیکھنے سے بحمد اللہ ایمان تازہ ہو
اور روئے ایقان پر احسان کا غارہ۔

وہابیوں کا پیشوا چھ سو برس سے سب عالموں کو کافر کہتا تھا

تو ان کے نزدیک حقیقہ یہ شرک و بدعت تمہیں وہی سکھا گئے۔ آخر ان کا بانی مذہب شیخ
نجدی علیہ ما علیہ ڈکے کی چوٹ پر کہتا تھا کہ ۶۰۰ سو برس سے جتنے علماء گزرے سب کافر

سلطۃ المصطفیٰ علی ملکوت کل الوری (ارشاد صوری)

تھے۔

کما ذکرہ المحدث العلامة الفقیہ الفہامہ شیخ الاسلام ربیع
للمسجد الحرام سیدی احمد بن زین ابن دحلان المکی قدس سرہ
المکی فی الدر السنہ (صفحہ ۷۴، مترجم)

احادیث! دکھانے کا یہ موقع کہ خرب کتب حدیث صحاح و سنن و مسانید و معاجم
وغیرہ حضور و آل اللہ تعالیٰ و سلامہ علیہ کے بعد تصنیف ہوئیں۔ تو ان کے طور پر
سعاذ اللہ سب بدعت اور مصنف بدعتی۔ رہی

آیت۔ کہ رب اعزت جل و علا نے تخصیص لفظ و سیخہ و وقت و عدد مطلقاً اپنے حبیب
ﷺ پر درود و سلام کی طرف بلاتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (پہرہ ۲۲، سورہ حرب ۵۶)
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ اٰلِهِ وَصَحْبِهِ اَجْمَعِينَ كُلَّمَا وَلَعَ
بِدِكْرِهِ الْفَائِرُونَ وَصَغَّ مِنْ اَكْثَارِهِ اَلْهَالِكُونَ۔

تو دلائل الخیرات درود و تاج وغیرہا سب اس حکم جانفرا کے دائرہ میں داخل یہ بھی
نہیں مقبول ہوتی نظر نہیں آتی کہ ان کتب و صغ میں حضور و آل و صحابہ کے
اوصاف عظیمہ جلیلہ و نعوت کثیرہ جزیلہ ہیں۔ اور

وہابیہ کے نزدیک حضور کی تعریف میں کمی چاہیے

ن کہ نام اللہ کا حکم ہے کہ جو بشر کی تعریف ہو اس میں بھی اختصار و درود و
زین و وظیفہ درود میں صد بار نام اقدس لینا ہوگا۔ اور ان کا امام لکھ چکا ہے کہ نہ صحیحہ شرک

سہ ماہی، اہل حق، تصنیف، تہذیب، الہی

ہے۔ اب وہ اپنے امام کی تصریح مانیں یا تمہارے خدا کا اطلاق (حکم) ہاں اگر نہیں کے
امام الطائفہ اور اس کے آباد اجداد و اکابر کی تصانیف دکھاؤ تو شاید کچھ کام چلے کہ امام
الطائفہ کو کچھ تو کہیں ایمان کی گت بری بنے۔ اور اس کے اکابر سے مکابر رہیں تو اس سے
کیونکر گامی چھنے ایسی ہی جگہ پر بدنگائی کا قافیہ تنگ ہوتا ہے۔ کہ

ع ندائے یافتن نہ روئے ماندن

وہابیہ کے نزدیک شاہ عبدالعزیز صاحب و

شاہ ولی اللہ صاحب بدعتی تھے

مثلاً انہوں نے پوچھیے کہ حیا دار و صرف اس جرم پر کہ حضرات علما نے دین مصطفیٰ کتب
رحمہم اللہ تعالیٰ زمانہ قدس حضور دافع ابلاء علیہ السلام میں نہ تھے انہیں کی کتابیں بدعت اور وہ
معاذ اللہ اہل بدعت قرار پائیں گے یا یہ حکم امام اہل نقد اور اس کے علم نسب و بدعت شریعت
و جد طریقت جناب مورانا شاہ عبدالعزیز صاحب اور اس کے جد نسب و جد شریعت و فرجہ
طریقت شاہ ولی اللہ صاحب اور فرجہ نسب و تلمذ و جد الحجد بیعت شاہ عبد رحیم صاحب
وغیر ہم اکابر علما و خاندان دہلی کو بھی شامل ہوگا۔

کیا یہ حضرات زمانہ قدس میں تھے۔ کیا ان کی کتابیں بھی تصنیف ہوئیں تھیں۔ یا
انہوں نے اپنی تصانیف کے خطبوں میں بیسیوں مختلف صیغوں سے درود لکھے ہیں سب
یعینہ حضور دافع ابلاء علیہ السلام سے ثابت ہیں۔ اگر ہیں تو پتا دو۔ اور نہیں تو کیا بدعت دھرمی
سینہ زوری ہے کہ ان کی تصانیف بدعت اور یہ بدعتی نہ ٹھہریں؟
کیونکہ باطنی و سمعی میں یہ حکم شرعی بھی آپکا ہے کہ

يَجُوزُ لَا بَأْسَكَ مَا لَا يَجُوزُ يَغْيُرُ تیرے آیا و اجداد کیلئے جائز ہے اور دوسروں کیلئے جائز نہیں۔

ان کا امام صاف صاف لکھ چکا کہ بعض غیر انبیاء پر بھی (جن میں اس نے اپنے پیر اور پروردار کو بھی داخل کیا ہے) بے وساطت انبیاء وحی باطنی آتی ہے جس میں احکام شرعی آتے ہیں۔ وہ ایک جہت سے انبیاء کے پیر و اور ایک جہت سے خود محقق ہوتے ہیں۔ وہ شاگرد انبیاء بھی ہیں اور ہم استاد انبیاء بھی وہ مثل انبیاء معصوم ہیں۔

(دیکھو صراط مستقیم مطبع نیا کی میرٹھ ص ۳۸، دوسرا، خیر تام ص ۳۹، سطر ۱۰، ۱۱، دوسرا، خیر ص ۳۱، سطر ۶، ۵ تا سطر ۳۲، ۳۳، ۳۴)

گمراہی و بددینی کا منہ کالا پھر نبوت کیا کسی چیز کا نام ہے اللہ کی شان یہ کھلم کھلا اپنے استادوں، پیروں کو نبی بنانے والے تو امام اور ائمہ شریعت اور علمائے اہلسنت اس جرم پر کہ صیہبائے درود مصطفیٰ ﷺ کی کیوں کثرت کی محاذ لہہ بدعتی بدنام

ثانیاً۔ یہ قہر مانی حکم صرف حضور رافع البلاء ﷺ پر درود میں ہے یا خاندان امامت کفہ کے ایجادات میں بھی کہ شاہ صاحب کے قول الجہیل جن کیلئے ضامن و کفیل ﷺ قول الجہیل میں اپنے پیران و مشائخ کے آداب طریقت و اشغال ریاضت کی نسبت صاف لکھا کہ ہماری صحبت و سلوک آمیزی تو نبی ﷺ تک متصل ہے۔

وَإِنْ لَمْ يَثْبُتْ تَعَيُّنُ الْأَدَابِ اگرچہ ان آداب و اشغال کا تعین ثابت وَلَا بَلْكَ الْأَشْغَالِ۔ (صفحہ ۲۱۱) نہیں۔

۵۔ ملاحظہ ہو امام الغنائم کا اپنے بڑوں کو صاف صاف نبی و صاحب شریعت و وحی و معصوم ماننا

۶۔ خاص و وحی کا سور میں خاندان امام الغنائم کا نبی یا تمیں نکال کر باوجود کے طور پر بدعتی جو مانا

یعنی نہ ان خاص آداب کا نبی ﷺ سے ثبوت ہے نہ ان اشغال کا شاہ عبدالعزیز صاحب حاشیہ میں فرماتے ہیں۔ اسی طرح پیشوایان طریقت نے جسات و ہیئات واسطے اذکار مخصوصہ کے ایجاد کئے۔ ”مودی غرم علی معنف صیہ المسلمین نے اس کے ترجمہ شفاء العلیل میں شاہ صاحب کا یہ قول نقل کر کے لکھا ہے۔ ”یعنی ایسے امور کو مخالف شرع یا داخل مذہبات سنیہ نہ سمجھنا چاہئے جیسا کہ بعض کم فہم سمجھتے ہیں۔“

ذرا تصور شیخ کا حکم ملاحظہ ہو اور سنی قول انجیل میں اشغال مشائخ تشبیہ یہ قدست اسرار ہم میں تصور شیخ کی ترکیب لکھی کہ

اِذَا عَابَ النَّبِيُّ عَنْهُ بِحَبْلٍ
صُورَتُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ بَوَصَفِ
الْمُحِبَّةِ وَالنَّعْطِطِمْ فَتُعِيدُ صُورَتَهُ
مَا تُعِيدُ صُنْعَتَهُ (ص ۹۶/۹۷)

جب شیخ صاحب ہو تو اس کی صورت اپنے
پیش نظر تہذیب و تعلیم سے ہاتھ تصور کرے جو
قاعدے اس کی محبت دیتی تھی اب یہ صورت
دے گی۔

﴿﴾ شفاء العلیل میں مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب سے نقل کیا۔ ”حق یہ ہے کہ سب
راہوں سے پیدا زیادہ تر قریب ہے۔“

وظائف کے التزام کا حکم

مکتوبات مرزا مظہر صاحب جانچناں میں ہے (جنہیں شاہ ولی اللہ صاحب اپنے
مکتوبات میں نفس زکیہ قیہ طریقت و احمدیہ داعی سنت نبویہ لکھتے ہیں)۔
اے حزب البحر و حیفہ صبح و شام و ختم دعاے حزب البحر صبح و شام کا حیفہ اور
حضرات خواجگان قدس اللہ اہلہم ہر حضرات خواجگان قدس اللہ اہلہم کا

روز بجهت حل مشکلات باید خواستم شریف مشکلات کے حل کے لئے ہر

روز پڑھنا چاہئے

ذرا اس صبح و شام و ہر روز کے الفاظ پر بھی نظر رہے کہ وہی التزام و مداومت ہے جسے

ربا بطلان کف وجہ ممانعت قرار دیتے ہیں یہ ان دائمی سنت نے بدعت اور بدعت کا حکم دیا

بلکہ اس قسم مجددی کی نسبت انہیں مکتوبات میں ہے۔

بعد حلقہ صبح لازم گیرد (کنز الدعا والدواء) اس کے بعد صبح کے حلقے کو لازم قرار دے

لیں۔ (ص ۸۹ ہر پانوی)

اسی میں ہے۔

بعد از حلقہ صبح ہر اس مواعیت نمایند۔ اس کے بعد صبح کے حلقے کی پابندی کرنی چاہئے

امام الطائفہ کا خود بدعتی بننا

سب جانے دو خود امام الطائفہ صراط المستقیم میں لکھتا ہے۔

اشغال مناسب ہر وقت دریا ضات ملائم ہر وقت کے مناسب اعمال اور ہر زمانے

ہر قرن جدا جدا میباشند و لہذا محققان ہر وقت کے مطابق ریافتیں مختلف ہوتی ہیں۔ یہی

از اکابر ہر طرق در تجدید اشغال کو ششہا وجہ ہے کہ اکابر میں سے ہر طرح کے محتسین

کردہ اند بقاء علیہ مصلحت دید وقت چنانچہ اشغال و اعمال میں تبدیلی کرنے کی

تقاضا کرو کہ یک باب از میں کتاب برائے نو بشر کی بایں وجہ جو مصلحت دیکھی یا

بیان اشغال جدیدہ کہ مناسب اس وقت حالات کا تقاضا ہوا اسی لئے اس کتاب کا

ست تعیین کردہ شود۔ الخ ایک باب ایسے جدید اشغال کے لئے جو

اپنے اپنے وقت کی مناسبت سے شروع
کئے گئے متعین کیا گیا ہے۔

اللہ انصاف یہ لوگ کیوں نہ بد ممتی ہوئے اور ذرا تصور شیخ کی تو خبریں کہیے جسے جناب شاہ
صاحب مرحوم سب راہوں سے قریب تر راہ بتا رہے ہیں۔ یہ ایمان تقویہ الایمان پر ٹھٹھ
بت پرستی تو نہیں یا حضرات شریعت باطنہ اسماعیل سے مستثنیٰ ہیں۔
فالتاء۔۔ بھلا حضور اقدس دافع البلاء مانع العطاء صلی اللہ علیہ وسلم کو دافع البلاء کہن تو معاذ اللہ
شرک ہوا۔

وہابیہ کے طور پر سارا خاندان دہلی مشرک تھا

اب جناب شاہ ولی اللہ صاحب کی خبر لیجئے۔ وہ اپنے قصیدہ فقید الطیب العجم اور اس کے
ترجمہ میں کیا بول بول رہے ہیں۔

ہمیں نظر نہیں آتا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم ہر مصیبت کے وقت غم خواری فرماتے
ہیں۔

بنظر نمی آید مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کہ جائے دست زدن اند و بلیمن
است در ہر شدتے (صفحہ ۳۲ مترجم)

پھر کہا۔

حضور قیامت کے دن خوف زدوں اور خوف
سے بھاگنے والوں کی جائے پناہ ہیں۔

جائے پناہ گرفتار بندگان و گریز گاہ ایشان
در وقت خوف ایشان روز قیامت
(صفحہ ۳۳)

پھر کہہ۔

زمانہ کے حوادث کے جھوم کے

نافع ترین ایشان است مردمان را

نزدیک ہجوم حوادثِ زماں (صفحہ ۵۳) وقت لوگوں کے لئے سب سے زیادہ نفع بخش ہیں۔

پھر کہا۔

اے بہترین خلقِ خدا داے بہترین عطا اے غلطی خدا میں بہترین عطا کرنے والے اور مصیبت کے وقت امیدوار کے مصیبت مٹانے والے۔

پھر کہا۔

تو پناہ دہندہ از ہجوم کردن مصیبت۔ آپ مصیبتوں کے ہجوم سے پناہ دینے والے ہیں۔

(صفحہ ۱۶۲)

عاجزی و تذلل کے ساتھ حضور کو ندا کرے

اپنے دوسرے قصیدہ نعتیہ ہمزیہ کے ترجمہ میں لکھتے ہیں۔

حضور ہی ہر بلا سے پناہ ہیں

آخر حالتِ مودع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را و تکیہ احساس کند تا رسائی خود را از حقیقتِ شائبہ گشت کند، کنہ خوار و زار شدہ با غلام در مناجات وہ پناہ گرفتار بایں طریق ی رسول خدا عطاے ترا میخوانم روزِ حشر (الی قولہ) تو ہی پناہ از ہر حضور کی تعریف کرنے والا جب اپنی تا رسائی کا احساس کرے تو حضور کو نہایت عاجزی اور اخلاص سے پکارے اور فریاد کرے اور حضور کی پناہ اس طرح چاہے کہ اے خدا کے رسول قیامت کے دن تیری عطا چاہتا ہوں تو ہی میری ہر بلا کی پناہ ہے

بلا بسوئے تست رو آوروں من وہ تست جب ہی تو میں تری طرف رجوع کرتا
پناہ گرفتن من و در تست امید داشتن من آہ ہوں اور تجھ سے پناہ کا طلب گار ہوں اور
ملخصاً میری امید میں تجھ سے ہی وابستہ ہیں۔

اولیاء کا مشکل کشا ہونا

یہی شاہ صاحب جماعات میں زیر بیان نسبت اور یہ کہتے ہیں۔

از ثمرات، اس نسبت رویت آں جماعت اس نسبت کا ثمرہ یہ ہے کہ ان کی زیارت
ست در مقام و فائدہ با از ایشان یافتن دور خواب میں ہو جاتی ہے اور ہلاکت و تنگی
مہالک و مضائق صورت آں جماعت پدید کے اوقات میں وہ جنت نہ ہر ہو کر
آمدن و حل مشکلات دے پاں صورت متعلیٰ حل فرماتی ہے۔

منسوب شدن۔ (صفحہ ۵۹)

اولیاء کی روحیں جہاں چاہتی جاتی ہیں

قاضی ثناء اللہ پانی پتی ان کے شاگرد رشید اور مرزا صاحب موصوف کے مرید تذکرۃ
الموتیٰ میں ارواح دیوائے کرام قدس اسرار ہم کی نسبت لکھتے ہیں۔

ارواح ایشان در زمین و آسمان و بہشت ان کی ارواح زمین و آسمان اور بہشت
ہر جا کہ خوہند میر و ندہ دوستاں و معتقدان سے ہر جگہ جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں اپنے
را در دنیا و آخرت مددگاری میفرمایند دوستوں اور معتقدوں کی دنیا اور
دوستان را ہلاک میسازند۔ آخرت میں مدد فرماتی ہیں اور دشمنوں

(صفحہ ۴۷ مطبع جہاں دہلی) کو ہلاک کرتی ہیں۔

اور دفع البلاء کس چیز کا نام ہے۔ مرزا صاحب کے ملفوظات میں ہے۔

نسبت ماہجناب امیر المومنین علی المرتضیٰ میری حضرت علی کرم اللہ وجہہ تہ نبت
 کرم اللہ وجہہ میر سود فقیر را نیاز خاص خاص وجہ سے ہے کہ فقیر کو آجناب سے
 باجناب ثابت ست در وقت عروض خاص نیاز حاصل ہے اور جس وقت کوئی
 عارضہ جسمانی توجہ باحضرت واقع عارضہ بیماری جسمانی پیش ہوتی ہے میں
 میثود سبب حصول شفا میگردو آجناب کی طرف توجہ دیتا ہوں جو
 باعث شفاء ہو جاتی ہے۔

ذرا اس نیاز خاص پر نظر رہے۔ یہی داعی سنت نبویہ فرماتے ہیں۔

النفات غوث الثقلین بحال متوسدان طریقہ حضور غوث الثقلین، اپنے تمام متوسلین کے
 ملیہ، ایشان بسیر معلوم شدہ بانچکس بل اس حالات کی طرف توجہ دیتے ہیں کوئی س کا
 حریقہ ملاقات نشدہ کہ توجہ مبارک محضرت مرید ایسا نہیں کہ اس کی طرف آجناب کی
 کاش مبذول نیست۔ توجہ نہ ہو۔

ذرا اس عبارت کے تیسرے دیکھئے اور لفظ غوث الثقلین بھی ملحوظ خاطر رہے، اس کے یہی معنی
 ہیں ناں کدانس و جن سب کی فریاد کو پہنچنے والے اور سننے بھی نفس زکیہ فرماتے ہیں

بمجنہ عنایت حضرت خواجہ نقشبندؒ ایسا ہی حضرت خواجہ نقشبندؒ اپنے
 بحال معتقدان خود معروف است معتقدین کے حالات میں ہمیشہ مصروف
 مغفل در صحرا یا وقت خواب اسباب رہتے ہیں چہ وہ اپنے اور مسافر جنگل یا غینہ
 واسپان خود کنیت حضرت خواجہ می کے وقت اپنے اسباب اور چوپا۔

حالیہ ہمارے اولیاء کا ذکر کرنا اور دشمنوں کو ہلک کرنا۔

(باقی حاشیہ ص ۱۶)

کے غوث پاک کی توجہ و عنایت۔

سپارہ و تائیدات از غیب ہمراہ گجوڑے وغیرہ حضور خواجہ نقشبند کے سپرد کر
ایٹاں میثود۔ دیتے ہیں فیہی تائیدان کے ساتھ ہوتی ہے۔

اب تو شرک کا پانی سر سے تیر ہو گیا ایمان سے کہو تمہارے ایمان پر کتنے بڑا بھاری
شرک ہے، جس پر مدد بھی نازل ہوتی اور یہ بات حضرت خواجہ قدس سرہ العزیز کے مدارج
میں گئی جاتی ہے۔ خدا کرے اس وقت کہیں تمہیں

حدیث "أَعُوذُ بِعَظِيمِ هَذَا الْوَدَى" یا آیت کریمہ
"كَانَ رِجَالٌ مِنَ الْإِنْسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِنَ الْحِجْرِ" (پ ۲۹ سورہ جس ۶)
یا آجائے پھر جناب مرزا صاحب اور ان کے مدارج جناب شاد صاحب کا مزہ دیکھئے۔
آخر تمہارا امام (اعلیٰ) بھوت پریت جن پری اور اوسیاں شہداء سب کو یک ہی درجہ میں
مان رہا ہے۔

اولیاء بعد انتقال بھی دنیا میں تصرف فرماتے اور مشکلیں حل کرتے ہیں

مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب تفسیر عزیزی میں اکابر اولیاء کا حال بعد انتقال لکھتے ہیں۔
دریں حالت تصرف در دنیا دار وہ اولیاء اللہ بعد انتقال دنیا میں تصرف فرماتے
واستفراق آنہا بجهت کمال وسعت ہیں اور ان کے استفراق کا حال اور مدارج
مدارک، آنہا مانع توجہ بایں سمت نمی گردد کے رفعت ان کو اس سمت توجہ دینے کی مانع
داو سیوں تحصیل مطلب کالات باطن نہیں ہے اوسیاں اپنے کمالات باطنی کا
سے خواجہ نقشبندی کی عنایت۔

ان کی حمایت میں اہل واسباب کا سونپنا۔ (دماغی حاحیہ مسئلہ)

ازاں ہائی نہ بند وار باب حاجات و
مطالب حل مشکلات خود از آشنائی
طبیعت وی یابند
اکھار فرماتے ہیں اور حاجت مند لوگ اپنی
مشکلات کا حل اور حاجت روائی انہیں سے
طلب کرتے ہیں اور اپنے مقاصد میں
کامیاب ہوتے ہیں۔

(تفسیر سورۃ الشقت پ ۳۰)

﴿﴾ ذرا یہ دنیا میں اولیاء کا تصرف بعد انتقال ملحوظ رہے اور حل مشکل و دفع بلا میں کتنے
فروق ہے۔ (یا علی مشککش مشککش)

کار و بار عالم مولیٰ علی کے دامن سے وابستہ ہے

اور مولیٰ علی کے نام کی منت

﴿﴾ اور تحفہ اشاعر یہ میں تو اس سے بھی بڑھ کر جان بکدیت پر قیامت توڑ گئے،
فرماتے ہیں۔

حضرت امیر و ذریعہ طہرہ اور تمام
امت بر مثال پیران و مرشدان کی پر
ستند و امور نگوینہ را با ایشان وابستہ
میدانند وفاق تحہ و درود و صدقات و نذر
نام ایشان رائج و معمول گردیدہ چنانچہ
حضرت امیر یعنی حضرت مولیٰ علی مشککش
اور علی اویا و کو تمام امت اپنے مرشد جیسے
سمجھتی ہے اورفاق تحہ و درود و صدقات اور اس
کے ناموں نذر و غیرہ و رائج و معمول
ہے۔
جمعہ و یاء اللہ ہمیں معاملہ است۔

سہ کماں وسیع علم رکھتے ہیں۔
لکھ اس عالم کی طرف توجہ رکھتے ہیں۔

لکھ فیض پہنچاتے ہیں۔

(تفہ مطبوعہ کلکتہ ۱۲۳۳ھ ۱۳۹۶ء اول ۱۳۹۷ء)

کیوں صاحبو یہ کہتے برے شرکبائے اکبر و اعظم ہیں کہ شاہ صاحب جن پر اجماع امت بنا رہے ہیں اب تو عجب نہیں کہ رد و فسخ کی طرح امت مرحومہ کو معاذ اللہ امت معونہ قسب دیجئے بھلا دفع بن بھی "امور مکتوبہ" میں ہے یا نہیں جو دامن پاک حضرت مولیٰ علی و اہلبیت کرام سے وابستہ ہے صلی اللہ تعالیٰ علی سیدہم و مولائہم و علیہم و آلہم و سلم طرفہ ترستے

شاہ ولی اللہ صاحب کا پھر بدعتی بننا

شاہ ولی اللہ صاحب کے "مناہجی مدخل اولیہ" سے روشن کہ شاہ صاحب دین و مذاہب اور ان کے بارہ اہل تہذیب و تمدن کی طریقت جس میں مولانا بوٹا ہر مذہبی اور ان کے اہل و سنت و جماعت کو برا نہیں کر دی اور میں سے سناؤ مولانا احمد قشاشی اور ان سے استاذ مولانا احمد شادوی اور شاہ صاحب کے استاد ان سناؤ مولانا احمد قشاشی و غیرہم انکا بدخل ہیں کہ شاہ صاحب کے اکثر سلسلہ حدیث انہیں ملے سے ہیں جو اہر ختم حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری علیہ الرحمۃ الباری و خاص دعائے سیفی کی اجازتیں لیتے اور اپنے مریدین و معتقدین کو اجازت دیتے اعلیٰ جو اہر ختم و دعا سیفی کا زمانہ اقدس حضور دافع البلاء علیہ السلام کے بعد تصدیق ہونے سے بدعت اور اس وجہ سے ان صاحبوں کا بدعتی و مردنی بدعت قرار پاتا۔

شاہ صاحب کا بڑا بھاری شرک نادعلی

درکنار اسی جو اہر ختم کی سیفی میں وہ جو اہر دار سیف و خنجر جسے دیکھ کر وہ بیت بیچاری ہا جو ہر کرنے کو تیار وہ کیا یعنی کہ نادعلی کہ ایمان طائفہ پر شرک حلی جو اہر ختم میں ترکیب

دعائے سستی میں فرمایا۔

ناد علی ہفت بار یا سہ بار یا ایک بار بخواندو ناد علی سات بار یا تین بار یا ایک بار
 آں ایں است نَادِ عَلِیًّا مَظْہُورِ
 العجائب تَجِدُہُ عَوْنًا لَّکَ فِی
 السَّوَالِیِبِ کُلِّ ہِمٍّ وَعَمٍّ سَبَّحْنِی
 یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ
 ناد علی سات بار یا تین بار یا ایک بار
 پڑھنا چاہئے اور وہ یہ ہے علی رضی اللہ عنہ
 کو پکار کر وہ عجائبات کے مظہر ہیں تو انہیں
 مصیبتوں میں اپنا مددگار پائے گا ہر
 پریشانی اور غم آپ کی ولایت کے صدقے
 فوراً دور ہو جاتا ہے۔ یا علی یا علی یا علی۔

یعنی پکار علی مرتضیٰ کو کہ مظہر عجائب ہیں تو انہیں اپنا مددگار پائے گا مصیبتوں میں سب
 پریشانی و غم اب دور ہو جاتے ہیں حضور کی ولایت سے یا علی یا علی یا علی ذرا اب شرک
 طائفہ کا مول تول کہیے اس نفیس سند کی قدرے تفصیل درکار ہو تو فقیر کے رسائل
 (انوار الانوار من بسم صلاۃ الاسرار، حیاۃ السموات بیان سماع
 لاموات، وانوار الانباء فی حل نداء ہارسول اللہ) ملاحظہ ہوں۔
 رہے یہ کہ ان خاندانی اماموں نے طائفہ کی مٹی اور بھی خراب کی ہے۔ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ
 ﴿﴾ کیوں صاحبو یہ سب حضرات بھی ایمان طائفہ پر مشرک بے ایمان واجب
 العذاب مستحیل الخضر ان تھے یا تقویۃ الایمان کی آیتیں حدیثیں امام الطائفہ کا کبر
 پھوڑ کر باقی علمائے اہلسنت ہی کو مشرک بدعتی بنانے کے لئے اترے ہیں۔ اللہ ایمان
 وحیا بخشے۔ آمین۔

غرض ان حضرات کے مقابل شاید ایسے ہی گرم دودھوں سے کام چلے جنہیں نہ نکلتے

بے نزاکتے۔ واللہ العجۃ الساطعہ۔

فائدہ زاہرہ خیر یہ۔ تو اجمالاً ان حضرات کی خدمت گزاری تھی اور بدعت کی بحث تو
علمائے ملت بہت کتب میں غایت قصویٰ تک پہنچا چکے۔

وَمَنْ أَحْسَنَ مَنْ فَصَّلَهُ وَحَقَّقَهُ خَاتِمَ الْمُحَقِّقِينَ سَيِّدُ نَا أَلْوَالِدِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ الْمَوْلَى الْمَاجِدُ فِي كِتَابِهِ الْحَبْلُ الْمَصَادُ أُحْضِرَ الرِّشَادِ لِقَضِيحِ مَبَا
لِي الْفَسَادِ۔ فقیر غفر اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے رسالہ

”اقامة القیامۃ علی طاعۃ النبیؐ لنبیؐ تھا مہ“ وغیرہ

رسالہ میں بقدر کافی نکات چیدہ گزارش کئے اور اپنے رسالہ

”منیر العین فی حکم تفصیل الایہامین“ وغیرہ

میں خاندان مذکور کے بکثرت ایجاد و احداث لکھے کہ اس کو تصنیف کی صفرائی کو بس ہیں اور
حضور دفع البلاء علیہ السلام کے دبا و بلا و قید و مرض و الم کو دفع فرمانے کے جزئیات و دقائق جو
احادیث میں مروی ان کے جمع کرنے کی ضرورت نہ صحر کی قدرت الٰہی میں سے بہت
بمقدار اللہ تعالیٰ کتب و خطب علماء میں مسلمانوں کے کالوں تک پہنچ چکے اور جو چاہے کتب میر
وخصائص و معجزات مطالعہ کرے۔

نکتہ جلیلہ کہ وہابیہ کا مذہب انبیاء و ملائکہ یہاں تک کہ

خود اللہ جل جلالہ کو معاذ اللہ مشرک کہتا ہے

مگر فقیر غفر اللہ تعالیٰ نہ ایک نکتہ جلیلہ کلیہ بنیت مفید القا کرے کہ انشاء اللہ تعالیٰ

شرکیات و ہابیہ کی صحیح کئی میں کافی دانی کام دے۔ مسلمانوں کو کچھ خبر بھی ہے ان حضرات کا لفظ واقع البلا و اور اس کے مثال کو شرک بتانے بلکہ یہ بات بات پر شرک پھیلانے سے اصل مدعا کیا ہے وہ ایک دوائے باطنی و مرض خفی ہے کہ اکثر عوام بیچاروں کی نگاہ سے مخفی ہے ان نئے فلسفیوں پرانے فیلسوفوں کے نزدیک شرک امور عامہ سے ہے کہ عالم میں کوئی موجود اس سے خالی نہیں یہاں تک معاذ اللہ حضرات انبیاء کرام و ملئکہ عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام تاکہ عیاذ باللہ خود حضرت رب العزت و حضور پر نور سلطان رسالت علیہ افضل الصلاۃ و التحیۃ و لہذا امام اہل کفر نے جا بجا وہ بیجا مسائل جی سے گڑھے کہ یہ ناپاک چھینٹنا وہں تک بڑھے جس کی بعض مثالیں مجموعہ فتاویٰ فقیر

”المعطایا السبویہ فی فتاویٰ الرصوبہ“ کی جلد ششم ”البارقۃ“ شارح علی رتہ المشارقہ“ میں ملیں گی۔ ان کی تفصیل طویل کی حاجت نہیں۔ یہ حضرات کہ اس نام کے مقلد ہیں اِنَّا رَہْمُ مُفْنَدُونَ پڑھتے ہوئے اسی ذکر ہوئے یہ حکم شرک بھی سی رہی آگ کا دھواں دے رہا ہے اجمل سے نہ سمجھو تو مجھ سے مشغل سنو۔

اقول: واللہ التوفیق۔ نسبت و اسناد و قسم ہے۔ حقیقی کہ مسند ایہ حقیقت میں متصف ہو اور مجازی کہ کسی علقہ سے غیر متصف کی طرف نسبت کر دیں جیسے نہر کو جاری یا حابس سفینہ کو متحرک کہتے ہیں۔ حالانکہ حقیقتہً آب و کشتی جاری و متحرک ہیں۔ پھر حقیقی بھی دو قسم ہے ذاتی کہ خود اپنی ذات سے بے عطائے غیر ہو اور عطائی کہ دوسرے نے اسے حقیقتہً متصف کر دیا ہو خواہ وہ دوسرا خود بھی اس وصف سے متصف ہو جیسے واسطی الثبوت میں یا نہیں جیسے واسطی اثبات میں ان سب صورتوں کی اسنادیں تمام محاورات عقلائے جہاں و اہل ہر مذہب و ملت و خود قرآن و حدیث میں شائع و ذائع مثلاً انسان عالم کو عالم کہتے ہیں۔

(حاشیہ صفحہ ۷۷)

فرق ذاتی و عطائی

قرآن عظیم میں جا بجا

أُولُو الْعِلْمِ وَعَلِّمُوا بَنِي إِسْرَائِيلَ اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی نسبت لفظ عظیم وارد یہ حقیقت عطا یہ ہے۔ یعنی عطائے الہی وہ حقیقت متصف بعلم ہیں اور موتی عزوجل نے اپنے نفس کریم کو عظیم فرمایا یہ حقیقت ذاتیہ ہے کہ وہ بے کسی کی عطاء کے اپنی ذات سے عالم ہے تخت احق وہ کہ ان اطلاقات میں فرق نہ کرے وہابیہ کے مسلک شریک استعانت و امداد و علم غیب و تصرفات و نداء و سماع فریاد و غیر ہا۔ اسی فرق نہ کرنے پر مبنی ہیں۔

فقیر غفر اللہ تعالیٰ نے اس بحث شریف میں ایک نفس رسالہ کی طرح ذالی ہے اس میں متعلق نزاعیات و بابیہ صمد ہا، اطلاقات کو آیات و احادیث سے ثابت اور احکام اسنادات کو مفصل بیان کرنے کا قصد ہے۔ انشاء اللہ تبارک و تعالیٰ حضور پر نور معطی البلاء و السوء ردافع البلاء و الشرور شافع یوم النشور ﷺ کو ردافع البلاء کہتا بھی بمعنی حقیقی عطائی ہے۔ مخالف متعسف کو یوں توفیق تصدیق نصیب نہ ہو تو فقیر کا رسالہ

”سلطۃ المصطفیٰ فی ملکوت کل الوردی“ مطالعہ کرے کہ بعونہ تعالیٰ تحقیق و توثیق کے باغ ہلکتے نظرات میں اور ایمان و ایقان کے پھول مکتے خیر یہاں اس بحث کی تکمیل کا وقت نہیں ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

حاجیہ ہمارے کے نقش قدم کی پیروی کرتے ہیں۔ (۲۷) اندرونِ نبوت کی تحقیق نصیر۔
(باقی حاشیہ صفحہ ۶۹)

جو معنی شرک ہیں کسی مسلمان کی خواب میں بھی ان کا خیال نہیں گزرتا

تقریباً یہی سہی کہ احد الامرین سے خالی نہیں نسبت حقیقی عطائی ہے یا از انجا کہ حضور سبب
دوسیلہ واسطہ دفع بلا ہیں۔ لہذا نسبت مجازی ربی حقیقی ذاتی عاشا کہ کسی مسلمان کے قلب
میں کسی غیر خدا کی نسبت اس کا خطرہ گزرے۔

﴿﴾ امام علامہ سید قی الامتہ و المدین علی بن عبد الکافی سبکی قدس سرہ الماکلی جن کی اہمیت
وجہات محل خلاف و شبہت نہیں۔

یہاں تک کہ میاں نذیر حسین دہلوی اپنے ایک مہری مصدق لکھتے ہیں کہ میں انہیں بالہ تحقیق امام
مجتہد مانتے ہیں، کتاب مستطاب شفاء المقام شریف میں ارشاد فرماتے ہیں۔

لیس المراد نسبت النبی صلی	یعنی نبی ﷺ سے درماتنے کا یہ مطلب
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی الخلق	نہیں کہ حضور خالق و قاطل مستقل ہیں۔ یہ
والاستقلال بالافعال	تو کوئی مسلمان ارادہ نہیں کرتا تو اس معنی پر
هذا لا یقصدہ مسلم فصرف	کلام کوڑا حالنا اور حضور سے درماتنے کو منع
الکلام الیہ ومنعہ من باب	کرتا دین میں مقالہ دینا اور عوام
التلیس فی الدین والتشویش	مسلمانوں کو پریشانی میں ڈالنا ہے۔

علی عوام المؤمنین

صَدَقْتَ يَا مَسِيْدِي جَرَأَكَ اللَّهُ عَنِ الْإِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِينَ خَيْرًا آمِينَ

(نک) وہ بیاہل تحقیق سے جاہل ہو کر مسائل شرکیہ میں پڑ گئے۔

وہابیہ کا ظلم جو محاورے خود بولتے ہیں مسلمانوں کے
مشرک بنانے کو ان سے آنکھ بند کر لیتے ہیں

فقیر کہتا ہے ایک دفع بلا اعداد و عطا پر ہی کیا موقوف مخلوق کی طرف اصل وجود ہی کی اسناد
بمعنی حقیقی ذاتی نہیں پھر عالم کو موجود کہنے میں وہابیہ بھی ہمارے شریک ہیں، کیا ان کے
نزدیک عالم بذاتہ موجود ہے یا سوفسطائیہ کی طرح عقیدہ حقائق الاشياء ثابتہ سے منکر
ہیں۔ اور جب کچھ نہیں تو کیا ظلم کہ جو محاورے صبح و شام خود بولتے رہیں۔ مسلمانوں کے
مشرک بنانے کو اس کی طرف سے آنکھیں بند کر لیں کیا مسلمانوں پر مدگانی حرام قطعی نہیں کیا
اس کی مذمت پر آیات قرآنیہ و احادیث صحیحہ ناطق نہیں بلکہ انصاف کی آنکھ کھلی ہو تو اس
ادعائے غبیث کا درجہ تو بدگمانی سے بھی گزرا ہوا ہے۔ سوئے ظن کے لئے اس گماں کی گنجائش
تو چاہئے مسلمان کے بارہ میں ایسے خیال کا احتمال ہی کیا ہے۔ اس کا سوجد ہونا ہی اس کی
مراد پر گواہ کافی ہے۔ كَمَا لَا يَخْفَى عِنْدَ كُلِّ مَنْ لَهُ عَقْلٌ وَ دِينٌ قَادِرٌ خَيْرٌ يَهْدِيهِ كِتَابُ
الایمان میں ہے۔

مُسَيَّلٌ لِّى رَجُلٌ خَلَفَ اَنَّهُ لَا يَدْخُلُوْا
هٰذَا الدَّارَ اِلَّا اَنْ يَخْرُجُوْا عَلَيْهِمُ النَّحْرُ
فَدَخَلَ هَلْ يَخْرُجُ اَجَابَ لَا
وَهٰذَا مَخَارِجُ بَصُدُوْرِهِ مِنَ الْمُؤَحَّدِ وَاِذَا
دَخَلَ فَقَدْ حَكَمَ اَنِّىْ قَضٰى عَلَيْهِ رَبُّ
النَّهْرِ يَدْخُلُ لَهَا وَهُوَ مُسْتَشْرِى فَلَا
يُحْتَاجُ اَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا

ایک شخص کے بارے میں سوال کیا گیا کہ اس نے
قسم کھائی ہے کہ جب تک مجھے حکم نہیں دے گا
میں اس گھر میں داخل نہیں ہوں گا اور وہ داخل ہو
گیا کیا وہ قسم توڑنے والا ہے یا نہیں اس کا جواب
یہ تحریر ہے کہ حاکم نے نہیں ہو یہ کلمہ جاری ہے موجد
جو خدا کو ایک مانتا ہے اس سے شرک کا صدور نا
ممکن ہے جب داخل ہو تو رب الدھر یعنی خدا
کے حکم سے داخل ہوا اس سے احتیاج نہیں ہو،

۱۔ شیاء کی حقیقت ثابت ہے۔ ۲۔ جیسا کہ کسی صاحب عقل و دین پر ظنی نہیں۔

تو ایسا ناپاک ادعا بدگمانی نہیں مرتع افترا ہے۔ وہ بھی مسلمان پر وہ بھی کفر کا مگر قیامت تو نہ آئے گی حساب تو نہ ہو گا ان خباثت کے دعوں سے سوال تو نہ کیا جائے گا مسلمان کی طرف سے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ جھگڑتا ہوا تو نہ آئے گا۔ ستمگر جواب تیار کر رکھ س سختی کے دن کا

وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَفْعَلُونَ (پ ۱۹ سورۃ الشراء ۲۲۷)

باجملہ اس احتمال کی تو یہاں رادعی نہیں بلکہ

دافع البلاء کہنے کے شرک ہونے کی دو ہی صورتیں ہیں اور جو صورت مراد لو خدا عزوجل اور رسول ﷺ تک حکم شرک پہنچے گا

انہیں دو سے ایک مراد بالیقین یعنی اسناد غیر ذاتی کسی قسم کی ہو، اب جو اسے شرک کہا جاتا ہے تو اس کی دو ہی صورتیں متصور بنظر مصداق نسبت یا بنفس حکایت اول یہ کہ غیر خدا کے لئے ایسا اتعاف ماننا ہی مطلقاً شرک اگرچہ مجازی ہو جس کا حاصل اس مسئلہ میں یہ کہ حضور دفع البلاء ^{مکاشفۃ} دفع بلا کے سبب و وسیلہ و واسطہ بھی نہیں کہ مصداق نسبت کسی طرح متحقق ہو جو غیر خدا کو ایسے امور میں سبب ہی مانے وہ بھی شرک دوم یہ کہ ایسی نسبت و حکایت خاص بذاتہ احدیت جل و علا ہے غیر کے لئے مطلقاً شرک اگرچہ اسناد غیر ذاتی مانے۔

۱۔ فرق یہ ہے کہ اول میں حکم منع حکایت بنظر سلطان عدم مطابقت ہو گا۔ یعنی واقع میں موقوف ایسے مفت سے متصف ہی نہیں جو اس حکایت کا صحیح ہو اور دوم میں حکایت خود ہی مخدور ہوگی مگر چہ صادق ہو کہ صادق و محکم اطلاق الزام نہیں الا تو فی ہذا مؤید بان محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعز عزیز و اجل جلیل من خلق اللہ عز و جل و لکن لا یقال محمد اخر و حل بل صلی

جو چیز اللہ کی قدرت میں ہے اسے غیر کیلئے
بے طائے الہی ماننا کبھی شرک نہیں ہو سکتا

آدمی اگر عقل و ہوش سے کچھ بھی بہرہ رکھتا ہو تو غیر ذاتی کا لفظ آتے ہی شرک کا خاتمہ ہو گیا کہ جب بے طائے الہی ماننا تو شرک کے کیا معنی برخلاف اس طاغی سرکش کے جو عقل کی آنکھ پر مکالمہ کی پٹی باندھ کر صاف کہتا ہے پھر خواہیوں کچھ کہ یہ بات ان کو اپنی بات سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے غرض اس عقیدے سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔
(تقویہ الامایاں صفحہ ۵ مطبوعہ لہور) کسی سفید و بجنوں سے کیا کہا جائے کہ صفت الہی بے طائے الہی کا اثبات بھی نہ ہو انہ کہ خاص صفت ملزومہ الوہیت کا کہ شرک ثابت ہو بلکہ یہ تو بالہذا صفت ملزومہ و عہدیت کا اثبات ہو انہ کہ معاذ اللہ الوہیت کا ایک یہی حرف تمام شریکات و ہابیہ کو کیفر جہانی کے لئے بس ہے مگر مجھے تو یہاں وہ بات ثابت کرنی ہے جس پر میں نے یہ تمہید اٹھائی ہے یعنی ان صاحبوں کا حکم شرک اللہ و رسول جل جلالہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک متعدی ہونا ہاں اس کا ثبوت لیجئے ابھی بیان کر چکا ہوں۔ کہ اس حکم ناپاک کے لئے دوعی و جہیں متصور ان میں سے جو وہ لیجئے ہر طرح یہ حکم معاذ اللہ و رسول تک متجاوز جل جلالہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(بقیہ حاشیہ میں) اللہ عَزَّوَجَلَّ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔ تو درہاں میں ہمیں یہ بیان کرنا ہے کہ اس فیروانی کا مطلقاً تحقق اور دوم میں یہ کیا طلاق یقیناً جائز پر خدا کے دلائل جب دوم سب دلائل سے اولیٰ بھی ہیں کہ حکایت الہیہ و نبویہ قطعاً صادق لہذا ہم نہیں جانب کثرت توجہ کریں گے نص میں وہاں کثرت دلائل کے وہ اللہ التوفیق امتداد استغفار۔

(ف) کھینچی ہوا ہے۔

باب اول

پیارے محبوب ﷺ عطاۓ الہی دفع بلا کا سبب ہیں
وجہ اول پر نصوص سنئے اس میں چھ آیتیں اور ساٹھ حدیثیں جملہ چھیا سٹھ نصوص ہیں

فصل اول

آیات کریمہ میں

آیت ۱: قال اللہ عزوجل

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَمَّا
اللہ ان کا فردوں پر عذاب نہ فرمائے گا جب تک
اے محبوب آپ ان میں تشریف فرما ہیں۔

سبحان اللہ۔ ہمارے حضور دفع البلا ﷺ کفار پر سے بھی سبب دفع بلا ہیں پھر
مسلمانوں پر خاص روف و رحیم ہیں (ﷺ)

آیت ۲:

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً
ہم نے نہ بھیجا تمہیں مگر رحمت سارے
لِّلْعَالَمِينَ (پ ۷۱ الانبیاء آیت ۱۰۷)

یہ خط ہر کہ رحمت سبب دفع بلا و رحمت۔

اللہ تعالیٰ یوں ہی بخش سکتا تھا مگر فرماتا ہے کہ
"قبول توبہ چاہو تو نبی کے حضور حاضر ہو جاؤ"

آیت ۳:

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ
جَاءُواكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ
وَأَسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا
اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا۔

(پہ ۵۷-۵۸ آیت ۶۳)

آیت کریمہ صاف ارشاد فرماتی ہے کہ حضور پر نور عفو غفور ﷺ کی بارگاہ میں حاضری
سبب قبول توبہ و دفع بلائے عذاب ہے بلکہ یہ آیت بیمار دلوں پر اور بھی بلا و عذاب کہ
رب العزت قادر تھا یوں ہی گنہ بخش دے مگر ارشاد ہوتا ہے کہ توبہ قبول ہونا چاہو تو ہمارے
پیرے کی سرکار میں حاضر ہو جاؤ (ﷺ) والحمد لله رب العالمین۔

آیت ۴:

وَلَوْ لَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ
بِبَعْضٍ لَّفُتُوا مِنْ صَوَامِعَ

(پہ ۱۱۷-۱۱۸ آیت ۴۰)

اگر اللہ تعالیٰ آدمیوں سے آدمیوں کو دفع نہ
فرمائے تو ہر ملت و مذہب کی عبادت گاہ
ڈھادی جاتے۔

معلوم ہوا کہ مجاہدین آلہ واسطہ دفع بلا ہیں۔

متعدد آیات واحادیث کہ نیکوں کے سبب بلا دفع ہوتی ہے

آیت ۵:

وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ لِلنَّاسِ بَعْضَهُمْ
بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْأَرْضُ وَلَٰكِنَّ
اللَّهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْعَالَمِينَ

اگر نہ ہوتا دفع کرنا اللہ عزوجل کا لوگوں کو
ایک دوسرے سے تو بیشک جہ ہو جاتی زمین
مگر اللہ فضل والا ہے سارے جہان پر۔

(پ ۲ البقرہ: ۲۵۱)

ائمہ مفسرین فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے سبب کافروں اور نیکوں کے باعث بدوں
سے بلا دفع کرتا ہے۔

آیت ۶:

وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُونَ وَنِسَاءٌ
مُّؤْمِنَاتٌ لَّمْ تَعْلَمُوا هُمْ أَنْ تَطُورُوا هُمْ
فَتَصِيبَكُمْ مِنْهُمْ مَقَرَّةٌ بَغَيْرِ عِلْمٍ
لِّيُدْخِلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ مَنْ
يَشَاءُ لَتُؤْتُوا عَذَابَ الذُّبُنِ
كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا

اور اگر نہ ہوتے ایمان والے مرد اور
ایمان والی عورتیں جن کی تمہیں خبر نہیں
کہیں تم انہیں روند ڈالو تو ان سے
تمہیں انجانی میں مشقت پہنچے تاکہ
اللہ جسے چاہے اپنی رحمت میں لے
لے وہ اگر اٹک ہو جاتے تو ہم میں
سے کافروں کو دردناک عذاب دیتے

(پ ۲۶ سورۃ فتح آیت ۲۵)

یہ فتح مکہ سے پہلے کا ذکر ہے جب حضور اقدس ﷺ عمرے کیلئے مکہ معظمہ

تشریف لائے ہیں اور کافروں نے مقام حدیبیہ میں رد کا شہر میں نہ جانے دیا۔ صلح پر فیصلہ ہوا اظہار کی نظر میں اسلام کے لئے ایک دینی ہوئی بات تھی اور حقیقت میں بڑی فتح نمایاں تھی۔ جسے اللہ عزوجل نے

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا (پ ۲۶ سورۃ فتح)

فرمایا اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی تسکین کو یہ آیات نازل فرمائی کہ اس سال تمہیں داخل مکہ نہ ہونے دینے میں کئی حکمتیں تھیں مگر معظفہ میں بہت مرد و عورت مظلومی کے سبب خفیہ مسلمان ہیں جنکی تمہیں خبر نہیں تم قہراً جاتے تو وہ بھی تیغ و بند کے روندنے میں آجاتے اور ان کے سوا بھی وہ لوگ ہیں جو ہنوز کافر ہیں اور غنقریب اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت میں لے گا اسلام دے گا ان کا قتل منظور نہیں ان وجوہ سے کفار مکہ پر سے عذاب قتل و قہر موقوف رکھا گیا یہ سب لوگ الگ ہو جاتے تو ہم ان کافروں پر عذاب فرماتے۔ کیسا روشن نص ہے کہ اہل اسلام کے سبب کافروں پر سے بھی بلا دفع ہوتی ہے۔ وَلِلّٰهِ الْحَمْد

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فنا بھی تک

فصل دوم

احادیث عظیمہ میں

حدیث ۱: کرب العزت جل وعلا فرماتا ہے۔

إِنِّي لَا هُمْ بِأَهْلِ الْأَرْضِ
عَذَابًا لَّإِذَا نَظَرْتُ إِلَى عَمَّارِ
يُوتِيْنِي وَالْمُتَحَابِّينَ فِيَّ
وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِلَا تُسْحَارِ
صَرَفْتُ عَذَابِي عَنْهُمْ -

میں زمین والوں پر عذاب اتارنا چاہتا ہوں
جب میرے گھر آباد کرنے والے اور میرے
لئے باہم محبت رکھنے والے اور پچھلی رات کو
استغفار کرنے والے دیکھتا ہوں تو اپنا
غضب ان سے پھیر دیتا ہوں

(البیہقی فی الشعب عن انس بن مالک رضى الله تعالى عنه عن النسي صلى
الله تعالى عليه وسلم قال ان الله تعالى يقول الحديث شعب الايمان جلد ۲
صفحہ ۵۰۰ ومتقی ہدی کسر العمال جلد ۷ صفحہ ۵۷۹ برقم ۲۰۳۳)

حدیث ۲: کہ حضور رافع البلاء ﷺ فرماتے ہیں۔

لَوْ لَا عِبَادُ اللَّهِ رُكِّعَ وَصِيَّتُهُ رُكِّعَ
وَبَهَائِمُهُ رُكِّعَ لَنُصِبَ عَلَيْكُمْ
الْعَذَابُ ضَائِعًا رُكِّعَ رَحْمًا -

اگر نہ ہوتے اللہ تعالیٰ کے نمازی بندے اور
دودھ پیتے بچے اور گھاس چرتے چوپائے تو
بیشک عذاب تم پر بھی بھیجا جاتا پھر مضبوط

و حکم کر دیا جاتا۔

الطبرانی فی الکبیر والبیہقی فی السنن عن مساق ل الدیلمی رضی اللہ

تعالیٰ عنہ۔

تخریج حدیث: طبرانی فی کبیر جلد ۲۲ صفحہ ۳۰۹، بیہقی فی سنن

الکبریٰ جلد ۳ صفحہ ۳۳۵، وفی شعب الایمان جلد ۷ صفحہ ۱۵۵،

عقبلی فی الصفراء جلد ۳ صفحہ ۱۶۶۔

حدیث ۳: کہ فرماتے ہیں ﷺ

إِنَّ اللَّهَ لَيَدْفَعُ بِالْمُسْلِمِ الصَّالِحِ عَنْ

مِائَةِ أَهْلِ بَيْتٍ مِنْ حِبْرَانِهِ الْبَلَاءَ

فرماتا ہے

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ حدیث روایت فرما کر آئی کہ یر

وَلَوْ لَا دَفَعُ اللَّهُ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْأَرْضُ سُدَّتِ كِي .

رواہ عبد الطبرانی فی الکبیر وعبد الفہ بن احمد ثم البغوی فی المعالم

تخریج حدیث: ہشتمی فی المجموع الروائد جلد ۸ صفحہ ۱۶۳، عقبلی فی

الصفراء جلد ۳ صفحہ ۳۰۴، بغوی فی المعالم جلد ۱ صفحہ ۲۳۶ لفظ لہ۔

منفی ہدی فی کبر العمال جلد ۹ صفحہ ۵ برقم ۲۳۶۵۳

حدیث ۴: فرماتے ہیں ﷺ

مَنْ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَاتِ

كُلَّ يَوْمٍ سَبْعًا وَعِشْرِينَ مَرَّةً كَانَ مِنْ

جو ہر روز سترائیس بار سب مسلمان مردوں اور

سب مسلمان عورتوں کے لئے استغفار کرے

اَلَّذِي يَسْتَجَابُ لَهُمْ وَيُزِقُّ
بِهِمْ اَهْلُ الْاَرْضِ۔
وہ ان لوگوں میں ہو جن کی دعا قبول ہوتی ہے
اور ان کی برکت سے تمام اہل زمین کو رزق ملتا

ہے۔

جو ہر روز ستائیس بار سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں کے لئے استغفار کرے وہ ان
لوگوں میں ہو جن کی دعا قبول ہوتی ہے اور ان کی برکت سے تمام اہل زمین کو رزق ملتا ہے۔
الطبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند جید۔

تخریج حدیث۔ کذا فی کمر العمال صفحہ ۷۶ جلد ۲، رقم ۲۰۶۸ لفظ لہ
حدیث ۵: فرماتے ہیں ﷺ۔

مَنْ نَصَّرُوْنَ وَتُرَزَّقُوْنَ
اَلَا بِضَعْفَانِکُمْ۔
کیا تمہیں مدد و رزق کسی اور کے سبب
ملتا ہے سو اپنے ضعیفوں کے۔

الحارثی عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تخریج حدیث۔ بحار فی الصحیح ج ۲ ص ۳۰۵ کتاب الجہاد، احمد فی
مسند ج ۱ ص ۱۷۳، عبدالرزاق فی المصنف ۳۰۴/۵، معجم صغیر
للطبرانی صفحہ ۷۶ و متقی ہندی فی کمر العمال جلد ۲ صفحہ ۷۹، رقم
۶۰۵۱۔

حدیث ۶: کہ فرماتے ہیں ﷺ۔

اِنَّ اللّٰهَ يَنْصُرُ الْقَوْمَ بِاَضْعَافِهِمْ
بیشک اللہ تعالیٰ تمام قوم کی مدد فرماتا ہے
ان کے ضعیف تر کے سبب

الحارث فی مسند عن ابن عباس رضی اللہ عنہما (

حاشیہ ۸)

حدیث کے زمانہ قدس میں دو بھائی تھے۔ ایک کب کرتے دوسرے خدمت والے
 حضور رافع البلاء علیہ السلام میں حاضر ہوتے کمانے والے ان سے شاکی ہوئے فرمایا۔
 لَعَلَّكَ تَرْزُقُ بِهِ کیا عجب کتبے اس کی برکت سے رزق ملے

(الترمذی وصحیحہ الحاکم عن اس (رضی اللہ عنہ)

تخریج حدیث: ترمذی فی الجامع ج ۲/ ص ۵۸، کتاب الرہد باب ما جاء
 فی الدعاۃ فی الدنیا و حاکم فی المسند رک ج ۱/ ص ۹۳ کتاب العلم

متعدد حدیثیں کہ اولیاء کے باعث مینہ برستا ہے

حدیث ۸: فرماتے ہیں علیہ السلام۔

أَلَا بُدَّ أَلٍ فِی أُمَّتِی فَلَا تُؤْنِ بِهِمْ
 تَقُومُ الْأَرْضُ وَبِهِمْ تُخْطَرُونَ
 وَبِهِمْ تُنْصَرُونَ۔

ابن ابی امیہ امت میں نہیں ہیں انہیں سے
 زمین قائم چاہئیں کے سبب تم پر مینہ اترتا
 چاہئیں کے باعث تمہیں مدد ملتی ہے۔

(الطبرانی فی الکبیر عن عبادۃ رضی اللہ عنہ بسند صحیح)

کلماتی کسر العمال ۱۴/ ۱۸۶، لفظہ برقم ۳۲۵۹۳، مجمع الروائد
 ۱۰/ ۶۳، ابو عبد الرزاق فی المصنف جلد ۱۱، صفحہ ۲۵۰۔

۱۔ اس الفاظ کے ساتھ مجھے یہ حدیث نہیں ملی مگر انجیم نے علیہ السلام میں دو روایتیں مختلف الفاظ سے نقل
 کی ہیں۔ (۱) اَلَا بُدَّ أَلٍ فِی أُمَّتِی فَلَا تُؤْنِ بِهِمْ۔ عن معصب بن سعد بن ابی
 رافع (جلد ۵ ص ۲۶) (۲) یَهْرُ الْمُسْلِمُونَ بِدَعَاءِ الْمُتَضَعِّفِینَ۔ عن معصب بن سعد
 عن ابیہ (جلد ۵ صفحہ ۱۰۰)۔ (ارشاد علی عنہ)

حدیث ۹ فرماتے ہیں ﷺ ابدال شام میں ہیں اور وہ چالیس ہیں جب ایک مرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے دوسرا قائم کرتا ہے۔

يُسْقَى بِهِمُ الْعَيْثُ وَيَنْصَرُّ بِهِمْ
عَلَى الْأَعْدَاءِ وَيُضْرَفُ عَنْ أَهْلِ
الشَّامِ بِهِمُ الْعَذَابُ۔
انہیں کے سبب بند دیا جاتا ہے انہیں سے
دشمنوں پر مدد ملتی ہے انہیں کے باعث
شام والوں سے عذاب بھیرا جاتا ہے۔

(احمد عن علی کرم اللہ وجہہ بصد حسن۔)

حمد فی مسندہ جلد ۱ صفحہ ۱۱۲ برقم ۸۹۶ قال الیثمی رحالہ ثقات
جلد ۱۰ صفحہ ۶۲

﴿دوسری روایت میں یوں ہے۔﴾

يُضْرَفُ عَنْ أَهْلِ الْأَرْضِ الْمَلَاءِ
وَالْعَرَقُ۔
انہیں کے سبب اہل زمین سے بارش اور
غرق دفع کیا ہوتا ہے۔

اس عساکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، تبیدہ ص ۲۰ ریح دمشق الکبریٰ ج ۱۰ ص ۶۰

حدیث ۱۰۱ فرماتے ہیں ﷺ ابدال شام میں ہیں۔

بِهِمْ يَنْصَرُّونَ وَبِهِمْ يُورَقُونَ
وہ انہیں کی برکت سے مدد پاتے ہیں
اور انہیں کے وسیلہ سے رزق

الطبرانی فی الکبیر عن عوف بن مالک وفي الاوسط عن علی المرتضی
رضی اللہ عنہما کلاهما بصد حسن

تقریب حدیث طبرانی فی المعجم الکبر جلد ۱۸ صفحہ ۵۵، ہیثمی فی
المجمع الرواند ج ۱۰ ص ۶۳، حاکم فی المستدرک جلد ۲ صفحہ ۵۵۳

و عبد الله بن مبارک فی کتاب الجہاد صفحہ ۷۲ ۔

حدیث ۱۱: فرماتے ہیں ﷺ

لَنْ تَحْلُو الْأَرْضَ حَتَّى مِنْ أَرْبَعِينَ
رَجُلًا مِثْلَ خَلِیلِ الرَّحْمَنِ فِيهِمْ
يَنْقُورُونَ وَبِهِمْ يُنْصَرُونَ ۔
زمین ہرگز خالی نہ ہوگی چالیس اولیاء سے کہ
ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پتے پر
نوٹ لائیں گے سب تمہیں مجاہد بنے گا اور
انہیں کے سب مدد پاؤ گے۔

(الطبرانی فی الاوسط عن انس رضی اللہ عنہ بسند حسن)

طبرانی فی الاوسط صفحہ ۳۲۶ جلد ۲ برقم ۲۱۱۳ لفظ نہ ہدی فی

کسر العمال جلد ۲ صفحہ ۹۹ وحشی فی مجمع الرواۃ جلد ۱۰

صفحہ ۶۳ و ابو نعیم فی الحلیۃ الاولیاء جلد ۱ صفحہ ۹

حدیث ۱۲: کہ فرماتے ہیں ﷺ

لَنْ تَحْلُو الْأَرْضَ حَتَّى مِنْ أَرْبَعِينَ
رَجُلًا مِثْلَ خَلِیلِ الرَّحْمَنِ فِيهِمْ
يَنْقُورُونَ وَبِهِمْ يُنْصَرُونَ ۔
ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے
خوبو میں مشابہت رکھنے والے تیس شخص
زمین پر ضرور رہیں گے انہیں کی بدولت
تمہاری فریاد سنی جائے گی اور انہیں کی
برکت سے مجاہد دیئے جاؤ گے۔

ابن حبان فی تاریخہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تحذیر حدیث کذا فی کسر العمال جلد ۱۲ صفحہ ۸ برقم ۲۰۶-۲۰۷

لہ و اس حبان فی المحرر وحسن جلد ۲ صفحہ ۶۱ ۔

حدیث ۱۳. کہ فرماتے ہیں ﷺ

لَا يَرَأَى أَرْبَعُونَ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي
قَمَوْا بِهِمْ عَلَى قَلْبِ ابْنِ آدَمَ يَدْفَعُ
الشَّيْءَ بِهِمْ عَنْ أَهْلِ الْأَرْضِ يَقْدَرُ
بِهِمُ الْإِنْدَالُ -

میری امت میں چالیس مرد ہمیشہ
رہیں گے کہ ان کے دل ابنِ آدم سے
الصلوة والسلام کے دل پر ہونگے اللہ
تعالیٰ ان کے سبب زمین والوں سے
بلا دفع کرے گا، ان کا لقب ابدال ہوگا

ابو نعیم فی الحلیۃ الاولیاء عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
تخریج حدیث حلیۃ الاولیاء جلد ۴ صفحہ ۷۳ اور کبر العیال جلد ۱۲
صفحہ ۱۹۰ برقم ۳۴۶۱۲ -

اولیاء کے سبب زمین کی نگہبانی

حدیث ۱۴. کہ فرماتے ہیں ﷺ

لَا يَرَأَى أَرْبَعُونَ رَجُلًا يَحْفَظُ اللَّهُ
بِهِمُ الْأَرْضَ كُلَّهَا مَا تَرْتَحِلُ
بُنْدَالُ اللَّهِ مَكَانَهُ أَحْوَرُهُمْ فِي
لَاَرْضٍ كُنْهًا -

چالیس مراقبہ مت تک ہو کریں گے
ان سے اللہ تعالیٰ زمین کی حفاظت
لے گا جب ان میں ایک انتقال
کرے گا اللہ عزوجل اس کے بدلے
دوسرا قائم فرمائے گا اور وہ ساری
زمین میں ہیں۔

بحلال عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

تخریج حدیث! کذا ہدی فی کسر المعال جلد ۱۲ / صفحہ ۹۱ المعظ
لہ ہولم ۲۴۶۱۲۔

حدیث ۱۵۔ کہ فرماتے ہیں ﷺ ”بیشک اللہ تعالیٰ کے لئے خلق میں تین سوداگر ہیں کہ ان کے دل قلب آدم پر ہیں اور چالیس کے دل قلب موسیٰ اور سات کے قلب ابراہیم اور پانچ کے دل قلب جبریل اور تین کے قلب مکائیل اور ایک کا قلب اسرائیل پر ہے۔ یہ ہم اہل بیت ہیں۔ جب وہ ایک مرتبہ تیس میں سے کوئی اس کا قائم مقام ہوتا ہے اور جب ان میں سے کوئی انتقال کرتا ہے تو پانچ میں سے اس کا بدل کیا جاتا ہے اور پانچ والے کا عوض سات اور سات کا چالیس اور چالیس کا تیس سوت اور تیس سوکان مسلمان سے
لِيَهُمْ بُخْسِي وَيُجِبْتُ وَيُطْطَرُّ
وَيُسْتُ وَيُدْفَعُ الْبَلَاءُ۔
ان میں تین سوچیں دید کے ذریعہ سے
خلق کی حیات موت مہذبہ کا برسانہ بات
کا اگنا بلاؤں کا دفع ہونا ہوا کرتا ہے

(ابو نعیم فی الحبۃ الاولیاء، واس عسا کر عی اس مسعود رعی اللہ تعالیٰ عہ۔)

تخریج حدیث 'حلبۃ الاولیاء' جلد ۱ صفحہ ۹ وتہذیب ناریع دمشق جلد
صفحہ ۶۳۔

حدیث ۱۶! کہ فرماتے ہیں ﷺ

قَرَأَ الْقُرْآنَ ثَلَاثًا (قَدْ كَرَّ
الْحَبِیْتُ إِلَیَّ أَنْ قَالَ) لَوْ رَجُلٌ قَرَأَ
الْقُرْآنَ فَوَضَعَ ذَوَاءَ الْقُرْآنِ
تین قسم کے آدمیوں نے قرآن پڑھا (۱)
تیس دینا طلب وقاری بے عمل بیان
کر کے فرمایا) ایک وہ شخص جس نے قرآن
عظیم پڑھا اور ان کی دوا کو اپنے دل کی

علی کداء قلبہ فأنهز بہ کئلہ واطمأ
 بہ نهارہ فأموا فی مساجدہم
 وھسوا بہ تحت برانہم
 فہولاء ینفع اللہ البلاء من
 الاعناء و عیش السماء
 فواللہ ہولاء من قراء القرآن
 اعز من البکریت الاخیر۔

یہاری کا علاج بتایا تو اس سے اپنی رات
 جاگ کر لو رہا پتا دن پیاس یعنی روزے
 میں کاٹا اور اپنی مسجدوں میں قرآن
 کے ساتھ نماز میں قیام کیا اور اپنی زباندہ
 ٹوہیاں اپنے نرم آواز سے اس کے پڑھنے
 میں روئے تو یہ لوگ وہ ہیں جن کے طفیل
 میں اللہ تعالیٰ بلا کو دفع فرماتا اور دشمنوں
 سے مال و دولت و قیمت دلاتا اور آسمان
 سے مینہ برساتا ہے خدا کی قسم قاریان
 قرآن میں ایسے لوگ گوگرد سرخ سے بھی
 کمیاب ہیں۔

ابن حبان فی الصغفاء و ابو یوسف السجری فی الابانہ والدیلمی عن بریدہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ ورواہ البیہقی فی الشعب عن الحسن البصری رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ عن قولہ

تخریج حدیث۔ ابن حبان فی الصغفاء جلد ۱ صفحہ ۳۸ و بیہقی فی الشعب
 لابان جلد ۲ صفحہ ۵۳۱

حدیث ۷۱! فرماتے ہیں ﷺ

السُّجُودُ أَمَةٌ لِلسَّمَاءِ فَإِذَا دَهَبَتْ
 سُجُودُ أُمَّي السَّمَاءِ مَا تُوعَدُ وَأَنَا
 ستارے امان ہیں آسمان کے لئے جب
 ستارے جاتے رہیں گے آسمان پر وہ

اَمَّةٌ لَا صَحَابِيَّ فَاِذَا ذَهَبْتُ اَتَى
اَصْحَابِي مَا يُوعَدُوْنَ وَاصْحَابِي
اَمَّةٌ لَا اُمِّيَّ فَاِذَا ذَهَبْتُ اَصْحَابِي
اَتَى اُمِّيَّ مَا يُوعَدُوْنَ -

آئے گا جس کا اس سے وعدہ یعنی شق ہو تا تھا
ہو جانا اور میں امان ہوں اپنے اصحاب کے
لئے جب میں تشریف لے جاؤں گا میرے
اصحاب پر وہ آئے گا جس کا ان سے وعدہ
ہے یعنی مشائخ و اہل بیت اور میرے اصحاب امان
ہیں میری امت کے لئے جب میرے
صحابہ نہ رہیں گے میری امت پر وہ آئے گا
جس کا ان سے وعدہ ہے یعنی ظہور کذب
وہ اس وقت بدو و تہذیب کا ہے۔

صدق رسول اللہ ﷺ

احمد و مسلم عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ

تخریج حدیث 'احمد فی مسندہ ج ۲ / ص ۳۹۹ برقم ۹۷۹۵ لفظہ
و مسلم فی الصحیح کتاب الفضائل ج ۲ / ص ۳۰۸
حدیث ۱۸، ۱۹: فرماتے ہیں ﷺ -

اَلَسَّجُودُ اَمَانٌ لِاَهْلِ السَّمَاءِ
وَ اَهْلِ بَيْتِي اَمَانٌ لِاُمِّيَّ -

اقول: اگر بیل بیت کرام میں تعظیم ہو جیسا کہ ظاہر حدیث ہے تو غالباً یہاں ہلاک مطلق
و رفیع قرآن عظیم و ہدم کعبہ منظمہ و ویرانی مدینہ طیبہ سے پناہ مراد ہو کہ جب تک اہل بیت
اظہار ہیں گے یہ جانکر ابلا نہیں پیش نہ آئیں گی۔ وَاللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ ﷺ و در
تقدیر خصوصاً مشہور طوائف ضارہ مراد ہو۔

جامہ مخالفت، مزارعت ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶،

کما فی روایت ابو یعلیٰ فی مسندہ عن سلمۃ ابن الاکوع رضی اللہ
تعالیٰ عنہ بسند حسن والحاکم فی المستدرک وصحیح وتعقب عن ابن
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ولفظہ الحورم امان لاهل الارض من العرق
واهل بیتی امان لامنی من الاختلاف الحدیث۔

تخریج حدیث! مسند ابو یعلیٰ جلد ۱۳ صفحہ ۳۶۰ برقم ۷۷۷۶
ومستدرک جلد ۳ صفحہ ۱۳۹ وکذا فی التصویر لسحر فہ ص ۲۳۶

حدیث ۲۰ : فرماتے ہیں ﷺ

أَهْلُ بَيْتِي أَمَانٌ لَا مَنِيَّ فَإِذَا ذَهَبَ
مِرَّةً أَمَلُ بَيْتِ مِيرِي أَمْتِ كَيْ لَيْ
أَمَانٌ هِيَ جَبِ أَمَلِ بَيْتِ نَدْرِي كَيْ
أَمْتِ پَرُوہ آئے گا جس کا ان سے وعدہ
ہے۔

الحاکم وتعقب عن حار بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
تخریج حدیث! مستدرک جلد ۳ صفحہ ۱۳۹

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پناہ عالم ہیں

حدیث ۲۱۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ انہوں نے فرمایا۔

كَانَ مِنْ دَلَالَةِ حُمَلٍ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
بے تھا کہ قریش کے جتنے چوپائے تھے
مَنْب نے اس رات کلام کیا اور کہا کہ ب

لِقَرِيْشٍ نَطَقَتْ بِكَ النَّبَلَةُ وَ
قَالَتْ حَيْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
لِلَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَبِّ
الْكُعْبَةِ وَهُوَ أَمَانُ الدُّنْيَا وَمِزَانُ
الْعَالَمِينَ
کعبہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حیل میں تشریف فرما ہوئے وہ تمام
دنیا کی پناہ اور اہل اسلام کے سورج
ہیں علیہ السلام

تخریج حدیث: احرجہ ابو معین کدافی حصانصر الکبریٰ جلد ۱
صفحہ ۳۷۷۔

سترہ حدیثیں کہ اللہ کے نیک بندوں سے حاجتیں مانگو

حدیث ۲۲، ۲۳: فرماتے ہیں علیہ السلام

أَطْلِبُوا الْخَوَائِجَ إِلَى ذِي
الرَّحْمَةِ مِنْ أَمْتِي تُزْرَقُوا
وَتَسْجَحُوا وَفِي لَفْظِ أَطْلِبُوا
الْفَضْلَ عِنْدَ الرَّحْمَاءِ مِنْ أَمْتِي
تَعِيشُوا فِي أَكْبَاهِهِمْ فَإِنَّ فِيهِمْ
رَحْمَتِي وَفِي لَفْظِ أَطْلِبُوا الْفَضْلَ
مِنَ الرَّحْمَاءِ وَفِي رَوَايَةٍ أُخْرَى
أَطْلِبُوا الْمَغْرُورَ مِنْ رَحْمَاءِ
أَمْتِي تَعِيشُوا فِي أَكْبَاهِهِمْ -

میرے رحم دل امتیوں سے حاجتیں
مانگو ان سے فضل طلب کرو ان سے
بھلائی چاہو رزق پاؤ گے مرادوں کو
پہنچو گے ان کے دامن میں آرام سے
رہو گے ان کی پناہ میں چین کرو گے
کہ ان میں میری رحمت ہے۔

البراري في فوائده والطيراني في الكبير واليهقي في شعب الايمان عنه ابن ابي
دينا في قضاء الحوائج والعقلى والدار قطني في الافراد و لطيبي في
الارسط وتمام والحطيب في رواه مالك عن ابي هريرة واس عبد ك
والحطيب في تاريخها عن ابن مالك والطيراني في الارسط والعقلى
والبحراني في اعتلال القلوب وتمام ابو سهل وعبد الصمد بن عبد الرحمن
البراري حزنه وصاحب المهر ياب فيها عن حارث بن عبدالله وعبد بن حمد في
مسند ابن حبان في الصغاء واس عدي في الكامل والسمي والطيراني في
اس عمر وابن البحاري في تاريخه عن امير المؤمنين عفي والطيراني في الكبير
عن ابن ابي حنيفة وتمام عن ابي بكره والبحري في تاريخ واس بن الديلمي
لقضاء الحوائج وابويعلی في مسنده والطيراني في الكبير والعقلى واليهقي في
شعب الايمان وابن عساكر عن ام المؤمنين الصديقة كلهم يلفظ اطلبوا الحيرو
عبد حبان الوحوه كما عده لاكثر والسمو كما تقدم عن ابن عباس
والحطيب عن ابن الطيراني عن ابي حنيفة او ابتغوا كما لمدار قطني عن ابي
هريرة ولفظه عده اس عدي عن ام المؤمنين اطلبوا الحاجات هو في كماله
واليهقي في شعب عن عبد الله بن جراد يلفظ اذا بعينهم المعروف فا طلبوه
عبد حبان الوحوه واحمد بن مبح في مسنده عن يزيد القسلي يلفظ اذا طلبتم
الحاجات فا طلبوها وابن ابي شيبة في مصنفه عن ابن مصعب الانصاري وعن
عطاء وعن ابن شهاب التثنية مر اسيل رضي الله تعالى عنهم اجمعين

تخرج حديث الطبراني في الكبير ح ١١ / ص ٦٤، خطيب بغدادى فى ات
ريح بغداد ح ٤ / ص ١١، ح ١١ / ص ٢٣، والعقيلي الصفاء الكبير ح ٣
/ ص ٣٢٠، والبيهقى فى الشعب ح ٣ / ص ٢٤٩، وابو نعيم فى تاريخ الا
صهار ح ٢ / ص ٥٩، وابن عساكر فى تهذيب تاريخ مدينه دمشق ح ٥
/ ص ١٨٨، وفى تاريخ مدينه دمشق ح ٥١ / ص ١٥٤، عن عائشة، وابن عدى
فى الكامل ح ٣ / ص ١١٦٤، عن ابن عباس فى تاريخ مدينه دمشق ح ٣٦
/ ص ٢٢٥، ابن اسى الدنيا، فى قضاء الحوائج حديث مصر ٥٣، وابو الشيخ
فى الكتاب الامثال ح ١ / ص ٢٢، والعقيلي فى الصفاء الكبير ح ٢ /
ص ٣٢١، ونظام الراى فى الفوائد ح ٣ / ص ٤٣، وابو نعيم فى تاريخ الاصهار
ح ٢ / ص ٢٣٤، طبرانى فى الاوسط عن ابى هريره ح ٣ / ص ٢٤٢، برقم
٣٤٩٩، وطبرانى فى الاوسط ح ٤ / ص ٤١، برقم ٦١١٣، وعن حابر بن
عبدالله، عبيد بن حميد فى المنتخب ح ٢ / ص ١٦، وابن حبان فى الصفاء ح ٢
/ ص ٣١٣، طبرانى فى الكبير ح ٢٢ / ص ٣٣٠، نظام الراى فى
الفوائد ح ٣ / ص ٤٠، برقم ١٢٨٦، معاذى فى التاريخ صغير ص ٨٨، وفى
الكبير ح ١ / ص ٥١، و ص ١٥٤، وابن اسى الدنيا فى قضاء الحوائج برقم ٥
/ ص ١٢١، وابن عدى فى مسنده ح ٨ / ص ١٩٩، والعقيلي فى الصفاء ح ٢ / ص ١٢١
/ ص ٢٤٨، خطيب فى تاريخ بغداد ح ٣
/ ص ٣٣٦، والطبرانى فى الكبير ح ٢٢ / ص ٣٣٠، ابن عدى فى الكامل ح ٢

ص ۶۲۲ والبیہقی فی الشعب الايمان ج ۷ / ص ۳۳۵ و س عدی فی
الکامل ج ۷ / ص ۲۷۴۲ ابن امی شذ فی المعصہ ج ۹ / ص ۱۰ و عدی فی
کر العمال ج ۶ ص ۵۱۶ برقم ۶۷۹۵ او مساوی فی فیض القدير ج ۱
ص ۵۳۰۔

حدیث ۳۸ کہ فرماتے ہیں ﷺ

أَطْلَبُوا الْآيَادِي عِنْدَ قُرَوَاءِ
الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّ لَهُمْ دَوْلَةَ يَوْمَ
الْبِقَامَةِ۔
نعمتیں مسلمان ہاتھوں کے پاس
طلب کرو کہ روز قیامت ان کی دوست
ہے۔

تخریج حدیث ابو نعیم فی الحلیہ اولیاء ج ۸ / ص ۲۹۷

متعدد حدیثیں کہ اللہ کے نیک بندے

حاجت روائی فرماتے ہیں

حدیث ۳۹: فرماتے ہیں ﷺ

إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى عِبَادًا ذُرَّاحْتَصَفَهُمُ
الْحَوَارِيجُ النَّاسُ يَقْرَعُ النَّاسُ
الْيَوْمَ فِي حَوَارِجِهِمْ أَوْلَئِكَ
الْأَمْثُونَ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ۔
اللہ عزوجل کے کچھ بندے ہیں کہ اللہ
تعالیٰ نے انہیں حاجت روائی خلق کے
لئے خاص فرمایا ہے۔ لوگ گھبرائے ہوئے
اپنی حاجتیں ان کے پاس لاتے ہیں یہ
بندے عذاب الہی سے نجات میں ہیں۔

الطبرانی فی الکبر عن ابن عمر رضى الله تعالى عنهما بسند حسن،

تخریج حدیث! ہدی فی کمر العمال ج ۶ / ص ۳۵۰ برقم ۱۶۰۰۷ لفظہ

حدیث ۴۰: کہ فرماتے ہیں ﷺ

اِذَا ارَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا اِمْتَعَنَهُ
عَلٰى قَصَاةِ الْحَوَانِجِ النَّاسِ۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اس سے مخلوق کی

حاجت روائی کا کام لیتا ہے۔

(الہیسی فی شعب عن ابن عمر رضى الله تعالى عنهما)

تخریج حدیث شعب الایمان ج ۷ ص ۳۲۷ وحید ۶ ص ۱۷۰ -

حدیث ۴۱: کہ فرماتے ہیں ﷺ

اِذَا ارَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا صَبَّرَ
حَوَانِجِ النَّاسِ اِلَيْهِ۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے لوگوں کا مرجع

حاجت بناتا ہے۔

مسند الفردوس عن انس رضى الله تعالى عنه

تخریج حدیث! دیلمی فی فردوس الاحبار ج ۱ ص ۳۰۰ برقم ۹۳۸

حدیث ۴۲، ۴۳: فرماتے ہیں ﷺ میری تمہاری کہادت ایسی ہے جیسے کسی

نے آگ روشن کی پٹھیاں اور جھینگر اس میں گرنا شروع ہوئے وہ انہیں آگ سے

بشارت دیتا ہے۔

وَأَمَّا إِحْدُ بِخُحَرِ كُمْ عَنِ النَّارِ
وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ مَنْ يَدِي
اور میں تمہاری کہیں پکڑے نہیں
آگ سے پی رہا ہوں اور تم میرے
ہاتھ سے نکلنا چاہتے ہو۔

احمد ومسلم عن جابر واحمد عن ابي هريرة رضى الله تعالى عنهم
تخریج حدیث احمد فی مسنده ج ۳ ص ۳۹۲ ومسلم فی الصحيح عن
حاضر ج ۲ ص ۲۲۸ وسنن ابی داود فی الصحيح ج ۲ ص ۹۷۰ وترمذی فی
الجامع ج ۲ ص ۱۱۵ واحمد فی مسنده ج ۲ ص ۳۰۷ وطبرانی فی معجم
الشامیہ ص ۳۳۳ وقصصی فی مسند نسائی ج ۲ ص ۱۷۳
وابو النبیح اصبہانی فی کتاب الامال ج ۱ ص ۱۱۵ و ابن کثیر فی
الحدیث ج ۱ ص ۲۴۔

حدیث ۳۴: کہ فرماتے ہیں ﷺ

لَيْسَ بَيْنَكُمْ وَحُلٍّ إِلَّا أَنَا
مُفْسِكٌ بِخُحْرَتِهِ أَنْ يَقَعَ فِي
النَّارِ۔
تم میں "ایسا ہوئی نہیں کہ میں اس کا
مشرک پکڑے رہا ہوں کہ
کہیں آگ میں نہ گر پڑے۔

الطبرانی فی الکبیر عن معمره رضى الله تعالى عنه

تخریج حدیث طبرانی فی الکبیر ج ۷ ص ۲۶۹ ومجمع الروائد ج ۲ ص ۸
حدیث ۳۵ کہ فرماتے ہیں ﷺ اللہ عزوجل نے جو حرمت حرام کی اس کے ساتھ
یہ بھی جانا کہ تم میں کوئی مجھ تکمّل سے ضرور جھانکے گا۔
(جاریہ ص ۹۵)

الا وایسی مُسیرکٌ بِحُجْرٍ کُمُ سن لو ورتہا رے کر بند پکڑے ہوں
اَنْ سَهَا فَنُوَافِی السَّارِ کَمَا یَفِیْتِ کہ کہیں بے درپہ آگ میں جھانڈ
نُفَرِشُ وَ الدِّبَابِ پڑا جیسے پروانے اور کھیاں

حمد و الطیر سی فی الکبر عی اس معودہ رسمی المدعہ

تقریباً حدیث احمد فی مسندہ ج ۱ ص ۳۹۰ و حمد ا ص ۲۳۲ لفظ لہ

و کبر سی فی الکبر ص ۲۱۵ برقم ۱۰۵ و ابو یعلیٰ فی مسندہ

ج ۹ ص ۱۹۱ برقم ۵۴۸۸ و فتاویٰ فی مسند الہدای ج ۲ ص ۱۷۲

المداکبر اس سے زیادہ زیادہ - و کبر و کبر لا یعدون

تنبیہ - ہائیک سے چوئیس تک حدیثیں قابل اندر توجہ تھیں کہ قطعاً مشکب
ہیں درج ہوئیں۔

حدیث ۵۲۴۳۶ سید عالم علیہ السلام نے اپنے رب عزوجل سے دعا کی۔

اَللّٰهُمَّ اَعِزِّ الْاِسْلَامَ بِاَحْسَنِ الحمد اسلام کو عزت دے ان دونوں
هَدِيْنِ الرَّحْمٰنِ الْبَنِيْكَ بِعَمْرِئِ مردوں میں جو تجھے زیادہ پیارا ہوا ہے
الْحَطَّابِ اَوْ بِاَيِّ حَنْبَلِ بْنِ ذرا بعد سے یا تو عمر بن الخطاب یا ابو حنبل
هَشَامٍ بن ہشام۔

حمد و عدیس حمید و الترمذی و حسنہ و صحیحہ و ابن سعد و ابو یعلیٰ
و الحسن بن سعید فی فوائدہ و الرزوی و ابن مردودہ و حسنہ بن سلیمان فی

نہ ہندو پکڑے گا پند جو کہ پنے دے بھی چاہی کے کہ سے بندھا ہوتا ہے۔ (یابی حاشیہ ص ۹۶)

فصائل الصحابة وابو نعیم و بیہقی فی دلائلہما واس عاکر کتبہم عن مر
المومنین عمرو والترمذی عن اس والسانی عن اس عمرو واحمد بن حمید
وابن عاکر عن حباب ابن الارث والطبرانی فی الکبیر والحاکم عن عبد لله
بن مسعود والترمذی والطبرانی وابن عاکر عن اس عاص والعوی فی
الجعلیات عن ربيعة السعدي رضي الله تعالى عنهم اجمعين ورواه اس
عاكر عن ابن عمر بلفظ اللهم اشدد وكاس الحار عه بلفظ الحديث الذي
وابو داود الطيالسي والساني في فوائد والحطاب عن اس مسعود بلفظ
الصديق الاتي

تخرج حديث! احمد في مسده ج ٢ / ص ٩٥ وعبد بن حميد في المحب
ج ٢ / ص ١٩ / ٢٠ / ٢١ وترمذی فی الجامع ج ٢ / ص ٢٠٩ وبيہقی فی الدلائل النبوة
ج ٢ / ص ٢١٤ وهدی فی کبر العمال ج ١ / ص ٥٨٢ واس سعد في لطائف
الكبرى ج ٣ / ص ٢٣٢ و ج ٣ / ص ٢٦٤ وطبرانی فی الکبیر ج ١٠ / ص ١٥٩
وابو نعیم فی الحلیۃ الاولیاء ج ٥ / ص ٣٦١ وحاکم فی المسدک ج ٣
/ ص ٥٠٢ وطبرانی فی الاوسط ج ٥ / ص ١٦٦ .

حدیث ٥٣ تا ٥٤: کہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے دعا فرمائی۔

اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ عَاصِ
الخطاب عاصمہ۔
اس اسلام کو عزت دے۔

اس ماجہ وابن عدی والحاکم والبیہقی عن ام المومنین الصدیقہ و لا تنط حاصہ
ابو القاسم الطبرانی عن ثوبان والحاکم عن الربیع وابن سعد من طریق الحسن

(ق) بارہ حدیثیں کہ اسلام نے عزت مسلمانوں نے راحت عمرہ روق کے سب پائی۔

ع عمر بن ہشام

المحیی وخیمہ بن سلیمان فی الصحابة واللالکائی فی السہ و ابو طالب
المشاری فی لسان الصدیق وابن عساكر جميعا من طريق الرال بن مسرة عن امير
المؤمنين علي وابن عساكر عهما اعني الربير والامير معاكة الطبرانی فی الاوسط
عن ابی بکر الصدیق بلطف ابد الاسلام رضى الله تعالى عنهم اجمعين

تخریج حدیث: ابن ماجه فی السنن ص ۱۱ و حاکم فی المستدرک ج ۳ ص ۸۳
بیہقی فی السنن الکبری ج ۶ ص ۳۷۰ طبرانی فی الکبیر ج ۲ ص ۹۷ و هدی
فی کسر العمال ج ۱۱ ص ۵۸۱ و ۵۸۲ و هبشی فی مجمع الرواة ج ۹
ص ۶۱ و جلد ۹ ص ۶۲ و خطیب بغدادی فی تاریخ بغداد ج ۳ ص ۵۴
و طبرانی فی الکبیر ج ۲ ص ۹۷ و ابن عدی فی الکامل ج ۶ ص ۲۳۱
و ابن سعد فی الطبقات الکبری ج ۳ ص ۲۶۷ و طبرانی فی الاوسط ج ۸
ص ۱۹۳ و ابن نعیم فی الحلیہ ج ۳ ص ۵۴ و ابن عساكر فی تاریخ مدینہ
دمشق ج ۲۳ ص ۲۷ عن عائشہ۔

﴿اِس دُعائے کریم کے باعث عمر فاروق اعظم کے ذریعہ سے جو عزتیں اسلام کو
میں جو بلائیں اسلام و مسلمین پر سے دفع ہوئیں مخالف و موافق سب پر روشن و بین
والہذا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

مَا رَأَى اَعْرَۃً مُّذْ اَمَلَمُ عُمَرُ ہم ہمیشہ معزز رہے جب سے عمر اسلام لائے
البحاری فی صحیحہ و ابو حاتم و الرازی فی مسندہ و ابن حبان عنہ رضى
الله تعالى عنه

تخریج حدیث: صحیح بخاری جلد ۱ صفحہ ۵۲۰ ، کذا تاریخ مدینہ دمشق
ج ۲۳/۳۵ و ابن الجوری فی الصفة الصوة ج ۱ ص ۲۷۳ مستدرک ج ۳

ص ۸۳ و اس معد ح ۳ ص ۲۷۰

نیز فرماتے ہیں رضی اللہ عنہ :

كَانَ إِسْلَامُ عُمَرَ قَتْعًا وَهِجْرَتُهُ نَصْرًا أَوْ كَانَتْ أَمَارَتُهُ رَحْمَةً لَقَدْ زَانِسًا وَمَا نَسْطِيعُ أَنْ نُصَلِّيَ بِالْبَيْتِ حَتَّى أَسْلَمَ عُمَرُ۔

عمر کا اسلام فتح تھا اور ان کی ہجرت نصرت اور ان کی خلافت رحمت پیشک میں نے اپنے گروہ صحابہ کو دیکھا کہ جب تک عمر مسلمان نہ ہوئے ہمیں کعبہ معظمہ میں نماز پر قدرت نہ ملی۔

رواہ ابو ظاہر و السلفی و آخرہ لاس اسحق فی سیرتہ بقاء

تخریج حدیث تاریخ مدینہ دمشق جلد ۴۲ صفحہ ۳۸ معرود

نیز فرماتے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مَا صَلَّيْنَا ظَاهِرِينَ حَتَّى أَسْلَمَ عُمَرُ فَلَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ ظَهَرَ الْإِسْلَامُ وَدَعَا إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (أحرجہ الدولابی فی المصائل)

جب تک عمر مسلمان نہ ہوئے ہم نے ظہار نماز نہ پڑھی جس دن سے وہ اسلام لائے دین سے غلبہ پایا اور انہوں نے اعلانِ اللہ عزوجل کی طرف بلایا۔

صہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ جَلَسَا حَوْلَ الْبَيْتِ حِينَئِذٍ وَطَفَا وَاتَّصَفَا مِمَّنْ غَلَطَ عَيْنًا۔

جب عمر مسلمان ہوئے ہم گروخانہ کعبہ حلقہ باعدہ کر بیٹھے اور طواف کیا اور جو ہم پر سختی کرتے تھے ان سے اپنا انصاف یہ۔

(أحرجہ ابو الفرج فی الصفوة۔)

تخریج حدیث: ابو العرج فی الصفحہ ج ۱ ص ۴۷۳، ابن عساکر فی تاریخ مدینہ دمشق ج ۳ ص ۲۴۳ بحوالہ۔

ہر بلا کا دفع ہر نعمت کا حصول نبی ﷺ کے ذریعہ سے ہوا

حدیث ۵۸: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام لاتے ہی حضور اقدس سید عالم ﷺ سے عرض کی۔

ابن لا اجد صفتك في كتاب الله يا ايها النبي اما ارسلناك شديداً ومبشراً وتنبؤاً الى قوله لن يغني عنك الله حتى يقي به الملة الفوجاء حتى يقولوا لا اله الا الله ويفتح به اعيناً غيباً واداناً صماً وقلوباً غلفاً۔

میشک میں حضور کی صفت تو بات میں پاتا ہوں اے نبی یقیناً ہم نے تجھے بھیجا گواہ اور اپنی امت کے تمام احوال و افعال پر مطلع اور خوشخبری دینا اور ڈر مٹانا اللہ عزوجل اس نبی کو ناشائستہ گاہے یہاں تک کہ لوگ لا الہ الا اللہ کہہ دیں اور اس نبی کے ذریعے سے اندھی آنکھیں اور بہرے کان اور غلاف چڑھے دل کھل جائیں۔

الطبرانی و ابو نعیم فی الدلائل و ابن عساکر عن محمد بن حمزہ بن یوسف عن عبد اللہ بن سلام عن ابیہ عن جده و ابن عساکر ایضاً عن طریق زید بن اسلم عن عبد اللہ بن سلام و دارمی و البیهقی عن طریق عطاء بن یسار عن بحوالہ طرق تاتی فی الباب الاتی انشاء اللہ۔

تخریج حدیث: دارمی فی السنن ج ۱ ص ۱۳ و البیهقی فی الدلائل ج ۱ ص ۳۷۶ و ہبشی فی مجمع الروائد جلد ۸ صفحہ ۲۷۱ و فتح الباری جلد

۳۲۰ صفحہ ۵۸۶ و اس بعد فی الطبقات الکبریٰ جلد ۱ صفحہ ۲۶۰

اللہ تعالیٰ کا سب کارخانہ سب لیمارینا نبی ﷺ

کے واسطے سے ہے

حدیث ۵۹۔ کہ اللہ عزوجل نے شعیا علیہ السلوۃ والسلام کو وحی بھیجی۔

اِنِّیْ بَا عِثْتُ لِبَیِّنَاتٍ اُفْصَحُ بِهِ
اَدَانَا صُمًّا وَقُلُوْبًا غَنَصًا وَاَعْبًا
عُمًّا (اللی رائی قال) اھدی بہ
مِنْ بَعْدِ الضَّلَالَةِ وَاَعْلِمَ بِهِ
بَعْدَ الْجَهَالَةِ وَاَرْفَعَ بِهِ بَعْدَ
الْخُمُولِ لِقَوَائِمِیْ بِهِ بَعْدَ السُّكْرِ
وَاَكْثَرِ بِهِ بَعْدَ الْقِنَةِ وَاُعِنِیْ بِهِ
بَعْدَ الْعِیْلَةِ وَاَجْمَعُ بِهِ بَعْدَ
الْفُرْقَةِ وَاَزِلْفُ بِهِ قُلُوْبَ
وَاَهْوَاءَ مُنْتَشِتِیَّةٍ وَاُمَمٍ مُّخْتَلِفِیَّةٍ۔

بیشک میں ایک نبی امی کو بھیجنے والا ہوں
جس کے ذریعے سے بہرے کا ن اور
غلاف چڑھے دل اور اندھی آنکھیں کھول
دوں گا اور اس کے سبب گمراہی کے بعد
ہدایت دوں گا اس کے ذریعے سے جہل
کے بعد علم دوں گا اس کے وسیلے سے
گمناہی کے بعد بلند نامی دوں گا اس کے
ذریعے سے ناشناسی کے بعد شناخت
دوں گا اس کے واسطے سے کمی کے بعد
کثرت دوں گا اس کے سبب محتاجی کے
بعد غنی کر دوں گا اس کے وسیلے سے
پھوٹ کے بعد یکدلی دوں گا اس کے
وسیلے سے پریشان دلوں مختلف خواہشوں
متفرق امتوں میں میل کر دوں گا۔

ابن ابی حاتم عن وہب بن منہ۔

تخریج حدیث ۱ کذا ابو نعیم فی الدلائل البیوت ج ۱ ص ۷۲ برقم ۳۰
﴿اللہ انصاف یہ کس قدر بلاؤں کا حضور کے وسیلے سے دفع ہوتا ہے۔ واللہ الحمد﴾

حدیث ۶۰: کہ فرماتے ہیں ﷺ

لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْعَرْشَ كَتَبَ عَلَيْهِ
بِفَتْمٍ مِنْ نُورٍ طُولُ الْقَدَمِ مَا بَيْنَ
الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلَهَ إِلَّا
لِلَّهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ بِهِ
أَحْدُوبُهُ أُعْطِيَ وَ أُمَّتُهُ أَفْضَلُ
الْأُمَمِ وَأَفْضَلُهَا أَبُو بَكْرٍ
الصِّدِّيقُ -

جب اللہ تعالیٰ نے عرش بنایا اس پر نور کے
قلم سے جس کا طول مشرق سے مغرب
تک تھا لکھا اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں
محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں میں انیس کے
واسطے سے لوں گا اور انیس کے وسیلے سے
دوں گا ان کی امت سب امتوں سے
افضل ہے اور ان کی امت میں سب سے
افضل ابو بکر صدیق۔

الرافعی عن سلمان رضى الله عنه

تخریج حدیث ۱ کذا ہندی فی کثر العمال ج ۱ ص ۵۴۹ برقم ۳۲۵۸۱ لفظ له
بِحَمْدِ اللَّهِ تَعَالَى ﴿اسی حدیث جلیل جامع پر ختم کیجئے کہ اللہ عزوجل کی بارگاہ کا
تمام لینا دینا اخذ و عطا سب محمد رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں ان کے واسطے ان کے
وسیلے سے ہے اسی کو خلافت عظمیٰ کہتے ہیں۔ ولله الحمد حمداً کثیراً۔

دیکھو! بظہارت خدا اور رسول جل وعلا ﷺ رزق پانا، مدد ملنا، مینہ برسنا، بلا دور

ہونا، دشمنوں کی مغربی عذاب کی موقوفی یہاں تک کہ زمین کا قیام زمین کی تکہیانی خلق کی موت خلق کی زندگی دین کی عزت امت کی پناہ بندوں کی حاجت روائی راحت رسائی سب ادویاء کے وسیلے ادویاء کی برکت ادویاء کے ہاتھوں ادویاء کی وساطت سے ہے مگر مصطفیٰ ﷺ کو دفع ہوا کا واسطہ مانا اور شرک پسندوں نے شرک چاہا۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

اور محمد اللہ تعالیٰ تین حدیث اخیر نے تو روشن مستنیر کر دیا جو نعمت ملی جو بلائی سب مصطفیٰ ﷺ کے باعث حاصل و زائل ہوئی، رنگاہ انہی کا لین دینا سرور، کارخانہ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ کے ہاتھوں پر ہے ہاں ہاں، واللہ ثم باللہ۔ ایف دفع بلا حصول عطیہ تمام جہان اور اس کا قیام سب انہیں کے دم قدم سے ہے۔ عالم جس طرح ابتدائے افریش میں بن کا محتاج تھا کہ کُوْ لَاكْ لَمَّا خَلَقْتُ الدُّنْيَا۔ یو ہیں بقا میں بھی ان کا محتاج ہے آج اگر ان کا قدم در میان سے نکال لیں ابھی ابھی نائے مطلق ہو جائے۔۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو

جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم وَعَلٰی آلِہِ وَصَحْبِہِ وَتَارِکْ وَکَرَمْ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

باب دوم

وجہ دوم پر نصوص لیجئے اور بھرا اللہ تعالیٰ کیسے نصوص نجدیت شکن

جان و ہابیت پر برق انگن

اس میں چوالیس آیتیں اور دوسو چالیس حدیثیں ہیں

فصل اول

آیات شریفہ میں

خدا اور رسول نے دولت مند کر دیا

آیت ۷: قَالَ رَبَّنَا تَبَارَكْتَ وَتَعَالَى

وَمَا مَقْصُودُ إِلَّا أَنْ أَعْتَهُمُ اللَّهُ
وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ - اور انہیں کیا برا لگا ہی نہ کہ انہیں دولت
مند کر دیا اللہ اور اللہ کے رسول جل و علا

(ب ۱۰ سورۃ توبہ ۷۴) ﷺ نے اپنے فضل سے

ہاں یہ جگہ ہے کہ غیظ میں کٹ جائیں بیمار دل۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ اور اللہ
کے رسول جل و علا ﷺ نے دولت مند کر دیا اپنے فضل سے اے اللہ کے رسول ﷺ
مجھے اور سب اہل سنت کو دین و دنیا کا دوست مند فرما اپنے فضل سے ﷺ

میں گدا تو بادشاہ بھر دے پیالہ نور کا

نور دن دو نارا تو اسے ڈال صدقہ نور کا

آیت ۸ :

وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوا مَا آتَاهُمُ اللَّهُ
وَرَسُولُهُ وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ
سَيُوفِنَا اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَرَسُولُهُ
إِنَّا إِلَى اللَّهِ رَاغِبُونَ۔

(پ ۱۰ سورۃ توبہ ۵۹)

یہاں رب العزت جل و علا نے اپنے ساتھ اپنے رسول ﷺ کو بھی دینے والا فرمایا اور
ساتھ ہی یہ بھی ہدایت کی کہ اللہ و رسول سے امید لگی رکھو کہ اب ہمیں اپنے فضل سے دینے
ہیں۔ (جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

خدا اور رسول نے نعمت دی

آیت ۹ :

أَنعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ
(پ ۲۲، احزاب ۲۷)

اللہ نے اسے نعمت بخشی اور اے نبی تو
نے اسے نعمت دی۔

آیت ۱۰ :

لَا تَعْصِي أَمْرًا بِبَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ
أَدَّى كَ لِّئَلَّا يَدُلَّ عَلَىٰ بَيْنِ يَدَيْهِ

يَتِمُّكَوْنَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ ۖ

آگے اور اس کے پیچھے کر اس کی حفاظت

(پ ۱۳، سورۃ الفرقان ۱۱)

کرتے ہیں

اللہ کے حکم سے بدلی والے یہ کہ صبح کے محافظ عصر کو بدل جاتے ہیں اور عصر کے صبح کو

وَاللَّهُ الْعَمْدُ

آیت ۱۱ :

وَبُرِّسَ عَلَيْكُمْ حَفَظَةُ

اللہ بھیجتا ہے تم پر نگہبانوں کو

(پ ۷۰، سورۃ انعام آیت ۶۱)

ان آیات میں مولیٰ سبحانہ تعالیٰ فرشتوں کو ہمارا حافظہ و نگہبان فرماتا ہے۔

آیت ۱۲

بِأَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ

اے نبی کافی ہے تجھے اللہ اور جو مسلمان

اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

تیرے پیرو ہوئے۔

(پ ۱۰، انفال، آیت ۶۴)

یہاں رب تبارک و تعالیٰ اپنے نام پاک کے ساتھ صحابہ کرام کو ملا کر فرماتا ہے۔ اے نبی

اب کہ ہر اسلام لے آیا تجھے اللہ اور یہ چالیس مسلمان کفایت کرتے ہیں۔

فِي الْجَلَالِ حَسْبُكَ اللَّهُ وَحَسْبُكَ مِنَ اتَّبَعَكَ - (صفحہ ۱۵۳)

ترجمہ شاہ ولی اللہ میں ہے۔

”اے پیغمبر کفایت ست ترا خدا و آتا نکہ پیروی تو کرد و انداز مسلمانان“۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

پانچ آیتیں کہ حضور کو اپنا رب کہنا شرک نہیں جبکہ مجاز مراد ہو

آیت ۱۳: یوسف علیہ السلام نے فرمایا۔

إِنَّ رَبِّيَ أَحْسَنَ مَنَظَرًا

بیشک عزیز مصر میرا رب ہے اس نے

(پ ۱۲، سورۃ یوسف آیت ۲۳) مجھے، اچھی طرح رکھا۔

فِي الْعَلَاكِبِ إِنَّهُ أَيُّ الدِّينِ اشْتَرَايَ رَبِّي مُبْدِي - (سفر ۱۹)

آیت ۱۴:

أَمَّا أَحَدُكُمَا فَيَسْقِي رَبَّهُ حَمْرًا

اے زندان کے ساتھیوں تم میں سے ایک تو

(پ ۱۲، آیت ۳۱) اپنے رب کو شراب پلائے گا۔

آیت ۱۵:

وَقَالَ لِلَّذِي ظَنَّ أَنَّهُ نَاحٍ مِّنْهُمَا

اور یوسف نے کہا اس سے جسے ان

اُدْكَرْنِي عِنْدَ رَبِّكَ

دونوں میں چمکا را پاتا سمجھا کہ اپنے

(پ ۱۲، سورۃ یوسف آیت ۴۲) رب کے پاس میرا چہ چاکیجیو۔

(یعنی بادشاہ مصر کے سامنے)

اس پر مولیٰ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے۔

آیت ۱۶:

فَأَنذَرَهُ الشَّيْطَانُ ذِكْرَ رَبِّهِ

تو اسے بھلا دیا شیطان نے اپنے رب

(پ ۱۲، سورۃ یوسف آیت ۴۳) بادشاہ مصر کے آگے یوسف کا ذکر کرتا۔

فِي الْحَلَاكِيهِ أَيْ السَّاقِي الشَّيْطَانُ دِرْكَرُ يُوسُفَ عِنْدَ رَبِّهِ (صفحہ ۹۳)

آیت ۱۷!

فَالِ ارْجِعْ اِلَى رَبِّكَ فَسَلِّهْ یوسف نے کہا پست جا اپنے رب کے پاس
مَا بَالُ الْيَسْرِ الَّتِي قَطَعْنَا بَيْنَهُ سو اس سے پوچھ کیا حال ہے اس عورتوں کا
(ب ۱۲ سورۃ یوسف ۵۰) جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے۔

سُبْحَانَ اللَّهِ: بادشاہ، غیرہ، تو بھاری پرورش کے باعث اس کا رب تیرا رب
میرے رب کہنا صحیح ہو یہ اللہ فرمائے، اللہ کا رسول فرمائے اور مصطفیٰ ﷺ کو دفاع
الہاء کہنا شرک؟

آیت ۱۸: اَرْبِ جَلِّ وِعَلَا اپنے مبارک بندے عیسیٰ ابن مریم علیہا السلوٰۃ والسلام
سے فرماتا ہے۔

وَإِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ
الطَّيْرِ بِأَمْرِي فَتَكُونُ
ظِيْرًا بِأَمْرِي وَتُبْرَأُ الْأَكْمَامَ
وَالْأَبْرَصَ بِأَمْرِي وَإِذْ تُخْرِجُ
الْمَوْتَى بِأَمْرِي ۚ

اور جب تو بنا تاشی سے پرندہ کی شکل
میری پرواگی سے پھر پھونک مارتا اس
میں تو وہ ہو جاتی پرندہ میری پرواگی سے
اور تو، چھا کرتا مادر زاد اندھے اور سفید
داغ والے کو میری پرواگی سے اور

(ب ۷ سورۃ المائدہ ۱۱۰)

جب تو قبروں سے مردے نکالتی میری
پرواگی سے

دفعہ بلائے مرض و ایرائے اکہ و ایرص میں کتنا فرق ہے۔

اللہ کی عطا سے مردے کو زندہ کرتا ہوں

آیت ۱۹: حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

اِنِّیْ اَخْلُقُ لَکُمْ مِنَ الطَّیْرِ کَھَیْبَۃَ
الطَّیْرِ فَاَنْفَعُ لَیْسَ فِیْہِ فَبَکُوْنُ
طَیْرًا یَّیَادِیْ اللّٰہِ وَ اُبْرِیْ الْاَکْمَۃَ
وَ الْاَبْرَصَ وَ اَحْیِ الْمَوْتِیْ یَّادِیْ
اللّٰہِ وَ اُحْیِیْکُمْ بِمَا نَا کُلُوْنُ وَ مَا
نَلْجِزُوْنُ فِیْ یُّوْمِکُمْ (اِنْ
قَوْلِ) اَوْ لَا حِیْلَ لَکُمْ بَعْضَ الْیَدِیْ
حُرْمَ عَلَیْکُمْ

(پ ۳، آل عمران ۴۹-۵۰)

میں بناتا ہوں تمہارے لئے مٹی سے
پرند کی صورت پھر چھوٹتا ہوں اس میں
تو وہ ہو جاتی ہے پرند اللہ کی پرواگی
سے اور میں شفا دیتا ہوں مادرِ زانو
اندھے اور بدن بگڑے کو اور میں زندہ
کرتا ہوں مردے اللہ کی پرواگی سے
اور میں تمہیں خبر دیتا ہوں جو تم کھاتے
اور جو گھروں میں بھر رکھتے ہو (الی
قولہ) اور تاکہ میں حلال کردوں
تمہارے لئے بعض چیزیں جو تم پر
حرام تھیں۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ :- معنی علیہ الصلوٰۃ والسلام جو فرما رہے ہیں میں خلق کرتا ہوں،
شفا دیتا ہوں، مردے جلاتا ہوں، بعض حراموں کو حلال کئے دیتا ہوں ان اسنادوں کی
سبب کا کیا حکم ہوگا؟

☆☆☆☆☆☆☆☆

اپنے آپ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بندہ کہنا شرک نہیں

آیت ۲۰ :

وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ
وَصَالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ

نکاح کرو اپنی بے شوہر عورتوں اور
اپنے نیک بندوں کنیزوں کا۔

(پ ۸ النور ۳۳)

﴿یہاں مولیٰ تعالیٰ مزدجل ہمارے غلاموں کو ہمارے بندہ فرما رہا ہے اللہ کی شان زید
کا بندہ عمرو کا بندہ اس کا بندہ اس کا بندہ اللہ فرمائے رسول فرمائے صحابہ فرمائیں ائمہ
فرمائیں مگر محمد رسول اللہ ﷺ کا بندہ کہ اور شرک فروشوں نے حکم شرک جزا شیعہ
ن کے نزدیک زید و عمر خدا کے شریک ہو سکتے ہوں گے۔

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

آیت ۲۱ :

لَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ
الَّذِي بَعَدُونَهُ مَكْشُوفَاتٍ عَنْهُمْ فِي
التَّوْبَةِ وَالْإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ
وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ
الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ
وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ
الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ

وہ لوگ کہ پیروی کریں گے اس پیغمبر ہونے
غیب کی باتیں بتانے والے بے پڑھے کی
جسے لکھا پائیں گے اپنے پاس تو رات و انجیل
میں وہ انہیں حکم دے گا بھلائی کا اور روکے گا
برائی سے اور حلال کرے گا ان کے لئے مستحرم
چیزیں اور حرام کرے گا ان پر گندمی چیزیں
اور اتارے گا ان پر سہل ان کا بھاری بوجھ اور

تحت تکلیفوں کے حقوق جو ان پر تھے۔

(پ ۹ الاعراف آیت ۱۵۷)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جان جہان و جہان جان اس جانہ جان و جان میں
ﷺ کے پاک مبارک ہاتھوں پر قربان جس نے ہماری پیٹھوں سے ہماری بوہڑ
اتار لئے ہماری گردنوں سے تکلیفوں کے طوق کاٹ دیئے۔

اللہ تعالیٰ اور دافع بلا کے کہتے ہیں۔ ﷺ۔

حضور گناہوں سے پاک کرتے ہیں

آیت ۲۲: سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب عزوجل سے عرض کی
رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ
اے رب ہمارے اور ان میں انہیں میں
يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَبُعِثْهُمْ
سے ایک پیغمبر بھیج کہ ان پر تیری آیتیں
الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّهُمْ
پڑھے اور انہیں کتاب و حکمت سکھائے
اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ۔
اور وہ پیغمبر انہیں منہوں سے پاک کر
دے بیشک تو ہی ہے غالب حکمت والا۔
(پ ۱، البقرہ: ۱۲۹)

یہ ہمارے نبی حضور سید عالم ﷺ ہوئے کہ

اَمَّا ذٰلِكَ غَوْۤهً اَبٰی اٰتٰوْاھِم۔
میں اپنے باپ ابراہیم کی دعا ہوں۔
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

آیت ۲۳: خود رب العزت جل و علا فرماتا ہے۔

كَمَا اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ
جس طرح بھیجا ہم نے تم میں ایک
يَتْلُوْا عَلَیْكُمْ اٰیٰتِنَا وَيُزَكِّیْكُمْ
رسول تمہیں سے کہ تم پر آیتیں تلاوت کرتا
وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ
اور تمہیں پاکیزہ بناتا اور تمہیں قرآن

وَيُعَلِّمُكُم مَّا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ۚ تَعْلَمُونَ ۚ

دھمت سکھاتا اور ان باتوں کا تم کو علم دیتا ہے جو تم نہ جانتے تھے۔

(پ ۲، البقرہ: ۱۵۶)

آیت ۲۳:

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ

بیشک اللہ کا بلا احسان ہوا ایمان والوں پر

جب کہ بھیجا ان میں ایک رسول انہیں میں

سے کہ پڑھتا ہے ان پر آیتیں اللہ کی

اور پاک کرتا ہے انہیں گناہوں سے اور علم

دیتا ہے انہیں قرآن و حکمت کا اگر چہ تھے

اس سے پہلے بیشک کھلی گمراہی میں۔

(پ ۳، آل عمران: ۱۶۴)

حضور قیامت تک تمام امت کو پاک کرتے ہیں

اور علم عطا فرماتے ہیں

آیت ۲۵:

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ

اللہ ہے جس نے بھیجا ان پڑھوں میں

ایک رسول انہیں میں سے کہ ان پر

آیات الہیہ پڑھتا اور انہیں سحر کرتا

اور انہیں کتاب و حقائق کا علم بخشتا ہے۔

اگر چہ وہ اس سے پہلے بھی کھلی گمراہی میں۔

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ

رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ

وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ

وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ

لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۚ وَآخِرُ بَيِّنَاتٍ مِنْهُمْ

لَمَّا بَلَغَ حَقُّوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيزُ
الْحَكِيمُ هَذِهِكَ فَصْلُ اللَّهِ
يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ
الْعَظِيمِ

میں تھے، نیز پاک کریم اور علم عطا
فرمائے گا ان کی جنس کے اور لوگوں کو
جواب تک ان سے نہیں ملے اور وہی
غالب حکمت والا ہے، یہ خدا کا فضل
ہے جسے چاہے عطا فرمائے اور اللہ
بڑے فضل والا ہے۔

(پ ۲۸، الجمعہ ۲، ۳، ۴)

الحمد للہ اس آیت کریمہ نے بیان فرمایا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عطا فرمنا
گناہوں سے پاک کرنا مستحضر ایسا صرف صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے خاص نہیں
بلکہ قیام قیامت تک تمام امت مرحومہ حضور کی ان نعمتوں سے محفوظ اور حضور کی نظر
رحمت سے محفوظ ہے۔ والحمد للہ رب العالمین۔

﴿بیضاوی شریف میں ہے۔ ہم الدین جاء وبعد الصحابة الى يوم الدين۔
یہ دوسرے جنہیں مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظلم دیتے اور خرابیوں سے پاک کرتے
ہیں۔ تمام مسلمان ہیں کہ صحابہ کرام کے بعد قیامت تک ہوں گے۔
﴿معالم شریف میں ہے۔

قَالَ ابْنُ زَيْدٍ هُمْ جَمِيعُ مَنْ
دَخَلَ فِي الْإِسْلَامِ بَعْدَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى
يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهِيَ رِوَايَةُ ابْنِ أَبِي

امام ابن زید نے فرمایا یہ دوسرے لوگ
تمام الی اسلام ہیں کہ مصطفیٰ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک
اسلام میں داخل ہوں گے ورنہ یہی معنی

بِحِجَابٍ عَنْ مُحَمَّدٍ
(جلد ۴ صفحہ ۳۴۰)
امام محمد شاہ مجدد حضرت عبداللہ بن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس بابی نسخے نے
روایت کئے۔

الحمد للہ قرآن عظیم میں حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سترینوں کا اس قدر
تہنم ہے کہ چار جگہ یہ اوصاف بیان فرماتے۔ دو جگہ سورۃ بقرہ تیسرے آل عمران
چوتھے سورۃ جمعہ اور اس آخر میں تو دو بار امیرائے راشدین کے ہاتھوں سے ہمہ وقت
بخشوں کی تہذیر جگادی، پیار دلوں پر بجلی گرا دی۔

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

آیت ۲۶۔ جب ابو بکر وغیرہ اہل صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کہ غزوہ
توبہ میں ہمراہ رکاب سعادت حاضر نہ ہوئے تھے۔ اپنے آپ کو مسجد قدس کے
ستونوں سے باندھ دیا کہ جب تک حضور و اوصیاء صلوات اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نہ کھولیں
گے نہ کھلیں گے۔ آیت اتری۔

حُدِّ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةٌ تُطَهِّرُهُمْ
وَنُفِّرُ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَأَعْلَىٰ عَلَيْهِمْ أَنَّا
صَلَوْتُكَ تَسْكُنُ لَهُمْ۔
(پ ۱۱، سورۃ توبہ ۱۰۳)

اسے نبی ﷺ نے لو ان توبہ کرنے
والوں کے مالوں سے صدقہ کہ تم پاک
کرو انہیں اور ستھرا کر دو انہیں گناہوں
سے اس صدقے کے سبب اور دعائے
رحمت کرو ان کے حق میں کہ تمہاری
دعا ان کے دلوں کا چین ہے۔

دیکھو! حضور دافع البلاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہیں کناہوں سے پاک کیا،
حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بلائے گناہان کے سروں سے، ہالی اور جب حضور صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعا ان کے دلوں کا چین ہو تو یہی دافع لم ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی دافع البلاء والالم وعلی الہ وصحہ وبارک وسلم
آیت ۲۷:

لَا يَمْزِلُكُمُْونَ الشَّعَاعَةَ، إِلَّا مِنْ أَمْرٍ
عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا۔
اللہ عزوجل کے یہاں شفاعت کے
مالک وہی ہیں جنہوں نے رحمن کے
(پ ۱۶، سورۃ مریم ۸۷) ساتھ عہد و پیمان کر رہا ہے

محبوبان خدا، اللہ کے حضور شفاعت کے مالک ہیں

آیت ۲۸:
وَلَا يَحْلِكُكَ الدِّينَ بَدْعُونَ
مِنْ دُونِهِ الشَّعَاعَةَ إِلَّا مَنْ شَهِدَ
بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ۔
جنہیں مشرکین نہ کے سوا پوجتے ہیں
ان میں شفاعت کے مالک صرف وہی
ہیں جنہوں نے حق کی گواہی دی اور وہ
علم رکھتے ہیں۔ (پ ۲۵، سورۃ الزخرف ۸۶)

یعنی عیسیٰ و عزیز و مذکور علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ ان آیات میں موتی تعالیٰ اپنے محبوبوں کو
شفاعت کا مالک بناتا ہے اور عہد و پیمان مقرر ہو جانے سے تقویت ایمان کی اس مددگاری
بھی مہدی دیا۔ کہ شفاعت میں کسی کی خصوصیت نہیں جسے چاہے گا کھڑا کر دیا۔

آیت ۲۹ :

وَلَا تَوْنُوا لِسْفَهَاءَ أَمْوَالِكُمْ
لَبِئْسَ خَعَلَّ اللَّهُ لَكُمْ فِتْنًا
وَأَزْرَقُوهُمْ فِيهَا وَكَسُوهُمْ
وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَعْرُوفًا ۝

نادرہوں کو اپنے مال کہ خدا نے تمہاری
ٹیک بنائے ہیں نہ دو اور نہیں ان میں
سے رزق دو اور کپڑے پہناؤ اور ان
سے اچھی بات کہو۔

(پ ۳، سورۃ النساء: ۵)

بندے بندوں کو رزق دیتے ہیں

آیت ۳۰ :

وَاِذَا حَضَرَ لِقِیْمَةً اُولُو الْقُرْبٰی
وَالْیَتَامٰی وَالْمَسٰكِیْنِ فَارْزُقُوْهُمْ
وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا۔

جب ترکہ ہانٹتے وقت قرابت والے
اور یتیم اور مسکین آ میں تو انہیں ان میں
سے رزق دو اور ان سے اچھی بات کہو۔

(پ ۴، النساء: ۸)

ان آیات میں خدا بندوں کو حکم فرماتا ہے کہ تم رزق دو۔

مجاہدین کو فرشتے ثابت قدم رکھتے ہیں

آیت ۳۱ :

اِذْ یُبٰرِزُ جٰی رُبُّكَ اِلٰی الْمَلَائِکَةِ اِیُّیْ
مَعَكُمْ فَبَیِّنُوا اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
(پ ۹، انفال: ۱۲)

جب حق بھیجی تیرے رب نے اشتوں کو کہ میں
تمہارے ساتھ ہوں تم بتاؤ کہ تم میں سے
کون سے ایمان لائے۔

کاروبار دنیا کی فرشتے تدبیر کرتے ہیں

آیت ۳۲ :

فَالْمُدَبِّرَاتِ أُمْرًا

(پ ۳۰، السجرات ۵)

قسم ان فرشتوں کی کہ تمام کاروبار دنیا کی تدبیر سے ہے۔

یہ صفت بھی بالذات ذات الہی جل + کی ہے۔ قال تعالیٰ یدبر الامر۔

محالم اتزویل شریف میں ہے۔

یعنی خداوند سبحان جس کی تدبیر سے تمام امور دنیا و آخرت چلتے ہیں کہ اس کا ہر عمل پر مقرر ہے جن کی کا رہی اللہ عزوجل۔ انیس تعیم فرمان عبد الرحمن بن سابط۔ فرمایا دنیا میں چار فرشتے کاموں کی تدبیر کرتے ہیں جبریل مدینا نکل عزرائیل ہارافیل علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ جبریل تو ہواؤں اور لشکروں پر موبل ہیں (کہ وہ میں پیدا ہونے والوں کو فوج و کشت دینا کا مقصود ہے)۔ اور ہارافیل باران و درویشی پر مقرر ہیں۔ (کہ میسر پر ہوتے اور درخت اور کھجور اور کھیتی کاتے ہیں)۔ اور عزرائیل نفس رواں پر مصط ہیں

قَالَ اِنَّ عِبَادَ هُمُ الْمَلَائِكَةُ وَكُنُوْا بِاَمْرِ عَزَّرَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَزَّوَجَلَّ الْعَمَلُ بِهَا قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ مَنْ سَابِقُ بَسْمِ الْاَمْرِ هِيَ التَّنْبِيْهِ اَرْبَعَةُ جَبْرِيْلُ وَمِيْكَائِيْلُ وَمَلَكُ الْمَوْتِ وَاسْرَافِيْلُ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَاَمَّا جَبْرِيْلُ فَمُوَكَّلٌ بِالْوَحْيِ وَالْبَطْنِ وَهَرَمُ الْجَبْرِ وَامَّا مِيْكَائِيْلُ فَمُوَكَّلٌ بِالْمَطَرِ وَالْبَابِ وَالْاَزْوَاقِ وَامَّا مَلَكُ الْمَوْتِ فَمُوَكَّلٌ بِفِقْصِ الْاَنْفُسِ وَامَّا اسْرَافِيْلُ فَهُوَ صَاحِبُ الصُّوْرِ وَلَا يَبْرُلُ اِلَّا لِلْاَمْرِ الْعَظِيْمِ - (جلد ۳ صفحہ ۳۳۲)

اسرائیل ان سب پر حکم لے کر اترتے ہیں۔

اللہ اکبر! قرآن عظیم وہابیہ پر ایک سے ایک سخت تر آفت ڈالتا ہے۔ حدیث میں فرمایا۔
”انقرآن ذُو وَجُوہ“۔
قرآن متعدد معانی رکھتا ہے۔

رواہ ابو نعیم عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن ابی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم۔

تخریج حدیث! مکہ اہدی کمر العمال ج ۱ ص ۵۵۱ برقم ۲۳۶۹۔

۱۱۱ فرماتے ہیں قرآن عظیم اپنے برحق پر جنت ہے۔

وَلَمْ يَسْأَلِ الْإِنَّمَةَ يَخْتَجُونَ بِهِ غَنًى وَجُوهٌ وَذَلِكُمْ مِنْ أَغْطَمِ وَجُوهِ
إِغْخَارِهِ وَقَدْ فَصَّلْنَا هَذَا الْمَرَامَ فِي رَسَالَتِنَا لِرُلَّالِ الْأَلْفَى مِنْ بَحْرِ سُبْقَةِ
الْأَلْفَى۔

اولیائے کرام بعد انتقال تمام عالم میں تصرف کرتے

اور کاروبار جہاں کی تدبیر فرماتے ہیں

اب اسی آئیہ کریمہ کے دوسرے معنی لیجئے۔

تفسیر بیضاوی شریف میں ہے۔

أَوْ صِفَاتُ الْقُورِ الْفَاضِلَةِ حَالِ	یعنی یا ان آیات کریمہ میں اللہ عزوجل
الْمَفَارِقَةِ فَإِنَّهَا تَنْزِعُ عَنِ الْإِنْدَانِ	ارواح اولیاء کرام کا ذکر فرماتا ہے جب وہ
عُرْفَ اِمْرِ نَزْعًا شَمِئِدًا مِنْ اِعْرَاقِ	اپنے پاک مبارک بدنوں سے انتقال فرماتی
النَّارِ فِي الْقُورِ وَ تَنْشَطُ	ہیں کہ جسم بقوت ترمیم ہو کر عالم بالا کی

إِلَى عَالَمِ الْمَلَكُوتِ وَتَسْبِيحُ فِيهَا
فَتَسْبِيحُ إِلَى حَظَائِرِ الْقُدْسِ
فَتَسْبِيحُ لِسُرِّفَهَا وَفَوَيْتِهَا مِنْ
لُسُودِ بَرَاتِ (ج ۵ ص ۲۳۵
دار الفکر بیروت)

طرف سبک خرامی اور دریائے ملکوت میں
شادری کرتی حطیر ہائے حضرت قدس
تک جہد رسائی پاتی ہیں اب تو اپنی برکت
وہ وقت کے باعث کاروبار عام کے تدبیر
کرنے والوں سے ہو جاتی ہیں۔

اب تو بحمد اللہ تعالیٰ ادویائے کرام بعد وصال عالم میں تصرف کرتے اور اس سے کاموں کی
تدبیر فرماتے ہیں۔ فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ .

(۱) علامہ احمد بن شہاب نعمانی عن یحییٰ القاسمی و عن یحییٰ الرازی میں امام جعفر بن محمد بن
قدس سرہ العالی و امام فخر رازی رحمۃ اللہ علیہ سے اس معنی کی تائید میں نقل کر کے فرماتے ہیں
یعنی اس لئے کہا گیا کہ جب تم کاموں میں
متغیر ہو تو مزارات ولیہ سے مدد مانگو مگر یہ
حدیث نہیں ہے جیسا کہ بعض کو وہم ہوا اور
اسی سے مزارات سلف صالحین کی زیارت
اور نہیں مدد عزوجل کی طرف وسیلہ بنانے پر
مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ چہ ہمارے
زمانے میں بعض طحہ بے دین لوگ اس کے
منکر ہوئے اور خدا کی ہی طرف ان کے قدم
کی فریاد ہے۔

وَلِذَا قِيلَ إِذَا تَحَيَّوْتُمْ فِي الْأُمُورِ
فَامْتَنِعُوا مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ إِلَّا
إِنَّهُ لَيْسَ بِحَدِيثٍ كَمَا نُوهِمَ وَلِذَا
اتَّفَقَ النَّاسُ عَلَى زِيَارَةِ مُشَاهِدِ
السَّلَفِ وَالْتِمُسِ بِهِمْ إِلَى اللَّهِ
تَعَالَى وَإِنْ أَنْكَرَهُ بَعْضُ الْمَلَاحِدَةِ
فِي عَصْرِنَا وَالْمُشْتَكَلِ إِلَيْهِ
هُوَ اللَّهُ (جد ۹ صفحہ ۳۹۹)

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔

ہاں میں نے کہا تھا کہ یہ صفت حضرت عزت کی ہے نہیں نہیں یہ خاص صفت ہی کی

ہے۔ رب عزوجل فرماتا ہے۔

قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ
وَالْأَرْضِ أَمْ يَسْمِعُكَ السَّمْعُ
وَالْأَبْصَارَ وَمَنْ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ
الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ
وَمَنْ يَدْرِي الْأَمْزَاقَ فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ
قُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ۔

کون تدبیر کرتا ہے کام کی اپ کہہ دیں

(پ ۱۱ سورہ یونس ۳۱)

کہ اللہ تو فرماد پھر ڈرتے کیوں نہیں

قرآن عظیم خود ہی فرماتا ہے۔ یہ صفت اللہ عزوجل کے ہے۔ ایسی خاص ہے کہ کافر
شرک تک اس کا اختصاص جانتے ہیں۔ ان سے بھی پوچھو کہ کام کی تدبیر کرنے والا کون
ہے تو اللہ ہی کو بتائیں گے۔ دوسرے کا نام نہ لیں گے۔ اور خود ہی اس صفت کو اپنے مقبول
بندوں کے لئے ثابت فرماتا ہے۔ کہ قسم اس محبوبان خدا کی جو عالم میں تدبیر و تصرف کرتے
ہیں۔ ایمان سے کہنا وہ ہدایت کے دھرم پر قرآن عظیم شرک سے کیوں کر بچا۔

مسووالوں کا ایک جواب

اسے ناپاک طائفے کے شکست والو جب تک ذاتی عتائی کے فرق پر ایمان نہ دے گئے کبھی
قرآن وحدیث کے قہروں سے پناہ نہ پاؤ گے۔ اور اس پر ایمان لاتے ہی یہ تمہاری
شرکیات کے راگ متعلقہ تدبیر و تصرف واستمداد واستعانت و رافع بدو حاجت و ادوات کل
کش و علم غیب و نداد غیر ہا سب کا فور ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے مبارک منصور بندے
لے صرت دینے گئے اللہ دے گئے۔

آنکھوں دیکھے منصور نظر آ میر ہے۔

أَلَا إِنَّ جِزْبَ اللّٰهُمَّ الْعَلْبُورَ۔

موت فرشتہ دیتا ہے

آیت ۳۳:

قُلْ يَتُوفِكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِي وُكِّلَ بِكُمْ۔
تو فرمائیے تمہیں موت دیتا ہے مرگ کا
فرشتہ جو تم پر مقرر ہے۔

(پ ۱۱، سورۃ مجیدہ: ۱۱)

آیت ۳۴:

تَوَفَّاهُ رُسُلًا (پ ۷، الاسراء: ۷)
موت دی اسے ہمارے رسولوں نے
حالانکہ خود فرماتا ہے۔

اللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنفُسَ
اللہ ہے کہ موت دیتا ہے جانوں کو۔

جبریل نے بیٹا دیا

آیت ۳۵:

لَا تَكُنْ لَكَ عِلْمًا زَكِيًّا۔
جبریل نے مریم سے کہا کہ میں عطا
کروں تجھے سچے بیٹا۔

(پ ۱۶، سورۃ مریم: ۱۷)

سلی اللہ تعالیٰ علیہم وسلم۔ اللہ اب جبریل بیٹا دے رہے ہیں۔ بھد نجد یہ کے یہاں
سے بڑھ کر درکی شرک ہو گا۔

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ -

وہابیہ تو اسی کو کہتے تھے کہ محمد بخش، احمد بخش نام رکھنا شرک ہے۔ یہاں قرآن عظیم
سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو جبریل بخش بتا رہا ہے۔

وَلِلَّهِ الْحُجَّةُ السَّامَةُ

اللہ اور جبریل اور ابوبکر و عمر مددگار ہیں

آیت ۳۶

فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَى وَجُرَیْبُ
وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةُ
بَعْدَ ذَلِكَ ظَهِيرٌ۔
(پ ۱۲۸، تحریم: ۴)

بیشک اللہ اپنے نبی ﷺ کا مددگار ہے
اور جبریل اور نیک مسلمان، اور اس کے
بعد سب فرشتے مدد پر ہیں۔

حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا۔
صَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ۔ یہ نیک مسلمان، ابوبکر صدیق و عمر فاروق ہیں
(رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

درہ الطبرانی فی الکبیر و ابن مردودہ و الحطیب عن ابن مسعود رضی اللہ
تعالیٰ عنہ۔

تخریج حدیث: طبرانی فی الکبیر (ج ۱۰، ص ۲۰۶) تاریخ مدینہ دمشق
۳۵۳/۳ عن مقاتل

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾
 وَصَالِحِ الْمُؤْمِنِينَ أَبُو بَكْرٍ وَعَسْرُ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَلِكَ ظَهِيرٌ -
 یہاں اللہ عزوجل اپنے نام کے ساتھ اپنے محبوبوں کو فرماتا ہے۔ اللہ اور جبریل اور
 اور ابوبکر و عمر و دیگر ہیں۔

آیت ۳۷ :

إِنِّي وَجَدْتُ امْرَأَةً تَمْلِكُهُمْ
 وَأُوتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلَهَا
 عَرْشٌ عَظِيمٌ -
 (پ ۱۹، النمل: ۲۳)
 بدہ نے ملک سب سے آکر سیدنا سلیمان
 علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مرض کی میں
 نے ایک عورت پائی کہ وہ ان کی مالک
 ہے اور اسے سب کچھ دیا گیا ہے، اس کا
 بڑا تخت ہے۔

یہاں بادشاہ کو رعایا کا مالک فرمایا۔ تو رعایا کہ، زاد و ختام سب اس کے مملوک ہوئے
 مگر کوئی اگر محبوبان خدا کو اپنا مالک اور اپنے آپ کو مملوک کہے، وہابیہ کے دین میں
 مشرک ٹھہرے۔

آیت ۳۸ :

وَمَنْ أَحْيَا هَٰذَا فَكَاثِمًا أَحْيَا النَّاسَ
 جَمِيعًا ﴿ب ۶، المائدہ: ۳۲﴾
 جس نے ایک جان کو زندہ کیا اس نے
 گویا سب آدمیوں کو جلا لیا۔
 یہ آیت اس کے بارے میں ہے جس نے کسی کے قتل ناحق سے احتراز کیا یا قاتل
 سے قصاص نہ لیا چھوڑ دیا اسے فرماتا ہے کہ اس نے اس شخص کو زندہ کیا اور ایک ایسی کو

کیا گویا تمام آدمیوں کو جلا لیا۔

﴿مَعَالِمُ شَرِيفٍ مِثْلُ هُوَ مِنْ أَحْيَا هَا وَنُورِ عِشْقِ قَتْمِهَا۔ اِسْ مِثْلُ هُوَ۔﴾

وَمِنْ أَحْيَا هَا اِی عِشْقِ عَمْسٍ وَجِبْ عَلَیْهِ الْفِصَاصُ لَهُ فَلَمْ یَقْتُلْهُ۔

وہابی صاحب بتائیں کہ دفعِ بلا زیا، ویا زیدہ کرنا جائیگا، حیات دینا۔

آیت ۳۹

يُوسُفُ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَ اَنَا
حَبْرُ الْمُرْلِیْنَ۔

یوسف علیہ السلام نے اپنے

بھائیوں سے فرمایا، تم، کہتے نہیں کہ

میں پورا بیچ نہ عطا فرماتا ہوں اور میں

(پ ۱۲، سورہ یوسف ۵۹)

سب سے بہتر اتارنے والا ہوں۔

کہ جو میرے سایہ رحمت میں آکر اترتا ہے اسے وہ راحت بخشاؤں کہ کہیں نہیں ملتی
یوسف علیہ السلام نے تو یہ فرمایا اور رب عزوجل فرمایا علیہ السلام سے
فرماتا ہے۔

وَقُلْ رَبِّ اَنْزِلْنِیْ مُرَّ لَا مُبَارَكًا
رَاسَتْ حَبْرُ الْمُرْلِیْنَ۔

اے نوح جب تو اور تیرے ساتھ والے کشتی

پر ٹھیک بیٹھ لیں تو میری حمد بجا رانا اور یوں

عرض کرنا کہ اے رب میرے مجھے برکت

والا اتارنا اتار اور تو سب سے بہتر اتارنے

(۱۸، المؤمنون ۲۸)

وال ہے۔

یہ اللہ عزوجل کی خاص صفت نبی صدیق نے اپنے لئے کیسی ثابت فرمائی اور جب نبی
صدیق سب سے بہتر اتارنے والے راحت و نعمت بخشنے والے ہوئے تو دافعِ اہلا سے بھی

بڑھ کر پڑھئے۔ کمالاً بخیر۔

صرف اللہ، رسول و اولیاء مددگار ہیں و بس

آیت ۴۰ :

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ وَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ
وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ ۔
(پ ۶، المائدہ ۵۵)
اے مسلمانو! تمہارا مددگار نہیں مگر اللہ
اور اس کا رسول اور وہ عبادت دے
جو نماز قائم رکھتے اور زکوٰۃ دیتے اور
وہ رکوع کرنے والے ہیں

اقول : یہاں اللہ و رسول جل و علا ملکہ اور ایک بندوں میں سے کوئی نہ فرما دیا کہ میں یہی
مددگار ہیں تو ضرور یہ مدد خاص ہے جس پر ایک بندوں کے سوا اور کب قدرتیں ورنہ عام
مددگاری کا عقد تو ہر مسلمان کے ساتھ ہے۔ قال اللہ تعالیٰ۔

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ
اَوْلِيَاۤءُ بَعْضٍ ۔
مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں آپس
میں ایک دوسرے کے مددگار ہیں
حار نگہ خودی دوسری جگہ فرماتا ہے۔

عَالِهِمْ مِنْ دُونِهِ وَلِيٍّ ۔
اللہ کے سوا کسی کا کوئی مددگار نہیں۔

معالم میں ہے۔ (عَالِهِمْ) اِیْ لَا هِلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (مِنْ دُوْنِهِ) اِیْ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ (مِنْ وَلِيٍّ) نَاصِرٌ ۔

وہابی صاحبو ! تمہارے طور پر معاذ اللہ کیا کھاشاک ہوا کہ قرآن نے خدا کی خاص
صفت امداد کو رسول ﷺ و علیہ السلام کے لئے ثابت کیا جسے قرآن ہی جا ہی فرما چکا تھا کہ یہ اللہ

کے سو، دوسرے کی صفت نہیں مگر بھلا اللہ بل سنت دونوں آیتوں پر یہاں لائے اور ذاتی عطائی کا فرق سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بالذات مددگار ہے یہ صفت دوسرے کی نہیں اور رسول و نبی اللہ اللہ کی قدرت اسے مددگار ہیں۔ واللہ الحمد۔

اب اتنا اور سمجھ لیجئے مددگار ہے کے لئے ہوتی ہے۔ دفع ہلاک واسطے تو جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم در اللہ کے مقبول بندے جس قرآن مسلمانوں کے مددگار ہیں تو قصداً دفع ابلاء بھی ہیں اور فرق وہی ہے کہ بدستور بالذات دفع ابلاء اور انبیاء و رسل اللہ علیہم الصلوٰۃ والسلام مددگار ہیں۔ واللہ الحمد للہ العلی الاعلیٰ یتقیت اتورات انجیل و دروہ مقدس۔

آیت ۴۱ تورات شریف امام بخاری حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور پر نور دفع ابلاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت یوں ہے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی امت کے حافظ و نگہبان ہیں

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاحِدًا وَمُنْذِرًا وَنَذِيرًا وَحِزْرًا لِأُمِّيَّتٍ (سُورَةُ قُلُوبِهَا تَعَالَى) يَفْقَهُ وَيُعْمِرُ۔
اے نبی ہم نے تجھے بھیج دیا اور وحشیوں کو ہدایت دینے والا اور ڈرنا دینے والا اور بے پرواہوں کے لئے پناہ (الی قولہ تعالیٰ) معاف کرتا ہے اور مغفرت فرماتا ہے۔

بحاری فی الصحيح جلد ۱ صفحہ ۲۷۵ و دارمی فی مسند جلد ۱ صفحہ ۱۶
'وہبشی فی الدلائل جلد ۱ صفحہ ۳۷۶ و ہبشی فی مجمع الروايات جلد ۸ صفحہ ۲۷۱ و فتح الباری جلد ۴ صفحہ ۳۳۳ و جلد ۸ صفحہ ۵۹۶۔

حرر بھی رب العزت جل و علا کی صفات سے ہے۔

حدیث میں ہے یَا جُزْرَ الصُّغْرَاءِ تَا كَثْرَ الصُّغْرَاءِ۔

علامہ زرقانی شرح مواہب شریف میں فرماتے ہیں۔

حَقْلُهُ نَفْسُهُ جُزْرٌ كَثْرَةُ لِحْفِظِهِ لَهُمْ فِي الدَّارِ الْآخِرَةِ عَنِّي سَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
پناہ دینے والے ہیں۔

مگر رب تبارک و تعالیٰ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو طور میں خود پناہ دیا۔ جیسے حار

کو عدل یا عالم کو علم کہتے ہیں۔ اور اس صفت کی وجہ یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم دنیا و آخرت میں اپنی امت کے دین و دنیا میں ہیں۔ وَالْحَقُّ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

آیت ۴۲ از تورات : ہاں ہاں خبردار ہوشیار رہو۔ یہ نجد ہاں تاباں در اکبر سن نویں

عیارہ خام پارہ دہایت ناکارہ کے ننھے سے بچنے پر ہاتھ دھرینا تورات و ربور کی دو تہیں

تلاوت کی جائیں گی نوخیز دہایت کی نادان جاں پر قبہ الہی کی کلیاں گرائیں گی۔ افسوس

جسہیں تورات دزبور کی تکذیب کرتے یا ملتا تھا جب تم قرآن کی نہ سنا اللہ کا کذب تم ممکن

کنو مگر جانہ کی آفت گلے کا نعل تو یہ ہے کہ یہ آیات جناب شاہ عبدالمعز صاحب نے نقل

فرمائیں۔ کلام الہی بتائیں یہ امام الطائفہ کے نسب کے چچی شریعت کے باپ طریقت کے

دادا۔ اب نہ نہیں مشرک کہے بنتی ہے نہ کلام الہی پر ایمان لائے نہ کورائشی دہایت بنتی ہے۔

ع۔ نہ روئے نقس نہ رائے مانع۔

۔ دو گو تدرج و عذاب است جان لیلا را

بلائے محبت مجنوں و فرقت مجنوں

☆☆☆☆☆☆

سب کے ہاتھ حضور کی طرف پھیلے ہیں

ہاں اب ذرا گھبرائے دوں شرابی چوتھوں سے جانی اکھریاں اور پراٹھائیے اور بھگہ اللہ وہ
سنے کہ ایمان نصیب ہو تو کنی ہو جائیے۔

جناب شاہ صاحب تحفہ شاعریہ میں لکھتے ہیں۔ تو رات کے سفر چہارم میں ہے۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَا تَرَاهُمْ إِنَّا
فَاحْصِرُ تَلِيدٌ وَبَكْوَرٌ مِّنْ وَندِ هَامِسٍ
بِئْسَ مَا فَوْقَ السَّمِيعِ وَبِئْسَ مَا خِصَمِ
مَسْطُوطًا إِلَيْدِيَا نَحْشُوع (سورہ ۳۳)

اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ
والسلام سے فرمایا بیشک ہاجرہ کے اولاد
ہوگی اور اس کے بچوں میں وہ ہوگا جس
کا ہاتھ سب پر پڑا ہے۔ اور سب کے
ہاتھ اس کی طرف چلے ہیں عاجزی
و گڑگڑانے میں۔

وہ کون مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ سید نکلون معطی اعون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قربان
تیرے اے بلند ہاتھ و لے اے دو چہوں کے اجالے احمد اس کے وجہ کریم تو جس نے ہماری
عاجزی و محتاجی کے ہاتھ ہر نسیم بے قدرت سے پائے اور تجھ جیسے کریم رؤف و رحیم کے
سامنے پھیلائے۔ والحمد للہ رب العالمین۔

۔ وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمتن کرم بتایا

ہمیں بھیک مانگنے کو ترا آستان بتایا

حضور ساری زمین اور تمام مخلوق کے مالک ہیں

آیت ۳۳ : از زیور مقدس نیز تجھ میں زیور شریف سے منتوں۔

بِأَحْمَدَ فَإِنَّ رَحْمَةَ عَلِيٍّ
شَفَعَكَ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ لِبَارِكٍ
عَلَيْكَ فَتَعْبِدُ الشَّيْفَ فَإِنَّ نَهَاءَكَ
وَحَمْدَكَ الْعَابِدُ (ایسی قولہ)
الْأُمَمُ يَجْرُونَ تَحْنُكَ كِتَابُ حَقٍّ
حَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْبُيُوتِ وَالْقُدُوسِ
مِنْ جَبَلٍ فَسَارَانَ وَفُلَاةٍ
الْأَرْضُ مِنْ تَحْمِيدِ أَحْمَدَ
وَتَقْدِيرِ سَبِّهِ وَمَلِكِ الْأَرْضِ
وَرَقَابِ الْأُمَمِ (مترجم ص ۳۳۶)

اے احمد ﷺ رحمت نے جوش مارا تیرے
لیوں پر میں اس نے تجھے برکت دیا
ہوں تو اپن کوار حمل کر کے تیری چٹک در
تیری تعریف غالب ہے سب انہیں
تیرے قدموں میں گریرگی پچی کتاب
ایا اللہ برکت دپاں کے ساتھ مکہ کے
پہاڑ سے بھرنی زمین حمد کی حمد اور انکی
پکی بوسے سے احمد مالک ملک و ماری
زمین اور تمام امتوں کی۔ اوس کا۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اے احمد پیارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معمول خوشی و شادمان
ہے۔ تمہارے لئے تمہارا مالک پیارا سر پاکرم سر پا رحمت ہے۔ واللہ اللہ رب العالمین۔
۔ عہد مابالشب شیریں دہناں بست خدائے باہمہ بندہ وایں قوم خدا داد اند
میں تو، لک ہی کہوں گا کہ ہوا ملک کے حبیب یعنی محبوب و محبت میں نہیں میرا تیرا،

جو حضور کو اپنا مالک نہ جانے سنت کی حلاوت نہ پائے

والہذا۔ حضرت امام اجل عارف باللہ سیدی سبل بن عبد اللہ تستری رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر
امام اجل قاضی عیاض شافعی شریف، پھر امام احمد قسطلانی مواہب لدنیہ شریف قسطلانی کیر پھر
علامہ شہاب الدین خفاجی مصری نسیم الریاض پھر علامہ محمد بن عبد الہی زرقانی شرح مواہب
میں شرح و تفسیر فرماتے ہیں۔

مَنْ لَمْ يَزَوْ لَا يَمُ الْرَّسُولِ عَيْهِ فِي
جَوْهَرِ حَالِ مِمْ نِي سَلِي. اَللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ سَلَامٌ كُو
حَمِيْنِجِ اَخْوَالِهٖ وَ يَرٰى نَفْسَهٗ فِي
اِنْدَاوَالِي اَدْرَايْنِي اَبْ كُو حَضُوْر كِي مُلْكُ نَه
مِلْكُهٗ لَا يَدُوْقُ حَلَاوَةً مُّسْتَهٗ -
جَا تَهٗ وَه سَلْتُ نَبِي سَلِي اَللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ سَلَامٌ
(شُعْبَاءُ شَرِيْفُ ح ٢ ص ٥٦٣)
كِي حَلَاوَتُ سَهٗ اَمَلًا خَيْر دَارَتُ هُوْكَ -

بَابُ لَزُوْمِ مَحَبَّتِهٖ وَ نَسِيْمِ الرِّيَاضِ ج ٣

(ص ٣٣٤)

وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْغَلَمِ

فَا نَدَهٗ عَظِيْمَهٗ : اَلْحَمْدُ لَهٗ سِنُوْا كِي اَقْبَالِي ذَمْرِي - اِنْ اَيَاتُ قُوْرَاتِ وَ زَبُوْرٍ پَرِ فَقِيْرُ غَفَرِ اَللّٰهُ
تَعَالٰى سَهٗ كُو دُوْر اَيَّتُ قُوْرَاتِ وَ اَنْجِيْلُ مَبْرُكُ مِمْ چَنْدَا حَادِيْثُ كِي يَادُ مِمْ -
مُكْرَانُ كِي ذَكْرُ سَهٗ پَهْلِي اِمَامِ اَللّٰهُ تَعَالٰى اَيْكُ اَنْجِيْلُ سَهٗ كُو اَرْسَنُ لِيْجَهٗ -
تَقْوِيَةُ اِيْمَانُ فَصْلُ ثَانِي اِشْرَاكُ فِي اَعْلَمُ كِي شُرُوْعُ مِمْ لُكْهَا سَهٗ - "جِسُ كِي بَاتَهٗ مِمْ كَنْجِي
هُوْ تِي سَهٗ قَطْلُ اِي كِي اَخْتِيَارُ مِمْ هُوْ تَا سَهٗ : سَبْ چَا سَهٗ تُو كُھُوْلِي جَبْ چَا سَهٗ نَهٗ كُھُوْلِي -"
(تَقْوِيَةُ اِيْمَانُ ص ٤٦) اَتَهِي -

بَهُوْلَا تَاوَانُ لُكْھِي كُو لُكْھِي كِي اَمَكُ -

۔ کیا خبر تھی انقلاب آسماں ہو جائے گا

دینِ نجدی پامال سنیاں ہو جائے گا



بارہ حدیثیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار و تصرف

کی کنجیاں عطا ہوئیں

غریب مسکین کیا جانتا تھا کہ وہ تو چند ورقِ بعدیہ کہنے کو ہے کہ

”جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا ممتی نہیں۔“ (تقویۃ الایمان ص ۱۷۱)

یہاں اس کے قول سے تمام عالم پر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اختیار تمام عطا ہو جائے گا۔ پچارے مسکین عزیز کے دھین میں اس وقت بھی وہ ہے پستل کی کنجیاں تقسیم۔ جو جامع مسجد کی میز صیوں پر بٹا ملی پیسے پیسے بیچتے ہیں اس کی خوب میں بھی خیال نہ تھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رب جل و علانے اس بادشاہ جبر جلیل و مقتدار عظیم الٰہیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کیا کنجیاں عطا فرمائی ہیں۔ ہاں ہم سے سن اور وہ سن کہ سن ہو جا۔

آیات و احادیث عطاءے مفتح عالم

بکھنور پر نور مولائے اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

آیت ۴۴: از تورات شریف، یسعی و ابولیم دلائل النبوة، ابن عساکر حضرت ام المومنین ام المومنین سے راوی۔ میں نے کعبہ اربعہ سے پوچھا تم تورات میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت کیا پاتے ہو کہا حضور کا وصف تورات مقدس میں یہ ہے۔

مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِسْمُهُ الْمُنَوَّكِلُ محمد اللہ کے رسول ہیں ان کا نام منوکل ہے
يَسَّ فُظٌّ وَلَا عَلِيْظٌ وَلَا يَسْحَابٌ فِيْ نَدْرَسْتِ خَوْجِيْنَ نَدْرَسْتِ كَوْنِ بَارِدُوْنَ فِيْ

۱۔ خرد فرشت۔ ضرورت کی پھوٹی مانی چیریں جیسے وہ

الْأَسْوَاقِ وَأُعْطِيَ الْمَغَانِجَ لِيُفَرِّقَ
اللَّهُ بِهِ أَغْبَا عَوْرًا وَيُسْمِعُ بِهِ أَفْأَمًا
صَحْمًا وَيُفْقِمُ بِهِ السَّيِّئَةَ مَوْحَةً حَتَّى
يَنْهَلُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا
شَرِيكَ لَهُ يُعْجِبُ الْمَظْلُومَ وَيُسَعِّدُ
مَنْ أَنْ يُسْتَضَمَّ.

چدائے واسے اور کنجیاں دیئے گئے ہیں تاکہ
اللہ تعالیٰ ان کے درپے سے پھوٹی آنکھیں
میرا اور بہرے کا ان شتوا اور نیز می زبانیں
سیدھی کر دے یہاں تک کہ لوگ گواہی دیں
کہ ایک اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اس کا
کوئی ساجھی نہیں ورنہ کریم ہر مظلوم کی مدد
فرمائیں گے اور اسے کمزور سمجھے جانے سے
بچائیں گے

تخریج حدیث بیہقی فی الدلائل ج ۱ ص ۳۷۷، اس عسا کر فی الہدیب
التاریخ ج ۱ ص ۳۳۳.

آیت ۴۵ : از انجیل جیل۔ حاکم یا مادو ص ۱۰۱ اور ابن سعد دمشقی و ابو نعیم روایت
کرتے ہیں۔ امام المؤمنین محبوب، محبوب رب العالمین حضرت عائشہ صدیقہ سلی اللہ تعالیٰ
علیہا وسلم و علیہا وسلم فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت و ثناء و انجیل
پاک میں مکتوب ہے۔

لَا فَطْرٌ وَلَا غَلِيطٌ وَلَا مَخَابٌ فِي
لَا سِرَاقٍ وَأُعْطِيَ الْمَغَانِجَ مِثْلَ مَا مَوَّ
سَوَاءٌ بِسَوَاءٍ۔

نہ سخت دل ہیں نہ درشت خونہ باز ہوں
میں شور کرتے انہیں کنجیاں، عطا ہوتیں ہیں
باقی عبارت مثل توہرات مبارک ہے۔

تخریج حدیث حاکم فی المستدرک صفحہ ۶۱۳ جلد ۲۔ ابن سعد فی
الطبقات صفحہ ۳۶۰ جلد ۱۔

حدیث ۶۱: بخاری و مسلم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روئی۔ حضور مالک
الفتاح صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

فَيَنْتَ أَسَاكِسُ أَتَيْتَ بِمَفَ يَبُحْ
حَرَائِبِ الْأَرْضِ فَوَضَعَتْ فِي يَدَيَّ
میں سو رہا تھا کہ تیرا خزان کی کنجیاں دانی
کنجیاں اور میرے دونوں ہاتھوں میں رکھ
دی گئیں۔

تخریج حدیث 'بخاری فی الصحیح جلد ۱ / صفحہ ۲۱۸ / الفصل
وجلد ۲ / صفحہ ۱۰۸۰، و مسلم فی الصحیح جلد ۱ / صفحہ ۱۹۹ / اس ایسی
شبیہ فی المصنف جلد ۱ / صفحہ ۳۳۳، و احمد فی مسند ۵ جلد ۲ / صفحہ
۵۰۲، برقم ۱۰۵۲۳ و ابو نعیم فی الدلائل جلد ۱ / صفحہ ۶۸، و ابو عوامہ
فی مسندہ جلد ۱ / صفحہ ۳۹۵، و بیہقی فی السنن الکبریٰ جلد ۷ /
صفحہ ۳۸ و لالکائی شرح اصول اعتقاد اہل سنت جلد ۳ صفحہ ۷۸۵۔

حدیث ۶۲: امام احمد و ابو بکر بن ابی شیبہ سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ بکریم سے راوی
حضور مالک و بخاری صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

أَعْطَيْتُ مَا لَمْ يُعْطَ أَحَدٌ مِنَ
الْأَنْبِيَاءِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا
هُوَ؟ قَالَ نُصِرْتُ بِهَا لِرُغَبٍ
وَأَعْطَيْتُ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ
مجھے وہ عطا ہوا جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ
ملا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ کیا
ہے۔ فرمایا رغب سے میری مدد کی گئی
(کہ مہینہ بھر کی راہ پر دشمن میرا نام پاک
من کر کاٹے) اور مجھے ساری زمین کی
کنجیاں عطا ہوئیں۔

امام جلال الدین سیوطی نے اس حدیث کی تصحیح کی ہے۔

تخریج حدیث : احمد فی مسندہ جلد ۱ / صفحہ ۹۸ برقم ۷۲۳ لفظ لہ ،
وابن ابی شیبہ فی المصنف جلد ۷ / صفحہ ۳۱۱ (مکتبہ امدادیہ ملتان) ،
ولالکافی فی شرح اصول اعتقاد اہل سنت جلد ۳ / صفحہ ۷۸۵ ، پہنچی فی
السنن الکبریٰ جلد ۱ / صفحہ ۲۱۳۔

حدیث ۶۳ : امام احمد اپنی مسند اور ابن حبان ، بیہقی اور قیامی و مقدسی تصحیح متقی رحمہ اللہ اور الوعی
درہم اللہ میں سند صحیح حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ۔ حضور
ﷺ ، ہر نیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ۔

أَوَيْتُ بِمَقَالِدِ الدُّنْيَا عَلَى فَرَسٍ دُنْيَا كُنْجِيَا اِلْتَقِ كَهْزَے پر کھڑ میری
اَلْتَقِ عَلَيْهِ قَطِيقَةً مِنْ مَسَدٍ خدمت میں ضرر کی گئیں اس پر نازک
ریشم کا زین پوش با نقش و نگار پڑا تھا۔

تخریج حدیث احمد فی مسند ج ۳ / ص ۳۲۸ برقم ۱۲۵۶۷ ابن حبان
فی الصحیح ج ۹ / ص ۹۵ برقم ۶۳۳۰۔

حدیث ۶۴ : امام احمد مسند اور طبرانی معجم کبیر میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے راوی حضور پر نور ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ۔

أَوَيْتُ بِمَقَالِدِ الدُّنْيَا عَلَى فَرَسٍ دُنْيَا كُنْجِيَا اِلْتَقِ كَهْزَے پر کھڑ میری
اَلْتَقِ عَلَيْهِ قَطِيقَةً مِنْ مَسَدٍ خدمت میں ضرر کی گئیں اس پر نازک
ریشم کا زین پوش با نقش و نگار پڑا تھا۔

تخریج حدیث : احمد فی مسند ج ۲ / ص ۸۵ برقم ۵۵۷۹ لفظ لہ ،
وطبرانی فی الکبیر ج ۱۲ / ص ۲۸۶۔

علامہ خلی حاشیہ جامع صغیر میں فرماتے ہیں۔

ثُمَّ أُغْنِمَ بِهَا بَعْدَ ذَلِكَ۔ پھر یہ پانچ بھی عطا ہوئیں۔ اس کا علم بھی دیا گیا

ہو کہ اسی طرح امام جلال الدین سیوطی نے بھی خصائص کبریٰ میں نقل فرمایا: علامہ مدائن شرح فتح البصیرین امام ابن حجر مکی میں فرماتے ہیں۔ یحییٰ حق ہے۔ واللہ الحمد۔

مدد دینے اور نفع پہنچانے کی کنجیاں اور زمین و آسمان کی سب مخلوق حضور ﷺ کے قبضہ اور ساری دنیا مٹھی میں ہے

حدیث ۶۵: حدیث یہی مضمون حمد (جلد ۱ صفحہ ۳۸۶، برقم ۳۶۵۹) و ابویعلیٰ (فی مسندہ جلد ۱ صفحہ ۸۶ و حمیدی فی مسندہ جلد ۱ صفحہ ۶۸ برقم ۲۳) سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث آخر ابو نعیم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور مالک غیر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی تھیں۔

فَلَمَّا حَرَّحَ مِنْ بَطْنِي تَطَوَّتُ إِلَيْهِ فَبَادَا	جب حضور میرے حکم سے پیدا ہوئے
أَسَابِهِ مَسَاحِدًا قَدْ رَفَعَ أَصْبَعِي	میں نے دیکھا سجدے میں پڑے ہیں
كَالْمَنْصَرِّعِ الْمُتَهَوِّلِ ثُمَّ رَأَيْتُ	پھر میں نے دیکھا کہ آپ نے انگلی کو
مَسْحَابَهُ بَيْضَاءَ قَدْ أَقْبَلْتُ مِنَ السَّمَاءِ	زاری کرنے والے کی طرح اٹھا رکھا ہے
حَتَّى عَشِيَّتِهِ لَغَيْبٍ عَنْ وَجْهِ	ایک سفید امیر نے آسمان سے آکر حضور کو
ثُمَّ تَجَلَّسْتُ عَنْهُ فِي السُّرْعِ	ڈھانپ لیا کہ میرے سامنے سے غائب
وَقَدْ فَادَا أَنَا بَنِي مُلَرِّحٍ فِي ثَوْبِ	ہو گئے پھر وہ پردہ ہٹا تو میں کیا دیکھتی ہوں

صُوفِ الْيَمْنِ وَتَحْتَهُ حَرِيرَةٌ
خَصْرَاءُ وَقَدْ قَبِضَ عَلَى ثَلَاثَةِ مَقَاتِلٍ
مِنَ الْغُلُوِّ، الرُّطْبُ وَإِدْقَانُ بَقُولِ
قَبْضِ مُحَمَّدٍ عَلَى مَقَاتِلِ النَّصْرَةِ
وَمَقَاتِلِ الرِّبِّحِ وَمَقَاتِلِ الْبُورَةِ ثُمَّ
أَقْبَلَتْ مَخَابَةِ أُخْرَى حَتَّى
عَشِيَةِ فَعَبِثَ عَسَ عَيْبَى ثُمَّ
نَحَلَتْ فَاِذَا أَنَا بِهِ قَدْ قَبِضَ عَلَى
حَرِيرَةٍ خَصْرَاءَ مَطْوِيَّةً وَإِدْقَانِ
بَقُولِ بَحْ بَحْ قَبِضَ مُحَمَّدٌ عَلَى
السُّبَا كَلِّهَا ثُمَّ يَنْقُ خَلْقٌ مِنْ أَهْلِهَا
الَّذِي دَخَلَ فِي قَبْضِهِ هَذَا مُحْتَضِرٌ

کہ حضور یک اونی شید پڑے میں لیئے
ہیں اور ہر ریش میں پھونکا پھا ہے وہ
گوہر شاداب کی تین سنجیاں حضور کی مٹھی
میں ہیں اور ایک کہنے والا کہہ رہا ہے کہ
نصرت کی سنجیاں، نفع کی سنجیاں، نبوت کی
سنجیاں سب پر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے قبضہ فرمایا پھر اور اب نے آکر
حضور کو ڈھانپا کہ میری نگاہ سے چھپ گئے
پھر روشن ہوا تو کیا دیکھتی ہوں کہ ایک ہر
ریشم کا لپٹا ہوا کپڑا حضور کی مٹھی میں ہے اور
کوئی سادی پکار رہا ہے۔ واہ واہ ساری
دنیا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مٹھی میں آئی
زمین و آسمان میں کوئی مخلوق ایسی نہ رہی جو
ان کے قبضہ میں نہ آئی۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم - وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ -

الخرجه ہونعمیم کلامہ صوطی فی الحصاص ج ۱ ص ۳۸، ۳۹۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے نائب ہیں

حدیث ۶۶ - حافظ ابو زکریا یحییٰ بن عاکف اپنے مولد میں بردایت حضرت سیدہ امہ بن
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت آمنہ زہیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی رضون خازن

جنت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بعد ولادت حضور سید الکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واسپ
پردوں کے اندر لے کر گوش اقدس میں عرض کی۔

مَعَكَ مَفَاتِيحُ الْخَيْرِ فَذُ الْيُسْتِ
الْحَرْفُ وَالزُّعْفُ لَا يَسْنَعُ أَحَدُ
يَدُكَ كَتَّ الْأَوْحِلُ قُوَّةُ أَذَى وَخَافَ
قُدُّهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ يَا حَلِيقَةُ اللَّهِ
(کنز السیوطی فی الخصائص جلد ۱ صفحہ ۳۹)

حضور کے ساتھ عمرت کی کنجیوں ہیں
رعب و دبدبہ کا یا نہ حضور کو پہنایا گیا
ہے جو حضور کا چہ چاہنے گا اس کا دل ڈر
جائے گا اور بگر کا نپ اٹھے گا اگرچہ
حضور بوند رکھا ہو، بے اللہ کے نائب

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْكَ وَعَلَى آلِكَ وَسَلَّمَ۔ ایہا کی آنکھ میں نور ہو تو اللہ کا
نائب ہی کہنے میں سب کچھ آتا ہے، اللہ کا نائب ایسا ہی تو چاہئے کہ جس کا نام محمد ہے وہ کسی
چیز کا حق نہیں۔ ایک دنیا کے کتے کا نائب کہیں کا صوبہ اس کی طرف سے وہاں کے سیاد
سید کا مختار ہوتا ہے۔ مگر اللہ کا نائب کسی پتھر کا نائب ہے۔

وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ۔ بے دانتوں نے اللہ ہی کی قدر نہ جانی لا واللہ، اللہ کا
نائب اللہ کی طرف سے اللہ کے ملک میں تصرف نام کا اختیار رکھتا ہے۔ جب تو اللہ کا نائب
کہلایا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

آخرت میں عزت دینا حضور کے اختیار میں ہے

حدیث ۶۷: امام داری اپنی سنن میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، حضور مالک
جنت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ حُرُوحًا إِذَا مَعْتُوا
وَأَنَا قَائِدُهُمْ دَاقِدُوا وَأَنَا حَصْبُهُمْ

میں سب سے پہلے قبر سے باہر آؤں گا جب
وگ تھائے جائیں گے اور میں ان کا

إِذَا انْشَرُّوا وَأَسَامَتْشِعُهُمْ
 ادْمُتُّوا وَأَنَا مُبْتَزُّهُمْ أَذَا يَبْتُؤُا
 الْكَرَامَةُ وَالْمَعَانِيحُ
 يَوْمَئِذٍ يَدِي وَلِوَاءُ يَوْمَئِذٍ يَدِي
 الْحَبِيبُ -
 خشتوا ہوں جب وہ حاضر بارگاہ ہوں گے اور
 میں اس کا خلیف ہوں جب وہ درخورد ہوں
 گے اور میں ان کا شفع ہوں جب وہ محبوس
 ہوں گے اور میں خوشخبری دینے والا ہوں
 جب وہ ناامید ہوں گے عزت اور کنجیاں
 اس دن میرے ہاتھ ہوگی۔ اور لواۃ الحمد
 اس دن میرے ہاتھ ہوگا۔

والحمد لله رب العالمین۔

تحریج حدیث ۱۰ دارمی فی السنن ج ۱ ص ۳۵ برقم ۳۸ وترمذی فی
 الجامع ج ۲ ص ۲۰۱ مشکوٰۃ ص ۵۱۴ لفظہ .

شکر اس کریم کا جس نے عزت دینا اس دن کے کاموں کا اختیار پیارے رؤف ورحیم
 کے ہاتھ میں رکھا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اس لئے شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مدارج شریف میں
 فرماتے ہیں۔ دریں روز خدا ہر گرد کو دے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نائب مالک یوم الدین
 ست روز روز اوست و حکم حکم او بحکم رب العالمین۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے جنت و تار کی کنجیاں حضور کو عطا ہوں
 گی اور حضور کی سرکار سے حضرت صدیق و فاروق کو

حدیث ۶۸ : ابن عبد ربہ کتاب بیۃ الحبس میں حضور پر نور افضل الصلاۃ اللہ

تسلیمات ملیہ فرماتے ہیں۔

بَسَّطُ لِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِسْرَاطًا عَلَى
الْبَصْرَاطِ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَى أَنْ
قَالَ ، ثُمَّ بَاتَنِي مَلَكٌ فَبَيَّنَ عَلَيَّ
أَوَّلَ مِرْقَاهِ مِنْ مِجْرِي فَبَدَى
مَعَاشِرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ عَرَفَنِي فَقَدْ
عَرَفَنِي وَمَنْ لَمْ يَعْرِفَنِي فَأَنَا
مَالِكٌ خَازِنُ مَا رَأَى اللَّهُ أَمْرِي
أَنْ أَدْفَعَ مَقَاتِلَهُمْ إِلَيَّ مُحْتَدٍ
وَأَنْ مُحْتَدًا أَمْرِي أَنْ أَدْفَعَ إِلَيَّ
أَبْنِي بِكَرْهَاءَ أَشْهَدُ وَأَمَّا
أَشْهَدُ أَنْ يَفْقَ مَا لَكَ أَحَرُّ ثَابِتِي
مِرْقَاهِ مِنْ مِجْرِي فَبَدَى
مَعَاشِرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ عَرَفَنِي فَقَدْ
عَرَفَنِي وَمَنْ لَمْ يَعْرِفَنِي فَأَنَا
رِضْوَانُ خَازِنُ الْحَسَنِ إِنَّ اللَّهَ
أَمْرِي أَنْ أَدْفَعَ مَقَاتِلَهُ إِلَيَّ
مُحْتَدٍ وَأَنْ مُحْتَدًا أَمْرِي أَنْ
أَدْفَعَ هَذَا إِلَيَّ بِكَرْهَاءَ أَشْهَدُ

روز قیامت سراط کے پاس ایک منہ چھپایا
جائے گا پھر ایک فرشتہ آکر اس کے پس
زینہ پر کھڑا ہو گا اور دعا کرے گا (اے
گروہ مسلمانان) جس نے مجھے پیچھا
نے مجھے پہچانا اور جس نے نہ پہچانا تو میں
مالک واروغہ دوزخ ہوں اللہ تعالیٰ نے
مجھے حکم دیا ہے کہ جہنم کی کھجیاں محمد صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو دے دوں اور محمد صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ ابو بکر صدیق کو
سپرد کردوں ہاں ہاں گواہ ہو جاؤ ہاں ہاں
گواہ ہو جاؤ پھر ایک اور فرشتہ دوسرے
زینہ پر کھڑا ہو کر پکارے گا اے گروہ
مسلمین جس نے مجھے پیچھا اس نے جانا
اور جس نے نہ جانا تو میں رضوان اور
واروغہ جنت ہوں مجھے اللہ نے حکم دیا ہے
کہ جنت کی کھجیاں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کو دے دوں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کا حکم ہے کہ ابو بکر کو سپرد کردوں ہاں

ہا ہ اشہدو الخدیث - ہاں گواہ ہو گیا ہاں ہاں گو دہو جاؤ۔

اور وہ العلامة ابراہیم بن عبد اللہ المدنی الشافعی فی الباب السابع من کتاب التحقیق فی فضل الصدیق من کتابہ الا کتھا فی فصل الاربعہ الخلفاء۔

حدیث ۶۹: حافظ ابوسعید عبد الملک بن عثمان کتاب شرف النبوة (باب السابع ص ۹۷، ۲۸۰) میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حنفی پر نور سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اذا کان یوم القیامة جمع اللہ
لاولئس والاعبرئس ویؤتی
بمہربن من یؤر فیض احدهما
عن یمن العرش والآخر عن
یسارہ ویعلو ہما شخصان
فیادی الی عن یمن العرش
معاشر الخلائق من عرفی فقد عرفی
ومن لم یعرفی قانا رضوان
ح رن البتہ ان اللہ امری ان
اسلم مقایح البتہ الی محمد و
ان محمد امیر ان اسلمہا الی
انی ینکر و عمر لید جلا محبتہما

روز قیامت اللہ تعالیٰ سب انگوں
پچھلوں کو جمع فرمائے گا اور دو شہر نور
کے لاکر عرش کے داہنے بائیں بچائے
جائیں گے ان پر دو شخص چڑھیں گے
وہ دال پکارے گا اے جماعت مخلوق
جس نے مجھے پہچانا اس نے پہچانا اور
جس نے نہ پہچانا تو میں رضوان داروغہ
بہشت ہوں مجھے اللہ عزوجل نے حکم دیا
کہ جنت کی کنیوں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کو سپرد کر دوں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ابو بکر و عمر کو دوں

اِنْ مُحَمَّدًا اَمْرِي اَنْ اَسْلِمَهَا اِلَى
 اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ لِيَدْخُلَا مَجِيْمَا
 النِّجَةِ اَلَا فَاشْهَدُوْنِي بِكَ دِي
 اَلْبَيْتِ عَنْ يَسَارِي الْعَرْشِ
 مَدِيْرُو الْاَحْلَانِ مَنْ عَرَفَنِي فَقَدْ
 عَرَفَنِي وَمَنْ لَمْ يَعْرِفَنِي
 فَاسَا مَالِكٌ حَاِزِنُ النَّارِ اِنَّ اللّٰهَ
 اَمْرِي اَنْ اَسْلِمَ مَقَاتِيْعَ النَّارِ اِلَى
 مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدٍ اَمْرِي اَنْ
 اَسْلِمَهَا اِلَى اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ
 لِيَدْخُلَا مَجِيْمَا اَلَا فَاشْهَدُوْا

کہ وہ اپنے دوستوں کو جنت میں داخل
 کریں سنتے ہو گواہ ہو جاؤ پھر یا میر
 والا پکارے گا اسے جماعت مخلوق جس
 نے مجھے پہچانا اور جس نے نہ پہچانا تو
 میں مالک داروغہ دوزخ ہوں مجھے اللہ
 عزوجل نے حکم دیا کہ دوزخ کی کھجیاں
 محمد ﷺ کو سپرد کروں اور محمد ﷺ نے
 حکم دیا کہ ابو بکر و عمر کو دوں کہ وہ اپنے
 دشمنوں کو جہنم میں داخل کریں سنتے ہو
 گواہ ہو جاؤ

واورده ايضا في الباب الرابع من كتاب الحديث الفرعي في فضل الشيخين ابى بكر وعمر من كتاب
 الاكفاء - يعنى هي اس حديث كى ابو بكر شفعى فى غيلانيات (سنو ٥٩-٦٠) من
 روايت كى -

بِنَا ذِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ اَيُّنْ
 اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
 تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيُوْنِي
 بِالْحُلُقَاءِ وَصِيَّ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ
 فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُمْ اَدْخِلُوْا مَنْ

روز قیامت ندا کی جائے گی کہاں ہیں
 اصحاب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں
 خلفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہم رہے جائیں
 گے۔ اللہ عزوجل اس سے فرمائے گا تم
 جسے چاہو جنت میں داخل کرو اور جسے

يُسْتَمُّ النَّجَّةَ وَدَعُوا مَنْ شِئْتُمْ - چاہو چھوڑ دوں۔

ذکرہ العلامة الشہاب الحفاجی فی مسمیہ الریاض جلد ۳ صفحہ ۶۴ اللفظ
لہ / شرح شفاء لا مام القاضی عیاض فی فصل ما اطلع عبدہ النبی صلی اللہ
عالیٰ علیہ وسلم من الغیوب وقال لو ما هو بمعناہ۔

مولیٰ علی قسیم النار ہیں

حدیث ۷۰۷ : ولہذا سیدنا مولیٰ ملی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کرمیم نے فرمایا۔

تَفِیْئُ النَّارِ میں قسیم دوزخ ہوں،

یعنی وہ اپنے دوستوں کو جنت اور عداؤ کو دوزخ میں داخل فرمائیں گے۔ رَوَاهُ شَادَانُ
لِفَضْلِی عَنْهُ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فِی حُرُوءِ رَدِّ الشَّمْسِ حَعْنًا لِلَّهِ بِمَعْنٍ
وَالَاہُ کَمَا یَجِبُہُ وَیَرُدُّ صَاہُ بِحَاوِ حَمَالٍ مُّحِیَّہُ اَمِیْن۔

تخریج حدیث۔ کذا ہندی فی کمر العمال ج ۱۳ ص ۱۵۲، حدیث سیر
۳۶۳۷۵۔

بلکہ امام اجل قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے اسے احادیث حضور دار سلوات اللہ تعالیٰ
وسلامہ علیہ میں داخل کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت مولیٰ علی کو قسیم
النار فرمایا۔ ﴿﴾ شفاء شریف میں فرماتے ہیں۔

قَدْ حَرَّحَ أَهْلُ الصَّحِيحِ وَالْأَيْمَةِ بِكِ اسحاب صحاح وائتمہ حدیث نے وہ
مَا أَعْلَمَ بِهِ أَصْحَابُهُ صَلَّى اللَّهُ حَدِیْثِ رَوَاہِتِ کِیْسِ جِنِّ مِیْنِ مِصْطَفٰی صَلٰی اللہ
تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمُ مِمَّا وَعَدَهُمْ بِہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمُ نے اپنے صحابہ کو غیب کی

مِنَ الطَّهَّوْرِ عَلَى أَعْدَائِهِ رَاسِي
قَوْلِهِ يَوْ قَتَلَ عَلِيٌّ وَأَنَّ شَقَاقًا
الَّذِي يَحْبِبُ هِدْيَهُ مِنْ هِدْيَةِ أُنَى
لِحَيْتِهِ مِنْ رَأْيِهِ وَأَنَّهُ قَبِيْمٌ لَّارٍ
يُدْحِلُ أَوْيَاةَهُ الْخَبَّةَ وَأَعْدَاءَهُ
النَّارِ۔
(صواعق مع صواعق بسم الرضا)
ج ۳ ص ۱۶۳، ۱۶۴

خبریں دیں۔ مثلاً یہ وعدہ کہ دو دشمنوں پر
غالب آئیں گے اور مولیٰ علی کی شہادت
اور یہ کہ بد بخت ترین امت ان کے سر
مبارک کے خون سے ریش مطہر کر دے گا
اور یہ کہ مولیٰ علی حسین و زین العابدین
دوستوں کو بہشت اور اپنے دشمنوں کو
دوزخ میں داخل فرمائیں گے۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ وعنہ آئین۔ نسیم میں عبارت نہایت
اَنَّ عِبَادَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ لَا قَبِيْمٌ لَّارٍ۔
ذکر کر کے فرمایا اَبْنُ الْاَثِيْرِ ثَبَقَهُ وَمَا ذَكَرَهُ عَلِيٌّ لَا يُقَالُ مِنْ قِتْلِ الرَّايِ
فَهُوَ لِي حُكْمِ الْمَرْفُوعِ اِدَّ لَا مَحَالَ فَيُوَلِّا جَنَّتَهَا د۔ (بد ۳ سفر ۱۶۳)
اقول : كَلَامُ السَّيِّمِ اَنَّهُ لَمْ يَزَلْ مَرْوِيًّا عَنْ عِيٍّ فَاحَالَ عَلِيٌّ وَثَاقَهُ اَبْنِ
الْاَثِيْرِ وَقَدْ ذَكَرْنَا تَحْوِيْلَهُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔

مدارج شریف میں ہے۔ آمدہ است کہ ایستادہ میکند اورا پروردگار دے یمین عرش
دورروایے بر عرش دورروایے بر کرسی دی سپارد بولے کلید جنت۔

ملاحی ذرا انصاف کی کنجی سے دیدہ عقل کے کواڑ کھول کر سنجیاں دیکھئے جو، ملک
شہنشاہ قدیر جل جلالہ نے اپنے نائب اکبر خلیفہ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، عطا فرمائی
ہیں۔ خز، نور کی سنجیاں، زمین کی سنجیاں، نیا کی سنجیاں، نصرت کی سنجیاں نفع کی سنجیاں،

جنت کی کنجیاں، نار کی کنجیاں، ہر شے کی کنجیاں، اور اب اپنا وہ بٹائے جان اقرار یاد کیجئے۔
”جس کے ہاتھ کنجی ہوتی ہے قفل اسی کے اختیار میں ہوتا ہے۔ جب چاہے کھولے جب
چاہے نہ کھولے۔“ (توقہ الایمان صفحہ ۷۶)

و کچھ محنت، الہی دین قائم ہوتی ہے۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فصل دوم

احادیث منیفہ میں

وصل پر مشتمل

وصل اوّل

اعظم و جل محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف جا نغز اسناد میں جن سے ایمان کی جان
میں جان آئے، یقین کی آنکھ نورایات پائے۔ وہاں توفیق۔

اللہ و رسول جل و علا ہی اللہ علیہ وسلم نے غنی کروایا

حدیث ۱۷۱ بخاری شریف میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے جب ابن جمیل
نے زکوٰۃ دینے میں کمی کی سید عالم مغنی اکرم ﷺ نے فرمایا۔

مَا يَنْقُصُ اَنْتُمْ جَمِيعًا اِلَّا اَنْتُمْ كُنَّا
فَقَبْرًا فَاعْصَاةَ اللّٰهِ وَرَسُوْلَهُ
(جل جلالہ و علیہ السلام)

ترجمہ حدیث بخاری فی الصحیح جلد ۱ صفحہ ۱۹۸ و احمد فی مسند
جلد ۲ صفحہ ۳۲۴ مرقہ ۷۲۶۷ و مسند فی الصحیح صفحہ ۳۱۶ جلد ۱

اللہ ورسول جل و علا علیہ وسلم حافظ و نگہبان ہیں

حدیث ۷۲ : فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم

اللَّهُ وَرَسُولُهُ مُؤَلَّى مَنْ لَا مُؤَلَّى لَهُ
جس کا کوئی نگہبان نہ ہو اللہ ورسول اس
کے نگہبان ہیں۔

الترمذی و حسنہ و ابن ماجہ عن امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ
بڑے بڑے محدثین میں اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں۔ اے حافظ میں لا
حافظ لہ یعنی ارشاد حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جس کا کوئی حافظ نہیں اللہ ورسول اس
کے محافظ ہیں۔

تخریج حدیث۔ ترمذی فی الجامع جلد ۲ / صفحہ ۳۱ لفظ لہ و ابن ماجہ فی
السنن صفحہ ۲۰۱، و مسانی فی السنن الکبری جلد ۲ / صفحہ ۷۶، برقم
۶۳۵۱ و بیہقی فی السنن الکبری جلد ۶ / صفحہ ۲۱۳، ۲۱۵، و ابن حبان
فی الصحیح جلد ۸ / صفحہ ۶۱۲ دارقطنی فی السنن جلد ۲ / صفحہ ۸۵
و حاکم فی المستدرک جلد ۲ / صفحہ ۳۳۳، و عبدالرزاق فی المصنف
جلد ۱۰ / صفحہ ۲۸۵ و احمد فی مسندہ صفحہ ۲۸ / جلد ۱ برقم ۱۸۹
و صفحہ ۳۶ / جلد ۱ برقم ۳۲۳۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا و آخرت میں کارساز ہیں

حدیث ۷۳۔ کہ جب سیدنا حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی حضور پر نور

صلی اللہ علیہ وسلم ان کے یہاں تشریف لائے اور ان کے قیم بچوں کو خدمت اقدس میں یاد فرمایا وہ حاضر ہوئے حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہا سے یہاں کر کے فرماتے ہیں

فَجَاءَتْ أُمَّ قَلْدٍ كَرَّتْ يَتِيمًا
وَجَعَلَتْ تَفْرَحُ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبْلَةُ
تَحَابِسُ عَلَيْهِمْ وَأَنَا وَلِيُّهُمْ فِي
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔

میری ماں نے حاضر ہو کر حضور پناہ
بیکساں صلی اللہ علیہ وسلم سے ہماری قیمی
کی شکایت عرض کی حضور اقدس صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کیا ان پر جتنی کا
امید کر رہی ہے حالانکہ میں ان کا ولی
کار ساز ہوں دنیا و آخرت میں۔

احمد والطبرانی ابن عساکر رضی اللہ عنہ۔

غم غم غم غم غم غم غم غم
والی و سولی و دیش توی

تخریج حدیث: احمد فی مسند جلد ۱ صفحہ ۲۰۲، ۲۰۵، ۲۰۸ برقم ۱۷۵۰

لفظ لہ و ابن عساکر فی تاریخ مدینہ دمشق جلد ۲ صفحہ ۲۵۶

حدیث ۴۷۱۔ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم

حُبُّ أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرُ مِنَ الْإِيمَانِ
وَبُغْضُهُمَا كُفْرٌ وَ حُبُّ الْأَنْصَارِ
مِنَ الْإِيمَانِ وَ بُغْضُهُمْ كُفْرٌ وَ حُبُّ
الْعَرَبِ مِنَ الْإِيمَانِ وَ بُغْضُهُمْ كُفْرٌ
وَمَنْ سَتَّ أَصْحَابِي فَقَلْبُهُ لَعْنَةُ اللَّهِ

محبت ابو بکر و عمر کی ایمان سے ہے اور ان کا
بغض کفر اور محبت انصار کی ایمان سے ہے اور
ان کا بغض کفر اور محبت عرب کی ایمان سے
ہے اور ان کا بغض کفر اور جو میرے اصحاب کو
برا کہے اس پر اللہ کی لعنت اور جہنم کے معاند
میں میرے لحاظ رکھے میں روز قیامت اس کا

وَمَنْ حَفِظَنِي فِيهِمْ فَأَنَا أَحْفَظُهُ يَوْمَ حَافِظِي دُعَايَا نَوَلِ كَا۔

الْقِيَمَةِ۔

وَاللّٰهُ الْخَوْدُ ابن عساکر عن جابر وحی اللہ عنہ

تخریج حدیث: دیلمی فی مسندہ ج ۲ ص ۲۲۵ مرقم ۲۷۱۹، واس

عساکر فی تاریخ مدینہ دمشق ج ۳ ص ۲۲۲

حدیث ۷۶۷۵ : دنیا کی ظاہری زینت و ملازمت اور مال طلال کا کراچی جگہ فرج

کرنے کی خوبی اور حرام کا کریری جگہ اٹھانے کی برائی بیان فرما کر فرماتے ہیں۔

صلی اللہ علیہ وسلم

وَرَبُّ مَنْجُوْنٍ فِيمَا شَاءَتْ اور بہت اللہ اور رسول کے مال سے

نَفْسُهُ مِنْ مَّالِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ لَيْسَ اپنے نفس کی خواہشوں میں ڈوبنے

والے ہیں جن کیسے قیامت میں نہیں مگر

آگ۔

احمد والترمذی وقال حسن صحيح عن حوله بن قيس والبيهقي في

الشعب عن ابن عمر وحی اللہ عنہ۔

تخریج حدیث: احمد فی مسندہ ج ۶ ص ۳۷۸ مرقم ۲۷۶۶۵ لفظ

لہ، ص ۳۶۳ مرقم ۲۷۵۹۳ و مرقم ۲۷۵۹۵ ص ۳۱۰ مرقم ۲۷۸۶۰ و

ترمذی فی الجامع جلد ۲ / صفحہ ۶۲ بیہقی فی الشعب جلد ۷ صفحہ ۲۷۹

حدیث ۷۶۷۵۔ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَا نَعْبِيْ مَالًا قَطُّ مَا نَعْبِيْ مَالًا لِّمَنِيْ بِكَوْرٍ مجھے کسی مال نے وہ نفع نہ دیا جو ابوبکر کے

مال نے دیا۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ روئے اور عرض کی

قُلْ أَنَا وَمَالِي إِلَّا نَكَتْ يَارَسُولُ میری جان و مال کا، لک حضور کے رسول اللہ۔

احمد فی مسند مسند صحیح عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

تخریج حدیث: احمد فی مسند جلد ۲ صفحہ ۲۵۳ برقم ۷۳۳۹ لفظ لہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم جان و مال کے مالک ہیں

حدیث ۷۸ آیت کریمہ۔ قُلْ لَا أَنسَلُكُمْ عَلَيْهِ خُرًا إِلَّا الْوَدْعَةُ فِي الْقُرْبَى (ب ۲۵، شوری، ۲۲)

کے اسباب نزول میں مروی انصار کرام رضی اللہ عنہم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور عاجزی کرتے ہوئے گھٹنوں کے بل کھڑے ہوئے اور عرض کی۔

أَمْوَالَنَا وَمَا فِي أَيْدِينَا لِلَّهِ ہمارے مال اور ہمارے ہاتھوں میں جو کچھ ہے سب اللہ و رسول کا ہے وَرَسُولِهِ

ابناء جریر و ابی حاتم و مردویہ عن مقسم عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

تخریج حدیث: ابن جریر فی تفسیرہ جز ۲۵/صفحہ ۱۶ و کد فی دستور جلد ۶ صفحہ ۶

حدیث ۷۹: کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے روز حین زمان و صیوں نبی

ہوا زن کو اسیر فرمایا اور اسوال و غلام و کنیز بجاہدین پر تقسیم فرمادیے اب سرداران قبیلہ اپنے

اہل و عیال و اسوال حضور سے مانگتے کو حاضر ہوئے زبیر بن صردہ جی رضی اللہ عنہ نے عرض کی

أَمْسُ عَلِيًّا رَسُولَ اللَّهِ فِي كَرَمٍ فَوَيْكَ الْمَرْءُ تَوْخُوهُ وَ تَذْجِرْ

مَعْرِقًا ضَمْلَهَا فَنِي ذَهْرَهَا عِزٌّ

أَمْسُ عَلَى يَصْطِفِي قَدْ عَاقَبَهَا قَدْزٌ

بَقِيَتْ لَنَا الذَّهْرُهَا فَأَعْلَى حَرْنِ

إِنْ لَمْ تُدَارِكْهُمْ نَعْمَاءُ تَشْرُهَا

یا رسول اللہ ہم پر احسان فرمائیے اپنے کرم سے حضور ہی وہ مرد کامل و جامع فواضل و ہی من

و مثال ہیں جن سے ہم امید کریں اور جنہیں وقت مسیبت کیسے و خیر و بنا میں احسان

فرمائیے اس خاندان پر کہ قدر جس کے سڑے آئے اس کی جماعت تتر بتر ہو گئی اس کے

دقت کی حالتیں بدل گئیں یہ بد حالیوں ہمیشہ کیسے ہم میں غم کے وہ مرثیہ خواں باقی رکھیں گی

جن کے دلوں پر رنج و غیظ مستولی ہوگا اگر حضور کی نعمتیں جنہیں حضور نے عام فرمادیا ہے ان

کی مدد کو نہ پہنچیں تو ان کا کہیں ٹھکانا نہیں اسے آزمائش کے وقت تمام جہان سے زیادہ عقل

والے (صلی اللہ علیہ وسلم)

يَا شُعَارِ بْنَ كَرَسٍ اِرْحَمِ صَليَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَرَمَا يَا جَوْ كَحْمِ مِرْ رَ لَوْرِي عِبْدَ الْمَطْلَبِ كَ

جَمْعِ مِ يَا وَه مِ يَنْ تَمْهِي بِمِشْ دِ يَا

قَرِشِ نَ عَرْضِ كِ جَوْ كَحْمِ هَامَا بَعْدَ سَبْ

اللّٰهُ كَا هَ لَوْر اللّٰهُ كَ رَسُوْلِ كَا هَ بَ الْاَنْصَارِ

نَ عَرْضِ كِ جَوْ كَحْمِ هَامَا هَ وَ سَبْ اللّٰهُ كَا

مَا كَانَ لَنَا فَهَوَ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل کی اُمید

حدیث ۸۱: ایک اعرابی نے خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی۔

أَبَاكَ وَالْعَذْرَاءُ يَذِمُّنِي لِبَانِهَا وَقَدْ شُعِلَتْ أُنْمُ الْقَيْسِي عَنِ الْعَلْفِ
وَأَلْفَى بِكَفِّهِ الْعَبِي أَشْكَابِي مِنَ الْخَوْجِ صُعُفًا مَا يُعْمَرُ وَلَا يُخْلِي
وَلَأَشْنَى مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ عِنْدَنَا يَنْوِي الْجَنْطِلِ الْعَامِي وَالْعَلْهَرِ الْعَسَلِ
وَلَيْسَ لَنَا إِلَّا إِلَيْنِكَ فَرَاظَنَا وَابْنُ فِرَازٍ السَّاسِ إِلَّا إِلَى الرَّسَلِ

ہم در دولت پر شدتِ قحط کی ایسی حالت میں حاضر ہوئے کہ جو کواری بڑیاں ہیں۔ جنہیں اُن کے والدین بہت عزیز رکھتے تھے ناداری کے باعث خدوہ رکھنے کی طاقت نہیں کام کاج کرتے کرتے ان کے سینے شق ہو گئے) اُن کی چھاتی سے خون بہ رہا ہے۔ مائیں بچوں کو بھول گئی ہیں جو ان قوی کو اگر کوئی لڑکی دونوں ہاتھوں سے دھکا دے تو ضعف گر سکی سے عاجزانہ زمین پر ایسا گر پڑتا ہے کہ منہ سے کڑی میٹھی کوئی بات نہیں نکلتی اور ہمارے ہاں لوگوں کے کھانے کی کوئی چیز نہ تھی سوائے ردی تموں اور شہد کے ہمارا حضور کے سوا کون ہے جس کے پاس مصیبت میں بھاگ کر جائیں اور خود مخلوق کو جائے پناہ ہے ہی کہاں مگر رسولوں کی بارگاہ میں صلی اللہ علیہ وسلم یہ فریاد سن کر حضور رحمت عالم ﷺ فوراً یہ نہایت غلٹ منبرِ اطہر پر جلوہ فرما ہوئے اور دونوں دستِ مبارک بلند فرما کر اپنے رب عزوجل سے پانی مانگا ابھی وہ پاک مبارک ہاتھ جھک کر گلوئے پر نور تک نہ آئے تھے تھماں اپنی بکلیوں کے ساتھ اُٹھ اور بیرونِ شہر کے لوگ فریاد کرتے آئے کہ یا رسول اللہ ہم ڈوبے جاتے ہیں۔ حضور نے فرمایا حوالیسا لا علیسا۔ ہمارے گرد و برس ہم پر نہ برس فوراً بر دینے پر سے کھل گیا آس پاس گھرا تھا اور مدینہ طیبہ پر سے کھل ہوا یہ لحظہ فرما کر حضور

اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خندہ دندان نما کیا اور فرمایا اللہ کیسے ہے خولی ابو طالب کی اس وقت وہ زندہ ہوتا تو اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں کون ہے جو ہمیں اس کے اشعار سنائے مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کی یا رسول اللہ شاید حضور یہ اشعار سننا چاہتے ہیں جو ابو طالب نے نعت اقدس میں عرض کئے تھے کہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم تیسوں کے جائے پناہ بیواؤں کے نگہبان ہیں

وَأَبْيَضُ مُسْتَقْفَى الْعَمَامِ بِوَجْهِهِ لِنَعَالِ الْيَتَامَى عِزَّةً لِلْأَرْبَابِ

بِنُورِهِ الْهَلَالُ مِنْ آلِ هَاشِمٍ فَهُمْ عِنْدَهُ فِي بَيْتِهِ وَمَوْضِعِهِ

وہ گورے رنگ والے کہ اس کے منہ کے صدف تھے اور کا پانی مانگا جاتا ہے تیسوں کے جائے پناہ بیواؤں کے نگہبان بنی ہاشم (جیسے غیور ہوگ) تباہی کے وقت ان کی پناہ میں آتے ہیں ان کے پاس ان کی محنت و فضل میں بسر کرتے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا أَجَلُ ذَلِكَ أَرَدْتُ هَذَا يَكُونُ نَظْمٌ فِي مَقْصُودِي صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعَانَا بِحَاجَتِهِ عِنْدَهُ الْعَيْتُ الرَّافِعُ الْأَعْمَ أَمِينُ - التَّهْفِيفِيُّ فِي الدَّلَائِلِ بِسَبِّ صَالِحٍ كَمَا أَفَادَهُ حَاطِطُ الشَّارِ الْعُشْقَلَانِيُّ وَالَّذِي لَمْ يَكُنْ فِي مَسَدِ الْفَرْدَوْسِ كَلَامًا عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

بہیقی فی الدلائل السورة حلد ۶ صفحہ ۱۴۱ وندابہ والہامہ حلد ۶

صفحہ ۹۱

یہ حدیث نفیس بحمد اللہ تعالیٰ اول تا آخر شفاء مومنین وشفائے منالیقین ہے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پسند فرمودہ اشعار میں یہ الفاظ خاص ہمارے مقصود رسالہ ہیں کہ حضور کے سوا ہمارا کوئی نہیں جس کے پاس مصیبت میں بھاگ کر جائیں خلق کیسے جائے

پناہ نہیں سوا بارگاہ انبیاء علیہم السلام والاشقا کے وہ گورے رنگ والا پیرا جس کے چاند سے
منہ کے صدقے میں سینہ اترتا ہے وہ قیسوں کا حافظہ وہ بیچوں کا نگہبان و دلجو و مادیات کا بڑے
بڑے تباہی کے وقت ان کی پناہ میں آکر اس کی نعمت اس کے فضل سے چین کرتے ہیں۔
صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث ۸۲: کہ جبرائیل کے احوال قیمت حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش و دیگر اقوام
عرب کو بلا فرمائے اور انصار کرم نے اس میں سے کوئی شے نہ پائی انہیں (اس خیال سے
کہ شاید حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم پر اب وہ نظر توجہ و کرم نہ رہی شاید اب اپنی قوم
قریش کی طرف زیادہ انتفاع فرمائی مستحقانے سنت عشق کہ دوسروں پر عطف محبوب
زائد دیکھ کر رنجیدہ و کبیدہ ہوتے ہیں) احوال گزار یہاں تک کہ بعض کی زبان پر بعض کلمات
شکایت آمیز آئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا خاطر انور پر ناگوار گزارا انہیں جمع کر
کے ارشاد فرمایا۔

کیا میں نے تمہیں (نہ پایا) گمراہ پس	أَلَمْ أَجِدْكُمْ ضَلَّاءَ لَا هَدًى لَكُمْ
اللہ عز و جل نے تمہیں راہ دکھائی پس وہ	اللَّهُ فَجَعَلُوا يَقُولُونَ نَعُوذُ بِاللَّهِ
پکارنے لگے کہ ہم اللہ اور اس کے	مِنَ غَضَبِ اللَّهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ
رسول ﷺ کی ناراضگی سے اللہ کی پناہ	يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَمْ أَجِدْكُمْ عَالَةً
مانگتے ہیں اے گروہ انصار کیا میں نے	فَأَغَاكُمْ اللَّهُ
تمہیں نہ پایا محتاج اللہ عز و جل نے	
تمہیں تو ہماری دی	

(ابن ابی شیبہ فی المصنف جلد ۸ صفحہ ۵۵۳)

اور صحیح بخاری صحیح مسلم و مسند امام احمد میں یوں ہے۔

بِأَمْرِ مَعْشَرِ الْأَنْصَارِ الْمَاحِدِ كَمْ
صَلَاةً فَهَدَّكُمْ اللَّهُ بِي وَكُنْتُمْ
مَنْفَرِقِينَ فَالْفُكْمُ اللَّهُ بِي وَعَالَةً
فَاغَاكُمُ اللَّهُ بِي

اے گردو انصار کی میں نے نہ پایا تمہیں
گمراہ پس اللہ عزوجل نے تمہیں
میرے ذریعے سے ہدایت کی اور
تمہارے آپس میں پھوٹ تھی اللہ نے
میرے وسیلے سے تم میں موافقت کر دی
اور تم محتاج تھے اللہ عزوجل نے میرے
واسطے سے تمہیں تو مگر ہی بخشی۔

رواہ عن عبد الله بن زيد بن عاصم و نحوه لا حمد عن اس و له ولعبد
بن حميد و الصياء عن ابى سعيد رضى الله عنهم انصار كرام هم كل على عرض
کرتے جاتے تھے۔

سَعَوْذُ بِاللَّهِ مِنْ عَصَبِ اللَّهِ وَ مِنْ
عَصَبِ رَسُولِهِ

ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ اللہ کے غضب اور
رسول اللہ کے غضب سے (جل جلالہ وسلم)

حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا تُجِيبُوْنِي (احمد) جواب کیوں نہیں دیتے
مجھے انصار نے عرض کی۔

تخریج حدیث: بحاری فی الصحيح کتاب المغازی برقم ۳۳۳۰ دار السلام
ربا ص ۱، و مسلم فی اسکوۃ جلد ۱ / صفحہ ۳۲۹ عن عبد الله بن زيد
واحمد لی مسندہ جلد ۳ / صفحہ ۳۲ عن عبد الله بن زيد و بیہقی فی السنن
الکبری جلد ۶ / صفحہ ۳۳۹ و عن عبد الله بن زيد فی المسند لابن ابی

اللہ و رسول کا فضل بڑا ہے

اللہ ورسولہ آمن و افضل
اللہ اور رسول کا احسان زائد ہے اللہ و
رسول کا فضل بڑا ہے۔

حضور نے فرمایا تم جواب چاہو تو جواب دے سکتے ہو انصار کرام روئے اور بار بار عرض
کرنے لگے۔

اللہ ورسولہ آمن و افضل
اللہ اور رسول کا احسان زائد ہے اللہ ورسول
کا فضل بڑا ہے۔

(ابوہکمر بن ابی شیبہ فی مصنفہ عن ابی سعید بن الحدادی رضی اللہ تعالیٰ
عہ۔)

مصنف جلد ۱۳، کتاب المعاری صفحہ ۵۲۷، ۵۲۸ و مسند احمد جلد ۴
صفحہ ۲۲ عن عبد اللہ بن ربیعہ برقم ۱۶۵۸۳ و جلد ۳ صفحہ
۷۷ برقم ۱۷۵۳۱ عن ابی سعید۔

تین حدیثیں کہ زمین کے مالک اللہ اور رسول ہیں

حدیث ۸۳:- کہ فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم

مَوْنَانِ الْأَرْضِ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ
جو زمین کسی کی ملک نہیں وہ اللہ اور اللہ
کے رسول ﷺ کی ہے۔

البیہقی فی شعب عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما موصولاً۔

تخریج حدیث: بیہقی فی المس الکبریٰ ج ۶ / ص ۱۴۳،

حدیث ۸۴۔ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم

عَادَتِي الْأَرْضُ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ

قدیم زمینیں اللہ و رسول کی ملک ہیں۔

ہو لہذا عن طائوس موملا مس الکبریٰ ج ۷ / ص ۱۴۳۔

اقول بن جنگل پہاڑوں اور شہروں کی افتاد زمینوں کی تخصیص اس لئے فرمائی کہ ان پر ظاہری ملک بھی کسی کی نہیں یہ ہر طرح خاص ملک خدا اور رسول ہیں جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم ورنہ محض احاطوں گھروں مکانوں کی زمینیں بھی سب اللہ و رسول ہی کی ملک ہیں اگرچہ ظاہری نام کن و تو کا لگا ہوا ہے۔ زبور شریف سے رب العزۃ کا ارشاد من ہی چکے کہ احمد مالک ہو ساری زمین اور تمام امتوں کی کرہوں کا صلی اللہ علیہ وسلم تو یہ تخصیص مکانی ایسی ہے جیسے یہ کریم و الامن بومئذ للہ میں تخصیص زمانی کہ حکم اس دن اللہ کیسے ہے عار نہ ہمیشہ اللہ ہی کا ہے مگر وہ دن روز ظہور حقیقت و انقطاع اذعا ہے۔ لاجرم صحیح بخاری شریف کی حدیث نے ساری زمین بلا تخصیص اللہ و رسول کی ملک بتائی وہ کہاں وہ اس حدیث آئندہ میں۔

حدیث ۸۵: فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم

إِعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ

یقین جان لو کہ زمین کے مالک اللہ و

رسول ہیں۔ جہود و علا و صلی اللہ علیہ وسلم

(البخاری فی الجہاد مس جامع الصحیح باب اخراج الیہود من حریرۃ

العرب عن امیہ ہر قرضی اللہ تعالیٰ عہ)

تخریج حدیث: البخاری فی الصحيح ص ۳۴۹/جلد ۱ باب احراج اليهود
من حویرة العرب، جلد ۲/ ص ۱۰۴۷ و مسلم فی الصحيح باب اجلاء
اليهود من الصحابة ج ۱ ص ۹۳ برقم ۳۵۹۱، و ابو داؤد جلد ۲/ ۶۷
و سنائی فی السنن الکبریٰ جلد ۵/ ۲۱۰ و البیہقی فی مس الکبریٰ ج ۹
ص ۴۰۸، و احمد فی مسنده جلد ۲/ ۳۵۱ برقم ۲۵۹۸، و طحاوی فی
شرح مشکل الآثار جلد ۱۱/ ۵۷، و الہدی فی کبر العیال جلد ۱ صفحہ
۷۷، برقم ۳۰۶۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمام آدمیوں کے مالک ہیں

حدیث ۸۶:۔ اے مازنی رضی اللہ عنہ خدمت اقدس میں اپنے بعض اقارب کی ایک
فریاد لے کر حاضر ہوئے اور اپنی منکوم عرضی سامع قدسیہ پر عرض کی جس کی ابتدا اس
مصرع سے تھی۔

يَا مَالِكِ النَّاسِ وَكَيِّانَ الْعَرَبِ
اے تمام آدمیوں کے مالک اے عرب
کے جزا و سزا دینے والے

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی فریاد سن کر شکایت رفع فرمادی۔ (الامام احمد)
تخریج حدیث: امام احمد فی مسندہ جلد ۲/ صفحہ ۲۰۱ برقم ۶۸۸۵
و طحاوی فی شرح معانی الآثار صفحہ ۲۹۹/ جلد ۲/ صفحہ ۳۱۰، و
فی شرح مشکل الآثار جلد ۳/ صفحہ ۲۹۹ ابو یعلیٰ فی مسندہ جلد ۱۲/ ۱
صفحہ ۸۹، ۲۸۷، بزار فی مسندہ کشف الاستار عن رواتد البرار جلد ۳/ ۳
صفحہ ۷۷، بخاری فی تاریخ کبر صفحہ ۶۱/ ج ۲ و بیہقی فی السنن

الكبرى صفحہ ۲۴۰ ج ۱۰ وابو معین فی معرفة الصحابة ج ۳ ص ۱۲۰
ابن سعد فی الطبقات الكبرى صفحہ ۵۳ ج ۷ وابو حبان فی الثقات
صفحہ ۲۱ ج ۲

حدثنا . مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَنَّمِيُّ شَا أَبُو مَعْشَرٍ بِالنَّوَّاءِ نَسِي صَدَقَ
بْنُ طَيْسَلَةَ نَسِي مَعْمَرُ بْنُ ثَعْلَبَةَ الْمَارِئِيُّ وَالْحَيُّ بِعَدَقَالَ نَسِي الْأَعَشِيُّ
الْمَارِئِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَدُّهُ
يَا مَالِكُ النَّاسِ وَ دِيَّانِ الْعَرَبِ الْحَدِيثُ رَوَاهُ الْإِمَامُ الْأَحْمَدُ أَبُو جَعْفَرٍ
الطَّحَاوِيُّ فِي مَعَارِي الْأَنْبَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ شَا مُنَدِّمِيُّ شَا أَبُو
مَعْشَرٍ إِلَى آخِرِهِ نَحْوَهُ سَنَدًا وَ مَنَّا وَ رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ الْإِمَامِ فِي رَوَائِدِ
مُسْنَدِهِ مِنْ طَرِيقِ عَنُوفِ بْنِ كَهْمَسٍ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ طَيْسَلَةَ
حَدَّثَنِي مَعْمَرُ بْنُ ثَعْلَبَةَ الْمَارِئِيُّ وَالْحَيُّ نَعْدَهُ قَالُوا شَا الْأَعَشِيُّ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ فَلَمْ تَكُنْ قُلْتُ وَ إِلَيْهِ أَعْنَى عَبْدَ اللَّهِ عَرَاهُ خَافِظُ الشَّامِ فِي الْأَصَابَةِ أَنَّهُ
رَوَاهُ فِي الرَّوَائِدِ وَالْعَبْدُ الضَّعِيفُ عَفَرَ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ قَدْ رَأَاهُ فِي الْمُسْنَدِ
نَفْسِهِ أَيْضًا كَمَا سَمِعْتُ وَ لِلَّهِ الْحَمْدُ وَ رَاهُ لَبْعَوِيُّ وَ ابْنُ السَّكَنِ وَ ابْنُ أَبِي
عَاصِمٍ كُنْهُمْ مِنْ طَرِيقِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ نَصْلَةَ بْنِ طَرِيقِ بْنِ
بَهْزَلِ بْنِ الْحَرَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ نَصْلَةَ وَ لَقَطُ الْعَوِيُّ عَنْهُ حَدَّثَنِي أَبِي
أَمِينُ نَسِي أَبِي دَرَوَةَ عَنْ أَبِيهِ نَصْلَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ الْأَعَشِيُّ وَ اسْمُهُ
عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ الْأَعْمُورِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدْ كَرَّرْتُ الْقِصَّةَ وَ فِيهِ فَحَرَجَ حَتَّى أَتَى
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَابِلَهُ وَ انْشَأَ يَقُولُ يَا مَالِكُ النَّاسِ وَ دِيَّانِ

الْعَرَبُ الْحَدِيثُ -

﴿ یہ حدیث جلیل اتنے ائمہ کبار نے باسائید متعدد روایت کی اور طریق اخیر میں یہ لفظ ہیں کہ اٹھنی رضی اللہ عنہ نے صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ لی اور عرض کی کہ اے مالک آدمیاں والے جزا و سزا و عرب صلی اللہ تعالیٰ علیک و بارک وسلم۔

حدیث ۸۷ :- حارث بن عوف مزی رضی اللہ عنہ نے حاضر خدمت ہو کر عرض کی۔

رَبِّعْتُ مَعْنَى مَنْ يَدْعُو إِلَى ذِيكَ مِيرے ساتھ کسی شخص کو حضور ارسال
لَمَّا لَمْ حَارٌّ فرمائیں جو میری قوم کو حضور کے دین کی
طرف دعوت کرے اور وہ میری پناہ میں
ہوگا۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری رضی اللہ عنہ کو ساتھ کر دیا حارث رضی اللہ عنہ کے کنبہ والوں نے عہد شکنی کر کے انہیں شہید کر دیا۔ حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں اشعار کہے ان کا ترجمہ یہ شعر۔

يَا حَارِثُ مَنْ يَدْعُو بِدَعْوَةِ جَارِهِ

مِنْكُمْ فَإِنَّ مُحَمَّدًا لَا يَغْدِرُ

اے حارث جو کوئی تم میں اپنا پناہ دیئے ہوئے

کے عہد سے بے وفائی کرے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم

جسے پناہ دیتے ہیں وہ سچا پناہ ہوتی ہے۔

فَجَاءَ الْحَارِثُ فَاعْتَدَرُوْا وَ دِي حارث رضی اللہ عنہ نے حاضر ہو کر غزوہ کیا
الْأَنْصَارِيُّ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّی اور انصاری شہید کی دیت دی و حضور

عَائِلَتُكَ مِنْ لِسَانِ حَسَّانٍ
سے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں حضور

کی ہا ہا گلتا ہوں حسان کی زبان سے

الرَّبِيسُ بْنُ سَكْرٍ حَدَّثَنِي عَنْهُ مَصْعَبُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَوْفِ بْنِ أَبِي السَّيِّدِ صُلَی
اللہ علیہ وسلم قد کرمہ۔

حدیث ۸۸: صحیح مسلم شریف میں حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے۔

أَنَّهُ كَانَ يَضْرِبُ عَلَامَةً فَيَقُولُ
بِقَوْلِ أَغْوَدُ بِاللهِ قَالَ فَيَجْعَلُ
يَضْرِبُهُ فَقَالَ أَغْوَدُ بِرَسُولِ اللهِ
فَنَزَّكَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللهِ أَقْدَرُ عَلَيْكَ
مِنْكَ عَلَيْهِ قَالَ فَاعْتَقَهُ
یعنی وہ اپنے غلام کو مار رہا ہے تبجہ ۱۴۱ میں نے
کہنا شروع کیا اللہ کی دوہائی اللہ کی دوہائی
انہوں نے ہاتھ نہ روکا غلام نے کہا رسول
اللہ کی دوہائی فوراً چھوڑ دیا حضور سید عالم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم بیشک
اللہ تجھ پر اس سے زیادہ قادر ہے۔ جتنا تو
اس غلام پر انہوں نے غلام کو آزاد کر دیا۔

تخریج حدیث مسلم فی الصحيح جلد ۱ صفحہ ۵۲ مرقم ۶۵۹

الحمد للہ اس حدیث صحیح کے تواتر دیکھتے ہیں تو وہ بیت کو ڈوب مرنے کی بھی جگہ نہیں یہ
حدیث تو خدا جانے بیمار دلوں پر کیا کیا قیامتیں توڑے گی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
دوہائی دینا ہی اُن کی دوہائی بچانے کو بہت تھی نہ کہ وہ بھی یوں کہ سیدنا ابو مسعود بدری رضی
اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ اللہ عزوجل کی دوہائی دیتا رہا میں نے نہ چھوڑا جب نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کی دوہائی دی فوراً چھوڑ دیا۔ علامہ فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دوہائی سن کر حضور
کی عظمت دل پر چھائی ہاتھ روک لیا۔

قول :- یعنی پہلی بات ایک معمول ہو جانے سے اسکی موثر نہ ہوئی اتناں کا قاعدہ ہے کہ جس بات کا محاورہ کم ہوتا ہے اس کا اثر زیادہ پڑتا ہے ورنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دوہائی بعینہ اللہ عزوجل کی دوہائی ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اللہ عزوجل ہی کی عظمت سے ناشکی ہے۔

مجھ اللہ حدیث کے یہ معنی ہیں اگر چہ وہابیہ کے طور پر تو اس کا درجہ شرک سے بھی کچھ آگے بڑھا ہوا ہے۔

حدیث ۸۹ :- یہی مضمون عبدالرزاق نے اپنی مصنف میں امام حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

یعنی ایک صاحب اپنے کسی غلام کو مار رہے تھے اور وہ کہہ رہا تھا کہ اللہ کی دوہائی اتنے میں غلام نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو تشریف لاتے دیکھا۔ اب کہا رسول اللہ کی دوہائی فوراً ان صاحب نے کوڑا ہاتھ سے ڈال دیا اور غلام کو چھوڑ دیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنتا ہے خدا کی قسم بے شک اللہ عزوجل مجھ سے زیادہ اس کا مستحق ہے کہ اس کی دوہائی دینے والے کو پناہ دی جائے۔ ان

قَالَ بَيْنَا رَحُلٌ بَصْرِيٌّ عَلَامًا لَهُ
وَهُوَ يَقُولُ اَعُوذُ اِذَا بَصُرْتُ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
اَعُوذُ بِرَسُولِ اللّٰهِ فَاَلْقَى مَا كَانَ
بِيَدِهِ وَخَلَّى عَنِ الْعَبْدِ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا وَاللّٰهِ
لِلّٰهِ اَحَقُّ اَنْ يُعَاذَ مِنْ اُسْتَعَاذَ بِهِ
مِسْتِي فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
فَهُوَ خَيْرٌ لِّوَجْهِ اللّٰهِ

صاحب تے عرض کی یا رسول اللہ تو وہ اللہ
کیلئے آزاد ہے۔

تخریج حدیث کذا ہندی فی کسر المعانی جلد ۹ صفحہ ۲۰۳ برقم
۲۵۶۷۲ لفظہ و موطی فی درمثور جلد ۲ صفحہ ۱۶۱۔

اقول۔ الحمد للہ اس حدیث سے تو اور بھی پانی سر سے تیر کر دیا صاف تسبیح فرمادی کہ
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام کی دونوں دوہائیوں بھی سنیں اور پہلی دوہائی پر ان کا نہ
رکنا اور دوسری پر فوراً زہر ہٹا بھی ملاحظہ فرمایا مگر افسوس وہایت کی دست و مردودیت کہ نہ تو
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس غلام سے فرماتے ہیں کہ تو مشرک ہو گیا اللہ کے سوا میری
دوہائی دیتا ہے اور وہ بھی کس طرح کہ اللہ عزوجل کی دوہائی چھوڑ کر نہ آقا سے ارشاد کرتے
ہیں کہ یہ کیسا شرک اکبر خدا کی دوہائی کی وہ بے پرواہی اور میری دوہائی پر یہ نظر ایک تو میری
دوہائی ماننی اور وہ بھی یوں کہ خدا کی دوہائی نہ مان کر افسوس آقا غلام کو مشرک بنانا درکنار خود
جو اس پر نصیحت فرماتے ہیں وہ کس مزے کی بات ہے کہ اللہ مجھ سے زیادہ اس کا مستحق ہے
دوہائی تو اپنی بھی قائم رکھی اور اپنی دوہائی دیے پر پناہ دینی بھی ثابت رکھی صرف اتنا ارشاد
ہوا کہ خدا کی دوہائی زیادہ ماننے کے قابل تھی۔

الحمد للہ کہ اللہ کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دین وہابیہ کے جھوٹے قرآن تقویۃ
الایمان کی کچھ قدر نہ فرمائی اسے سخت ذلت پہنچائی جس میں اس کا امام لکھتا ہے اول معنی
شرک و توحید کے سمجھنا چاہیے۔ اکثر لوگ پیروں کو غیبروں کو اماموں کو شہیدوں کو فرشتوں
اور پیروں کو مشکل کے وقت پکارتے ہیں ان سے مراد ہیں مانگتے ہیں کوئی اپنے جینے کا نام
عبد، نبی رکھتا ہے کوئی علی بخش کوئی غلام محی الدین کوئی مشکل کے وقت کسی کی دوہائی دیتا ہے

غرض کہ جو کچھ ہندو اپنے بتوں سے کرتے ہیں وہ سب کچھ جوئے مسلمان انبیاء سے کر گزرتے ہیں اور دھوئی مسلمانوں کا کئے جاتے ہیں سچ فرمایا اللہ صاحب نے کہ نہیں مسلمان ہیں اکثر لوگ مگر کہ شرک کرتے ہیں۔ مختصراً (صفحہ ۴۲۳)

من دافع ابلاکے مکروں سے بھی اتنا پوچھ لیجئے کہ کسی کی پناہ یعنی اس کی درباری دینی دفعہ ہی کے لئے ہوتی ہے یا کچھ اور ولکن الوہابۃ قوم بعثہ ون

حضور کی پناہ لینے والے کو امان کا وعدہ

حدیث ۹۰. ابن ماجہ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے راوی

قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قِيلَ بَعِثُوا بَعْدُ وَحَتَّى وَقَفَ عَلَيَّ هَامِدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا الْبَعِثُ اسْكُنْ فَإِنْ نَكَتْ صَادِقًا فَلَكَ صِدْقُكَ وَإِنْ نَكَتْ كَذِبًا فَعَلَيْكَ كَذِبُكَ مَعَ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ أَمَرَ عَائِدًا مَا وَلَيْسَ بِحَائِبٍ لَا يُدْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَقُولُ هَذَا

یعنی ہم خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر تھے ناگاہ ایک اونٹ دوڑتا آیا یہاں تک کہ حضور کے سر مبارک کے قریب آکر کھڑا ہوا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اونٹ ٹھہر اگر تو سچا ہے تو تیرے سچ کا پھل تیرے لئے ہے اور جھوٹا ہے تو تیرے جھوٹ کا وبال تجھ پر ہے۔ اس کے ساتھ یہ بات بے شک کہ جو ہماری پناہ میں آئے اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے امان رکھی ہے اور جو ہمارے حضور الخجالائے دو عالم راوی سے بری ہے محابہ نے عرض کی

السَّيْرِ فَقَالَ هَذَا بَعِيرٌ قَدْ هَمَّ أَهْلُهُ
بَسْخَرِهِ وَآكَلَ لَحْمَهُ فَهَرَبَ مِنْهُمْ
وَأَسْتَعَاثَ بِسَيْسُكُم فَبَيَا مَحْنٌ
كَذَبِكْ إِذَا قَبِلَ أَصْحَابُهُ يَتَعَادُونَ
فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِمُ الْبَعِيرُ عَادَ إِلَى
هَامَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَلَا ذِيهَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ
اللَّهِ هَذَا الْبَعِيرُ مَا هَرَبَ مِنْدُ ثَلَاثَةِ
أَيَّامٍ فَلَمْ تَلْقَهُ إِلَّا بَيْنَ يَدَيْكَ فَقَالَ
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا
إِنَّهُ يَشْكُرُ إِلَيَّ فَبَسَّتِ الشَّكَايَةُ
فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَقُولُ قَالَ
يَقُولُ إِنَّ رَبِّي فِي أَمْرِكُمْ أَحْوَاوُ
كُنْتُمْ تَخِمْوْنَ عَلَيْهِ فِي الصَّيْبِ
إِلَيَّ مَرَايِجَ الْكَلَاءِ فَإِذَا كَانَ
الشَّتَاءُ رَحَلْتُمْ إِلَيَّ مَوَاجِعَ الدِّفَاءِ
فَلَمَّا كَبُرَ اسْتَفْحَلْتُمْ فَرَزَقَكُمُ اللَّهُ
تَعَالَى إِبِلًا مَسَانِمًا فَلَمَّا أَفْرَكْتُهُ هَدِيَهُ
النَّسَهُ الْحَصِينَةَ هَمَمْتُمْ بِسَخَرِهِ وَ
آكَلَ لَحْمَهُ فَقَالُوا قَدْ وَاللَّهِ كَانَ

یا رسول اللہ ﷺ یہ اونٹ کیا عرض کرتا
ہے فرمایا اس کے مالکوں نے اسے
حدال کر کے کھا لینا چاہا تھا یہ ان کے
پاس سے بھاگ آیا اور تمہارے نبی
ﷺ کے حضور فریاد کیا ہم یوں بیٹھے
تھے کہ اسے میں اس کے مالک لوگ
دوڑتے آئے اونٹ نے جب انہیں
دیکھا پھر حضور اقدس ﷺ کے سر انور
کے پاس آگیا اور حضور کی پناہ پکڑی اس
کے مالکوں نے عرض کی یا رسول اللہ
ہمارا اونٹ تین دن سے بھاگا ہوا ہے آج
حضور کے پاس ملا ہے حضور اقدس صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا سنئے ہو اس نے میرے
حضور بخش کی ہے اور بہت ہی بری بات
ہے وہ بولے یا رسول اللہ یہ کیا کہتا ہے
فرمایا یہ کہتا ہے کہ وہ برسوں تمہاری امان
میں پلاگری میں اُس پر اسباب لا کر ہنرہ
ملنے کی جگہ تک جاتے اور جاڑے میں گرم
میر مقام تک کوچ کرتے جب وہ بڑا ہوا
تم نے اسے سائے بنا لیا اللہ تعالیٰ نے اُس

دَلِيكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا جَزَاءُ
الْمُحْمَلُونَكَ الصَّالِحِينَ مِنْ مَوَالِيهِ
فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَاتَا لَا نَبِيَّعُدُ
وَلَا نَخْرِبُهُ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَلِمَتُكُمْ قَدْ امْتَعَتْ بِكُمْ
فَلَسَمُ تَعْبِيرُهُ وَأَنَا أَوْلَى بِالرَّحْمَةِ
مِنْكُمْ فَإِنَّ اللَّهَ تَرَعِ الرَّحْمَةَ مِنْ
قُلُوبِ الْمُسَافِقِينَ وَاسْكُهَا فِي
قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ فَاشْرَاهُ عَلَيْهِ
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ
بِسِمَائِهِ دَرَاهِمَ وَقَالَ يَا أَيُّهَا الْبَعِيرُ
إِنْ طَلِقْتُ فَأَنْتَ حُرٌّ لَوْحِهِ اللَّهُ تَعَالَى
فَتَرَعَى عَلَى هَامَةِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمِينَ ثُمَّ
دَعَا فَقَالَ آمِينَ ثُمَّ دَعَا الرَّابِعَةَ
فَبَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا

کے نطفے سے تمہارے بہت اونٹ کروئے
جو چرتے پھرتے ہیں اب جو اُسے یہ
شاداب برس آیا تم نے اُسے ذبح کر کے کھا
لیتا چاہا وہ بولے یا رسول اللہ خدا کی قسم یونہی
ہوا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
نیک مملوک کا بدلہ اُس کے مالکوں کی طرف
سے یہ نہیں ہے وہ بولے یا رسول اللہ تو ہم نہ
اسے بچیں گے نہ ذبح کریں گے فرمایا غلہ
کہتے ہو اس نے تم سے فریاد کی تم اُس کی
فریاد کو نہ پہنچے اور میں تم سے زیادہ اس کا
مستحق دلائق ہوں کہ فریادی پر رحم فرماؤں
اللہ عزوجل نے منافقوں کے دلوں سے
رحمت نکال لی اور ایمان والوں کے دلوں
میں رکھی ہے پس حضور اقدس صلی اللہ علیہ
وسلم نے وہ اونٹ اُن سے سو درہم کو خرید لیا
اور اُس سے ارشاد فرمایا اے اونٹ چلا جا کہ
اللہ عزوجل کیلئے آزاد ہے یہ سن کر اُس نے
سر اقدس پر اپنی بولی میں کچھ آواز کی حضور
اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین کہی اُس نے
دوبارہ آواز کی حضور نے پھر آمین کہی اُس نے

يَقُولُ هَذَا الْبَعِيرُ قَالَ قَالَ
جَرَأَكَ اللَّهُ أَيُّهَا النَّبِيُّ عَنِ
الْإِسْلَامِ وَالْقُرْآنِ حَبِيرًا فَقُلْتُ
أَمِيسَ لَكُمْ قَالَ سَكَتَ اللَّهُ رُغَبَ
أَمِيكَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ كَمَا سَكَتَ
رُغَبِي فَقُلْتُ أَمِيسَ لَكُمْ قَالَ حَقَّ
اللَّهُ دِمَاءُ أَمِيكَ مِنْ أَغْدَانِهَا
كَمَا حَقَّتْ دَمِي فَقُلْتُ أَمِيسَ لَكُمْ
قَالَ لَا جَعَلَ اللَّهُ بَاسَهَا بِهَا
لَتَكُنَّ قَبْرًا هَذَا الْجِصَالُ
مَسَأْتُ رَبِّي فَاعْطَانِيهَا وَمَعْنَى
هَذِهِ وَاجْتَوَيْتَنِي جَنِيئِي عَلَيْهِ
السَّلَامُ مَرَعَيْنِ اللَّهُ عَزَّ وَجَّزَّ أَنَّ
لِنَاءَ أُمِّي بِالسَّيْفِ جَرَى الْقَلَمُ
بِمَا هُوَ كَاتِبٌ كَذًا۔

سربارہ آواز کی حضور نے پھر آئیں کہی اُس نے
چوتھی بار کچھ آواز کی اُس پر حضور اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے گریہ فرمایا صحابہ نے عرض کی یا رسول
اللہ یہ کیا کہتا ہے فرمایا اس نے کہا اے نبی اللہ
عز وجل حضور کو اسلام و قرآن کی طرف سے بہتر
جزا عطا فرمائے میں نے کہا آمین پھر اس نے کہا
اللہ تعالیٰ قیامت کے دن حضور کی امت سے
خوف دور کرے جس طرح حضور نے میرا خوف
دور کیا میں نے کہا آمین پھر اس نے کہا اللہ جل و
علا حضور کی امت کے خون اُن کے دشمنوں کے
ہاتھوں سے محفوظ رکھے (کہ کفار بھی اُن کا
استیصال نہ کر سکیں) جیسا حضور نے میرا خون
بچایا میں نے کہا آمین پھر اس نے کہا اللہ سبحانہ
امت و ملا کی تختی اُن کے اہل میں نہ رکھے
(پامی خونریزی سے دور ہیں) اس پر میں نے
گریہ فرمایا کہ سب عربوں میں اپنے رب
عز وجل سے مانگ چکا اور اُس نے مجھے عطا فرما
دیں مگر یہ پچھلی منع فرمائی اور مجھے جبریل امین
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ جل و علا کی طرف
سے خبر دی کہ میری امت کی خاک کو اس سے بے قلم
چل چکا ہے۔

۱۔ سربارہ بات ۲۔ اتالی بات

أُزِدَّةَ غَارِ يَأْلَهُ الْأَمَامَ الْحَافِظُ وَبِكَيْ الدِّينِ عَبْدُ الْعَظِيمِ الْمُصَدِّقُ رَحْمَةُ اللَّهِ
عَلَيْهِ فِي كِتَابِ التَّوْحِيدِ وَالتَّوْحِيدِ -

تخریج حدیث مدنی فی التوحید و التوحید جلد ۳ صفحہ ۲۰۷ بظنہ
فقیر نے اس رسالہ میں نظر اختصار اکثر احادیث کا خلاصہ لکھایا صرف کل استدلال پر
اقتدار کیا یہ حدیث نہیں کہ ایک اعلیٰ اعلام نبوت و معجزات جلیلہ حضرت رسالت علیہ علی آہ
فضل اعلیٰ و اخی سے تھی تمام ذکر کرنی مناسب سمجھی یہاں موضح استادمہ پیاری پیاری
ان بات ہے کہ جو ہماری پناہ لے اللہ عزوجل است امان دیتا ہے اور جو ہم سے انتہا کرے نامراد
نہیں رہتا الحمد للہ رب العالمین اور خدا جانے دافع البلاء کس شے کا نام ہے۔

اللہ اور اللہ کے رسول جل و علا صلی اللہ علیہ وسلم پر بھروسہ

حدیث ۹۱: عبد اللہ بن سلامہ بن عمیر اسلمی صحابی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔

تَرَوُجْتُ ابْنَةَ سُرَاقَةَ بِنِ حَارِثَةَ
السَّجَّارِيَّ وَ قَدْ قُتِلَ بِسَيْفٍ فَلَمْ
أَصِبْ شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا كَانَ أَحَبَّ
إِلَيَّ مِنْ يَكَاحِهَا وَاضْتَفْتُهَا وَابْنِي
دِرْهَمٍ فَلَمْ أَجِدْ شَيْئًا أَسْوَفَ إِلَيْهَا
فَقُلْتُ عَلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ الْمَعُونُ
فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ الْحَدِيثَ -

میں نے سراقہ بن حارثہ نجاری شہید غزوہ
 بدر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سے نکاح کیا
 دنیا کی کوئی چیز میں نے ایسی نہ پائی جو ان
 کے ساتھ شادی ہونے سے زیادہ مجھے
 پیاری ہو میں نے دوسروں پر ان کا مہر کیا تھا
 اور پاس کچھ نہ تھا جو انہیں بچھڑوں میں نے کہا
 اللہ اور اللہ کے رسول ہی پر بھروسہ ہے پس
 میں خدمت انور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم
 میں حاضر ہوا اور حال عرض کیا۔

حضور نے ایک جہاد پر نہیں بھیجا اور فرمایا

أَزْعُوا أَنْ يَغْنِيَكُمْ اللَّهُ مَهْرًا

میں امید کرتا ہوں کہ اللہ عزوجل تمہیں

زواج تک -

کرو دیا یہی ہوا

وَاللَّهُ الْحَمْدُ الْإِمَامُ الْبَيْتُ مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي حَذْرَدٍ وَهُوَ أَيْ

سَلَامَةُ الْمَدَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا بِسَدِّهِ إِلَيْهِ وَقَدْ عَلَى تَوْقِيفِ الْإِمَامِ

الْمُحَقِّقِ عَلَى الطَّلَاقِ فِي الْفَتْحِ وَذَكَرْنَا فِي مُبَيِّنِ الْعَبَرِ -

یا رسول اللہ ہمارے گناہ بخش دیجئے

حدیث ۹۲-۹۳: غزوہ خیبر شریف میں خیبر کو جاتے ہوئے حضرت عامر بن اکوع

رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں رجز پڑھتے چلے۔

اللَّهُمَّ لَوْ لَا أَنْتَ مَا اخْتَدَيْنَا وَلَا نَصَدَقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

فَاعِزُّوْا لِدَاءِ لَكُمْ مَا أَبْقَيْنَا وَالْقَيْنُ مَكِينَةُ عَلَيْنَا

وَقَبَّتْ الْأَقْدَامُ إِنَّ الْأَقْيَا وَنَحْنُ عَنْ فَضْلِكَ مَا نَسْتَعِينَا

تخریج حدیث: بخاری فی الصحيح برقم ۳۱۹۶ و احمد فی مسنده ۳

۳۸۲ و مسلم فی الصحيح ص ۱۱۱ رح ۲ و نسائی ج ۲ ص ۶۰ و بیہقی فی

السنن ج ۵ ص ۲۶۹

خدا گواہ ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر حضور نہ ہوتے تو ہم ہدایت نہ پاتے نہ زکوٰۃ

دیتے نہ نماز پڑھتے تو بخش دیجئے ہم حضور پر قربان جو گناہ ہمارے رہ گئے ہیں اور ہم پر

حضور کی نجاتیں اور جب ہم دشمنوں سے مقابل ہوں تو حضور ہمیں ثابت قدم رکھیں ہم

حضور کے فضل سے بے نیاز نہیں، صلی اللہ علیہ وسلم۔

یہ حدیث صحیح مسلم و سنن ابی داؤد و سنن نسائی و مسند امام احمد و غیرہ میں سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے بطریق حدیدہ ہے اور پچھلے مصرع زیادات صحیح مسلم و امام احمد (جلد ۴ صفحہ ۲۹۱) سے ہے۔

رواد میں طریق ایس بن سلمہ عن ابیہ سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم حدیث صحیح بخاری مع شرح امام احمد قسطلانی مسکن بہ ارشاد ساری کے الفاظ کریر مختصر آد کر کریں۔

یعنی رین بن عبید اپنے مولیٰ سیدنا سلمہ بن	عَنْ يَرْبُودِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ
اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں	ابْنِ الْأَكْوعِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
کہ ہم حضور مید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے	قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
ہمراہ رکاب اقدس خیر کو چلے رات کا سفر تھا	عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَبَزَا لَيْلًا
حاضرین سے ایک صاحب حضرت اسید	فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ هُوَ أَسْبَدُ
بن خفیر رضی اللہ عنہ نے سلمہ بن اکوع رضی	بْنُ حَضِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (لَعَامِرٍ
اللہ عنہ کے بچے حضرت عامر بن اکوع رضی	بَا عَامِرٍ أَلَا تَسْمَعُ مِنْ هَيْهَاتِلَا)
اللہ عنہ سے کہا اے عامر ہمیں کچھ اشعار	وَ عِنْدَ ابْنِ اسْحَقَ مِنْ
اپنے نہیں سناتے اور ابن اسحق نے نصر بن	حَدِيثٍ نَصْرِ بْنِ دَهْرٍ ن
دھر اسلمی رضی اللہ عنہ سے یوں روایت کی	السَّامِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ
کہ میں نے سفر خیر میں رسول اللہ صلی اللہ	رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
علیہ وسلم کو عامر بن اکوع رضی اللہ عنہ سے	يَقُولُ فِي مَسِيرِهِ إِلَى خَيْبَرَ لَعَامِرُ
فرماتے سنا اے ابن اکوع اتر کر کچھ اپنے	بْنِ الْأَكْوعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ

یَا اَبْنِ الْاَكْوَعِ فَاحْذَرَا مِنْ
مَسَاجِدِكَ فَيُؤَيِّدُكَ اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هُوَ الَّذِي اَمَرَ بِدَالِكَ
وَكَانَ عَامِيًّا رَحِمَ اللهُ عَنْهُ
رَحْلَاتُ عِرَافَرٍ يَخْتَلِفُ بِالْقَوْمِ
بِقَوْلِ اللّٰهِمْ لَوْ لَا اَنْتَ مَا هُنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلِّتْ فَاَعْمُرْ
فِي دَاةٍ لَّكَ الْمُحَاطَبُ بِدَالِكَ
السَّيِّئِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ
اَعْمُرْ لَنَا تَقْصِيرًا فِي حَقِّكَ وَ
تَضَرُّكَ اِذْ لَا يَنْصَوِّرُ اَنْ يُقَالَ
مِنْ هَذَا الْكَلَامِ لِلْبَارِي تَعَالَى وَ
قَوْلُهُ اللّٰهُمَّ لَمْ يَفْضَدْ بِهَا الدَّعَاءُ وَ
اَسْمَا اَفْنَحَ بِهَا الْكَلَامَ (مَا اَبْقِيَا)
اَيُّ مَا غَوَّاهَا وَرَاءَ مَا اَكْبَاهَا
مِنْ الْاَقْبَالِ الْفَيْسِ اَيُّ رَسَلِ رَبِّكَ
اَنْ يُنْقِصَ (مَكِيَّةٌ غَلْبًا وَتَبَّتِ
الْاَقْدَامُ) اَيُّ اَنْ تُبَيِّنَ الْاَقْدَامُ
(اِنْ الْاَوْنَاهُ) اَعْمَدُوْهُ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ

اشعار ہمارے لئے شروع کرو اس روایت
سے معلوم ہوا کہ خود حضور اقدس صلی
علیہ وسلم نے انہیں اس امر کا امر فرمایا عامر
رضی اللہ عنہ شاعر تھے اترے اور قوم کے
سامنے یوں حدی خوانی کرتے چلے کہ
یارب اگر حضور نہ ہوتے تو ہم راہ نہ پاتے
نہ زکوٰۃ و نماز بجالاتے ہم حضور پر بلا کر داس
ہوں ہمارے جو گناہ باقی رہے ہیں بخش
دیجئے۔ ان اشعار میں مخاطب حضور سید
عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں یعنی حضور کے
حقوق حضور کی مدد میں جو قصور ہم سے
ہوئے حضور معاف فرما دیں حضور کیلئے
خطاب ہونے کی دلیل یہ ہے کہ اللہ
عزوجل سے ایسا خطاب کرنا معقول نہیں
(اگر فرماتے ہیں کہ کسی پر ندا ہونے کے
معنی یہ ہیں کہ اُس پر اگر کوئی بلایا تکلیف
آئی ہو تو وہ اپنے لو پر لی جائے اُس کی
حفاظت میں اپنی جان دے دی جائے تو
اللہ عزوجل کو اس کلام کا مخاطب کیونکر بنا
سکتے ہیں) (ربا یہ کہ ابتدا میں اللہم ہے

۱۔ عرب شریکوں کا حمد ۲۔ ہونے والا دوسری آیت تحت ایسے لو پر لیتے ہیں

وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا السَّائِقُ قَالُوا عَائِزُ
بْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ بَرَّحَمَةُ اللَّهِ
وَعِنْدَ أَحْمَدَ مِنْ زَوَائِدِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ
سَلَمَةَ فَتَنَلْ عَفْرَ لَكَ وَتُكَّكَ قَالَ
وَمَا اِسْتَعْفَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِنْسَانٍ يُحَصُّهُ إِلَّا
اِسْتُشْهِدَ قَالَ رَحُلٌ مِنَ الْقَوْمِ هُوَ
عَمْرُ بْنُ الْحَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ
لِعَالِي عَنْهُ كَمَا فِي مُسْلِمٍ
(وَحَسَتْ لَهُ الشَّهَادَةُ بِدُعَائِكَ
لَهُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَوْ لَا اِمْتَنَعْنَا بِهِ
الْقَبِيلَةُ لَأَكْتَمْتَعْنَا بِهِ -
(ارشاد الساری جلد ۹ صفحہ
۲۵۱ دار الفکر بیروت)

اس سے مقصود حضرت عزت جل جلالہ کو
پکارنا نہیں (کہ یہ اللہ عزوجل سے عرض
قرار پائے) بلکہ اُس کے نام سے
ابتدا سے کلام ہے اور حضور ہم پر سیکھ
اتاریں مقابلہ دشمن کے وقت اور ہمیں
ثابت قدم رکھیں یعنی اپنے رب جل و
علا سے ان مرادات کی دعا فرمائیں یہ
اشعار سن کر حضور قدس مٹی اللہ علیہ وسلم
نے دریافت فرمایا یہ کون دنوں کو رواں
کرتا ہے۔ صحابہ نے عرض کی عامر بن
اکوع۔ حضور نے فرمایا اللہ اُس پر رحمت
کرے اور مسند احمد (صحیح مسلم) میں
بروایت ایسا بن سلمہ (اپنے والد ماجد
سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ
سے) فرمایا تیرا رب تیری مغفرت
فرمائے۔ اور حضور (ایسی جگہ) جب
کسی خاص شخص کا نام لے کر دعائے
مغفرت فرماتے تھے وہ شہید ہو جاتا تھا
(ابن ا) حاضرین میں سے ایک صاحب

یعنی امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
جیسا کہ صحیح مسلم شریف میں تصریح ہے عرض کی
یا رسول اللہ حضور کی دعا سے عمار کے لئے
شہادت واجب ہوگئی۔ حضور ﷺ نے ہمیں
ان سے نفع کیوں نہ لینے دیا یعنی حضور اُمّی
انہیں زندہ رکھتے کہ ہم ان سے بہرہ مند ہوتے
۔۔۔ اچھی

۔۔۔ یہ پچھلے غلط فہمی یا درکھنے کے ہیں۔ کہ حضور ﷺ انہیں زندہ رکھتے۔ یہ حدیث ابن
اسحاق نے اس سند کے ساتھ روایت کی۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْرَاهِيلَ بْنِ الْحَارِثِ
عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ نَصْرِ بْنِ ذَهْرِيٍّ لَا مَسْلَعَةَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لِمَنْ مَتَّبِعَهُ إِلَى خَنْزَرٍ لِعَامِرِ بْنِ الْأَكْوَعِ قَدْ كُتِبَ لَهُ - اسی میں

فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ وَجَبَتْ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ
اللَّهِ لَوْ أَمْتَعْتَابَهُ فَقِيلَ يَوْمَ خَيْبَرَ
شَهِيدًا۔
امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض
کی، خدا کی قسم شہادت واجب ہوگئی یا
رسول اللہ کا شہادہ حضور ہمیں اس کی زندگی
سے بہرہ یاب رکھتے وہ روز خیر شہید
ہوئے رضی اللہ عنہ۔

نیز امام احمد نے سند میں طریق اسحاق روایت فرمائی۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ
أَبْنِ اسْحَقَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْرَاهِيلَ بْنِ الْحَارِثِ التَّبِيزِيُّ الْحَدِيثَ سَدَّ أَوْ مَنَّا
بِئِنَّهُ أَقْتَصَرَ عَلَى الْأَشْعَارِ وَلَمْ يَذْكُرْ دُعَاءَ النَّبِيِّ ﷺ وَلَا قَوْلَ عُمَرَ

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَفِيهِ قَاتِلًا مَكَانَ قَوْلِهِ فَخَذْنَا وَاعْمَلْ هَذَا هُوَ
لَا ضُوبَ وَاللَّهُ تَعَالَى اعْلَمَ

ووحديثیں اللہ اور رسول بل و ملا علی اللہ علیہ السلام

کی طرف توبہ کرنا

حدیث ۹۴۔ صحیحین میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے انہوں نے ایک
تصویر دارقائین خریدی حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم باہر سے تشریف لائے دروازے پر
رواق افروز رہے۔ اندر قدم کرم نہ رکھا۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے چہرہ انور میں اثر
تارنگی پایا (اللہ انہیں ناراض نہ کرے دونوں جہان میں) عرض کرنے لگیں۔

يَا رَسُولَ اللَّهِ اَتُوبُ اِلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَتُوبُ اِلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَتُوبُ اِلَيْكَ
وَاللّٰی رَمُوْهُ مَاذَا اَذْنَبْتُ
میں نے کی طرف توبہ کرتی ہوں مجھ سے
کیا خطا ہوئی۔

تخریج حدیث: بخاری فی الصحيح جلد ۲ / صفحہ ۸۸۱ و مسلم فی
الصحيح جلد ۲ / صفحہ ۲۰۱ و احمد فی مسنده جلد ۶ / صفحہ ۲۳۶
واسحاق بن راہویہ فی مسنده جلد ۲ / صفحہ ۲۱۷ و عبد الرزاق فی
المصنف جلد ۱۰ / صفحہ ۳۹۸

حدیث ۹۵۔ چالیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم باہر بیٹھے مسئلہ قدر و جبر میں بحث
کرنے لگے اُن میں صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما بھی تھے روح امین جبریل علیہ
الصلوة والسلام نے خدمت اقدس حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر

عرض کی یارسوں اللہ حضور اپنی امت کے پاس تشریف لے جائیں کہ انہوں نے نبی
راہ نکالی حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم ایسے وقت ہر تشریف لے کر وہ وقت حضور کی
تشریف آوری کا نہ تھا صحیحہ سمجھے کہ کوئی نئی بات ہے آگے حدیث کے پیارے
پیارے الفاظ دلکش و درنوازیوں ہیں۔

وَحَرَجَ عَلَيْهِمْ مُلْتَمِعًا لَوْنُهُ مُتَوَرِّدَةٌ
وَحُسْنُهُ كَمَا نَفَقَاتِ بَحْتِ الرَّمَانِ
الْحَامِصِ فَهَضُّوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاسِرِينَ أَذْ
رُعُهُمْ تَسْرُعًا كَقَهْمَةٍ وَادْرُعُهُمْ
فَقَالُوا اتَّبِعْنَا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ
الحديث۔

یعنی حضور پر نور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ
علیہ اُن پر اس حالت میں برآمد ہوئے کہ
رنگ چہرہ اقدس کا (شدت جلال سے)
دھک رہا ہے۔ دونوں رخسار مبارک
گلاب کی طرح سرخ ہیں گویا انار ترش کے
دانے پھوٹ نکلتے ہیں۔ صحابہ کرام یہ
دیکھتے ہی حضور کی طرف (عاجزی کے
ساتھ) کلاہیاں کھولے ہاتھ تھر تھراتے
کاپتے کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ ہم
اللہ و رسول کی طرف توجہ کرتے ہیں۔

جل جلالہ صلی اللہ علیہ وسلم

(الطبرانی فی الکبیر عن ثوبان رضى الله عنه مولى رسول الله صلى الله
عليه وسلم۔)

تخریج حدیث طبرانی فی الکبیر جلد ۲ صفحہ ۹۵، ۹۶، ۹۷ برقم ۱۳۶۳
ومجمع الزوائد ج ۷ ص ۲۰۱،

(۱) ان احادیث سے ثابت کہ صدقہ و صدیق و فاروق وغیرہم اکتیس صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے توبہ کرنے میں اللہ قبل التواب جل جلالہ کے نام پاک کے ساتھ اس کے نائب اکبر نبی التوبہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پاک بھی ملایا اور حضور پر نور خدیجۃ اللہ العظمی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول فرمایا حالانکہ توبہ بھی اصل حق حضرت عزت عز جلالہ کا ہے ولہذا حدیث میں ہے ایک قیدی گرفتار کر کے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم میں لایا گیا وہ بولا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْكَ وَلَا اَتُوْبُ اِلٰی مُحَمَّدٍ - اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتُوْبُ تَوْبَہٗ تِیْرِیْ مِنْ طَرَفِیْ ہِیْ تَوْبَہٗ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَرَفَ الْحَقُّ لِأَهْلِهِ حَقَّ كَوْنٍ دَاوِلَیْ كَيْلَیْ بِحِجَابِیْ لَیَا

(احمد والحاكم وصححه عن الاسود بن سریع رضى الله عنه -)

احمد فی مسنده ج ۳ ص ۲۳۵ ہرقم ۱۵۶۷۲ و کبرالعمال ج ۳ ص ۷۷۶

ہرقم ۸۷۲۵ و ج ۳ ص ۵۳۶ ہرقم ۱۱۶۱۲

اللہ و رسول جل و علا و صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے صدقہ کرنا

حدیث ۹۶۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے

ہے جب ان کی توبہ قبول ہوئی انہوں نے سوائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔

يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنْ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ

اَمْحَقَّ مِنْ مَّالِيْ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَ

اِلَى رَّسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اللہ اور اللہ کے رسول کیلئے صدقہ کر کے

ارشاد الہادی شرح بحاری میں ہے۔ اَیْ صَدَقَہٗ خَالِصَۃً لِّکَیْہِ وَ لِرَّسُوْلِہِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فَالِیْ بِمَعْنٰی اللّٰہِ یعنی اس حدیث میں اللہ و رسول کی طرف صدقہ کرنے کے معنی اللہ و رسول کیسے تصدیق میں تو حاصل یہ کہ اپنا سارا مال خاص خود و رسول کے نام پر تصدیق کر دوں تبارک و تعالیٰ و صلی اللہ علیہ وسلم۔

تخریج حدیث بحاری فی الصحیح جلد ۲ / صفحہ ۶۳۶ / رقم ۲۷۵۷
و ۳۴۱۸ / مسلم فی الصحیح جلد ۲ / صفحہ ۳۶۲ / ابوداؤد فی السنن جلد ۲ / صفحہ ۱۱۳ / الترمذی جلد ۲ / صفحہ ۱۳۷ / احمد فی مسنده جلد ۳ / صفحہ ۴۵۴ / التہذیب فی السنن الکبریٰ جلد ۱ / صفحہ ۲۲۵ / ابن ابی شیبہ فی المصنف جلد ۴ / صفحہ ۵۴۵ / طبرانی فی الکبیر جلد ۹ / صفحہ ۳۶ / قسطلانی فی ارشاد الہادی ج ۶ ص ۲۷۳ و ج ۹ ص ۲۳۹ / ابن حجر عسقلانی فی فتح الباری ج ۵ ص ۲۹۸ و ج ۸ ص ۲۷۵ حدیث ۹۷ :- یمن کی ایک بی بی اور اس کی بیٹی بارگاہِ یمن پہنچے محبوب الہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں دختر کے ہاتھ میں بھاری بھاری نکلن سونے کے تھے۔ رسولی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

أَعْطَيْنَ زَكْوَةً هَذَا کیا اس کی زکوٰۃ دے گی۔

عرض کی ہے فرمایا

أَبَسُرُّکُمْ اَنْ یُسَوِّرَکُمُ اللّٰہُ بِہِمَا یَوْمَ الْقِیَمَةِ مَوَازِیْنٍ مِنْ نَّارٍ کیا تجھے یہ بھاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کے بدلے تجھے آگ کے دو نکلن پہنائے۔

اس بی بی نے فوراً کفن اتار کر ڈال دیئے اور عرض کی۔
هُمَا لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
یا رسول اللہ یہ دونوں اللہ اور اللہ کے
رسول کیلئے ہیں جل جلالہ صلی اللہ علیہ وسلم۔
(احمد و ابو داؤد و الترمذی عن عبد اللہ بن عمرو و روى الله تعالى عنه بسند
لا مقال فيه۔)
تخریج حدیث ابو داؤد فی الس حلد ۱ / صفحہ ۲۱۸، و الترمذی فی
الکبری جلد ۲ صفحہ ۲۰ و دارقطنی فی الس حلد ۲ / ۱۱۲ و بیہقی فی
الس حلد ۳ صفحہ ۱۳۰ و معرفة الس الآثار حلد ۳ / صفحہ ۲۹۶ و
احمد فی مسند حلد ۶ صفحہ ۲۵۳، ۲۵۵، ۳۵۹، ۳۶۰
حدیث ۹۸۔ کہ جب حضرت ابولہبہ رضی اللہ عنہ کی توبہ قبول ہوئی انہوں نے خدمت
اقدس حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی۔
يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَهْجُرُّ دَارَ قَوْمِي
النَّارِ اَصْبَحْتُ بِهَا لَدَنًا وَاَمْلَجُ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَهْجُرُّ دَارَ قَوْمِي
النَّارِ اَصْبَحْتُ بِهَا لَدَنًا وَاَمْلَجُ
اپنے مال سے اللہ و رسول کے نام پر
تصدق کر کے باہر آتا ہوں جل جلالہ صلی
اللہ علیہ وسلم۔
حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابولہبہ تبتائی مال کافی ہے انہوں نے ٹکٹ مال
اللہ و رسول کیلئے صدقہ کر دیا۔ جل جلالہ صلی اللہ علیہ وسلم۔
(الطبرانی فی الکبیر و ابو نعیم عن ابن شہاب بن الزہری عن الحسن)

بن السائب بن ابی لبابه عن ابیہ رضی اللہ عنہ قال لما تاب اللہ علی
جنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت له فذا کرہ)

تخریج حدیث: طبرانی فی الکبیر جلد ۹ / صفحہ ۳۳ ہرقم ۳۵۰۹
واحمد فی مسند ۳ / صفحہ ۵۶۳ بحاکم فی المستدرک ۳ / ۶۳۲
وعبد الرزاق فی المصنف ۵ / ۳۰۶ وابن ابی عاصم فی الاحاد و المثانی ۳
۳۳۸ - و بغوی فی شرح المسند جلد ۱۰ / صفحہ ۷۷

یہ حدیثیں جان دہایت پر صریح آیت ہیں کہ تصدق کرنے میں اللہ عزوجل کے ساتھ اللہ
کے محبوب، کرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پاک ملایا جاتا ہے اور حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم
مقبول رکھتے ہیں۔ واللہ العجۃ البالغۃ

اسی قبیل سے ہے الفصل الاولیاء المحمدیین مبدنا صدیق اکبر امام
المشاہدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عرض کہ حضور مودانا العارف باللہ اتقوی مولوی قدس
سرہ والہموی نے مثنوی شریف میں نقل کی کہ جب حضور صدیق متیق سیدنا بلال رضی اللہ
عنہ کو آزاد کر کے حاضر بارگاہ عالم بنا دئے۔

صدق اکبر کا قول کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بندہ ہوں

گفت ما دو بندگان گوئے تو

کہ دم آزاد ہم بر دئے تو

اور پہلے مصرع میں جو کچھ حضور صدیق اکبر اپنے مالک و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کر
رہے ہیں اس پر تو دیکھنا چاہئے وہابیت کا جن کتنا پچلے نجدیت کی آگ کہاں تک اچھلے نگر
ہاں، میر المومنین غیظ المناقین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا درہ سیاست دکھا چاہئے کہ

بھوت بھاگے اور شاہ ولی اللہ صاحب کے پانی کا چھینٹا دیجئے کہ آگ دے وہ کہیں وہ اس حدیث آئندہ میں وبالشاہوتی۔

فاروق اعظم حضور ﷺ کے بندے اور خادم

حدیث ۹۹۔ شاہ صاحب از لہ الحفاء میں بحوالہ روایت ابو حذیفہ یحییٰ بن بشر و کتاب مستطاب الریاض النضر فی مناقب العشرہ ائمتہ کہ امیر المؤمنین فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبے میں یہ منبر فرمایا:

قَدْ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ عَبْدَهُ وَخَادِمَهُ
میں حضور پر نور آقا و مولائے عالم
ﷺ کی بارگاہ میں تمہیں میں حضور کا
بندہ اور حضور کا خدمت میں تھا۔

اقول:- یہ حدیث ابو حذیفہ مذکور نے توح اشام اور حسن بن بشران نے اپنے فوائد میں ابن شہاب زہری وغیرہ ائمہ تابعین سے تیز ہیں بشران نے امالی ابو احمد بقان نے حرز حدیثی ابن عساکر نے تاریخ کالی نے کتاب السنہ میں افضل التابعین سیدنا سعید بن المسیب بن حزن رضی اللہ عنہم سے روایت کی۔

تخریج حدیث: لالکائی فی کتاب شروح السنہ ۱۳۳۵/۷ و ہندی فی کنز العمال جلد ۵ ص ۶۸۴۔

جب امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے دو گوں پر ان کی شدت و جدل سے عجب بیت چھائی یہاں تک کہ لوگوں نے باہر بیٹھنا چھوڑ دیا کہ جب تک امیر المؤمنین کا ہر تاؤ نہ معلوم ہو متفرق رہو لوگ بولے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی نرمی اس درجہ تھی کہ مسلمانوں

کے بچے جب انہیں دیکھتے دوڑتے ہوئے باپ باپ کہتے ان کے پاس جاتے وہ ان کے سروں پر ہاتھ پھیرتے اور ان کی میت کی یہ حالت ہے کہ مردوں نے اپنی مجلس چھوڑ دیں جب امیر المؤمنین کو یہ خبر پہنچی حکم دیا کہ جماعت نماز کیلئے پکار دیں لوگ حاضر ہوئے امیر المؤمنین منبر پر وہاں بیٹھے جہاں صدیق اکبر اپنے قدم مبارک رکھتے تھے اور فرمایا مجھے کافی ہے کہ صدیق کے قدموں کی جگہ بیٹھوں جب سب جمع ہوئے امیر المؤمنین نے منبر اطہر سیدنا ہر صلی اللہ علیہ وسلم پر کھڑے ہو کر خطبہ فرمایا حمد و ثنائے الہی و درود و دراست پناہی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کہا۔

اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّي قَدْ عَلِمْتُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تُؤَيِّسُونَ بِنَبِيِّ حَيْدَةٍ وَ عِيْطَةٍ وَ دَالِكُ اَيُّنِي كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ كُنْتُ عَبْدًا وَ خَادِمًا -	لوگو میں جانتا ہوں کہ تم مجھ میں سختی و درشتی پاتے تھے اور اس کا سبب یہ ہے کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور میں حضور کا بندہ اور حضور کا خدمت گار تھا۔
---	---

حضور کی نرمی و رحمت وہ ہے جس کی نظیر نہیں اللہ عزوجل نے خود اپنے اسمائے کریمہ سے دو نام حضور کو عطا فرمائے۔ رَوْفٌ وَ رَحِيْمٌ صلی اللہ علیہ وسلم تو میں حضور کے سامنے شمشیر برہنہ تھا وہ چاہتے مجھے نیام فرماتے چاہتے چلنے دیتے میں اسی حال پر رہا یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے راضی تشریف لے گئے اور خدا کا شکر ہے اور میری سعادت پھر صدیق رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے کام کے دالی ہوئے ان کی نرمی و رحمت و کرم کی حالت تم سب پر روشن ہے۔

لَكُنْتُ خَادِمًا وَ عَوْنًا	میں اُن کا خادم اور اُن کا سپاہی تھا۔
------------------------------	---------------------------------------

اپنی شدت اُن کی نرمی کے ساتھ لاتا اُن کے سامنے تیغ عریاں تھا چاہتے نیام کرتے خواہ رواں فرماتے میں اسی حال پر رہا یہاں تک کہ وہ مجھ سے راضی ہو گئے اور خدا کا شکر ہے اور میری سعادت اب کہ میں تمہارا دالی ہوا جان لو کہ وہ شدت دونی ہو گئی درجوں بڑھ گئی مگر کس پر ہوگی ان پر جو مسلمانوں پر ظلم و تعدی کریں اور دینداروں کے لئے تو میں اُن کے آپس سے بھی زیادہ نرم و مہربان ہوں ہاں جسے ظلم زیادتی کرتے پاؤں گا اُسے نہ چھوڑوں گا اُس کا ایک گان زمین پر رکھ کر دوسرے گال پر اپنا پاؤں رکھوں گا۔ یہاں تک کہ حق کو قبول کر لے سعید بن مسیب و بوطلمہ بن عبد الرحمن نے فرمایا۔

فَوْشَى عُمَرُ وَاللَّهِ بِمَا قَالَ وَكَانَ أَبَا
الْعَبَّالِ
خدا کی قسم عمر نے جو فرمایا تھا پورا کر دیا
وہ رحمت کیلئے مہربان باپ تھے۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

هَذَا مَخْصَصٌ وَقَدْ دَخَلَ حَدِيثٌ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ - دیکھو امیر المومنین
فاروق اعظم سا اشد الناس فی امر اللہ بر ما یرسرنبر اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
بندہ بتا رہا ہے اور مجمع عام صحابہ کرام سنت اور برقرار رکھتا ہے۔ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ وَلَهُ الْحُجَّةُ
السَّامِيَةُ۔

بدعت حسنہ کے ماننے پر وہابیہ نے امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ

کو صاف گمراہ لکھا

امیر المومنین رضی اللہ عنہ کو بجرم ترویج تردیق جسے اُسے جناب فاروقیت ماب نے بدعت
مان کر اچھا بتایا اور فرمایا۔

يَعْتَمِدُ الْبِدْعَةُ هَذِهِ يَدْعَتُ بِهَتْ خُوبِ رَحْسِ هِـ

وہابی بیڑے کے بعض اچھوت بہادر مثل نواب بھوپالی قنوجی وغیرہ سمراحت سحاذا لہ گمراہ
بدعتی لکھ ہی چکے اب اپنے آپ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بندہ ماننے پر شرک کا اطلاق کرتے
انہیں کیا لگتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اِذَا لَمْ تَسْتَجِبْنِي فَاَصْلَحْ
عَاشِئَتْ ع۔ عیجا باش ہر چہ خواہی کن۔

مکرما جو ذرا سوچ سمجھ کر کہ شاد ولی اللہ صاحب کا بھی دامن زیر سنگ خدا را دبا ہے۔

یوں نظر دوڑے نہ پر بھی تان کر

اپنا بیگانہ ذرا پہچان کر

اے عبید اللہ اے عبید الدربم و عبید اللہ یا اب بھی عبید اللہ عبید اللہ کو شرک
کہنا۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔

حدیث ۱۰۰۔ بجز اللہ تعالیٰ ایک سے ایک زائد سنتے جائیے۔ ایک دن امیر المومنین عمر
فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت شہزادہ گلگون قبالام حسین شہید کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کو سر منبر گود میں لے کر فرمایا۔

هَلْ أَبَتَ الشَّعْرَ عَلَيَّ رُؤْيَا إِلَّا

ہمارے سروں پر بال کس نے اگائے

ہیں تمہارے ہی باپ صلی اللہ علیہ وسلم

کے اگائے ہوئے ہیں۔

یعنی جو کچھ عزت و دولت ہے سب حضور ہی کی عطا ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(اس سعد فی الطبقات عن السيد الحسن صلی اللہ علیہ وسلم جدہ

وابہ و امہ و اجدہ و علیہ بہ و باریک و مسلم)
۱۔ ان عطا ہے مجھے یہ روایت نہیں ملی (ارشاد علی عنہ)

ابن عساکر فی التہذیب التاریخ جلد ۳ صفحہ ۳۲۳ بحوالہ

حدیث ۱۰۱: کہ ایک بار امیر المومنین حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ نے کاشانہ خدفت فاروقی پر اذن طلب کیا ابھی اجازت نہ آئی تھی کہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دروازے پر حاضر ہو کر اذن مانگا امیر المومنین نے انہیں اجازت نہ دی یہ حال دیکھ کر سیدنا امام مجتبیٰ رضی اللہ عنہ بھی واپس گئے۔ امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے انہیں بد بھیجا انہوں نے آکر کہا یا امیر المومنین میں نے خیال کیا کہ اپنے صاحبزادے کو تو اذن دیا نہیں مجھے کیوں دیں گے۔

اَنْتَ اَحَقُّ بِالْاَذْنِ مِنْهُ وَ هَلْ اَنْتَ
الشَّمْرُ فِي الرِّاسِ بَعْدَ اللَّهِ اِلَّا اَنْتُمْ
آپ اس سے زیادہ مستحق اذن ہیں اور
یہ بال سر پر اللہ عزوجل کے بعد کس نے
اگائے ہیں سو تمہارے۔

(رواہ الدار لقطی) ابن عساکر بحوالہ فی التاریخ

حدیث ۱۰۲: سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے کہا۔

اَيُّ بَنِي لَوْ جَعَلْتَ قَاتِلًا تَعْتَنَانَا
اے میرے بیٹے میری تمنا ہے کہ آپ
ہمارے پاس آیا کریں۔

ایک دن میں گیا تو معلوم ہوا کہ تنہائی میں معاویہ رضی اللہ عنہ سے کچھ باتیں کر رہے ہیں اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دروازے پر رُکے ہیں عبداللہ رضی اللہ عنہ پلٹے ان کے ساتھ میں بھی واپس آیا اس کے بعد امیر المومنین مجھے ملے فرمایا لم ارک جب سے پھر میں نے آپ کو نہ دیکھا یعنی تشریف نہ لائے میں نے کہا امیر المومنین میں آیا تھا آپ معاویہ کے

ساتھ غلوت میں تھے۔ آپ کے صاحبزادے کے ساتھ واپس گیا امیر المؤمنین نے فرمایا۔
فَقَالَ أَنْتَ أَحَقُّ بِالْأَذْنِ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ آپ عبد اللہ بن عمر سے مستحق تر ہیں یہ جو
بِسِ عُمَرَ أَمَّا أَنْتَ فَبِنِ رُؤُوسِنَا آپ ہمارے سروں پر دیکھتے ہیں یہ اللہ
نَرَى اللَّهَ ثُمَّ أَنْتُمْ۔ میں نے تو آگائے ہیں پھر آپ نے

تخریج حدیث کذا فی کسر العمال جلد ۱۲ / ۶۵۵ برقم ۳۷۶۲ وابن
عساکر تاریخ مدینہ دمشق جلد ۱۲ صفحہ ۱۷۵ / ۱۷۶ ذہبی فی سیر
الاعلام النبلاء جلد ۳ / صفحہ ۲۸۵ واس ححر فی الاصابہ جلد ۱ / صفحہ
۳۳۳ تاریخ بغداد جلد ۱ صفحہ ۱۴۱
اور ایک روایت میں ہے۔

هَلْ أَنْتَ الشَّعْرَ عَلَى الرَّاسِ کیا سر پر بال کسی اور نے آگائے ہیں
ظہرکم سوا تمہارے۔

(الخطیب من طریق یحییٰ بن سعید بن ابی نصر من عبید بن حنین ثنی
الحسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما و کذا ابن سعد و راہویہ الاخری
رواہا الحافظ محب الدین الطبری فی الریاض النضرۃ من طریق عبید بن
حنین لا حد الریحانین رضی اللہ تعالیٰ عنہما)۔

ابن عساکر فی تاریخ مدینہ دمشق جلد ۱۲ صفحہ ۱۷۵
حافظ الثانی امام عسقلانی اصابتی تمیز الصحابہ میں اسے بروایت خطیب ذکر کر کے فرماتے
ہیں سند صحیح اس حدیث کی سند صحیح ہے میں ڈرتا ہوں کہ امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ کی ان
حدیثوں کا سنا نہ کہیں وہابی صاحبوں کو رافضی بھی نہ کر دے۔

قُلْ مُؤْمِنُوا بِعَظِيمِكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ۔ شہزادوں سے امیر المؤمنین کے اس فرمانے کا مطلب بھی وہی ہے جو لفظ اول میں تھا کہ یہ بال تمہارے مہربان یا پ ہی نے آگائے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح اراکین سلطنت اپنے آقا زادوں سے کہتے ہیں کہ جو نعمت ہے تمہاری ہی دی ہوئی ہے۔ یعنی تمہارے ہی کمر سے ملی ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو جہان کی دولت ایک جملہ فرما کر بخش دیتے ہیں

حدیث ۱۰۳: کہ حضرت تولد ہوا صلی اللہ علیہ وسلم غنی ابیہا و علیہا و علیٰ بعلہا و ابیہا و بآرک و سلم اپنے دونوں شہزادوں کو لے کر خدمت انور سید اطہر صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں اور عرض کی یا رسول اللہ ان دونوں کو کچھ عطا فرمائیے۔

قَالَ نَعَمْ قاسم خزان الہی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں منظور۔
أَمَّا الْحَسَنُ فَقَدْ نَحَلْتُهُ جِلْمِي حسن کو تو میں نے اپنا حلم اور صبر عطا
وَهَبْتَنِي وَأَمَّا الْحُسَيْنُ فَقَدْ نَحَلْتُهُ کی اور حسین کو اپنی شجاعت اور اپنا کرم بخش۔
نَجَدْتَنِي وَخَوْدِي۔

(اس عسا کر عن محمد بن عیید اللہ ابن امی رافع عن ایہ عن جلدہ رعی اللہ عہ)

تخریج حدیث ابن عسا کر فی تہذیب تاریخ دمشق جلد ۲ صفحہ ۳۱۷

وفی تاریخ الكبير جلد ۱۳ / صفحہ ۱۲۹

حدیث ۱۰۴: کہ جب حضرت خاتون فردوس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی۔
يَا نَبِيَّ اللَّهِ اَنْحَلُهُمَا
یا نبی اللہ کچھ عطا ہو، ان دونوں کو۔
فرمایا:

نَحَلْتُ هَذَا الْكَبِيرَ الْمَهَابَةَ
وَالْحِلْمَ وَنَحَلْتُ هَذَا الصَّغِيرَ
الْمُحَبَّةَ وَالرَّضَى
میں نے اس بڑے کو ہیبت و بردباری
عطا کی اور اس چھوٹے کو محبت و رضا کی
نعمت دی۔

(المسکوی فی الامثال عن جابر بن سمرة عن ام ایمن بركة رضى الله عنهم)
تخریج حدیث: کذاہدی فی کسر العمال جلد ۱۳ / صفحہ ۶۷۰ برقم
۳۷۷۱۰ لفظ لہ

حدیث ۱۰۵: کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا جس مرض میں وصال مبارک ہوا ہے
اُس میں دو جہان کی شاہزادی اپنے دونوں شہزادوں کو لئے اپنے پدر کریم علیہ الصلوٰۃ
والسلام کے پاس حاضر ہوئیں اور عرض کی۔

يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا ابْنُ ابْنَانِ
تَوَزَّيْنَهُمَا مِنَّا۔
یا رسول اللہ یہ میرے دونوں بیٹے ہیں انہیں
اپنی میراث کریم سے کچھ عطا فرمائیے۔

ارشاد ہوا:

أَمَّا الْحَسَنُ فَلَهُ هَبْنِي وَنُودِدِي وَ
أَمَّا حُسَيْنٌ فَلَهُ جُزْأَتِي وَنُودِدِي۔
حسن کیلئے تو میری ہیبت اور میری
سرداری ہے اور حسین کیلئے میری
جرات اور میرا کرم۔

(الطبرانی فی الکبیر اس منہ اس عاکر عن البتول الذہراء رضى الله عنہما۔)

تخریج حدیث: طبرانی فی الکبیر ۲۲/۳۵۲، وھدی فی کبر العدال

ج ۱۳ / ص ۶۷۰ مرقم ۳۷۷-۹ واس عاکر فی تاریخ مدینہ دمشق ج ۱۳

ص ۱۲۸

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مختار خزان الہی ہونے کا نفیس ثبوت

اقول وبالله التوفیق علم و محبت و جوہ و شجاعت و درنا و محبت کچھ اشیاء محسوسہ و جسم غایبہ تو نہیں کہ ہاتھ میں اٹھا کر دے دیئے جائیں اور حضرت بتول زہرا کا سوال بیغیر عرض و درخواست تھا کہ حضور الہیں کچھ عطا فرمائیں جسے عرف نوحۃ میں میخدا کر کہتے ہیں اور وہ زمان استقبال کیسے خاص کہ جب تک یہ صیغہ زبان سے ادا ہوگا زمانہ حال منقطع ہو جائے گا اس کے بعد قبول و وقوع جو کچھ ہوگا زمانہ تکمیل سے زمانہ مستقبل میں گئے گا اگرچہ بحالت فور و اتصال اسے عرفا زمانہ حال کہیں بہر حال درخواست و قبول کو زمانہ ماضی سے اصلاً تعلق نہیں اب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا معہ ہاں دوں گا مگر یہ قبول زمانہ استقلال کا وعدہ ہوا۔

فَإِنَّ السُّؤَالَ مَعَادٌ فِي الْجَوَابِ أَيْ نَعَمْ أَنْحَلُّهُمَا۔

اس کے متصل ہی حضور فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم کہ میں نے اپنے شہزادے کو یہ نعمتیں دیں اور اس شہزادے کو یہ دو تئیں بخشیں یہ صیغہ بظاہر ماضی کے ہیں اور اس سے زمانہ وعدہ تھا اور زمانہ وعدہ عطا نہیں کہ وعدہ عطا پر مقدم ہوتا ہے لہذا جرم یہ صیغہ اخبار کے نہیں

بلکہ انہیں جس طرح بائ و مشتری کہتے ہیں بہت اشتہاریت ۔ میں نے بچی میں نے خریدی یہ صیغہ کسی گزشتہ خرید و فروخت کی خبر دینے کو نہیں ہوتے بلکہ انہیں سے بیع و شرا پیدا ہوتی ہے ۔ انشا کی جاتی ہے ۔ یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فرمانے ہی میں کہ میں نے اسے یہ دیا اسے یہ دیا عظمیٰ محبت و جود و شجاعت و رضا و محبت کی دو تیس شہزادوں کو بخش دیں یہ نعمتیں خاص خزان ملک السموات و الارض جہاں کی ہیں ۔

ایں سعادت بزور بازو نیست

تا نہ عیشہ خداے بخشندہ

تو وہ جو زبان سے فرمادے کہ میں نے دیں اور اس فرمانے ہی سے وہ نعمتیں حاصل ہو جائیں قطعاً یقیناً وہی کر سکتا ہے جس کا ہاتھ اللہ و ہاب رب و ہاب جل جلالہ کے خزانوں پر پہنچتا ہے جسے اس کے رب جل و علا نے عطا فرمایا ہے ۔ ہاں وہ کون ہاں واللہ وہ محمد رسول اللہ ماذون و مختار حضرت اللہ قاسم و متصرف خزائن اللہ جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم والحمد رب العالمین لا یرم امام اجل احمد بن حنبل کی رحمۃ اللہ علیہ کتاب مستطاب جو ہر محکم میں فرماتے ہیں ۔

ہو صلی اللہ علیہ وسلم حَبِطَةُ	اللہ عزوجل کے وہ غلیظا عظیم ہیں کہ حق جل و علا
اللہ الا عظم الذی جعل حَرَائِرَ	نے اپنے کرم کے خزانے اپنی نعمتوں کے خزان
کَرَمِهِ وَ مَوَاعِدَ یَعِیْهِ طُوعَ بَدَبِهِ	سب ان کے ہاتھوں کے مطیع ان کے ارادے
اِذَا دَنِبَ یُعْطٰی مِنْ یَسَّاءٍ	کے ذریعہ فرمان کر دیئے ۔ جسے چاہتے ہیں عطا

فرماتے ہیں ۔ صلی اللہ علیہ وسلم

ان مباحث قدسیہ کے جائزہ ایمان فقیر کے رسالہ

”سلطنت المصطفیٰ ملکوت کل الوری میں بکثرت ہیں۔ واللہ اعلم۔

حدیث ۱۰۶: صحیحین میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

أَنَا لِيْ اَمْعَاءُ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا
أَحْمَدُ وَاَنَا الْمَسْحُورُ الَّذِي
يُخَوِّلُهُ بِي الْكُفْرَ وَاَنَا
الْحَاشِرُ الَّذِي يُخْشَرُ عَلَيَّ
قَتْمِيَّ۔

یہ شک میرے متعدد نام ہیں میں محمد
ہوں میں احمد ہوں مآحق یعنی کفر و شرک
کا مٹانے والا ہوں کہ اللہ تعالیٰ
میرے ذریعے سے کفر مٹاتا ہے۔ میں
حاشر یعنی مخلوق کو حشر دینے والا ہوں
کہ میرے قدموں پر تمام لوگوں کا
حشر ہوگا۔ صلی اللہ علیہ وسلم

مالک و احمد و ابو داؤد و الطیالسی و ابن سعد و البخاری و مسلم و
ترمذی و السانی و الطبرانی و الحاکم و البیہقی و ابو نعیم و احرو و عن
جہور بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

تحریر حدیث: طیالسی فی مسندہ ۱۴۷، و مالک فی الموطا
۸۷۵، و احمد فی مسندہ ۳ / ۸۳، ۸۵، و ابن سعد فی الطبقات
الکبریٰ ۱ / ۱۰۴، و ۵۰۱، و بخاری فی الصحیح ۲ / ۷۳۷، و مسند
فی الصحیح ۲ / ۲۶۱، و ترمذی فی الجامع ۲ / ۱۱۱، و حاکم فی
المستدرک ۲ / ۶۰۳، و بیہقی فی الدلائل ۱ / ۱۵۵، ۱۵۶، و ابو نعیم
فی الدلائل ۱ / ۶۱، و الدارمی فی السنن ۲ / ۳۰۹، و عساکر فی

تاریخ مدینہ دمشق جلد ۳ صفحہ ۱۸ / ۱۹

حدیث ۱۰۷ تا ۱۱۱ صحیح مسلم شریف میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ وَالْمُقَفِّي

وَالْحَاسِرُ وَبَيْتُ التَّوْبَةِ وَبَيْتُ

الْمَرْحَمَةِ -

والا اور توبہ کا نبی اور رحمت کا نبی

صلی اللہ علیہ وسلم

احمد و مسلم و الطبرانی فی الکبیر عن ابي موسى الاشعري و نحوه

احمد و ابی سعد و ابی شیبہ و البحری فی التاریخ و الترمذی فی

الشعائل عن حذیفہ و ابن مردويه فی التفسیر و ابو نعیم فی الدلائل و

ابن عدی فی الکامل و ابن عساکر فی تاریخ دمشق و الدیلمی فی مسند

الفرزدوس عن ابی الطفیل و ابن عدی عن ابی هريرة رضى الله عنهم و

ابن سعد عن مجاهد مرسلًا بريدون و بقصور و کلہم علی الحاشر

متفقون -

تحریر حدیث: احمد فی مسندہ ج ۳ / ص ۳۹۵ و مسلم فی الصحیح

جلد ۲ / ص ۲۶۱ و ابن ابی شیبہ فی المصنف ج ۱۱ / ص ۲۵۷ و ترمذی فی

الشعائل برقم ۳۵۱ و ابو نعیم فی الحلیہ ج ۵ / ص ۱۰۰ و فی الدلائل ج ۱

/ ص ۶۲ و ابن عدی فی الکامل ج ۳ / ص ۱۲۷۳ و دیلمی فی فردوس

الاعبار جلد ۱ / صفحہ ۸۳ و ابن عساکر فی التہذیب تاریخ ج ۱ / ص ۲۷۵

۱۳۱
وفی التاریخ مدنیہ جلد ۳ صفحہ ۲۶ وابن حبان فی الصحیح ج ۹
ر ص ۷۵ والہو یعلیٰ فی مسندہ ج ۱۳ ر ص ۲۱۸ وابن سعد فی الطبقات
الکبریٰ ج ۱ ر ص ۱۰۳، ۱۰۵،

حدیث ۱۱۲: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کفیری یہود میں تشریف لے جا
کر دعوت اسلام فرمائی کسی نے جواب نہ دیا دوبارہ فرمائی کوئی نہ بولا۔ حضور نے فرمایا
أَنتُمْ قَوْمُ اللَّهِ لَا مَالَ الْخَاشِرِ وَلَا
الْعَاقِبِ وَأَنَا السَّيِّءُ الْمَصْطَفِ
میں ہی حشر دینے والا ہوں میں ہی
خاتم الانبیاء ہوں میں ہی نبی مصطفیٰ
اُمّتُہم اَوْ کَذَبْتُمْ۔

ہوں چاہے تم بالویانہ مانو۔

الحاکم صحیحہ عن عوف بن مالک رَضِیَ اللہ عنہ۔

تخریج حدیث حاکم فی المستدرک ۳/۳۱۵

خدا کی شان میں ملادینے کا رو

حدیث ۱۱۳:- کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

أَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا الْخَاشِرُ
الَّذِي أَخْشَرُ النَّاسَ عَلَى قَدَمَيَّ وَأَنَا
الْمَاجِي الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِهِ الْكُفْرَ۔
میں احمد ہوں میں محمد ہوں میں محو ہوں کہ لوگوں کو
اپنے قدموں پر حشروں کا میں ماحی ہوں
کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعے سے کفر کی بنا
محو فرماتا ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

طبرانی فی الکبیر جلد ۲ صفحہ ۱۸۴ وابن عدی فی الکامل جلد ۷

یہ اسم ماحی بھی ہمارے مقصود در سالہ سے ہے۔ نیز بجمت اسناد اور تہ یوں کہ معاذ اللہ کفر سے بدتر اور کیا بلا ہے تو جو پیارا ماحی کفر ہے اس سے بڑھ کر کون دافع ابلا ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

مگر اس نام پاک حاشر کی اسناد کو، بابی صاحب بتائیں سید، لم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ کیا فرما رہے ہیں کہ میں حشر دینے والا ہوں میں قدموں پر خدائق کو حشر دوں گا تم نے تو قرآن مجید سے یہ سنا ہوگا کہ شکر کرنا، شکر دینا خدا کی شان ہے۔ یہاں بھی تمہارا نام اللہ تعالیٰ یہی کہہ گا کہ نبی نے اپنے آپ کو خدا کی شان میں مل دیا خدا کی شان تمہاری علم و دہیاں ابھی خدا کی شان ہی کے معنی نہ سمجھے نبی کی سب شانیں خدا کی شان ہیں تو خدا کی بعض شانیں ضرور نبی کی شان ہیں کہ موجب کلیہ کو اس کا مکس موجب جزئیہ درم ہے ہاں وہ شان جس سے خدا کی لازم آئے نبی کیلئے نہیں ہو سکتی۔ دفع بلا یا سماع ندایا فریاد کو پہنچنا یا سر دکا دینا وغیرہ وغیرہ امور نزا عیہ کو عطائے رحمانی و وساطت فیض ربانی سے مانے جاتے ہیں۔ لزوم الوہیت سے کیا تعلق رکھتے ہیں۔ وَلَیْکُمْ مِّنْ کُلِّ شَیْءٍ رَّحْمَةٌ مِّنَ اللّٰهِ لَہٗ نُورٌ۔



نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اپنی امت سے تارِ جہنم کو دفع فرمانا

اور وہابیہ کا اس نعمت سے محروم رہ جانا

حدیث ۱۱۴: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرا نام قرآن میں محمد اور انجیل میں احمد اور تورات میں احمد ہے۔

وَأَسْمَاُ سُبَيْتُ أَحِبَّةَ لِأَبِي أَحِبُّدٌ در میراث امام احمد اس لئے ہوا کہ میں اپنی
عَنْ أُمِّي نَارِ حَقِّهِمْ۔ امت سے آتش و درخ کو دفع فرماتا ہوں

فَلْيُوجِدْ رَبِّكَ الْحَمْدُ وَغَيْبُكَ الشَّوْهُ وَالسَّلَامُ بِأَحِبُّدِ يَا سُبَيْتُ الْحَمْدُ
إِنَّا عَدِيٌّ وَعَسَاكِرُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا۔

اس عسا کر فی الہدیہ جلد ۱ صفحہ ۲۷۶ وفی الدریع دمشق الکبیر
جلد ۳ صفحہ ۳۲ وعدی فی الکامل جلد ۱ صفحہ ۳۳۱

وہابی صاحبو! تمہارے نزدیک امید پیار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واقع ابد تو ہے ہی نہیں
کہہ دو کہ وہ تم سے مار جنم بھی دفع نہ فرما میں او ظاہر امید تو ایسی ہی ہے کہ جو جس نعمت
لہی کا منکر ہوتا ہے اس نعمت سے محروم رہتا ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

أَمَّا عِنْدَ طَرَفِ عَدِيٍّ يَتَى۔ میں اپنے بندے سے اس کے گمان کے
موافق معاملہ فرماتا ہوں

احمد فی مسندہ ہرقم ۷۴۱۶

جب تمہارا گمان یہ ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واقع ہو نہیں تو تم اسی کے مستحق ہو
کہ وہ تمہارے لئے واقع اہلانہ ہوں یک بار فقیر کے یہاں اس مسئلہ کا ذکر تھا کہ رافضی
دیدار الہی کے منکر ہیں اور وہابی شفاعت نبوی کے فقیر نے کہا ایک بھی مسئلہ زاعمہ ہے جس
میں ہم اور وہ دونوں راست گو ہیں ہم کہتے ہیں دیدار الہی ہوگا اور ہم حق کہتے ہیں۔ اللہ
اللہ الغفار ہمیں ہوگا رافضی کہتے ہیں نہ ہوگا وہ سج کہتے ہیں اللہ التبار نہیں نہ ہوگا ہم
کہتے ہیں شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حق ہے اور ہم قضا حق پر ہیں ان کے کرم
سے ہمارے لئے ہوگی وہابی کہتے ہیں شفاعت محال مطلق ہے اور وہ ٹھیک کہتے ہیں امید

ہے کہ ان کیسے نہ ہوگی۔

ع۔ مگر یہ تو حرام است حرامت باہا۔

حاضر اہل گفتند کائنات صدر الہدیٰ راست گو تھی دو ضد گویا چہ

گفت من آئینہ ام مستقل دوست ترک و ہندو در من آں میند کہ دوست

خود حضور نور شافع یوم انشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

شَفَاعَتِي يَوْمَ الْفَتْحَةِ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ

يُؤْمِرْ بِهَا لَمْ يَنْكُرْ مِنْ أَهْلِنَا۔

اِس پر یقین نہ اے۔ اہل سنت کے

آئی نہیں۔

(اِس مسع فی معجمہ عن رید بن ارفع و بسعد عشر من اصحابہ رضى اللہ تعالیٰ

عہم)

تحریر حدیث۔ کسر العمل ج ۱۲ ص ۳۹۹ برقم ۳۹۰۵۹ و تاریخ بعداد

ج ۸ ص ۱۱ و مطالب العالیہ برقم ۳۳۳ و علامہ نساء اللہ ہامی پتی فی

تفسیرہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۳۳ لفظ لہ

علامہ مناوی تیسیر میں لکھتے ہیں۔ اخلق علیہ التو تر اس حدیث کو متواتر کہا گیا بالجملہ وہ

تمہارے لئے دافع ابدانہ تکی کمر لاؤ اللہ ہمارا حکا کا تو ان کی بازگاہ یکس پناہ کے سوائے نہیں۔

منکر اپنا اور حامی دعوئے دین آپ ہی ہم پر رحمت کیجئے

بلکہ لاؤ اللہ اگر بغرض غلط بغرض باطل عالم میں ان سے جدا کوئی دوسرا حامی بن کر آئے

بھی تو ہمیں اُس کا احسان یہنا منظور نہیں وہ اپنی حمایت اٹھار کھے ہمیں ہمارے مولائے

کریم جل جلالہ نے بے ہمارے اتحقاق بے ہماری ایقت کے اپنے محبوب ﷺ کا کر یا

اور اسی کی وجہ کریم کو حمد قدیم ہے اب ہم دوسرے کا بیٹا نہیں چاہتے جس کا کھائیے اسی کا
کائیے

جو دل ہا دلبرے آرام گیرد
ز وصل دیگرے کے کام گیرد

یا قیوں ہی تپ کے جائیں پاوی دست چھڑائیں
منت فیر کیوں آٹھائیں کوئی ترس جٹائے کیوں

اے واہ دو حبیب را کلید ہر کار
یادان درد و مر و رخ پائش بار

دستے کہ بدامان کریمش زدہ ایم
ز نہار بدست دیگر انش سپار

تیرے ٹکڑوں سے پے فیر کی ٹھوکر پہنڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدق تیرا

صلی اللہ علیک وسلم و علی الک و مارک و کرم و الحمد لله رب العالمین ۔
خیر ان اہل شر کے منہ کیا لکھے مسلمان نظر فرمائیں کہ عیاذ اللہ تار جنہم سے سخت تر کونسی بلا ہو
کی مکر اس کا دافع دفع ابدا نہیں ہے یہ کہ وہاں یہ کے پاس نہ عقل ہے نہ دین
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ۔

حضور ﷺ نے خدا کے قادر کئے سے اللہ عزوجل

کے قیدی کی سزا بدل دی

حدیث ۱۱۵۔ صحیح بخاری صحیح مسلم، مسند امام احمد میں سیدنا عباس رضی اللہ عنہ سے ہے انہوں نے حضور اقدس رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ حضور نے آپ کو ابو طالب کو کیا نفع دیا خدا کی قسم وہ حضور کی حمایت کرتا حضور کیلئے لوگوں سے بڑا شہرت دہا فرمایا۔

وَجَدْتُهُ فِي عَمْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ
فَأَخْرَجْتُهُ إِلَى مِحْضَاجٍ
میں نے اسے سراپا آگ میں ڈال دیا تو
اسے میں نے بھیج کر پاؤں تک کی آگ
میں کر دیا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

بخاری فی الصحيح جلد ۱ صفحہ ۵۴۸ و جلد ۲ صفحہ ۹۱ و مسلم فی
الصحيح جلد ۱ صفحہ ۱۱۵ و احمد فی مسنده جلد ۱ صفحہ ۲۰۶

حدیث ۱۱۶۔ کہ حضور رحمۃ اللہ علیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی تھی کہ
ابو طالب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابو طالب کو کچھ نفع دیا فرمایا

أَخْرَجْتُهُ مِنْ عَمْرَةٍ جَهَنَّمِ إِلَى
مِحْضَاجٍ مِنْهَا۔
میں اسے دوزخ کے غرق سے پاؤں
تک کی آگ میں نکال لایا۔

(البرار و ابو یعلیٰ و ابن عدی و تمام عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ)
تحریر حدیث: برار فی مسند ۳/۱۷۳ و ابو یعلیٰ فی مسند ۲/۳۱
و ج ۱۲ ص ۵۳ و ابن عدی فی الکامل ج ۱ ص ۳۱۳ و تمام البراری فی

الفوائد ح ۲ ص ۲۴۱ و حمیدی فی مسند ح ۱ ص ۲۱۹ و ابن ابی شیبہ فی

المصنف ح ۱۳ ص ۱۶۵ و ابن مدہ فی کتاب الایمان ح ۲ ص ۸۸۷

وہابی صاحبو! مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک کافر کے باب میں فرما رہے ہیں کہ
اُسے میں نے غرق آتش سے کھینچ لیا ہے اسے میں نکال لایا اور تم حضور کو مسلمانوں کیسے بھی
دافع اہل نہیں مانتے یہ تمہارا ایمان ہے۔ مسلمان اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
تصرف قدرتمند اختیار دیا کرتا ہے۔ آخرت کے کارخانوں کی ہاگیں اُن کے
ہاتھ میں سپرد ہوئی ہیں ورنہ بغیر اللہ عزوجل کے مادیون و غنیان کے کس کی مجال ہے کہ اللہ
نے قیدی کی سزا بدل دے جس مذاب میں اُسے رہا ہو وہاں سے اسے نکال لے ہاں یہ
دینی پیارا ہے جس کی عزت و جاہت جس کی محبوبیت نے دو جہاں کے اختیارات اُسے دلا
دیئے آخر حدیث سن چکے۔

الْكَوَامَةُ وَالْمُعَاتِيَةُ يُؤْمِنُ بِبَيْتِي (دارمی فی السنن جلد ۱ صفحہ ۳۵)

عزت دنیا اور تمام کاروبار کی کنجیاں اُس دن میرے ہاتھ ہوں گی تو رات شریف کا ارشاد
سن چکے۔ سَيَذَرُ قُلُوبُ الْجَمِيعِ وَ يَدُ الْجَمِيعِ مَبْسُوطَةٌ إِلَيْهِ بِأَلْحُسُوعِ۔
اُس کا ہاتھ سب ہاتھوں پر بلند ہے سب کے ہاتھ اُس کی طرف پھیپے ہیں عاجزی اور
گڑگڑانے میں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اندھیری قبریں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روشن فرمادیں

حدیث ۷۱۱: صحیح مسلم شریف میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

إِنَّ هَذِهِ الْقُبُورَ مَمْلُوءَةً عَلَيَّ بے شک یہ قبریں اپنے ساکنوں پر

أَهْلَهَا طُمْنَةً وَإِنَّ اللَّهَ بِئُورِهَا لَكَنَّهُمْ
بِصَلَاتِنِي عَلَيْهِمْ -
اند میرے سے بھری ہیں اور بے شک
میری نماز کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان
قبروں کو روشن کر دیتا ہوں۔

صلی اللہ تعالیٰ و بارک و لم فسر بورہ و حمالہ و حودہ و موالہ علیہ و علی الہ امین
(هو ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ۔)

تحریر حدیث مسمیٰ فی الصحیح ج ۱ ص ۳۱۰، ابی حبان فی الصحیح
ج ۶ ص ۲۶۔

بچے اللہ و رسول جل و اعلیٰ علیہ وسلم کے سپرد ہیں

حدیث ۱۱۸ ام المومنین سلمہ رضی اللہ عنہا کہ پیبہ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا کے نکاح
میں تھیں۔ جب ان کی وفات ہوئی اور ان کی عدت گزری سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے انہیں پیام نکاح دیا، انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ مجھ میں تین باتیں ہیں۔

أَنَا امْرَأَةٌ كَثِيرَةٌ -
میری عمر زیادہ ہے۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

أَنَا أَكْثَرُ مِنْكَ -
میں تم سے بڑا ہوں۔

عرض کی۔

وَأَنَا امْرَأَةٌ غَيُورٌ -
میں رشک ناک عورت ہوں۔

(یعنی زواج مطہرات کے ساتھ شکر رنجی کا اندیشہ ہے)

فرمایا: **دَعُوْا لِلّٰهِ عِزَّوَجَلَّ**۔

فَيَذِيْبُ عَنْكَ غَيْرَ نِيْكَ۔ میں اللہ عزوجل سے دعا کروں گا وہ تمہارا
رشتہ دور فرمائے گا

عرض کی یا رسول اللہ

وَ اَنَا امْرَاَةٌ مُّصَيَّبَةٌ۔ یا رسول اللہ اور میرے بچے ہیں۔

(یعنی ان کی پرورش کا خیال ہے) فرمایا:

هَمَّ اِلَى اللّٰهِ وَ اِلَى رَسُوْلِهِ بچے اللہ اور رسول کے سپرد ہیں۔

(احمد فی المسند حدیث ۱۰۷۱) سمیع بن عبد الملک سے ابی الصغیر
نسی عبد العزیز سے بنت ام سلمہ عن ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما و
الحدیث فی السنن السانی وغیرہ)۔

تخریج حدیث احمد فی مسندہ جلد ۲ / صفحہ ۳۲۱ لفظ له و طرا
می فی الکبر جلد ۲۳ صفحہ ۲۰۵ و ۲۲۵ و اس عبد البر فی التمهید جلد
۳ صفحہ ۱۸۳ مسانی فی عمل الیوم و البیة برقم ۱۰۸ و مسانی فی مس
الکبری جلد ۵ ص ۲۹۳ فی الطبقات اس بعد جلد ۸ صفحہ ۹۳ و اس
عساکر فی تاریخ مدینہ دمشق جلد ۳۳ صفحہ ۲۶۹ محوہ

نخت تر دشمن کے مقابلے میں اللہ و رسول

تمہیں کفایت کریں گے

حدیث ۱۱۹: کہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذکر مسج کذاب میں فرمایا۔

أَبَشِرُوا قُلُوبَ الْخَيْرِ وَأَسَانِيَّ خوش ہوا گردہ نکلا اور میں تم میں شریف
أَظْهَرِكُمْ فَإِنَّهُ كَفَرَكُمْ وَرَسُولُهُ فرما ہوا تو اللہ تمہیں کافی ہے اور اللہ کے
رسول جل جلالہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(الطبرانی فی الکبیر عن اسماء بنت بريد رضى الله تعالى عنهما)

تخریج حدیث: طبرانی فی الکبیر ج ۲۳ ص ۱۷۰ و مجمع الزوائد

ج ۷ ص ۲۳۷

یہاں سخت ترین اعدا کے مقابلے میں اللہ و رسول ﷺ کو غایت فرمائے و لاتیہ کہ خوش
ہو بے خوف رہو اللہ و رسول جل و علا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہوتے تمہیں چھو اندیشہ
نہیں اللہ اللہ ایسی جلیل حادث روایوں عظیم مشکوٰۃ شامیوں میں اللہ عز و جل کے نام اقدس
کے ساتھ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک من و ہابیہ کے رشتی کلیجوں پر خدا جانے
کہاں تک تک چڑ کے گا۔ اللہ الحمد۔

گھر والوں کیلئے اللہ و رسول کو باقی رکھنا

حدیث ۱۲۰۔ امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک دن
حضور صلی علیہ وسلم نے ہمیں صدقہ دیئے کا حکم فرمایا اتفاق سے ان دنوں میں خوب
مال در تھا میں نے اپنے جی میں کہا اگر میں کبھی بویکر صدیق سے سبقت لے جاؤں گا
تو وہ دن آج ہے میں اپنا آدھا مال حاضر لایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا۔

مَا أَتَيْتُ إِلَّا خَيْرًا
تم نے اپنے کمرہ لوں میں کیا باقی رکھا۔

میں نے عرض کی۔

أَتَيْتُ لَهُمْ
ان کیلئے بھی باقی چھوڑ آیا ہوں۔

فرمایا۔

مَا أَتَيْتُ لَهُمْ
آخر کتنا چھوڑ آئے ہو۔

عرض کی مثلاً: تاجی اور صدیق ابوبکرؓ، مال تم، مال سے مال سے مال سے سیر

عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بِمَا كُنْتُمْ تَأْتِيهِمْ
وہ کمرہ لوں میں کیا باقی رکھا۔

مرض کی

أَتَيْتُ لَهُمْ لِقَاءَ رَسُولِ اللَّهِ
میں نے کمرہ لوں سے لے کر اللہ و

رسول کو باقی رکھا ہے۔

جل جلالہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

میں نے کہا میں اب بکرتے بھی بہت نہ لے جاؤں گا۔

(الدارمی و مودودی و الرمذی و ابن حبان صحیح و مشکوٰۃ و ابن عاصم

و ابن کثیر فی السنن و الحاکم فی المستدرک ابو نعیم فی المعجم و البیہقی

فی السنن و النسب فی المختارۃ کلہم عن ابی السومعین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔)

تحریر جلد بیٹ ترمذی فی جامع ج ۲ ص ۲۰۹ و مودودی فی مس

کتاب الزکاة باب الرفق فی ان یخرج الرجل من ماله بقرۃ ۶۷۹ و درمی فی

سنن جلد ۱ صفحہ ۶۹۰ بقرۃ ۶۶۰ و مسنی ہندی فی کبر العیال جلد ۱۳

اللہ و رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نعمت دی

حدیث ۱۲۱ - کہ حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سیدنا ابی بن سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے حق میں فرمایا۔

أَحَبُّ أَهْلِي إِلَىَّ مَنْ قَدْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتُ عَلَيْهِ -
مجھے اپنے گھر والوں میں سب سے
پیارا وہ ہے جسے اللہ عزوجل نے نعمت
دی اور میں نے نعمت دی۔

(الترمذی رحمہ رضی اللہ عنہ)

تخریج حدیث: ترمذی لمی الجامع ۲/۲۲۲

ملاطی قاری علیہ الرحمۃ الباری مرقاة میں فرماتے ہیں۔

لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنَ الصَّحَابَةِ إِلَّا
وَقَدْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ أَنْعَمَ عَلَيْهِ
رَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَّا أَنَّ الْمُرَادَ
عَلَيْهِ فِي الْكِتَابِ وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى
إِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ
وَأَنْعَمْتُ عَلَيْهِ هُوَ زَيْنٌ لَا يَخْلَافُ
فَنِي إِلَيْكَ وَلَا شَكَّ الْع

یعنی صحابہ سب سے ہی تھے جنہیں اللہ نے
نعمت بخشی اور اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے نعمت بخشی گریہاں مراد وہ ہے جس کی
تصریح قرآن حکیم میں ارشاد ہوئی ہے
کہ جب فرماتا تھا تو اس سے جسے اللہ تعالیٰ
نے نعمت دی اور اسے نبی ﷺ نے اسے
نعمت دی اور وہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ
ہیں۔

مکر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کا مصداق اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو بھیجا کہ ہر تابع پر ہے۔ اَفَادَةُ فِي التَّيْرَقَاتِ الْقَوْلِ نہ صرف میں بلکہ تمام اہل اسلام اولین و آخرین سب ایسے ہی ہیں جنہیں اللہ عزوجل نے نعمت دی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نعمت دی پاک کر دینے سے بڑھ کر اور کیا نعمت ہوگی۔ جس کا ذکر آیات کریمہ میں سن چکے کہ بسر کبھم یہ نبی انہیں پاک اور ستھرا کر دیتا ہے مگر اللہ تعالیٰ تمام جہان میں کوئی شے ایسی نہیں جس پر اللہ کا احسان نہ ہو اللہ کے رسول کا احسان نہ ہو فرماتا ہے۔ اللہ عزوجل وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ۔ ہم نے نہ بھیجے تمہیں مگر رحمت (پ ۱۷، الانبیاء: ۱۰۶) سارے جہان کیلئے۔

جب دو تمام عالم کیلئے رحمت ہیں تو قطعاً سارے جہاں پر اُن کی نعمت ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اہل کفر و اہل کفران اگر نہ مانیں تو کیا نقصان۔

۵۔ راست خواہی ہزار چشم چٹاں

کود بہتر کہ آفتاب سیاہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رزق دیا

حدیث ۱۲۲۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مَنْ اَتَعْمَلُ نَافَعًا عَلَى عَمَلٍ جَسَدِيٍّ كَمَنْ يَكْمَلُ نَافَعًا عَلَى عَمَلٍ

فَزَرْقَانَهُ رَزَقًا (الحديث) ہم نے اسے رزق دیا۔

(ابو داؤد الحاکم بسند صحیح عن ہریدہ رضی اللہ علیہ)

تحریر حدیث ۱۰۔ ابو داؤد فی السنن ۵۲/۲ و حاکم فی المستدرک

ح ۱ ص ۲۰۶ و مفتی ہدی فی کبرالعمال جلد ۲ صفحہ ۳۹۳ برقم ۱۰۸۳
پہلی حدیث میں حضور نے فرمایا تھا ہم نے غنی کر دیا، حدیث خطیبہ حسین رضی اللہ عنہما
میں تھا کہ فرمایا حسن کو مہارت ہم نے انی علم ہم نے دیا۔ حسین کو شجاعت ہم نے دی
کرم ہم نے دیا محبت کا مرتبہ رشا کا تمام ہم نے عطا کیا۔ حدیث اُسامہ رضی اللہ عنہ
میں تھا اسے نعمت ہم نے بخشی یہاں ارشاد ہوتا ہے بزرگ ہم نے دیا۔

صلی اللہ تعالیٰ علیک وعلیٰ لک قدر خودک ووالک ومارک وسلم
حضور نے غافل دل زندہ اندھی آنکھیں روشن بہرے کان شنوا
ٹیزھی زبانیں سیدھی کر دیں

حدیث ۱۲۳ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ لِّنَکُمْ
لَیْسَ بِوَهْنٍ وَلَا کِبَلٍ لِّیُخَوِّسَ
قُلُوبًا غُلْفًا وَیَفْتَحَ أَعْمِیًّا عُمِیًّا وَ
یَسْمَعَ أَدَانًا صَمًّا وَیَقِیْمَ الْبَیِّنَاتِ
عِوَجًا حَتَّى یُقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَخُذْهُ۔

یہ شک تشریف لایا تمہارے پاس وہ
رسول ﷺ تمہاری طرف بھیجا ہوا جو ضعف
و کمالی سے پاک ہے تاکہ وہ رسول ﷺ
زندہ لرمادے غاف چڑھے دل اور وہ
رسول کھول دے اندھی آنکھیں اور وہ
رسول ﷺ شنوا کر دے بہرے کانوں کو
اور وہ رسول ﷺ سیدھی کر دے ٹیزھی
زبانوں کو یہاں تک کہ لوگ کہہ دیں کہ
ایک اللہ کے سوا کسی کی پرستش نہیں۔

(الدارمی فی سننہ عن حبیب بن مہزیار رضى اللہ عنہما)

تحریج حدیث دارمی فی المس ۱۸۷۱ رقم ۹ مرسل بسند
صحیح کما فی الفتح الباری جلد ۸ صفحہ ۵۸۶

اقول۔ بسند صحیح اذ قال: اخبرنا حيوة بن شريح ثقة شيخ
السجستاني في صحيحه واثودا وداوود الترمذي بل واحمد وابن مغير
كما من اقرباءنا بيقية بن الوليد ثقة من الاعلام من رجال مسلم وقد
رأى ما يحسن من لبيبة بقوله ثا: اخبرني سعد بن ثعلبة عن خالد بن
سعدان ثقة عابد من رجال السنة عن حريز بن يقطين الحضرمي رضى
الله تعالى عنهما ثقة حليل محضرم من الثابتة وقد روى عن الشكك
والباوردي وابن شاهين مصولا عن عبد الرحمن عن حريز بن يقطين عن
ابيه قال اذ ركت الجاهلية وانما رسول الله صلى الله تعالى
عليه وسلم باليمن فاسلما فمر سله كمر اسيل سعيد بن المسيب او
فوق علا ان المرسل حجة عندنا وعند لجمهور والحديث مسلسل
بالخمسين خبوة الحبيب كنههم اهل حمص.

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گمراہی سے پناہ دی

ہلاکت سے نجات بخشی

حدیث ۱۳۴:- کہ دو اونٹ مست ہو کر بگڑ گئے تھے کسی کو پاس نہ آنے دیتے، لگوں
نے ایک باغ میں بند کر دیئے تھے۔ باغ اجاڑتے تھے۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسم کے حضور شاییت آئی۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے۔ دروازہ کھلوانے کا حکم دیا۔ مگر نے اندیشہ کیا مبادا حضور کو ایذا میں فرمایا خوف نہ کہ کھول دے کھول دیا۔ ایک دروازے کے پاس کھڑا تھا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھتے ہی سجدے میں گر پڑا۔ حضور نے مہر ڈال کر حوالہ کیا دوسرا اٹھتا۔ باغ پر تھا۔ جب وہاں تشریف لے گئے اُس نے بھی حضور کو دیکھتے ہی سجدہ کیا حضور نے اُسے بھی بدھ کر پہنچا دیا۔ صحابہ امراض اللہ عنہم نے یہ حال دیکھ کر مرض کی۔

يا رسول الله چو پالے تک حضور و
وما لله عندنا بک احسن من
هذا اخرت لنا من الصلوة
واستشهدنا من الهمة فلا نادر
لنا بالسخوة۔

یار رسول اللہ چو پالے تک حضور و
جبدہ کرتے ہیں تو اللہ کیلئے حضور کے
ذریعے سے ہمارے پاس جو کچھ ہے
وہ تو اس سے بہت بہتر ہے۔ حضور
نے میں گمراہی سے پناہ دی۔ حضور
نے میں بدست سے نجات بخشی تو کیا
حضور ہمیں اجازت نہیں دیتے کہ ہم
حضور کو سجدہ کریں۔

(ابن قاسم و ابو نعیم عن عیال بن مسامہ الثقفی رضى الله تعالى عنه وله
طریق و قد دخل بعضها فی بعض)۔

تخریج حدیث: ابو نعیم فی لدلائل النبوت ۲/۳۸۳ برقم ۲۸۵ بحوالہ
ابو نعیم کہ گمراہی پسند بلاکت دوست ہیں۔ ان سخت ترین بلیات کو بلا کیوں سمجھیں گے کہ ان

سے پناہ دیے نجات بخشے والے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دفاع الہیہ جانیں۔

حضور نے بنفس نفیس تعلیم فرمائی کہ ہم سے مدد چاہنا

حدیث ۱۲۵۔ جب وفد ہوازن خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور اپنے رسول و اہل و عیال کے مسدود قیمت میں لائے تھے۔ حضور سے مانگے اور طالب احسان الہی ہوئے۔ حضور قدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

اِذَا صَلَّيْتُمْ لَطَهَّرْ قُلُوبَكُمْ فَهَلُّوْا اَنَا
تَسْتَعِيْنُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ عَلٰی الْمُؤْمِنِيْنَ
اور یوں کہنا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے استعانت کرتے ہیں۔

مومنین پر اپنی عورتوں اور بچوں کے
باب میں

(السَّائِي عَنْ عَمْرٍ وَ مِنْ شُعْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ حُدَّةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍ وَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا)

السَّائِي فِي السَّنَنِ جلد ۲ ص ۱۲۷ کتاب الہیة و طرائفی فی الکسیر جلد ۵
صفحہ ۴۷۱ برقم ۵۳۰۳

حدیث فرماتی ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنفس نفیس تعلیم فرمائی کہ ہم سے مدد چاہنا نماز کے بعد یوں کہنا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے استعانت کرتے ہیں وہابیہ پر نفیس پکڑ وہابی صاحبہ! اِذَا كَانَ مَعَكُمْ نَسْتَعِيْنُ اللّٰہ کے معنی کیے استعانت تو خدا ہی کے ساتھ خاص تھی یہ ارشاد کیا ہے کہ ہم سے استعانت کرنا اور زماں حیات وہابیوں اور اُن کے بعد کا تفرقہ و مابین کی حالت ہی نہیں بلکہ سرِ خلافت ہے۔

(نہ حاشیہ صفحہ ۲۵)

قطع نظر اس بات سے کہ، نبی سے کرام، پیغمبر، الصلوٰۃ والسلام سب بحیات حقیقی و نیادی جسمانی زندہ ہیں۔

شرک جو بات خدا کیسے ناموس مانتی غیر خدا کے ساتھ شرک ٹھہر چلی اس میں حیات و موت قرب و بعد ملکیت و بشریت خود کسی وجہ کا فرقہ کیسا کیا بعد موت ہی شرک خدا کی صلاحیت نہیں رہتی۔ اصل حیات شرک ہو سکتے ہیں یہ جنوں و ہابیہ وہ جگہ جانتا ہے جس نے انہیں حیات تو حید کے زعم میں غلط ثابت کیا ہے۔

وہابیہ کے مکر ایک بات تو میں نے شرک ہے پھر کبھی موت و حیات کا فرق کریں گے کبھی قرب و بعد کا کبھی کسی اور بعد کا جس کا صاف حاصل یہ ہے کہ یہ انوکھے موجد بعض قسم مخلوق خدا کا شرک جانتے ہیں جب وہ بات کہ غیر کیسے اس کا ثابت شرک تھا۔ ان کیسے ثابت مانتے ہیں اب کھانا کہہ من سے ہمارے تقویٰ اور ایمان میں اس وہابی ہی صاحبوں کی نسبت کہا تھا کہ

”اکثر لوگ شرک میں گرفتار ہیں اور دعویٰ مسلمان ہوتے ہیں۔“

سبحان اللہ۔ یہ منہ اور یہ دعویٰ سچ فرمایا اللہ صاحب نے کہ نہیں مسلمان ہیں اکثر لوگ مکر شرک کرتے ہیں۔“ (صفحہ ۴۲) یہ نکتہ یاد رکھنے کا ہے کہ من کی بہت فاحش جہالتوں کی پرہیز

۔ حاشیہ چٹا

ان وہابیہ سے کہو کہ جناب ہر دو مذہبی کے ساتھ حاکم ہے مگر آپ آپ کے مذہب کے بانوں سے کسی ایک کا نام تو لو جو اس شرک (مذہب کے علاوہ اور سے سے دینے) سے پورا ہوا۔ حضور نے مدینہ شریف کے مقامی صحابہ کو ہمیشہ نذر (دو گار) کے لقب سے پکارا۔ وہابیہ سے دریافت کیا جائے کہ تم نے تو حضور تک کو شرک بتا دیا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے ایک اور اگر نہیں بتایا تو طہریت کہہ دیتا۔ خود ایک صحابہ کو خدا کا شرک بتانا چاہتے ہو۔

داری کرتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ سے۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم شمس و قمر تمام ملکوت السموات والارض پر

جاری ہے آفتاب کو حکم دیا کہ ٹھہر جا فوراً ٹھہر گیا اسی طرح چاند

حدیث ۱۲۶۔ طبرانی معجم کبیر میں سیدنا یونس بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما

سے راوی

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ سَيِّدَ عَالَمٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ

الشمس فلما خَرَجَتْ سَاعَةُ مِنَ النَّهَارِ كَوْنَهُ دِيَارًا كَمَا كَوْنَهُ دِيَارًا كَمَا كَوْنَهُ دِيَارًا

ٹھہر گیا۔

تخریج حدیث ۱۰ مسمی فی مجمع الرواۃ ۸ ۲۹۷ وقال اسناد حسن

وطہرائی فی الاوسط جلد ۳ صفحہ ۲۰۲

اقول: اس حدیث حسن کا واقعہ اس صحیح کے واقعہ عطیر سے جدا ہے جس میں ڈوبا ہوا

سورج حضور کے لئے پڑا ہے یہاں تک کہ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے نماز عصر کے

خدمت گزاری محبوب باری صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں قضا ہوئی تھی اور فرمائی امام اجل

طحاوی وغیرہ اکابر نے اس حدیث کی تصحیح کی الحمد للہ اسے خدفت رب المعزۃ کہتے ہیں کہ

ملکوت السموات والارض میں اُن کا حکم جاری ہے تمام مخلوق، الٰہی کون کیسے حکم

اطاعت و فرمانبرداری ہے وہ خدا کے ہیں۔ اور جو کچھ خدا کا ہے سب اُن کا ہے وہ محبوب

اجل و اکرم و خلیفۃ اللہ ﷺ جب دودھ پیتے تھے گوارہ میں چاندان کی غذائی بھرتا

جدھر اشارہ فرماتے اُسی طرف جھک جاتا حدیث میں ہے سیدنا عباس بن عبد المطلب

رضی اللہ عنہما عم کرم سید اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضور سے عرس کی مجھے اسلام پر باعث حضور کے ایک معجزے کا دیکھ لیا۔

وَأَيْتُكَ فِي الْمَهْدِ تَنَاعَى الْقَمَرُ وَ
تَشِيرُ إِلَيْهِ بِأَطْبَعِكَ فَجَبْتُ
أَشْرُتُ الْيَوْمَ مَالُ -
میں نے حضور کو دیکھا کہ حضور گہوارے میں چاند سے
باتیں لڑا تے جس طرف بگشت مبارک سے اشارہ
کرتے چاند اسی طرف جھک جاتا۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

رَبِّیْ كُنْتُ أَحَدَهُ وَ يَخْبِئُنِي وَ
بُلْهِي عَنِ الْبُكَاءِ وَ أَسْمَعُ وَ خَبْنَهُ
جَحْنُ يَسْجُدُ نَحْتِ الْقُرْبَى -
ہاں میں اُس سے باتیں کرتا تھا وہ مجھ سے باتیں
کرتا اور مجھے رونے سے بھلاتا میں اُس کے
گرنے کا دھماکہ سنتا تھا جب وہ زیرِ عرش سجدے
میں گرتا۔

(البیہقی فی الدلائل و الامام شیح الاسلام ابو عثمان اسماعیل بن عبد الرحمن
الصاوی فی المعانی و الحطب و ابن عساکر فی تاریخ بغداد و دمشق رضی
اللہ تعالیٰ عنہ)۔

تخریج حدیث کذا میوطی فی الحصائص الکبریٰ ۵۳/۱

امام شیخ الاسلام مابونی فرماتے ہیں فی المعجزات حسن یہ حدیث معجزات میں
حسن ہے جب دو بچوں کی یہ حکومت قاہرہ ہے تو اب کہ خلافت اللہ تکبریٰ کا ظہور میں
شیاب پر ہے آفتاب کی کیا جان کہ ان کے حکم سے سرتابی کرے آفتاب و ماہتاب در کنار
واللہ العظیم، نگاہِ برات الامر کہ تمام نظم و نسق عالم جن کے ہاتھوں پر ہے محمد رسول اللہ
خليفة اللہ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دائرہ حکم سے باہر نہیں نکل سکتے۔ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

أُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً
میں تمام مخلوق الہی کی طرف رسول بھیجا گیا

(رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ)

تحریر حدیث: مسلم فی الصحیح ۱/ ۱۹۹ و ابو نعیم فی الدلائل ۱/ ۲۸
قرآن فرماتا ہے۔

تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَى
برکت والا ہے وہ جس نے اپنا قرآن

عَبْدِهِ لِيَكُونُ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا ۝
اپنے بندے پر کہ تمام اہل عالم کو ڈر

(پ ۱۸ الفرقان ۱) سنانے والا ہو۔

اہل عالم میں جمع ملکہ بھی داخل ہیں۔ علیہم الصلوٰۃ والسلام۔

سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ملکہ موکلین شمس کو حکم دیا کہ

ڈوبیا ہوا آفتاب واپس ادا واپس لے آئے

سیدنا سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نماز عصر گھوڑوں کے ملہ حظ میں قصا ہوئی حشری

تَوَارَاتِ بِالْجَبَابِ یہاں تک کہ سورج پرے سے میں جا چمپا۔

ارشاد فرمایا رُدُّوْهَا عَلَیَّ پلٹاؤ۔ میری طرف۔ امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ لکریم

سے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں مروی کہ سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس قول میں ضمیر

آفتاب کی طرف ہے اور خطاب اُن ملکہ سے جو آفتاب پر متعین ہیں یعنی نبی اللہ سلیمان

نے اُس فرشتوں کو حکم دیا کہ ڈوبے ہوئے آفتاب کو واپس لے آؤ۔ وہ حسب حکم واپس

لے آئے یہاں تک کہ مغرب ہو کر پھر عصر کا وقت ہو گیا اور سیدنا سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام

سے نماز، دافرمانی۔

معام استرلی شریف میں ہے۔

حُكِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ مَعْنَى قَوْلِهِ رُدُّوْهَا عَلَيَّ
يُحْوَلُ مُلَيَّمَانِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ بِأَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمَلِكَةِ الْمُؤْتَمِرَةِ
بِالشَّمْسِ رُدُّوْهَا عَلَيَّ بِغَيْبِ الشَّمْسِ فَرُدُّوْهَا عَلَيْهِ حَتَّى صَلَّيَ الْعَصْرَ فِي
وَفَيْهَا (جلد ۳ صفحہ ۶۱) سیدنا سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نابان بارگاہ رسالت
علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیہ سے یک جمیل القدرت رب ہیں پھر حضور کا حکم تو حضور کا حکم ہے۔
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی سب شان رحمتیں امام ربانی احمد بن محمد خطیب قسطلانی پر کہ مواہب لدنیہ
درمخ محمدیہ میں فرماتے ہیں هُوَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَامَةُ الْبَسَرِ وَ مُوَصَّعُ
سُجُودِ الْأُمُورِ فَلَا يَفْعَلُ أَمْرًا لَّا مِنْهُ وَلَا يَقْبَلُ خَيْرًا لَّا عَنْهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ۔

أَلَا بِأَبِي مَنْ كَانَ مَلِكًا وَسَيِّدًا وَأَدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيبِ وَاقِفٌ
إِذَا رَامَ أَمْرًا لَا يَكُونُ جَلَاةً وَلَيْسَ لَكَ الْأَمْرُ فِي الْكُونِ صَارِفٌ
یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خزانہ رہبر الہی و جائے نفاذ امر ہیں کوئی حکم نافذ نہیں
ہوتا مگر حضور کے دربار سے اور کوئی نعمت کسی کو نہیں ملتی مگر حضور کی سرکار سے صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم۔

خبردار ہو میرے ماں باپ قربان اُن پر جو بادشاہ و سردار ہیں۔ اُس وقت سے کہ آدم
علیہ الصلوٰۃ والسلام ابھی آب و گل کے اندر ٹھہرے ہوئے تھے وہ جس بات کا ارادہ فرمائیں
اُس کا خلاف نہیں ہوتا تمام جہان میں کوئی اُن کا حکم کے پھیرنے والا نہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم۔

اقول: اور ہاں کیونکہ کوئی اس کا حکم پھیر سکے کہ حکم الہی کسی کے پھیرے نہیں پھرتا۔
لَا زَادَ لِقَصَارِهِ وَلَا مُعَقَّبٌ لِحُكْمِهِ یہ جو کچھ چاہتے ہیں خدا ہی چاہتا ہے۔ صحیحین
بخاری و مسلم و سنن نسائی و غیرہ میں حدیث صحیح جلیل ہے۔
گرام المؤمنین صدیقہ اپنے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کرتی ہیں۔
مَا أَرَىٰ رَيْكَ إِلَّا بُسَارِغٌ فِئْتِي يَا رَسُولَ اللَّهِ میں حضور کے رب کو نہیں
دیکھتی مگر حضور کی خواہش میں جلدی
وشتابی کرتا ہوا

تحریح حدیث بحاری فی الصحيح ۲۶۶/۲ و مسلمہ فی الصحيح
۳۷۳/۱ و ابن ماجہ فی السنن ۱۴۵ و ابن حزم فی تفسیرہ ۹/۲۲
و سنن فی السنن الکبریٰ جلد ۵ صفحہ ۲۹۳ و ابن حبان فی الصحيح جلد
۱ صفحہ ۹۶ برقم ۶۳۳۳ و احمد فی مسندہ جلد ۲ صفحہ ۱۳۲ برقم
۲۵۵۳۰ و صفحہ ۱۵۸ برقم ۲۵۷۶۵ و صفحہ ۲۶۱ برقم ۲۶۷۸۱



حضور ﷺ کا رب حضور کی اطاعت کرتا ہے

مسلمانوں اور ان کے کوئی وہابی ناپاک اور احرار مومن اسے مانتے ہیں اور ان میں جمہور متصوف
نصاری کی طرح غلو و افراط والا دیا چھپا ہوا اسے بھی دیکھ کر وہ ترسناک و زبونی کی پٹی
میں پرکھانے کی قول مستقیم ہو کر یہ حدیث سن کر اس رضی اللہ عنہ مات میں۔

مَرْضَ أَنْ أَبَا طَالِبٍ قَعَادَهُ الشَّيْءَ
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَلَّ
أَبْنُ أَحْسَنِ أَدْعَى رَتَكَ التَّيْدِي
تَعْبُدَ (فِي رِوَايَةٍ حَاكِمٍ بَعَثَ) أَنْ
يُعَارِضِي فَقَامَ اللَّهُمَّ اشْفِ عَمِّي فَقَامَ
أَبُو طَالِبٍ كَاتِبًا نَشْطَ مِنْ

یعنی ابو طالب بیمار پڑے سید عالم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم عیادت کو تشریف لے گئے
ابو احسن نے مرض کی اسے بھیجتے میرے
اپنے رب سے جس کی تم عیادت کرتے
ہو میری تندرستی کی دعا کیجیے۔ سید عالم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا

عِقَالٍ فَقَالَ يَا ابْنُ أَحْسَنِ أَنْ رَتَكَ
الْوَدَى نَعْبُدُ لِيُطْبِعَكَ قَالَ وَابْنُ
بَا عَمَّاهُ مَنْ أَطْعَمَ اللَّهُ لِيُطْبِعَكَ

کی الٹی میرے چچا کو شفا دے یہ دعا
فرماتے ہی ابو طالب ٹھیک ہو گئے۔
جیسے کسی نے بدشکلی دی۔

حضور سے مرض کی اسے میرے جتنے۔ تک حضور کا رب جس کی تم عبادت کرتے ہو
حضور کی اطاعت کرتا ہے۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (اس کلمہ پر انکار نہ فرمایا بلکہ تاکید و تائید) ارشاد کی
کہ اے چچا اگر تو اس کی اطاعت کرے تو وہ تیرے ساتھ بھی دینی معاملہ فرمائے گا۔
(اس حدیث میں طریق لہبشم البکاء عن ثابت عن انس ابن مالک رضى الله عنه)
تخریج حدیث اس حدیث میں الکامل ج ۷ ص ۲۵۶۱، وحاکم فی المستدرک
جلد ۱ صفحہ ۵۳۳ وشمی فی الصحیح الروانہ جلد ۲ صفحہ ۳۰۰

اور حدیث سے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں بہ شہد بایقین میں دور
قیمت تمام جہاں کا سید ہوں میرے ہاتھ میں اوائہ الحمد ہوگا کوئی شخص ایسا نہ ہوگا جو میرے
نشان کے نیچے نہ ہو شمش کا اتھا رہتا ہو میں چلوں گا اور دیکھ میرے ہاتھ ہوں گے یہاں

تک کہ دروازہ جنت پر شریف فرما کر دروازہ کھولوں گا سوال ہو گا؟ کون ہیں میں فرماؤں گا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کہا جائے گا مرہ یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پھر جب میں اپنے رب عزوجل کو دیکھوں گا اس کے لئے جہد و شکر میں کروں گا اس پر کہا جائے گا۔

رَفَعَ رَأْسَكَ وَفَلَ تَطَاعُ وَاشْفَعْ
اپنا سر اٹھو اور جو کہنا ہو کہو کہ تمہاری اطاعت
کی جائے گی اور شفاعت کرو کہ تمہاری
شفاعت قبول ہوگی۔

یہ جو دم گل چکے تھے وہ اللہ کی رحمت و درمیرنی شفاعت سے دروغ سے تیار نے جاہیں گے۔
(الحاکم فی المسند رک و اس عساکر عن عبادہ بن الصامت رضى الله عنه)
تخریج حدیث کسر العمال ج ۱۱ ص ۳۳۳ مرقم ۳۲۰۳۸ لفظ لہ و اصہابی
فی التریب والترہیب جلد ۲ صفحہ ۲۸۲ و حاکم فی المسند رک جلد ۱
صفحہ ۳۰ بحورہ

اسی باب سے ہے حدیث کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اَنْ رَّبِّي اسْتَشَارَنِي فِيْ اَمْنِيْ مَا دَا
بے شک میرے رب نے میری امت کے باب میں
مجھے مشورہ فرمایا کہ میں ان کے ساتھ کیا کروں

فَقُلْتُ مَا شِئْتَ يَا رَبِّ هُمْ
میں نے عرض کی کہ اے رب میرے جو
چاہے کہ وہ تیری مخلوق اور تیرے بندے
ہیں۔

فَاسْتَشَارَنِي الثَّانِيَهُ
اس نے دوبارہ مجھ سے مشورہ پوچھا۔
فَقُلْتُ لَنْ كَذَلِكَ
میں نے اب بھی وہی عرض کی

لَقَالَ تَعَالَى رِسِّي لَنْ أُخْرِجَكَ رِفِي
أَمْنِكَ يَا أَحْمَدُ
تو یہودیوں نے فرمایا اے احمد بیشک
میں ہرگز تجھے تیری امت کے معاملہ میں
سوانہ کروں گا۔

وَبَشِّرِ نِسِي أَنْ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ
الْحَقَّةَ مِنْ أُمَّتِي مَعْنَى مَسْغُورِي أَلْفَا
مَعَ كُلِّ أَلْفٍ مَسْغُورٍ أَلْفَا لَيْسَ
عَلَيْهِمْ جَسَاتٌ -
اور مجھے بشارت دی کہ میرے ستر ہزار
اسکی سب سے پہلے میرے ساتھ داخل
بہشت ہوں گے ان میں ہر ہزار کے
ساتھ ستر ہزار ہوں گے جن سے حساب
تلف نہ پڑ جائے گا۔

الامام احمد و ابن عساكر عن حليفة رضي الله عنه

تحريج حديث كسر العمال جلد ۱ صفحہ ۲۳۸ مرقم ۳۲۱۰۹ لفظ لا
احمد فی مسند ج ۵ ص ۳۹۳ مرقم ۲۳۷۲۵

وسبوطی فی الحصائص ج ۲ ص ۲۱۰ (اور ای طرح کی طہ الی کبیر میں بھی جلد ۲۰
صفحہ ۸۵ پر عن حاذی حدیث ۲۷۲۷ ہے۔ ارشد فخری)

آگے حدیث اور ترمذی و حلیل سے جس میں آپ اور اپنی امت مرحومہ کے فضائل جلیلہ
ارشاد ہوئے ہیں سبھی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و علیہم و آلہم و سلم۔ آمین۔

۱۔ رب نے مشورہ طلب فرمایا

حضرات دیوبند کے ایک اعتراض کا تسلی بخش جواب

حضرت غزالی دوروں طاهرہ سید احمد سعید صاحب کاظمی رحمۃ اللہ علیہ

اعلیٰ حضرت ماسل بریلوی حیدرآباد نے اپنی ایک کتاب الامس والعلی میں ایک حدیث تحریر فرمائی۔

(۵۱۵ حاسیہ صفحہ ۲)

بجہ اللہ یہی معنی ہیں اس حدیث کے کہ رب العزۃ روز قیامت حضرت رسالت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مجمع اولین و آخرین میں فرمائے گا۔

كُنْهُمْ يَطْلُبُونَ رِضَاتِي وَ اَنَا اَطْلُبُ رِضَاكَ يَا مُحَمَّدُ
یہ سب میری رضا چاہتے ہیں، اور میں تیری رضا چاہتا ہوں۔ اے محمد ﷺ

میں نے اپنا ملک مرث سے فرش تک سب تجھ پر قربان کر دیا۔ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

اے مسلمان اے سنی بھائی اے مصنف سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان ارفع کے قدرتی آفتاب و ماہتاب پر ان کا ظلم جاری ہونا کیا بات ہے۔ آفتاب طلوع نہیں کرتا جب تک ان کے نائب ان کے وارث ان کے فرزند ان کے دسمہ غوث اٹلیں میٹ، کوئیں حضور بنو سیدنا مولا امام ابو محمد شیخ عبداللہ اور جیدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سلام عرض نہ کرے۔
(۱) امام اجل سیدی نور الدین، ابو الحسن علی مطہری قدس سرہ الرافعی (جنہیں امام عارف باللہ سیدی عبداللہ بن اسعد کی یا فنی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مرآۃ البیان میں شیخ الامام المعینی المقرادی سے وصف کیا) کتاب مستطاب بحجۃ الاسرار شریف میں بسند خود روایت فرماتے ہیں۔

(معیۃ شمس) جس کا خلاصہ یہ ہے کہ "اللہ عزوجل سے سب محبوب رسول حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشورہ طلب فرمایا۔" مسلک یوحیدیہ کے ترجمان رسالہ الصدوق نے اس طویل حدیث سے ایک جملہ کا ترجمہ نقل کر کے لکھا کہ "اس حدیث کی تخریج کو امام محمد اور امامین علیہ السلام کی طرف منسوب کیا۔ اہل عقل خوب جانتے ہیں کہ کسی کا دوسرے سے مشورہ لینا احتیاج و حاجتی پر موقوف کرتا ہے و کم از کم مشورہ اس واسطے ہوتا ہے کہ غلطی کا احتمال نہ ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف نہ احتیاج و حاجتی (ماہ ص ۲۷)

اَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ أَبِي
 عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ
 إِسْرَافِيلَ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ الْخَصْرِيُّ
 الْأَصْلِيُّ الْبَغْدَادِيُّ الْمَوْلِيُّ وَ نَدْبُ
 بِالْعَنْعَنَةِ مَوْلَى مَوْلَى أَخِي وَ سَمِعْتُ
 بِسْمِائَةَ قَالَتْ أَخْبَرَتِ الشَّيْخَ أَبُو
 الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُسْكَانٍ الْبَغْدَادِيُّ
 الْحَبَّارَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ ثَلَاثٍ وَ ثَلَاثِينَ
 بِسْمِائَةَ قَالَتْ أَخْبَرَنَا الشَّيْخَانِ الشَّيْخُ
 أَبُو الْقَاسِمِ عُمَرُ بْنُ مَرْثُودٍ الرَّزَّازُ
 وَ الشَّيْخُ أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ

یعنی امام اجل حضرت ابو قاسم مرتضیٰ مسعود
 بزار و حضرت ابو حفص عمر عکیمائی رحمہما اللہ تعالیٰ
 فرماتے ہیں ہمارے شیخ حضور سیدنا عبدالقادر
 رضی اللہ عنہ اپنی مجلس میں بر ملا زمین سے بلند
 کرہ ہوا پر مٹی فرماتے اور ارشاد کرتے
 آفتاب طلوع نہیں کرنا یہاں تک کہ مجھ پر
 سلام کے لئے نیا سال جب آتا ہے مجھ پر
 سلام کرتا اور مجھے خبر دیتا ہے جو کچھ اس میں
 ہونے والا ہے اور نیا ماہ جب آتا ہے مجھ پر
 سلام کرتا اور مجھے خبر دیتا ہے جو کچھ اس میں
 ہونے والا ہے یا جنتہ جب آتا ہے۔ مجھ پر
 سلام کرتا اور مجھے خبر دیتا ہے جو کچھ اس میں

کی نسبت درست ہے اور نہ وہاں عطی کے احتمال کا مکان ہے ہو سکتا ہے کہ اس کی تائید یوں کر لی
 جائے کہ یہ مژدہ عزت قرانی کی خاطر ہے۔ مگر دوسری طرف اس میں نہ تو مشورہ ملتی ہے مثلاً ان
 مذہبہ نامہ کا صحابی بھی نہیں ہو۔ نیز اس بات کو بھی کتابت کی عطی کہہ۔ کاتب کے سر مذہب دیا جائے
 گا اور کہا جاسکتا ہے کہ اس مذہبہ نہیں من مذہبہ (در حقیقت) تھا مگر اس کو کیا کیجئے کہ مسند احمد ص ۳۸۶
 ۳۸۵۲ میں اس صحابی کی بہت سی روایات ہیں مگر یہی جمہوری روایت کا نام و نشان بھی نہیں ہے۔

ضعف اور وضعی احادیث بیان کرنا بھی اگرچہ حرام ہے مگر یہ نہ حدیث وضعی ہے نہ ضعیف بلکہ سرے سے
 اس کا کہیں ذکر ہی نہیں۔ پھر سب سے بڑی بات یہ کہ اس جمہوری حدیث کو مسند احمد میں بتانے والا ہمارے
 دوستوں کے نزدیک مجدد دینہ ضروری بھی ہے۔ اگرچہ یہی ہوتے ہیں تو ہمارا مجدد اس کو دوری
 سے سوچ رہا ہے۔
 المسدق ملکہاں بابت ماہ ذی الحجہ ۸۳۵ھ (۱۴۱۲ ق م)

حَکِيمَاتِي بِعَدَدِ مَسَةِ اخَذِي وَ تَسْمِعِي
وَ احْمِسَاتِي قَالَ كَانَ تَسْمِعُ النَّبِيَّ
عَبْدَ الْغَادِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِمَنْشُورِي
الْهَوَاءِ عَلَى رُؤُوسِ الْأَشْهَادِ فِي مَخْلَبِ
وَ يَقُولُ مَا نَطْمَعُ الشَّمْسُ حَتَّى تَسْلِمَ
عَلَيَّ وَ تَحْيِيَ السَّهْلَ الَّتِي وَ تَسْلِمَ عَلَيَّ
وَ تُخْرِجَنِي بِمَا يَخْرُجُ فِيهَا وَ بَحْنِي
الشَّهْرُ وَ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَ يُخْرِجَنِي بِمَا
يَخْرُجُ فِيهِ وَ يَحْيِيَ الْأَشْوَعُ وَ يُسَلِّمَ
عَلَيَّ وَ يُخْرِجَنِي بِمَا يَخْرُجُ فِيهِ وَ يَحْيِيَ
الْيَوْمَ وَ يُسَلِّمَ عَلَيَّ بِخَيْرِي بِمَا
يَخْرُجُ فِيهِ وَ عِرَّةَ رَبِّي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
نَفِيَاءَ لَعَرِضُونَ عَلَيَّ عَيْنِي فِي اللُّوحِ
الْمَقُودِ أَنَا غَائِبٌ فِي بَحَارِ عِلْمِ اللَّهِ وَ
مُشَاهِدٌ بِهِ أَنَا حَاجَّةُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ
حَمِيمُكُمْ أَنَا نَائِبُ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ وَارِثُهُ
فِي الْأَرْضِ -

صَدَقْتُ يَا سَيِّدِي وَ اللَّهُ قَاتِمَا أَنْتَ كَمَّمَةٌ عَنْ بَقِي لَا شَكَّ لِي بِهِ وَلَا وَهْمٌ
تَغْتَرِبُهُ بِمَا تَطْلُقُ فَتَطْلُقُ وَ تُغِيظُنِي فَتَغِيظُنِي وَ تُؤْمَرُ فَتُفْعَلُ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ

فَلَمْ تَكُنْ أَبِيتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَتَيْتُهُ بِوَضُوءٍ وَ
 حَاجَتِهِ فَقَالَ لِي سَلْ (و لفظ
 لطبراسی فقال یوم یا ربیعہ سلنی
 فَأَعْطَيْتُكَ رَحْمَةً أَلِي لَفْظِ مُسْلِمٍ
 فَقُلْتُ أَسْأَلُكَ مَرَّافَتِكَ فِي
 الْجَنَّةِ قَالَ أَوْ عَيُّوْ دَالِكُ فَلْتُ هُوَ
 دَاكُ قَالَ فَأَعْبَى عَلَي نَفْسِكَ
 يَكْثَرُ السَّحْوُ د

میں حضور پر نور سید المرسلین ﷺ کے پاس
 رات کو حاضر رہتا ایک شب حضور کے لئے
 سب وضو وغیرہ ضروریات حاضر لایا (رحمت
 عالم ﷺ کا بحر رحمت جوش میں آیا) ارشاد
 فرمایا مانگ کیا مانگا ہے۔ کہ ہم تجھے عطا فر
 مائیں۔ میں نے عرض کی میں حضور سے
 سوال کرتا ہوں کہ جنت میں اپنی رفاقت
 عطا فرمائیں فرمایا کچھ اور میں نے عرض
 کی میری مراد تو صرف یہی ہے۔ سید عالم
 ﷺ نے فرمایا تو میری اعانت کراپنے
 نفس پر کثرت سجود سے

تخریج حدیث: مسلم فی الصحيح ۱/۹۳ وسانی فی لس
 ۱۳۴/۱ و اسوداؤد فی السنن ۲۲۸/۱ و طبراسی فی الکبیر ۵۸، ۵۷/۵
 و احمد فی مسنده ۵۹/۳ برقم ۱۶۶۹۳ و ۱۶۶۹۵ بحرف

حدیث کا کہیں ذکر ہی نہیں۔ بدترین جہالت و ذلیل کامظاہرہ ہے۔ دیکھئے یہ مبارک حدیث مسند امام
 احمد جلد پنجم و کثر العمل جلد ششم اور خصائص کبریٰ جلد دوم تینوں کتابوں میں موجود ہے۔ ان دہی
 استشار نی فی امتی ما دا العمل بم فقلت ما شئت یارب ہم حلقک و عبادک
 فاستشار نی التایہ فقلت له کذلک فاستشارنی الثالثة فقلت له کذلک فقال
 تعالیٰ امی لی احریک فی امتک یا احمد و مشربی ان اول من یدخل الحدیث من
 (حاشیہ صفحہ ۲۲۲)

ع کہ حیف باشد از و غیر و تمنائے

سائل ہوں ترا مانگتا ہوں تجھ سے تجھی کو

معلوم ہے اقرار کی عادت تری مجھ کو

الحمد للہ یہ جلیل نقیص حدیث صحیح اپنے ہر جملے سے وہابیت کش ہے۔ حضور اقدس
خلیۃ اللہ الاعظم ﷺ کا مطلقاً بلا قید و بلا تفسیر ارشاد فرمان اس مانگ یہ مانگنا ہے۔
جان وہابیت پر کیسا پہاڑ ہے۔

جس سے صاف ظاہر کہ حضور ہر قسم کی عبادت روا فرما سکتے ہیں۔ دیا اور سخت کی سب
مرادیں حضور نے اختیار میں تھیں۔ حسب قیاس تہذیب ارشاد ہوا نہ ملک کیا مانگنا ہے۔ جسی جو جاتی
میں آئے مانگو کہ ہماری سرکار میں سب جہت ہے

اگر خیریت دنیا و مافیہ آرزو داری

بدرگاہش بیاؤ ہر چہ بخوانی تمنا کن

شیخ شیوخ علماء البند عارف باللہ عاشق رسول اللہ برکت المصطفیٰ فی بذ اللہ یا رسیدی شیخ متقی

امتی سمعون الف مع کل الف سمعون الفالس علیہم حساب ثم ارسل الی ادع تعجب
و سل تعط و فعلت لرسولہ او معطی رسی مؤلفی فان ما ارسل الیک لا یحطیک
الحديث۔ (م) (حمد) بن عساکر عن مدید کہ انما مال بیلہ ششم ص ۲۰۲ حدیث نمبر ۱۷۵

وخصائص کبریٰ جلد دوم ص ۲۰۱ وخرن احمد ابو بکر الشافعی فی المعطائیات و ابو نعیم و بن عساکر عن حذیفہ بن
الیمان و مسند امام احمد جلد پنجم مطبوعہ مصر ص ۲۹۴۔ (ترجمہ) بے شک میرے رب کریم نے میری امت
کے بارے میں مجھ سے مشورہ طلب فرمایا کہ میں ان کے ساتھ کیا کروں میں نے عرض کیا اے میرے
رب جو کچھ تو چاہے وہی کرنا و تیری مخلوق اور تیرے بندے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ۱۰ بار مجھ سے مشورہ کیا
میں نے پھر وہی عرض کیا
(باقی ماضیہ صفحہ ۲۲۳)

مولانا عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ القوی شرح مشکوٰۃ شریف میں اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں۔ از اطلاق سوال کہ فرمودش بخواد تخصیص نکرد بمطلوبے خاص معلوم می شود کہ کار ہمد بدست بہت دکر مت دوست علیہ السلام ہر چہ خواہد بادر پروردگار خود (مطلق) سوال بلا تخصیص فرمانا کہ جو چاہو سوال کرو۔ اس سے نہ صرف بات یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ تمام کام حضور کے دست کر مت میں ہیں جو چاہیں اور جس کو چاہیں خداوند قدوس کے حکم سے دیں۔

ماکان وما یکون کا علم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم سے ایک ٹکڑا ہے

فَإِنَّ مِنْ جُودِكَ الدُّنْيَا وَصَوْنَهَا

وَمِنْ عِلْمِكَ عِلْمُ اللُّوْجِ وَالْقَلَمِ

یہ شعر بردہ شریف کا ہے۔ جس میں سیدی امام اجل محمد بن حنفیہ قدس سرہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتے ہیں۔ یا رسول اللہ دنیا و آخرت دونوں حضور کے جس جود و کرم سے ایک حصہ ہیں اور لوج و قلم کے تمام علوم جس میں ماکان و ما یکون جو کچھ ہوا اور جو کچھ قیام قیامت تک ہونے والا ہے۔ درودہ بالتفصیل مندرج ہے۔ حضور کے علوم

بجانب میرے کریم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تک میں تیرا امت کے معاملہ میں تجھے ہرگز رسوا نہ کروں گا۔ اور مجھے بشارت دی کہ میرے ستر ہزار امتی سب جہنم سے پہلے میری ہمراہی میں داخل ہوں گے اس میں سے ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار اور سوں سے جس سے حساب تک نہ ہو جائے گا پھر میں نے رب کے قاصد سے کہا کہ میرا رب میری ہر مانگی ہوئی چیز مجھے دے گا۔ تو اس قاصد (فرشتہ) نے عرض کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تعالیٰ آپ کو یہاں تک کہ آپ جو کچھ بھی مانگیں آپ کو عطا فرمائے۔ (ماہی حاشیہ ص ۲۲۲)

ست ایک پارہ ہیں۔ اور یہی شعر کہ اگر خیریت دنیا و آخرت میں۔ (الخ)

حضرت شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ کہ قصیدہ فخر حضور پر نور سید عالم ﷺ میں عرض کی ہے۔ الحمد للہ یہ قصیدے میں نہایت کچھ رسول اللہ ﷺ کی جناب امام تاب میں۔ بر خلاف اس سرش طافی شیخ حین کے مدح و ثانی کے جو یہاں کی تکھ پر کنز کی ٹھیکہ کی رہ کر کہتا ہے۔ جس کا نام محمد ہے دو کسی چیز کا محتار نہیں۔ (تقویۃ یہاں ص ۱۷۱) اَلَا صَلَّی رَسُوْلُ مُحَمَّدٍ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ وَرَحْمَةُ الرَّحْمٰنِ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ

عند مدنی قاری علیہ رحمۃ لہاری مرقاۃ ترقیۃ میں فرماتے ہیں۔

یہو حَٰدِیْہُ مِنْ اَصْلَافِہٖ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ اَلَا صَلَّی رَسُوْلُ مُحَمَّدٍ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ وَرَحْمَةُ الرَّحْمٰنِ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ
یعنی حضور اقدس ﷺ کے کائنات خلق دیا اس سے مستفاد ہوتا ہے کہ ہر اہل نے حضور کو عام قدرت بخشی ہے کہ خدا کے حواری النبی (جلد ۲ صفحہ ۳۲۳) خیر اس سے جو کچھ ہیں عطا فرمادیں۔

بغیر شک و آگے یہ حدیث مبارک طویل ہے۔ جس میں حضور سید عالم ﷺ نے اپنے اور اپنی امت کرمہ کے بہت سے فضائل و کمالات فرمائے۔ ہم نے قدر ضرورت پر اکتفا کیا ہے۔

معرض کا قول تو یہ تھا کہ اس جھوٹی حدیث کا کہیں ذکر نہیں ایک عمدہ حدیث ہم سے ثابت کر دیا۔ کہ مسند امام احمد و کنز العمال اور خصائص کبریٰ میں یہ حدیث موجود ہے۔ کنز العمال میں تو اس کی تخریج صرف امام احمد اور امام بن عساکر کی طرف منسوب ہے۔ وہ نہایت اچھا۔

اعلیٰ حضرت مجدد ملت رحمۃ اللہ علیہ نے الامن و الاصل میں مسند امام احمد کا نام نہیں لکھا۔

صرف اتنا تحریر فرمایا امام احمد و ابن عساکر حدیث الامن و الاصل میں ۱۶۳ مشہور اہل سنت و جماعت بریلی (اور الفاظ حدیث کنز العمال جلد ششم سے نقل فرمائے۔ اور کتاب کا ذکر نہیں دیا۔ تاکہ نہ مکرین و منافقین کے اوائے علم و فضل کی حقیقت آشکارا ہو۔ الحمد للہ۔ (۷۷۷ حاشیہ ص ۲۲۵)

۔ مالک کو نہیں ہیں گواہیں کچھ دیکھتے نہیں

دو جہان کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

پھر اس حدیث جلیل میں سب سے بڑھ کر جان دہا بیت پر یہ کیسی سخت کہ غصہ، رقتہ
ﷺ کے اس ارشاد پر حضرت ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود حضور سے جنت مانگتے ہیں کہ
اَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ یا رسول اللہ میں حضور سے سوال کرتا
ہوں کہ جنت میں رفاقت والا عطا ہوں۔

وہابی : صاحبو یہ کیا کھا شرک و ہابیت ہے کہ حضور مالک جنت علیہ افضل الصلاۃ و التمجید
قبول فرما رہے ہیں۔ وَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الشَّاصِعَةُ۔

حضور ﷺ کا تعظیم فرمانا کہ حاجت کے وقت ہمیں ندا کرو

ہم سے استعانت والتجا کرو

حدیث ۱۲۸: حدیث صحیح و جلیل و عظیم سخت و ہابیت کش جنت نسائی و ترمذی و ابن ماجہ و ابن
خزیمہ و طبرانی و حاکم و بیہقی نے سیدنا عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور
امام ترمذی نے حسن غریب صحیح اور طبرانی و بیہقی نے صحیح، و حاکم نے بر شرط بخاری و مسلم صحیح

(حاشیہ ص ۲۲۴) اور مسند امام احمد قیون میں عن حذیفہ موجود ہے۔ نیز الامس و المعنی مطبوعہ بلست
و جماعت بریلی شریف ص ۱۲۳ پر اس طرح الامن شائع کرو و نوری تب خانہ بیور کے ص ۱۲۳ پر عن
حذیفہ موجود ہے۔ البتہ صابر نیکٹرک پریس کی مطبوعہ ص ۸۵ پر کتاب کی مطبعی سے عن ابن عباس
"ابن" نکل گیا۔ جسے کوئی سمجھ والا نہ سمجھ سکتا۔ مصنف کی طرف منسوب نہیں کر سکتا۔ (۱۰ قی ص ۲۲۶)

کہا اور امام حافظ الحدیث کی اندر میں عبد العظیم مندری وغیرہ ان کے تقدوس سبح نے اس کی تسبیح
مسلّمہ پر قراہ رکھی۔ جس میں حضور اقدس ﷺ نے نامیہ کو دعا تعمیر فرمائی کہ بعد نماز کہے
اَللّٰهُمَّ رَبِّیْ اَسْئَلُكَ وَاجِبَہُ اَللّٰہی میں تجھ سے حاجت اور تیری طرف توجہ
اَلنِّیَّکَ سَبِّیْکَ مُحَمَّدٌ نَبِیِّ اَرْتَابُونَ تیرے نبی محمد ﷺ کے وسیلے
اَلرَّحْمَہُ بِکَ مُحَمَّدٌ نَبِیِّ اَلوَحَّہُ سے جو مہربانی کے نبی ہیں یا رسول اللہ میں
بِکَ اِنِّیْ رَسُوْلُیْ وَنَبِیِّیْ حَافِیْ ہندہ حضور کے وسیلے سے اپنے رب کی طرف
لِبَقْضِیْ لَیْ اَللّٰہُمَّ فَشَفِّعْہُ فِیَّ۔ اپنی اس حاجت میں توجہ کرتا ہوں تاکہ
میری حاجت روائی ہو اَللّٰہی انہیں میرا شفیع
کر ان کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما

ترمذی فی الجامع ج ۲ ص ۹۸ و بس ما حد فی المس
ص ۱۰۰/۹۹ و حاکم فی المستدرک ج ۱ ص ۳۳ و بس حربہ فی
الصحيح ج ۲ ص ۲۲۶/۲۲۵ و طرابلسی فی المعجم الکبر ج ۹ ص ۳۱ و فی
الصغير ج ۱ ص ۱۰۳ و کتاب الدعاء ج ۲ ص ۱۲۸ و احمد فی مسندہ ج ۳
ص ۱۳۸ و سانی فی عمل الیوم واللیلة ص ۷۸/۸۰ و مندری فی
الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۷۳ و معاری فی تاریخ الکبر ج ۱ صفحہ

مگر جو غمیں تھک و عمار کے جوش میں ایک نبی عظیم و طویل حدیث و سنن و آثار و آثار اہل بیت
میں موجود ہے۔ تو وہ اس حقیقت کا یہ ہے کہ یہ تو بتلیم کرے گا ہے۔

چوتھے سوال کا جواب یہ ہے کہ ہمارے جہی میں مشور و طلب کرنا تو احتیاج ہے۔ لیکن کیا ہر غلطی کے
ختمال ہو کر کرنے کے لئے ہو سکتا ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا مشور و طلب کہ ہاں نہیں ہے۔
جی ہر دربار میں غلطی کے لئے قصہ نہیں ہو سکتا۔ یہ تو اللہ تعالیٰ و رسول ﷺ دونوں کی بات ہے۔

(باقی حاشیہ شمار)

۲۰۹ وامن سسی فی عمل الیوم و لیلہ صفحہ ۲۰۹ ودمی فی اللہ فی
مندرک ج ۱ ص ۳۰۳ ومیوطی فی الجامع الصغیر ج ۵۹ وفی
لحصانص ج ۲ ص ۲۰۱ ویکفی فحی عباس فی الشفاء ج ۱ ص ۶۵
و منقی ہدی فی کبر العمل ج ۱ ص ۹۳ وھشی فی مجمع الروا ج ۲
ص ۲۷۹ و بیہقی فی السی لکری ج ۶ ص ۱۶۶ / ۶۷ و فی الدعوات
لکبر ج ۱ ص ۱۵۱ و فی الدلائل ج ۲ ص ۱۶۷ و عبد العی المقدسی فی
الترغیب فی الدعاء ۶۲ و عبد بن حمید فی المنہج ج ۱
ص ۳۴۱ / ۳۴۹ و ابن عساکر فی اربعوں حدیثا ص ۵۵ کما عیادہ الرابع
ج ۲ ص ۷۰۹ و ابو نعیم فی معرفہ الصحابہ ۲ / ۹۵۸ / ۲۹۶۶ کما عیادہ
الرابع المنصی و ابن سی حبشہ فی تاریخہ کما فی التوسل و توسطہ لاس
نیمہ ص ۱۱۳۔

یہ حدیث خود ہی بیماروں پر زخم کاری تھی جس میں رسول اللہ ﷺ کو جنت کے وقت نہا بھی
ہے اور حضور اقدس ﷺ سے استعانت والتجہ بھی مکرر حسن حسین شریف کی بعض روایات
نے سر سے پانی تیر کر دیا۔ اس میں نفسی لنی بحیثیت معروف ہے۔ ان باروں اللہ حضور
ﷺ میری حاجت روا فرمادیں۔

﴿مجھے مولانا فاضل علی قاری علیہ رحمۃ الہی رضی اللہ عنہ شریف حسن حسین میں فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کاتبوں کے مشورہ سے غنی ہوتا تو غلبہ ہے اور حضور نبی کریم ﷺ مت سے مالتہ مشورہ فرماتے
سے اس سے غنی ہیں کہ حضور ﷺ کو اشد درحمتی سرفرا کر مشورہ کرنے کا حکم فرمایا۔ اور حضور ﷺ
نے اپنے رب کریم کے ارشاد کی قیاس میں اپنے حامیوں سے مشورہ فرمایا صرف اس لئے کہ انہیں
مشورہ کی تعلیم دیں۔ اور مشورہ کوں کے لئے رحمت بنا میں اور میں استخراج راے صحیح (ما فی حاشیہ ص ۲۸)

وَلَيْسَ نُسْحَةً بِصِفَةِ لِفَاعِلٍ اِیٰ
لَتَقْصِي الْحَاجَّةَ لِي وَالتَّغْلِي
تَكُونُ نَسْبًا لِحُضُولِ حَاجَتِي
وَوَضُولِ مُرَادِي لَمَّا لَا مَسَادَ

بجاری ہے۔

مختار (ص ۹۷)

اب واقع بلا کو شرک ماننے کا مول قول کہئے۔

ثم اقول :- سید عالم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے زمانہ اقدس میں مینا کو تعلیم فرمائی کہ بعد نمازیوں
عرض کرو ہمارا نام پاک لکھنا شروع کرو ہم سے استمداد لیتا کرو۔ شرک و ہدایت کو قعر جہنم میں
پہنچانے کو یہی بس تھا۔ کہ اونا جو شرک سے اس میں تفرقہ رہا نہ کیا ت وہ بعد وفات یا تفرقہ
قرب و بعد یا غیبت و حضور سب مراد و مقہور جس کا بیان اوپر مذکور۔ ٹانیا۔ حاصل تعلیم یہ نہ
تھا کہ دو رکعت نماز پڑھا کر دعا کا بالائی نمونہ غرض سے عرض کرنا پھر ہمارے پاس
حاضر ہو کر یا محمد سے اخیر تک عرض کرنا اور دعائیں سنت، نفا ہے۔ اور آہستہ کہنے میں
وہایت کی عقل ناقص پر غیبت و حضور یکساں ہے۔ عادی طور پر دونوں ندا یا غیب ہوں گی۔

(بیتہ عالیہ رحمۃ اللہ علیہ میں جتہائی رفعت و دلالت میں درس سے مشورہ لیکر اس کی شان پر دعائیں اور ان کے
دلوں کو خوش کریں۔ دیکھئے۔ صاحب روح المعانی "یہ کریمہ" مشاورہ ہم فی لامر" کے تحت
اسی مضمون کی تائید کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ماخرجہ ابن عدی، المعنی فی شعبہ سعد حسن بن
عباس دینی مد غنم۔
(باقی حاشیہ صفحہ ۷۷۶)

وہابیہ کے نزدیک تداواستغانت میں صحابہ کرام

پر صریح شرک کا الزام

مکرم قیامت تو سیدنا عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے پوری کر دی کہ زما۔ خدا قنت امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں یہی وہ ایک صاحب حاجت مند و تعلیم فرمائی اور زما بعد الوصال سے جان و ہایت آفت عظمیٰ و عانی بجم کبیر امام پھراتی میں یہ حدیث یوں ہے کہ ایک شخص امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں اپنی کسی حاجت کے لئے حاضر ہوا کرتے امیر المومنین ان کی طرف التماس نہ فرماتے نہ اس کی حاجت پر غور کرتے ایک دن عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملنے سے شکایت کی کہ عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

(بتیہ حاجتہ) ^{۲۲۸} لما سرت شاورہم فی الامر قال رسول اللہ ﷺ ان الله
ورسوله لغيبان عنها ولكن جعلها الله تعالى رحمة لا متى (روح المعاني ص ۳۳)
(۹۳) اور حضروں کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے جسے ابن ہدی نے کامل میں اور شعب، بیان میں
یہی نے سند حسن کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ کہ جب آیہ
کریمہ و شاورہم فی الامور ان یؤتی تو حضور ﷺ نے رشا فرمایا کہ کون اخیر دار ہو جاؤ۔
بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول دونوں مشورہ سے فنی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے میری امت
کے لئے رحمت بنایا ہے۔ عس المر مبع و شاورہم فی الامر قال امیر اللہ علیہ السلام
لله علیه وسلم ان یشار و شاورہم فی الامر و هو یأیہ لواحی من السماء لا نہ
اطیب لامعہم۔ حضرت ریح سے روایت ہے و شاورہم فی الامر ما کر اللہ تعالیٰ ہے، پے نبی
ﷺ کو مشورہ طلب امور میں حضور ﷺ (باقی حاشیہ ص ۳۳)

صاحب حاجت نے جا کر ایسا ہی کیا۔ پھر امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دروازے پر حاضر ہوئے دربان آیا ہاتھ پکڑ کر امیر المومنین کے حضور لے گیا امیر المومنین نے اپنے ساتھ مسند پر بیٹھ کر فرمایا کیسے آئے ہو انہوں نے اپنی حاجت عرض کی امیر المومنین نے فوراً روافراہانی پھر ارشاد کیا اتنے دنوں میں تم نے اس وقت ہم سے اپنی حاجت کہی اور فرمایا جب کبھی تمہیں کوئی حاجت پیش آئے ہمارے پاس آنا۔ اب یہ صاحب امیر المومنین کے پاس سے نکل کر حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملے۔ ان سے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ امیر المومنین نے میری حاجت میں غور فرماتے تھے۔ نہ میری طرف القات لاتے۔ یہاں تک کہ آپ نے میری سفارش ان سے کی۔ عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

وَاللّٰهُ مَا كَلَّمْتُهُ وَلٰكِنْ شَهِدْتُ	خدا کی قسم میں نے تو تمہارے بارے میں امیر
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	المومنین سے کچھ بھی نہ کہا مگر ہے یہ کہ میں نے
وَاَمَّا رَجُلٌ صَرِيْهُ فَشَكَى اِلَيْهِ دَعَاءَ	سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا حضور کی خدمت
بَطْرِهِ فَقَالَ لَهُ الرَّبِّيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	اقدس میں ایک ناروا حاضر ہوا اور اپنی ناروا کی
رَاَيْتَ الْمُبْصَاةَ كَتَرَمَتْ	تکلیت حضور سے عرض کی حضور اقدس صلی اللہ
لَمْ حَسَلِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَذْعُ بِهَيْدِهِ	علیہ وسلم نے فرمایا موضح وضو پر جا کر وضو کر کے دو
	رکعت نماز پھر یہ دعائیں پڑھ۔ عثمان بن حنیف

(تفسیر ص ۳۴۱) آپ اس کے محتاج ہیں لیکن جب آپ اس سے مشورہ فرمائیں گے تو آپ کے غلاموں سے ہر شخص وجہ صلح کے اعتراض میں کوشش کرے گا۔ (تفسیر کبیر ج ۳ ص ۳۰)

تفسیر نیشاپوری میں اس آیت کریمہ وشارعہم فی الامر کے تحت مرقوم ہے۔

وقد ذكر العلاء لا امر الرسول بالمشاررة مع انه اعلم الناس واعظمهم (ما فی رد المحتار)

الدُّعَوَاتِ كَقَالَ عُمَانُ بْنُ حَبِيبٍ
قَالَ اللَّهُ مَا تَقَرُّقًا وَلَا طَالَ بِهَا الْحَدِيثُ
حَتَّى دَحَلَ عَلَيْهِمَا الرَّحْلُ كَمَا تَنَزَّلُ
يَكُنْ بِهِ صُرْفُ قَطْرٍ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں خدا کی قسم ہم اُن سے
بھی نہ پائے تھے۔ باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہاں
بیٹا ہمارے پاس نکلیا، رے ہو کر آ۔ گویا کبھی
اس کی آنکھوں میں کچھ نقصان نہ تھا۔

(طبرانی فی الکبیر ج ۹ ص ۳۱ برفہم ۸۳۱۱ و فی الصغیر ج ۱ ص ۲۰۱
سرفہم ۳۹۹ و مسندری فی الترویج ج ۱ ص ۳۷۷ و ابن حبان فی المعجم و حسن
ج ۲ ص ۱۹۷ و سیکی فی الشفاء السقام ص ۱۶۷)

۱۰۰۰ طبرانی، اس حدیث کی متعدد اسنادیں ذکر کر کے فرماتے ہیں۔ والحدیث
صحيح یہ حدیث صحیح ہے۔ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

حضور نے رزق کے پیمانے پر برکت رکھ دی

حدیث ۱۲۹ کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل مدینہ طیبہ سے
ارشاد فرمایا۔

اَصْبِرُوا وَابْتَئُوا فَإِنِّي قَدْ بَارَكْتُ
عَلَيْ صَاعِكُمْ وَمَدَّكُمْ

صبر کرو اور شاد ہو کہ بے شک میں
نے تمہارے رزق کے پیمانوں پر
برکت کر دی ہے۔

بقیہ ص ۱۳۱ فوائد مہاتما واجب علو شانہم و رحمت قدرہم۔ یاد جو اس بات کہ رسول اللہ
ﷺ سب لوگوں سے زیادہ علم اور عقل والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضور کو مشورہ کا امر فرمایا۔ علماء نے اس
کے کئی فائدے ذکر کیے ہیں۔ ان سے مشورہ فرمانا ان کی علو شان برفعت قدر منزلت اور ان کے اخلاص
و محبت کے زیادہ ہونے کا موجب ہے۔ الحمد للہ ان روایات و مہارات روایات علماء مفسرین سے یہ

(باقی ص ۱۳۳)

فی مسندہ عن امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہدی فی کبر العمال ج ۱۴ ص ۱۲۵ برقم ۳۸۱۲۳

اس حدیث نے بتایا کہ اہل مدینہ کے روق میں برکت رکھنے کو حضور نے اپنی طرف نسبت فرمایا

مدینہ طیبہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم کر دیا

احادیث تحریم حرم مدینہ طیبہ :- بحکم ختم حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم - صحیحین میں ہے رسول اللہ ﷺ نے عرض کی۔

اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِسْرَ
أَحَرَّمَ مَا بَيْنَ لَا بَيْنَهَا۔

الہی بے شک ابراہیم علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے مکہ معظمہ کو حرم کر دیا اور
میں دونوں سنگستان مدینہ طیبہ کے
درمیان جو کچھ ہے اسے حرم بناتا ہوں۔

ہما واحمد والطحاوی فی شرح معانی الآثار عن امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

مشکوٰۃ ص ۲۳۰ لفظ لہ، مسلم ج ۱ ص ۳۳۱ واحمد ج ۳ ص ۱۲۹ برقم

۲۵۳۸ والطحاوی فی شرح معانی الآثار ج ۲ ص ۴۴۲

امیر آفتاب سے زیادہ روشن ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا شہرہ طلب فرماتا، حقیقہ
و عاجزی کی وجہ سے ہرگز نہیں نہ کسی غلطی کے احتمال کو دور کرنے کے لئے ہے۔ بلکہ ایسی حکمتوں اور
فائدوں کی بار ہے۔ جس کا تصور بھی ذہن میں نہیں اور ہم نے انہیں تفصیل بیان کر دیا۔ پانچویں سوال
کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے شہرہ طلب فرمایا ہے۔ یہ کچھ تفسیر اس جرم میں آئیہ
کریمہ و اذقان ربک للملائکہ اسی حاصل فی الارض خلیفہ کے تحت یہ۔ (باقی ملاحظہ)

حدیث ۱۳۱ نیز صحیح میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لِأَهْلِهَا
وَأَيْتِي حَرَّمَ الْمَدِينَةَ كَمَا حَرَّمَ
إِسْرَٰهِيْمُ مَكَّةَ وَأَيْتِي دَعَوْتُ فِي
صَاعِهَا وَمَدَّةَ هَا بِمِثْلِي مَا دَعَا
إِبْرَاهِيْمُ لِأَهْلِ مَكَّةَ۔

بے شک ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مکہ
معتقلہ کو حرم بنادیا۔ اور اس کے ساکنوں کے
لئے دعا دہائی اور بے شک میں نے مدینہ
علیہ کو حرم کر دیا جس طرح انہوں نے اہل
مکہ کو حرم کیا اور میں نے اس کے پیروں
میں اس سے دو تہی برکت کی دعا کی جو انہوں
نے اہل مکہ کے لئے کی تھی۔

ہم جمیعاً عن عبد اللہ بن رجب بن عاصم رضى الله تعالى عنه۔

تخریج حدیث ۱۳۱ بحاری فی الصحیح جلد ۱ صفحہ ۲۸۹ و مسلم فی الصحیح
جلد ۱ صفحہ ۳۳۰ و احمد فی مسند جلد ۲ صفحہ ۳۹ مرقم ۱۶۵۶۰

حدیث ۱۳۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے عرض کی اے بے شک ابراہیم تیرے خلیل اور تیرے نبی ہیں اور تو نے ان کی رہائی
مکہ معتقلہ کو حرم کیا۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا عَبْدُكَ وَبَيْتُكَ وَآيَتِي
اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَا بَيْتِهَا۔

اے اللہ اور میں تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں میں
مدینہ طیبہ کی دونوں حدوں کے اندر ساری
زمین کو حرم بناتا ہوں۔

(مقدمہ ۱۲) حدیث نقل فرمائی۔ جو حسب ذیل ہے۔

عن سعد بن قنادة و دقان ركب للملكة امي جاعل في لارض حليفة و استشار
الملك في حق ادم فقالوا تجعل فيها من يفسد فيها ويسلك الدماء۔ (حدیث)

(بانی مشرق)

امن ماحہ فی السس ص ۲۳۲ لفظ لہ ، کبر العیال ج ۱۴ ص ۲۲۳ مرقم ۲۳۸۶۸

و فیلمی فی فردوس الاحبار ج ۲ ص ۲۱۲ و ۳۸۱ عن براء بن عازب

امام ترمذی نے اس کے قریب روایت کی اور یہ ثابت کیا۔

وَنَهَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ رَوَاهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَعِ

وَسَلَّمَ أَنْ يَعْصِدَ شَجَرَهَا أَوْ يَحْبُطَ وَ

يُحْدِثَ بِهَا - اس کے پرندوں کو پکڑیں۔

حدیث ۱۳۳ صحیح مسلم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابِنِي الْمَدِينَةِ أَنْ

يَقْطَعَ عَصَا هُنَا أَوْ يَفْلَحَ صَبْدُهَا - بے شک میں حرم بناتا ہوں وہ سنگلاخ

مدینہ کے درمیان کو کہ اس کی ہولیں نہ

کائی جائیں اور اس کا شکار نہ مارا جائے

بعد از حدیث ۱۵۸ آیت کریمہ اسی جاعل فی الارض حلیقہ کی تفسیر

میں حضرت سعید قادیانی سے روایت کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کے

بار سے میں فرشتوں سے مشورہ طلب فرمایا تو فرشتوں نے عرض کیا۔ اجمع فیہ من بعد فیہا (اللہم

تفسیر عرائس میں اسی آیت کے تحت ہے۔ اجمع فیہم عند المشورة مع الملائكة علو

ہم من المعجبة (تفسیر عرائس البیان جلد اول ص ۱۹) فرشتوں سے مشورہ کرتے وقت اللہ تعالیٰ نے

فرشتوں کے جذبہ محبت سے خالی ہونے کی بات نہیں بنادی تفسیر مدارک میں اسی آیت کے تحت مرقوم

ہے۔ اولیعلم عبادۃ المشاورة فی امورہم قبل ان يقدموا علیہا وان کان ہو بعلمہ

وحکمته العالمہ عیان عن المشاورة (تفسیر مدارک جلد اول ص ۳۲)

اس میں فرشتوں سے اسی جاعل فی الارض حلیقہ فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اس

بات کی تعلیم دے کہ وہ اپنے کام کرے سے پہلے مشورہ کریں۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ سے پہلے اس سے

(۱۰) تفسیر مدارک ص ۲۳

هو و احمد و الطحاوی عن سعد بن ابی وقوف عن رضى الله تعالى عنه
تخریج حدیث مسلم فی الصحيح جلد ۱ صفحہ ۳۳۰ و عبد بن حنبل فی
المسند ج ۱ ص ۱۸۴ و کرم العمال ج ۱۲ ص ۲۴۲ برقم ۳۳۸۶۲ و احمد
فی مسندہ ج ۱ ص ۸۱ برقم ۵۷۳ و ص ۱۸۵ برقم ۱۶۰۶

حدیث ۱۳۴: نیز صحیح مسلم میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔
إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِيَّيَ أُحُوزَ بے شک ابراہیم نے مکہ معظمہ کو حرم کر دیا
مَا بَيْنَ لَا بَيْتَهَا۔ اور میں مدینہ کے گھرانے کے درمیان کو
حرم کرتا ہوں۔

هو الطحاوی عن رافع بن خدیج عن رضى الله تعالى عنه
تخریج حدیث مسلم فی الصحيح جلد ۱ صفحہ ۳۳۰ و کرم العمال ج
۱۲ ص ۲۴۲ برقم ۳۳۸۱۱

حدیث ۱۳۵: نیز صحیح مسلم میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم عرض کرتے ہیں۔

﴿بَقِيَّةُ شَاكِرٍ﴾ اور اس کی حکمت ہاتھ مشورہ سے فنی ہے۔ تفسیر غیشا پوری میں ہے۔
و القائدة فی اخبار السلطنة بذلك اما بعلم العبد المشورة فی امورهم و ان
كان هو بحكمة البائنة عبا عن ذلك و اما ان يسئوا ذلك السؤال و يحاوروا
اجيب (تفسیر غیشا پوری ص ۲۰۱)

ترجمہ فرشتوں کو خبر دینے میں یا پیغام دے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اس کام میں مشورہ
کرنے کی قیام دے مگر چہ اللہ تعالیٰ اپنی حکمت ہاتھ مشورہ کرنے سے فنی ہے اور یہی وہ
(باقی حاشہ صفحہ ۳۳)

اَللّٰهُمَّ اِنَّ رَاٰهُمْ حَرَمَ مَكَّةَ الہی بے شک ایمان سے مکہ معظمہ کو حرام
فَحَرَمَهَا حَرَمًا وَابْنِي حَرَمًا کر کے حرم بنا دیا اور بے شک میں نے
الْمَدِيْنَةَ حَرَمًا مَّا تَكَايَسَ رَمِيْهَا اَنْ لَا مدینہ کے دونوں کناروں میں جو کچھ ہے
يُهْرَاقَ فِيْهَا دَمٌ وَلَا يُخْمَلَ سَلَاخٌ اسے حرم بنا کر حرام کر دیا کہ اس میں کوئی
لَيْتَالِيْ وَلَا يُحِيطُ فِيْهَا شَجَرَةٌ وَلَا خون نہ گرایا جائے نہ لڑائی کے لئے
لِعَلْفٍ - ہتھیار یا بدمیں نہ کسی بیڑ کے پتے
جھاڑیں۔ مگر جانور کو چارہ دینے کے لئے

تخریج حدیث مسلم فی الصحیح جلد ۱ صفحہ ۳۳۳ و کبر للعالم
ج ۱۲ ص ۲۳۲ برقم ۱ ۳۳۸۷ و طریقی فی الکبیر ج ۴ ص ۲۵۸

منہ (۳) ہے کہ فرشتے یہ فرما کر اسے جعل فرمائے گا کہ میں نے اسے اور نہیں انی اعلم انعموں
کے ساتھ جواب دیا جائے۔ تفسیر سران میں ہے۔ وہاں لفظ قولہ ہذا لیس لکھتے تعلیم
المشاوۃ او تعلیم شان المجمعول (تفسیر سران المیر جلد ۱ ص ۴۲)
یعنی فرشتوں سے بتی جا مل فی ارض خید فرما۔ کا مادہ تعلیم مشاوریہ تعلیم شان مجملوں ہے۔ سی
مرح تفسیر حمل جلد اول ص ۲۸ پر ہے۔ تفسیر بیاض جلد اول تفسیر کشاف جلد ۱ ص ۴۰۹ روح المعانی پ
ص ۴۰۳ روح البیان جلد اول ص ۹۲ پر ہے۔ ان تمام عبارات سے واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کو
مشورہ کی تعلیم دینے اور آدم علیہ السلام کی تعلیم اور دیگر حکمتوں کی بنا پر آدم علیہ السلام کے پیدا کرنے سے پہلے
فرشتوں سے مشورہ لیا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ مہی ہے۔ چاہے ہو کہ مشورہ سے ہمیشہ احتیاج و عجز کی وجہ
سے ہی نہیں ہوتا بلکہ حکمتوں پر مبنی ہوتا ہے۔ پھر یہ بات بھی واضح ہو گئی کہ فرشتوں سے مشورہ فرماتا اللہ
تعالیٰ کی شان کے خلاف نہیں تو حضور نبی کریم ﷺ سے مشورہ کرنا کیونکر عظمت خداوندی کے منافی ہو
سکتا ہے ؟

مشورہ کے معنی اور مقاصد کی غلط فہمی کا ازالہ۔ لفظ مشورہ عرب کے قول ثرت العسل سے ماخوذ
(زمانہ ۲۳۵)

حدیث ۱۳۷: نیز صحیح مسلم میں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

اِنَّ اَمْرًا هَيْسَمَ حَرَّمَ نَيْتُ اللّٰهِ وَامْنَةُ
وَابْنِي حَرَّمْتُ الْمَدِيْنَةَ مَا بَيْنَ لَا
بَيْنَهَا لَا يُفْطَعُ عِصَاهُمَا وَلَا تُضَادُّ
صَبْدُهُمَا۔
بے شک امیر انہیم نے بیت اللہ کو حرم بنایا
اور امن والا کر دیا اور میں نے مدینہ طیبہ
کو حرم کیا کہ اس کے خاردار درخت بھی
نہ کاٹے جائیں اور اس کے وحشی جانور
شکار نہ کئے جائیں۔

ہو او طحاوی عن حابر بن عبد اللہ رضى الله تعالى عنه۔

تخریج حدیث: کما نقله لمثنیٰ ہمدی فی کبر العمام ج ۱ ص ۲۳۲ بروقم
۳۴۸، و طحاوی فی شرح معانی الآثار ج ۲ ص ۳۶۲ و مسلم فی الصحيح
حد ۱ صفحہ ۲۴۰

حدیث ۱۳۸: صحیحین میں ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا۔

حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا بَيْنَ لَا بَيْنَ
لِمَدِيْنَةٍ وَجَعَلَ اَمْنِيْ عَشْرَ مِيْلًا
حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ حَيْثُ۔
تمام مدینہ طیبہ کو رسول اللہ ﷺ نے حرم
رہا اور اس کے آس پاس بارہ بارہ میل
تک ہزارہ درخت کو لوگوں کے تصرف سے
اپنا حمایت میں لے لیا۔

تفسیر (۲) کی رائے دریافت کرنا امتیاز و عاجزی پر منحصر ہو تو کسی بات کا پوچھنا بھی صحابہ کرام علیہم السلام پر مبنی
ہو گا بندہ ذمہ فرض نے جہاں حدیث استشراف کا انکار کیا ہے۔ وہاں اللہ تعالیٰ کے موالات کی تمام آیات کا
بھی انکار کر دے اور اگر سوالات میں حکمت کا قائل ہے تو استشراف میں ہی حکمت کا کیوں انکار کرتا ہے۔

سید احمد سعید کاظمی

(رہنہ رضوان ذی قعدہ ۱۴۰۳ھ)

مسلم فی الصحيح ۱ ص ۳۴۲ وعد الرراق فی المصنف ح ۹ ص ۲۶۰
 هما واحمد وعبد الرراق فی مصنفہ کی جریر کی روایت یوں ہے۔ فرمایا۔
 حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَحْرَهَا أَنْ يَدْخُلَ رُسُلُ اللَّهِ ﷺ فِي مَدِينَةِ كَيْفَ تَكُونُ
 يَغْضَدُ أَوْ يُخْطَطُ۔
 یاں کے پتے جہاز نا حرام فرمایا۔

رواہ عن خیب بن الہذبی عنہ ورضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

لا اعلم هذا الحديث

حدیث ۱۳۹ صحیح مسلم میں ہے۔ ان بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔
 إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مَا بَيْنَ لَا تَنْتَ
 ب شك رسول الله ﷺ نے تمام مدینہ
 کو حرام بنایا۔
 الْمَدِينَةِ۔

هو وطحاوی فی معانی الآثار -

تخریج حدیث طحاوی فی معانی الآثار ح ۲ ص ۳۴۲ و مسلم فی
 الصحيح جلد ۱ صفحہ ۴۴۰۔

حدیث ۱۴۰ نیز صحیح مسلم و معانی الآثار میں مامم احوال سے ہے۔

قُلْتُ لَا نَسِ مِنْ مَا لَكَ أَحَرَمٌ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ قَالَ نَعَمْ الْحَدِيثُ
 رَأَى أَبُو جَعْفَرٍ فِي رِوَايَةٍ لَا يَغْضَدُ
 یعنی میں نے اس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا
 کیا مدینہ کو رسول اللہ ﷺ نے حرام
 بنادیا فرمایا ہاں اس کا جڑ نہ کاٹا جائے اس
 کی گھاس نہ چھلی جائے جو ایسا کرے

مَشَجَرَهَا وَلِئْسَ لِي فِي أُخْرَى نَعَمَ اس پر لعنت ہے اللہ اور فرشتوں اور
ہی حَرَامٌ لَا يَخْتَلِي خَلَاَهَا فَتَنُ آدمیوں سب کی
فَعَلَ ذَلِكَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ والعیا دیا اللہ تعالیٰ
وَالْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ أَخْتَمِينَ۔

تخریج حدیث: مسلم فی الصحيح جلد ۱ صفحہ ۳۴ و طحاوی فی معانی
الانار جلد ۲ صفحہ ۳۴۳۔

حدیث ۱۴۱۔ سنن ابی داؤد میں ہے حدیث ابی قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔
إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ هَذَا الْحَرَمَ۔ بے شک رسول اللہ ﷺ نے اس حرم محترم
کو حرم بنا دیا۔

تخریج حدیث ابو داؤد فی سنن جلد ۱ صفحہ ۷۸

حدیث ۱۴۲۔ شریل کہتے ہیں ہم مدینہ طیبہ میں کچھ جال لگا رہے تھے زید بن ثابت
انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے جال پھینک دیئے اور فرمایا۔

أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى تَعَالَى عَلَيهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ هَذَا الْحَرَمَ۔ تمہیں خبر نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے
مدینہ طیبہ کا شمار حرام کر دیا ہے۔

الامام ابو جعفر ابو بکر بن ابی شیبہ نے زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں روایت کی۔

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مَا بَيْنَ لَا يَتِيهَا۔ بیٹک نبی ﷺ نے مدینہ کے دونوں
شکار کے مابین کو حرام کر دیا۔

تخریج حدیث ۰ طحاوی شرح معانی الانار جلد ۲ صفحہ ۳۳۲ واحمد فی

مسندہ ج ۵ ص ۱۹۰ برقم ۲۲۰۰۳ و برقم ۲۱۹۰۹ و برقم ۲۲۰۱۰

حدیث ۱۴۳: ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مَا بَيْنَ لَا بَيْنِ
الْمَدِينَةِ أَنْ يَفْقَدَ شَجَرُهَا
أَوْ يُحْبَطَ -

بے شک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے تمام مدینہ کو حرم بنا دیا ہے کہ اس کے
پیر نہ کاٹے جائیں نہ پتے جھاڑیں۔

تخریج حدیث: طحاوی فی معانی الآثار جلد ۲ صفحہ ۳۴۲۔

حدیث ۱۴۴: ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف فرماتے ہیں۔ میں نے ایک چڑیا پکڑی تھی
اسے لئے ہوئے یا ہر گیا میرے دادا ماجد حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
شدت سے میرے کان مل کر چڑیا کو چھوڑ دیا اور فرمایا۔

حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَيْدَ مَا بَيْنَ لَا بَيْنِهَا -

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مے لینے کا
شکار حرام فرما دیا ہے۔

تخریج حدیث: طحاوی فی معانی الآثار جلد ۲ صفحہ ۳۴۲۔

حدیث ۱۴۵: صعب بن جشامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

إِنَّ حَرَّمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ التَّبْيِجَ وَقَالَ لَا
جَمْعَ إِلَّا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ -

بے شک رسول اللہ ﷺ نے تبج کو
حرم بنا دیا اور فرمایا چاہے اکاہ کو کوئی اپنی
حیات میں نہیں لے سکتا سوا اللہ و رسول
کے (جل جلالہ صلی اللہ علیہ وسلم)

روى الطائفة الامام الطحاوى .

تخریج حدیث تطحاوی فی معانی الآثار جلد ۲ صفحہ ۳۴۱۔

یہ سولہ حدیثیں ہیں۔ پہلی آٹھ میں خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم نے مدینہ طیبہ کو حرم کر دیا۔ اور پچھلی آٹھ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم کر دینے سے مدینہ طیبہ حرم ہو گیا۔ حالانکہ یہ صفت خاص اللہ عزوجل کی ہے۔ پہلی آٹھ سے پانچ میں اپنے پدر کریم سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف بھی نسبت ارشاد ہوئی کہ مکہ معظمہ کی حرم محترم انہوں نے حرم کر دی۔ انہوں نے امن والی بنادی حالانکہ خود ارشاد فرماتے ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم

اِنَّ مَكَّةَ حُرِّمَهَا اللّٰهُ تَعَالٰی وَلَہُمْ ہے شک مکہ معظمہ کو اللہ تعالیٰ نے حرم کیا
یُحَرِّمُہَا النَّاسُ۔ ہے۔ کسی آدمی نے نہیں کیا۔

البخاری و الترمذی عن ابی شریح۔ بعد ازیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

بخاری فی الصحيح ج ۱ ص ۲۳۷ و الترمذی فی الجامع ج ۱ ص ۱۰۰
ولسانی فی السنن ج ۲ ص ۳۱

یہ اسنادیں خاص ہمارے رسالے کی مقصود ہیں مگر یہاں جان و ہابیت پر آفت اور سخت دشدید تر ہے۔ مدینہ طیبہ کے جنگل کا حرم ہونا فقط انہیں سولہ بلکہ ان کے سوا اور بہت احادیث کثیرہ میں وارد ہے۔

مثلاً حدیث صحیحین میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

اَلْمَدِیْنَةُ حَرَمٌ مِّنْ کَذَّالِیْ کَذَّالَا مدینہ یہاں سے یہاں تک حرم ہے اس
یُقَطَّعُ شَجَرُہَا۔ کا بیڑہ کاٹا جائے۔

ہما واحمد والطحاوی واللفظ للجامع الصحيح -

بخاری فی الصحيح ج ۱ ص ۲۵۱ و مسلم فی الصحيح ج ۱ ص ۳۴۱ و متقی

فی کنز العمال ج ۱۲ ص ۲۳۱ برقم ۳۴۸۰۳

حدیث: صحیحین ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

الْمَدِينَةُ حَرَمٌ الْحَدِيث -

مدینہ حرم ہے۔

ہما والطحاوی وابن جریر واللفظ لمسلم۔

مسلم فی الصحيح ج ۱ ص ۳۳۲

حدیث: صحیحین سوئی علی کرم اللہ وجہہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَائِدٍ إِلَى

مدینہ کو میرے چلے تو رکھ حرم ہے۔ اس

كَذَلِكَ وَلِلسَّلَامِ الطَّحَاوِيُّ مَا بَيْنَ

کی گھاس نہ کالی جائے اور اس کا شکار نہ

غَيْرِ إِلَى ثَوْبِ الْحَدِيثِ وَإِذَا أَحْمَدُ

بھڑکایا جائے۔

وَأَبُو دَاوُدَ لَيْسَ بِرَأْيَةٍ لَا يُحْتَلَى

غَلَاظًا وَلَا يُقَرَّرُ حَيْدُهَا۔

ابو داؤد فی السنن ج ۱ ص ۲۷۸، احمد فی مسند ج ۱ ص ۸۱ برقم

۶۱۵، بخاری فی الصحيح ج ۱ ص ۲۵۱ و مسلم فی الصحيح ج ۱ ص ۳۳۲

حدیث: صحیح مسلم ابن حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

دست مبارک سے مدینہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔

إِنَّهَا حَرَمٌ أَمِينٌ -

بے شک یہ امن والی حرم ہے۔

هو و احمد والطحاوی و ابو عروانہ۔

کنز العمال ج ۱۲ ص ۲۳۰ برقم ۳۴۸۰۰ واحمد ج ۳ ص ۲۸۶

برقم ۱۶۰۷۲، مسلم فی الصحيح ج ۱ ص ۴۴۳ وطحاوی ج ۲ ص ۳۴۲

حدیث: امام احمد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

لِكُلِّ نَبِيٍّ حَرَمٌ وَحَرَمِي الْمَدِينَةِ ہر نبی کے لئے ایک حرم ہوتی ہے اور میری حرم

مدینہ ہے

احمد فی مسندہ ج ۱ ص ۳۱۸ برقم ۲۹۲۲

حدیث: عبدالرزاق حضرت یابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ہر شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر گروہ

حَرَمٌ كُلِّ دَافِعٍ أَقْبَلَتْ عَلَى الْمَدِينَةِ مردم کو کہ حاضر مدینہ طیبہ ہو اس کے

مِنَ الْعِصَةِ الْحَدِيثِ۔ خاوردار درختوں سے ممنوع فرمادیا۔

(ج ۹ ص ۲۷۳)

حدیث: امام طحاوی بطریق مالک عن یونس بن یوسف عن عطاء بن یسار۔ کہ لڑکوں نے

ایک روہاہ کو گھیر کر ایک گوشے میں کر دیا تھا، ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لڑکوں کو

دور کر دیا امام مالک فرماتے ہیں۔ اور مجھے اپنے یقین سے یہی یاد ہے کہ فرمایا۔

اَفْنِي حَرَمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حرم میں

عَبَّوْهُ وَسَلَّمْ يَضَعُ هَذَا۔ ایسا کیا جاتا ہے۔

طحاوی جلد ۲ صفحہ ۳۴۲

حدیث: مسند انفراد میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا۔

يَسْعَتْ اللَّهُ عَرَّوَحَلٌ مِنْ هُدَيْهِ الْبَيْعَةِ
وَمِنْ هَذَا الْحَرَمِ سَبْعِينَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ
الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ فَيُسْفَعُ كُلُّ
وَاحِدٍ مِنْهُمْ سَبْعِينَ أَلْفًا جَوْهَرُهُمْ
كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ۔
اللہ تعالیٰ روز قیامت اس بیع اور حرم سے
ستر ہزار شخص ایسے اٹھائے گا کہ بے
حساب جنت میں جائیں گے۔ اور ان
میں ہر ایک ستر ہزار کی شفاعت کرے گا
ان کے چہرے چودھویں رات کے
چاند کی طرح ہوں گے۔

کذا متفق ہدی فی کثر العمال ح ۱۲ ص ۲۶۲ ہرقم ۳۳۹۶۰ و دیلمی فی
ہرقم ۸۱۳۳

اور اگر وہ حد شیش گنی جائیں جن میں مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کو حرمین فرما یا تو عدد کثیر ہیں۔
بالجملہ حد شیش اس باب میں حد تو اتر پر ہیں۔ تو بالیقین ثابت کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مدینہ طیبہ کے جنگل کا بتا کید تمام و اہتمام تمام وہی ادب مقرر فرما دیا جو مکہ معظمہ کے جنگل کا
ہے۔ بایں ہمہ طائفہ تالفہ و ہابیہ کا امام بد فرجام بہ کمال دریدہ و منی صاف صاف لکھ گیا۔
”گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرنا یعنی وہاں شکار نہ کرنا درخت نہ کاٹنا یہ کام اللہ نے اپنی
عبادت کیلئے بتائے ہیں پھر جو کوئی کسی چیز پر غبر یا بھوت و پری کے مکافوس کے گرد و پیش
کے جنگل کا ادب کرے سو اس پر شرک ثابت ہے۔“ (تقویۃ الایمان ص ۱۱۳، مغنیو)

کیوں ہم نہ کہتے تھے کہ یہ ناپاک مذہب ملعون مشرب اسی لئے نکلا ہے کہ اللہ و رسول
تک شرک کا حکم پہنچائے پھر اور کسی کی کیا تنقی تف ہزار تف بروئے بد دینی۔ اب دیکھ ہے
کہ اس امام بے لگام کے مقلد کہ بڑے موحد بنے پھرتے ہیں اپنے امام کا ساتھ دیتے ہیں
یا محمد رسول اللہ پڑھنے کی کچھ راج کرتے ہیں۔ اللہ کی بے شمار درودیں محمد رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم اور ان کے ادب و اہل غلاموں پر۔

ذرا ملاحظہ ہو مدینہ طیبہ کے راستے میں نامعقول باتیں کرنا و ہابیہ کا جزو ایمان ہے جو نہ کرے ان کے نزدیک مشرک ہو جائے

تنبیہ نبیہ: مسلمانوں صرف یہی نہ سمجھنا کہ اس گمراہ امام الطائفہ کے نزدیک حرم محترم حضور پر نور، لک الامم صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب ہی شرک ہے۔ نہیں نہیں بلکہ اس کے مذہب میں جو شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سراپا طہارت کے لئے مدینہ طیبہ کو چلے اگر چہ چار پانچ ہی کوس کے فاصلے سے (کہ کہیں وہابیت کے شرک شدہ الرحال کا ماتھانہ ٹھکے) اس پر راستے میں بے ادبیاں بیہودگیاں کرتے ہیں فرض عین و جزو ایمان ہے یہاں تک کہ اگر اپنے مالک و آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے عظمت و جلال کے خیال سے با ادب مہذب بن کر چلے گا اس کے نزدیک مشرک ہو جائے گا۔ اسی کتاب منکرات ماب کے اسی مقام میں۔ ”رستے میں نامعقول باتیں کرنے سے“ بچنا بھی انہیں امور میں گنار دیا جنہیں خدا پر افترا کر کے کہتا ہے۔ ”یہ سب کام اللہ نے اپنی عبادت کیلئے اپنے بندوں کو بتائے ہیں جو کوئی کسی پیر پیغمبر کے لئے کرے اس پر شرک ثابت ہے۔“ سبحان اللہ۔ نامعقول باتیں کرنا بھی جزو ایمان نجد یہ ہے بلکہ سچ پوچھو تو ان کا تمام ایمان اسی قدر ہے وہ تو خیر یہ ہو گئی کہ مجتہد الطائفہ کو عبارت لکھتے وقت آیہ کریمہ فَلَا رَفْعَ وَلَا فَسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ۔ پوری یاد نہ آئی ورنہ راہ مدینہ طیبہ میں فسق و فجور کرتے چن بھی فرض کہہ دیتا وہ بھی ایسا کہ جو وہاں فسق سے باز آئے۔ مشرک ہو جائے۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔

لطیفہ حقہ: حضرات نجد یہ خدا را انصاف کیا افعال عبادت سے بچنا، نبی و اولیاء ہی کے مدد سے حاصل ہے آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ شرک کے کام جائز نہیں ہیں جو شرک ہے ہر غیر خدا کے ساتھ شرک ہے تو آپ حضرات جب اپنے کسی نذیر بشیر یا پجہ فقیر یا مرید رشید یا دوست عزیز کے یہاں جایا کیجئے تو راستہ میں لڑتے جھگڑتے ایک دوسرے کا سر پھوڑتے مانتا رگڑتے چلا کیجئے ورنہ دیکھو کھلم کھلا شرک ہو جاؤ گے۔ ہرگز مغفرت کی ہو نہ پاؤ گے۔ کہ تم نے غیر حج کی راہ میں ان باتوں سے بچ کر وہ کام کیا جو اللہ نے اپنی عبادت کیے اپنے بندوں کو بتایا تھا اور اس جوتی بیزار میں یہ نفع میسر ہے کہ ایک کام میں تین مزے جدال ہونا تو خود ہر اور جب بلا وجہ ہے تو فسوق بھی ظاہر اور رست کے مٹنے ہر نامعقول بات کے ٹھہرے تو وہ بھی حاصل ایک ہی بات میں یہاں بکدیت کے تینوں رکن کامل۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔ الحمد للہ حامد بوق بار رضا خرمن سوزی نجدیت میں سب سے نزار رنگ رکھتا ہے۔ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

تذیل و تکمیل

اقول و باللہ التوفیق۔ احکام الہیہ دو قسم ہیں۔ مجموعیہ مثل احیاء و اموات و تقضائے حاجت و دفع مصیبت و عطائے دولت و رزق و نعمت و فتح و شکست و غیر ہا عالم کے بند و بست دوسرے تشریحیہ کہ کسی فعل کو فرض یا حرام یا واجب یا مکروہ یا مستحب یا مباح کر دینا مسلک لوں کے سچے دین میں ان دونوں حکموں کی ایک ہی حالت ہے کہ غیر خدا کی طرف بروہ ذاتی احکام تشریحی کی استناد بھی شرک قَالَ اللَّهُ تَعَالَى اِنَّ لَهُمْ شُرَكَاۡءَ شَرَعُوۡا لَهُمْ مِنَ الدِّیْنِ مَلٰٓئِمَۃًۢ بِاٰذَنِیْهِ اللّٰہُ۔ کیا ان کے لئے خدا کی الٰہیت میں کچھ شریک ہیں۔ جنہوں نے اس کے واسطے دین میں وہ راہیں نکال دی ہیں جن کا خدا نے حکم نہ دیا اور یہ وجہ عطا کی ہو

مکون کی اسے دیکھی شرک نہیں۔ قال اللہ تعالیٰ۔

فَالْمَذْبُوحَاتِ آمُرًا۔ قسم ان مقبول بندوں کی جو کاروبار عالم کی تدبیر کرتے ہیں۔

مقدمہ رسالہ میں شاہ عبدالعزیز صاحب کی شہادت من چکے کہ حضرت امیر دہلی کا ہر

دور تمام امت پر مثال پیران و مرشدین می پرستند و امور مکتوبیہ را بایشان وابستہ میدانند۔

مگر کچھ وہابی ان دو قسموں میں فرق کرتے ہیں اگر کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ

بات فرض کی یا فاناں کام حرام کر دیا تو شرک کا سودا نہیں اچھڑتا۔ اگر کہے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے نعمت دی یا نفی کر دیا تو شرک سو جھٹتا ہے۔ یہ ان کا راتخلم ہی نہیں خود آپ

مذہب نامہ مذہب میں کچا پن ہے۔ جب ذاتی و معنائی کا تفرق اٹھا دیا پھر احکام احکام میں

فرق کیسا سب یکساں شرک ہونا لازم اخراں کا امام مطلق و عام کہہ گیا۔ کسی کام میں نہ

بالفعل ان کا دخل ہے اور نہ اس کی طاقت رکھتے ہیں۔ نیز کہا کسی کام کو ناروا یا ناروا دینا کر

اللہ ہی کی شان ہے۔ صاف ترکہا کسی کی رو و رسم کو ماننا اور اسی کے قسم کو اپنی سند سمجھنا یہ بھی

انہیں باتوں میں سے ہے۔ کہ خاص اللہ نے اپنی تعظیم کے واسطے ظہرائی ہیں تو جو کوئی یہ

معاملہ کسی مخلوق سے کرے تو اس پر بھی شرک ثابت ہوتا ہے۔ اور آگے اس کا قول سوا اللہ

کے حکم پہنچنے کی راہ بندوں تک رسول ہی کا خبر دینا ہے۔ اس میں وہ رسول کو حاکم نہیں مانتا

صرف مخبر و پیام رساں مانتا ہے اور اس سے پہلے حصر کے ساتھ تصریح کر چکا ہے۔ کہ پیغمبر کا

انتاہی کا ہے کہ برے کام پر ڈرا دیوے اور بھلے کام پر خوشخبری سنا دیوے۔ نیز کہا کہ انبیاء

اولیاء کو جو اللہ نے لوگوں سے بڑا بنایا سوان میں بڑائی یہی ہوتی ہے کہ اللہ کی راہ بتاتے ہیں

اور برے بھلے کاموں سے واقف ہیں۔ سو لوگوں کو سکھاتے ہیں۔ صرف بتانے والے

پہنچنے پہنچانے پر یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ حکم بن کے ہیں فرائض کو انہوں نے فرض کیا حرکات

کو انہوں نے حرام کر دیا۔ آخر ہمیں جو احکام معلوم ہوئے اپنے برگزینوں سے آئے انہیں ان کے اگلوں نے بتائے یونہی طبقہ طبقہ تبع کو تابعین کو صحابہ صحابہ کو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے تو کیا کوئی یوں کہے گا کہ میرے باپ نے فرض کی ہے یا زنا کو میرے استاد نے حرام کر دیا نبی کی نسبت اگر یوں کہیے گا تو وہی ذاتی عطائی کا فرق مان کر اور وہ کسی کی راہ ماننے اور اس کا حکم سند جاننے کو ان فعل سے گن چکا جو اللہ تعالیٰ نے اپنی تعظیم کیلئے خاص کئے ہیں۔ اور انہیں غیر کے لئے کرنے کا نام، شرک فی العبادۃ رکھا۔ اور اس قسم میں بھی مثل دیگر اقسام تصریح کی کہ پھر خواہ یوں سمجھ کر یہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہیں۔ یا یوں سمجھ کر ان کی اس طرح کی تعظیم سے اللہ خوش ہوتا ہے۔ ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔ تو ذاتی و عطائی کا تفرقہ دین نجدیت میں قیامت کا تفرقہ ذال دے گا وہ صاف کہہ چکا۔ نہیں حکم کسی کا سوائے اللہ کے اس نے تو یہی حکم کیا ہے کہ کسی کو اس کے سوائے مت مانو۔ جب رسول کو مانتے ہی کی نہ ٹھہری تو رسول کو حاکم ماننا اور فرائض و محرمات کو رسول کیلئے فرض و حرام کر دینے سے جانتا کیوں کر شرک نہ ہوگا، غرض وہ اپنی دھن کا پکا ہے لہذا الحمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس قدر تاکید شدید سے مدینہ خیرہ کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب فرض کیا اور اس میں شکار و غیر منع فرمایا مگر یہ جو ارشاد ہوا کہ مدینہ کو حرام میں کرتا ہوں۔ اس چوٹی کے سرحد نے کہ جا بجا کہتا ہے خدا کے سوا کسی کو نہ مانو صاف صاف حکم شرک جز دیا اور اللہ واحد قہر کے غضب کا کچھ خیال نہ کیا۔

وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ۔ تو مناسب ہوا کہ بعض احادیث وہ بھی ذکر کی جائیں جن میں حکام شریعیہ کی اسناد تصریح ہے۔ اور اب اس قسم کی خاص دو آیتوں کا ذکر بھی محو اگرچہ یہ بات گذشتہ سے بھی دو آیتوں میں یہ مطلب موجود اور ان کے ذکر سے جب حدو آیات انصاف غتود سے متجاوز ہوگا تو تکمیل عقد کے لئے تین آیتوں کا اور بھی اضافہ کہ بچہ

کا عدد پورا ہو جس طرح احادیث میں بعونہ تعالیٰ پانچ تسمین یعنی ذمائی سو کا عدد کامل ہوگا۔ ورنہ استیعاب آیات میں منظور نہ احادیث میں مقدور و اللہ العالیٰ مکانہ السور۔ ہم پہلے وہ تین آیتیں تلاوت کریں کہ پھر احکام تشریحیہ کا بیان آیات و احادیث سے مسلسل رہے۔ واللہ اعلم۔

آیت ۴۶ :

إِنَّ كُلَّ نَفْسٍ لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ۔ کوئی جان نہیں جس پر ایک نگہبان
(پ ۳۰، الطارق ۴) متعین نہ ہو

یعنی ملائکہ ہر شخص کے حافظ و نگہبان رہتے ہیں۔

آیت ۴۷ : ایمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم عطا کرتے ہیں

الَّذِي تَخْتَلِفُ أَمْرُهُ إِلَى كُنْكَ لِيُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ۔ الَّتِي صَوَّاهُ الْعَرْشُ الْحَمِيدُ۔
یہ کتاب ہم نے تمہاری طرف اتاری تاکہ تم اسے نبی لوگوں کو اندھیریوں سے نکل لو
روشنی کی طرف ان کے رب کی پرواگی سے
(پ ۱۳، ابراہیم ۱) غالب سرا ہے گئے کی راہ کی طرف

۱۔ مثلاً یہی احکام تشریحیہ کی آیات کثرت ہیں جن سے دعویٰ یہاں مذکور ہوئی اس مضمون میں کہ خلائق کو موت کے فرشتے موت دیتے ہیں صرف دو آیتیں اوپر گزریں قرآن عظیم میں پانچ آیتیں اس مضمون کی اور ہیں ہم ان پانچوں کو یہاں ذکر کر دیں۔ کہ اول پانچ آیتیں کتب سابقہ سے مذکور ہوئی ہیں۔ ان سب کے سب بچاس پوری صرف قرآن عظیم سے ہو جائیں۔ (آیت ۱) ان اللہیں توفیقہم الصلاۃ۔ بیشک وہ لوگ جنہیں موت دی فرشتوں نے۔ (آیت ۲) ساء نہم و ساء بنو لوہم۔ ہمارے رسول ان کے پاس آئے انہیں موت دیے کہ۔ (آیت ۳) لو لو نری اذین علی اللہیں کفرو الصلاۃ کاش تم دیکھو جب کافروں کو موت دیتے ہیں فرشتے۔

آیت ۳۸:

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا أَنْ
أَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى
النُّورِ (پ ۱۳، ابراہیم ۵)

اور بے شک بالیقین ہم نے موسیٰ کو اپنی
نشانیوں کے ساتھ بھیجا کہ اے موسیٰ تو نکال
اپنی قوم کو اندھیروں سے روشنی کی طرف

اقول اندھیریاں کفر و ضلالت میں۔ اور روشنی ایمان و ہدایت جسے غالب سرا ہے گئے
کی راہ فرمایا۔ اور ایمان و کفر میں واسطہ نہیں، ایک سے نکالنا قطعاً دوسرے میں داخل کرنا ہے تو
آیات کریمہ صاف ارشاد فرمادی ہیں کہ بنی اسرائیل کو موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کفر
سے نکالا اور ایمان کی روشنی دے دی، اس امت کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کفر سے چھڑاتے
ایمان عطا فرماتے ہیں۔ اگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا یہ کام نہ ہوتا نہیں اس کی طاقت نہ
ہوتی تو رب عزوجل کا انہیں یہ حکم فرمانا کہ کفر سے نکال جو معاد اللہ تکلیف بالایقان تھا۔

الحمد للہ! قرآن عظیم نے کسی تکذیب فرمائی اور الوہابیہ کے اس حصہ کی کہ "پیغمبر خدا نے
بیان کر دیا کہ مجھ کو قدرت ہے نہ کچھ غیب دانی میری قدرت کا حال تو یہ ہے کہ اپنی جان
تک کے نفع و نقصان کا مالک نہیں تو دوسرے کو کیا کر سکوں غرض کہ کچھ قدرت مجھ میں نہیں
نقطہ پیغمبری کا مجھ کو دعویٰ ہے اور پیغمبر کا اتنا ہی کام ہے کہ برے کام پر ڈرادیوے اور بھلے کام
پر خوشخبری منادیوے دل میں یقین ڈال دینا میرا کام نہیں۔ انبیاء میں اس بات کی کچھ
بڑائی نہیں کہ اللہ نے عالم میں تصرف کی کچھ قدرت دی ہو کہ مرادیں پوری کر دیوں یا فتح
شکست دے دیوں یا غنی کر دیوں یا کسی کے دل میں ایمان ڈال دیوں ان باتوں میں
سب بندے بڑے اور چھوٹے برابر ہیں عاجز اور بے اختیار" (مخلصاً)

مسلمانو! اس گمراہ کے ان الفاظ کو دیکھو اور اس آیتوں اور حدیثوں سے کہ اب تک انہوں نے
 یاد رکھو۔ یہ کس قدر شدت سے خدا و رسول کو حسد رہا ہے۔ خیر اسے اسکی عاقبت کے
 حوالے کیجئے شکر اس اکرم لا کر میں کا بجائیے۔ جس نے ہمیں ایسے کریم اکرم وائم لکرم
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے ایمان دیا۔ ان کے کرم سے امید و شوق ہے کہ جو اللہ تعالیٰ
 محفوظ بھی رہے۔

۷۔ تو نے اسلام دیا تو نے جماعت میں لیا

و کریم اب کوئی پھر تا ہے عطیہ تیرا

ہاں یہ ضرور ہے کہ عطاءے ذاتی خاصہ خدا ہے۔ اِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ اَخْبِتُ و غیر ہا
میں اسی کا تذکرہ ہے کچھ ایمان کے ساتھ خاص نہیں پیسا کوڑی بھی بے عطاءے خدا کوئی
بھی اپنی ذات سے نہیں دے سکتا۔

ع تا خدا بد سلیمان کے وہ

یہی فرق ہے جسے گم کر کے تم ہر جگہ کہے، اَفْزُسُوْنَ الْكُنْزَ وَتَكْفُرُوْنَ بِنَعْمِ
میں داخل ہوئے۔

سَأَلَ اللَّهَ الْعَافِيَةَ وَتَعَامَ الْعَافِيَةَ وَتَرَامُ الْعَافِيَةَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

حرام کیا اللہ جل وعلا نے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے

آیت ۴۹ :

فَقَالُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ
وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يَحَرِّمُونَ

لہذا ان سے جو ایمان نہیں لائے اللہ اور
نہ پچھلے دن پر اور حرام نہیں مانتے

مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ۔ اس چیز کو جسے حرام کر دیا اللہ اور اس

(پ ۱۰، التوبہ ۲۹) کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

حضور کے حکم سے کام فرض ہو جاتا ہے اگرچہ فی نفسہ فرض نہ ہو

آیت ۵۰:

مَا كَانَ لِمُؤْمِيٍّ وَلَا مُمْسِقٍ

نہیں پہنچتا کسی مسلمان مرد نہ مسلمان

إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا

عورت کو کہ جب حکم کر دیں اللہ

يَتَكُونُ لَهُمُ الْجَبَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ

ورسول کسی بات کا کہ انہیں کچھ اختیار

وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ

ہے اپنے معاملہ کا اور جو حکم نہ مانے

صَلَاةً قَبِيحًا۔

اللہ ورسول کا تو وہ صریح گمراہی میں

(پ ۲۲، احزاب ۳۶)

بہکا۔

یہاں سے ائمہ مفسرین فرماتے ہیں۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل طلوع

آفتاب اسلام زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مولیٰ لے کر آزاد فرمایا، اور حنفی بنایا تھا۔

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی امیہ بنت

عبدالمطلب کی بیٹی تھیں۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حضرت زید رضی اللہ عنہ سے

نکاح کا پیام دیا اول تو راضی ہوئیں اس مگن سے کہ حضور اپنے لئے خواستگاری فرماتے

ہیں۔ جب معلوم ہوا کہ زید رضی اللہ عنہ کے لئے طلب ہے انکار کیا، اور عرض کر بھیجی کہ

یا رسول اللہ میں حضور کی پھوپھی کی بیٹی ہوں ایسے شخص کے ساتھ اپنا نکاح پسند نہیں کرتی اور

ان کے بھائی عبد اللہ بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اسی بنا پر انکار کیا۔ اس پر آیہ کریمہ

تری اسے سن کر دلوں پہن بھائی رضی اللہ تعالیٰ عنہما تاب ہوئے اور نکاح ہو گیا۔ ظاہر ہے کہ کسی عورت پر اللہ عزوجل کی طرف سے فرض نہیں کہ فلاں سے نکاح پر خواہی غواہی راضی ہو جائے خصوصاً جب کہ وہ اس کا کفو نہ ہو خصوصاً جبکہ عورت کی شرافت خاندان کو اکبر ثریا سے بھی بلند و بالاتر ہو با ایں ہمہ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا دیا ہوا پیام نہ ماننے پر رب العزت جل و جلالہ نے عینہ وہی الفاظ ارشاد فرمائے جو کسی فرض، لہ کے ترک پر فرمائے جاتے اور رسول کے نام پاک کے ساتھ اپنا نام اقدس بھی شامل فرمایا۔ یعنی رسول جو بات تمہیں فرمائیں وہ، مگر ہمارا فرض نہ تھی تو اب ان کے فرمانے سے فرض قطعی ہو گئی مسلمانوں کو اس کے نہ ماننے کا اصدا اختیار نہ رہا۔ جو نہ ماننے کا صریح کرا ہو جائے گا۔ دیکھو رسول کے حکم دینے سے کام فرض ہو جاتا ہے۔ اگر چنی نظیر خدا کا فرض نہ تھا ایک مباح و جائز امر تھا لہذا اگر دین خدا اور رسول میں فرق فرماتے ہیں کہ خدا کا کیا ہوا فرض اس فرض سے اقویٰ ہے۔ جسے رسول نے فرض کیا ہے اور

احکام شریعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سپرد ہیں جس بات میں جو چاہیں اپنی طرف سے حکم فرمادیں وہی شریعت ہے
ائمہ محققین تصریح فرماتے ہیں کہ احکام شریعت حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو سپرد ہیں جو بات چاہیں واجب کر دیں جو چاہیں ناجائز فرمادیں۔ جس چیز یا جس شخص کو جس حکم سے چاہیں معشتی کر دیں۔ امام عارف باللہ سید عبدالوہاب شعرائی قدس سرہ الرہانی میزان الشریعہ الکبریٰ باب الوضو میں حضرت سیدی علی خرم رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں۔

كَانَ الْإِمَامُ أَبُو حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ أَكْثَرِ الْأَنْبِيَاءِ إِذَا مَاتَ اللَّهُ تَعَالَى إِلَيْكَ لَكَ يَخْلُقُ إِلَيْكَ فَرَضًا وَمَنْ يَتَّبِعِ الْوَسْطَى الْوَسْطَى لَا يَكُونُ بِمَا تَنَاسَلَتْ لَا بِالْكِتَابِ فَقَدْ هَدَيْتُكَ تَمِيَّزَ مَا فَرَضَ اللَّهُ تَعَالَى وَتَمِيَّزَ مَا أَوْحَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ مَا فَرَضَ اللَّهُ تَعَالَى أَشَدَّ مِنْ مَا فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ دَابِ تَفِيهِ حِينَ حَبَّرَهُ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ يُرْجَبَ مَا بَشَاءَ أَوْ لَا يُؤْجَبَ.

(مہران الکبریٰ ج ۱ ص ۸۳)

یعنی امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ۔
نہ میں ہیں جن کا ادب اللہ عزوجل کے
ساتھ بہ نسبت اور نہ کے رائد ہے اسی
واسطے انہوں نے وضو میں بیت و فرس۔
کیا اور وتر کا نام واجب رکھا۔ یہ دونوں
سنت سے ثابت ہیں نہ قرآن عظیم سے تو
امام نے ان احکام سے یہ روایت کیا کہ حد
کے فرض اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے فرض میں فرق تیز کریں اس نے
کہ خدا کا فرض کیا ہوا اس سے زیادہ
سو کدہ ہے۔ جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے خود اپنی طرف سے فرض کر دیا۔
جبکہ اللہ عزوجل نے حضور کو اختیار دے
دیا تھا کہ جس بات کو چاہیں واجب کر
دیں۔ جسے نہ چاہیں نہ کریں۔

اُس میں بارگاہ وحی و تصرع احکام کی تصویر دکھا کر فرمایا۔

كَانَ الْحَقُّ تَعَالَى جَعَلَ لَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَشْرَعَ مِنْ قَبْلِ نَفِيهِ مَا شَاءَ كَمَا فِي حَدِيثِ تَحْرِيمِ شَجَرِ مَكَّةَ فَإِنَّ عَمَّهُ

یعنی حضرت عزت جل جلالہ نے نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کو یہ منصب دیا کہ شریعت
میں جو حکم چاہیں اپنی طرف سے مقرر فرما
دیں جس طرح حرم مکہ کے بابائے

الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَقَدْ قَالَ لَهُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا الْأَذْجِرَ فَقَالَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْأَذْجِرَ
وَلَوْ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمْ يَجْعَلْ لَهُ أَنْ
يُسْرِعَ مِنْ قَبْلِ نَفْسِهِ لَمْ يَسْرِعْ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْتَسَيَّ
شَيْئًا مِمَّا حَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى -

(میران الکبریٰ ج ۱ ص ۳۳)

حرام فرمانے کی حدیث میں ہے کہ جب
حضور نے وہاں کی گھاس وغیرہ کاٹنے
سے ممانعت فرمائی حضور کے چچ حضرت
عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مگر اذخر کو اس حکم سے
نکال دیجئے فرمایا اچھا نکال دی۔ اُس کا
کانٹا جاتز کر دیا اگر اللہ سبحانہ نے حضور کو
یہ رتبہ نہ دیا ہوتا کہ اپنی طرف سے جو
شریعت چاہیں مقرر فرمائیں۔ تو حضور ہر
گز جرات نہ فرماتے کہ جو چیز خدا نے
حرام کی اس میں سے کچھ مستثنیٰ فرمادیں۔

اقول: یہ مضمون متعدد احادیث و صحیحہ میں ہے۔

حدیث ۱۱۱ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے صحیحین میں

لَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَّا
الْأَذْجِرَ لِيَصَاغَتَنَا وَكُنُوزِنَا فَقَالَ
إِلَّا الْأَذْجِرَ

یعنی عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی
یا رسول اللہ مگر اذخر کہ وہ ہمارے ستاروں
اور قبروں کے کام آتی ہے۔ فرمایا مگر اذخر

بخاری فی الصحیح ج ۱ صفحہ ۲۳۷ و مسلم ج ۱ ص ۳۳۸ و عید اللہ راق
فی المصنف ج ۵ ص ۱۴۹ و مسند احمد ج ۲ ص ۲۳۸ برقم ۷۲۴۱

حدیث ۲: ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نیز صحیحین میں ہے۔

فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ إِلَّا الْأَذَى
يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّا نَخْفَلُهُ فِي
بُيُوتِنَا وَفُجُورِنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَذَى -

ایک مرد قریشی نے عرض کی مگر اذی
یا رسول اللہ کہ ہم اُست اپنے گھروں اور
قبروں میں صرف کرتے ہیں۔ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مگر اذی۔

بخاری فی الصحيح ج ۱ ص ۲۲ مسلم فی الصحيح ج ۱ ص ۳۳۹ و ابن
حبان فی الصحيح ج ۸ ص ۵۹۵ و ابو یعلیٰ فی مسند ج ۵ ص ۳۶۰

حدیث ۳ صفحہ ۱۸۲ شیعہ رضی اللہ عنہما سے منقول ابن ماجہ میں ہے۔

فَقَالَ الْغَنَاسُ رَجَى اللَّهُ عَنْهُ لَا
الْأَذَى فَإِنَّهُ لِلْيُتُوبِ وَالْفُجُورِ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا
الْأَذَى -

عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی مگر اذی کہ وہ
گھروں اور قبروں کیلئے ہے۔ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مگر اذی

ابن ماجہ فی المس ص ۲۳۱ و ابو یعلیٰ فی مسند ج ۵ ص ۳۶۰

تیز میزان مبارک میں شریعت کی کئی قسمیں کیں۔ ایک وہ جس پر وحی وارد ہوئی۔

الثَّانِي مَا أَبَاحَ الْحَقُّ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْكِرَ
عَلَى رَأْيِهِ هُوَ . . . تَحْذِيرُهُمْ
لِنَسِ الْخَيْرِ عَلَى الرَّحَالِ وَقَوْلُهُ
فِي حَدِيثٍ تَحْذِيرُهُمْ مَكَّةَ إِلَّا
الْأَذَى . . . وَلَوْ لَا أَنَّ اللَّهَ

یعنی شریعت کی دوسری قسم وہ ہے جو
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے رب
عزوجل نے ماذون فرمادیا کہ خود اپنی
راے سے جو راہ چاہیں قائم فرمائیں
مردوں پر پرہیز پیننا حضور نے اسی طور
پر حرام فرمایا اور اسی طرح حرمت

تَعَالَى كَمَا أَنْ يُحَرِّمَ جَمِيعَ نَبَاتِ
الْحَرَمِ لَمْ يَسْتَنْظِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْأَذْجَرَ لَمَّا .
نَحْوُ حَدِيثٍ لَوْ لَا أَنَّ أَشَقَّ عَلَى
أَمَّتِي لَا خَرْتُ الْعِثَاءَ إِلَى ثَلَاثِ
الْكَلْبِ وَ نَحْوُ حَدِيثٍ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ
لَوْ جَبَّتُ وَلَمْ تَسْتَطِيعُوا إِيَّايَ
جَوَابِ مَنْ قَالَ لَكَ فِي قِرْبَضَةٍ
الْحَاجُّ الْكَلَّ عَامٍ بِأَرْسُولِ اللَّهِ قَالَ
لَا وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوْ حَبَّتُ وَقَدْ
كَانَ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُحِيقُ عَلَى أَمَّتِهِ حَبَّ طَائِفَةٍ وَ
يَبْهَاهُمْ عَنْ كَثْرَةِ السُّؤَالِ وَ يَقُولُ
أَتُرُونَنِي مَا تَرَوْنَهُمْ -
(جلد ۱ صفحہ ۳۸)

مکہ سے گیا اور خر کو استنفا فرما دیا اگر نہ
مزدجل نے مکہ معظمہ کی ہر جزی بوٹی کو
حرام نہ کیا ہوتا تو حضور کو آخر کے مستثنیٰ
فرمانے کی کیا حاجت ہوتی اور اسی قبیل
سے حضور کا ارشاد کہ امت پر مشقت کا
اعادہ نہ ہوتا تو میں عشاء کو تہاکی رات
تک ہٹا دیتا اور اسی باب سے ہے کہ
جب حضور نے فرض حج بیان فرمایا کسی
نے عرض کی یا رسول اللہ کیا حج ہر سال
فرض ہے فرمایا نہ اور اگر میں ہاں کہہ
دوں تو ہر سال فرض ہو جائے اور پھر
تم سے نہ ہو سکے۔
اور یہی وجہ ہے کہ حضور اپنی امت پر تخفیف و
آسانی فرماتے اور مسائل زیادہ پوچھنے
سے منع کرتے اور فرماتے مجھے چھوڑے رہو
جب تک میں تمہیں چھوڑوں۔

اقول: یہ مضمون بھی کہ میں نماز عشاء کو مؤخر فرما دیتا متعدد احادیث صحیحہ میں ہے۔
حدیث ۳ ابن عباس رضی اللہ عنہما بتعمیر طبرانی میں کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
لَوْ لَا ضَعْفُ الضَّعِيفِ وَ مُقْهَمُ السَّقِيمِ لَا
خَرْتُ صَلَاةَ الْعَصَا۔
اگر ضعیف کے ضعف مریض کے مرض کا
پاس نہ ہوتا تو میں نماز عشاء کو پیچھے ہٹا دیتا۔

کذا فی کسر العمال ج ۷ ص ۳۹۳ برقم ۱۹۳۵۸ وطبرانی فی المعجم
الكبير ج ۱۱ ص ۳۴۳

حدیث ۵: ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سند احمد و سنن ابی داؤد و ابن ماجہ و غیرہ میں
ہوں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَوْلَا صُغْفُ الضَّعِيفِ وَصُغْفُ السَّقِيمِ اگر کمزور کی یا توانی بیمار کے مرض کا می
وَ حَاجَةُ ذِي الْحَاجَةِ لَا تَحْرُثُ هَبْهُ کے کام کا خیال نہ ہوتا تو میں اس نماز
الصَّلَاةِ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ کو آدمی رات تک موخر فرما دیتا۔

احمد فی مسندہ ج ۳ ص ۵ برقم ۱۰۲۸ و ابن ماجہ فی السنن ص ۵۰
و کسر العمال ج ۷ ص ۳۹۳ برقم ۳۹۳۵۹ و ابوداؤد فی السنن ج ۱
رواہ ابن ابی حاتم بلفظ لو لا ان يتفل على امتي لا حرت صلوة العشاء
الى ثلث الليل۔

حدیث ۶: ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ احمد و ابن ماجہ و محمد بن نصر کی روایت میں ہوں ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَوْلَا اَنْ اَسْقَى عَلَى اَمَّتِي لَا تَحْرُثُ اگر اپنی امت کو مشقت میں ڈالنے کا
العِشَاءُ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ اَوْ يَصْفُ لحاظ نہ ہوتا تو میں عشاء کو تہائی یا آدمی
اللَّيْلِ رات تک ہٹا دیتا۔

ابن ماجہ فی السنن ص ۵۰ و متقی ہدی کسر العمال ج ۷ ص ۳۹۹ برقم

۱۹۳۸۵

وَأَخْرَجَهُ ابْنُ جَرِيرٍ فَقَالَ رَأَى النَّبِيَّ يَصْفُ اللَّيْلَ أَوْرَانِ كَسَوَا حَدِيثَ صَاحِبِ
عَنْقَرِيْبٍ اِسْمِي مِثْلُ آتِي هِيَ - اِنْتِ اَللّٰهُ تَعَالٰى نِزِيَه مَضْمُونِ كِه مِثْلِ هَاں فِرْمَادُوں تَوْجِ
ہر سال فرض ہو جائے متعدد احادیث صحاح میں ہے۔

حدیث ۷: ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ عند احمد و مسلم فی الصحیح ج ۱ ص ۳۳۲ والنسائی فی السنن
ج ۲ ص ۱۔

حدیث ۸: امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
لَا رَلُوْا قُلْتُ نَعَمْ لَوْ جَبْتُ
ہر سال فرض نہیں اور میں ہاں کہہ دوں تو
لا رواہ احمد (فرض ہو جائے۔)

الترمذی فی الجامع ج ۱ ص ۱۰۰ و ابن ماجہ فی السنن ج ۲ ص ۲۱۳ و عتقی
ہندی فی کنز العمال ج ۲ ص ۴۰۰ ہرقم ۴۳۵۲۔

حدیث ۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لَوْ قُلْتُ نَعَمْ وَ جَبْتُ ثُمَّ اِذَا اَلَّا
میں ہاں فرمادوں تو فرض ہو جائے پھر تم
تَسْمَعُوْنَ وَلَا تَطِيعُوْنَ
نہ سنو بجاؤ۔

احمد والدارمی فی السنن ج ۲ ص ۴۶ ہرقم ۱۴۸۸ و السنن فی السنن ج ۲
ص ۱ لفظ لہ۔

حدیث ۱۰: انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم
لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوْ جَبْتُ وَلَوْ وَ جَبْتُ ثُمَّ
اگر میں ہاں فرمادوں تو واجب ہو جائے اور
تَقُوْمُوْا بِهَا وَلَوْ لَمْ تَقُوْمُوْا بِهَا عَصَيْتُمْ
اگر واجب ہو جائے تم بجا نہ آؤ۔ اور اگر

بجائے لاؤ تو عذاب کئے جاؤ۔

کسر العمال ج ۵ ص ۲۰ مرقم ۱۱۸۷۰ و اس ماحدہ ص ۲۱۳

﴿رواہ ابن ماجہ﴾

اور مضمون اخیر کہ مجھے چھوڑے رہو یہ بھی صحیح مسلم و سنن نسائی میں اسی حدیث کی ہریرہ کے ساتھ ہے۔ کہ فرمایا۔

لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَ خَبْتُ وَكَمَا
اِسْتَعْظَمْتُ
اگر میں فرماتا ہوں تو ہر سارا واجب ہو جاتا اور بے شک تم نہ کر سکتے۔

اس ماحدہ فی السنن ص ۲۱۳ و کسر العمال ج ۵ ص ۲۲ مرقم ۱۱۸۷۰
و مسانی ج ۲ ص ۱ و مسلم فی الصحیح ج ۱ ص ۲۰۹



میلا و مبارک قیام و فاتحہ و سوم و غیرہ

پھر فرمادے: دُرُوسِی مَا تَرَوْكُمْ فِیْ سَمَاءِ
مَلَکَتْ مَنْ كَانَ قَبْلُکُمْ بِکَثْرَةِ مَوَءِ
لِهِمْ وَ اُخْلَیْهِمْ عَلٰی قَبَائِلِهِمْ فَاِنَا
اَمَرْنَاکُمْ بِشَیْءٍ فَاَتَوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ
وَ اِذَا يَهَيَّیْکُمْ عَنْ شَیْءٍ فَلَعْنُوْهُ۔

رواہ ابن ماجہ مفرداً

تخریج حدیث: کسر العمال ج ۱ ص ۱۸۱ برقم ۹۱۶ لفظ لہ و ابن ماجہ ص ۲
و احمد فی مسندہ جلد ۲ صفحہ ۲۳۷ برقم ۷۳۶۱ و صفحہ ۴۲۸
برقم ۸۵۱۹ و صفحہ ۵۱۷ برقم ۱۰۷۱۶

یعنی جس بات میں میں تم پر وجوب یا حرمت کا حکم نہ کر دوں اُسے کھود کھود کر نہ پوچھو کہ پھر
واجب حرام کا حکم فرما دوں۔ تو تم پر تنگی ہو جائے۔

یہاں سے یہ بھی ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس بات کا نہ حکم دیا نہ
منع فرمایا وہ مباح و بلا حرج ہے۔ وہابی اسی اصل اصیل سے جا مل ہو کر ہر جگہ پوچھتے ہیں۔
خدا اور رسول جل و علاہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا کہاں حکم دیا ہے ان اصقوں کو اتنا ہی جواب
کافی ہے کہ خدا اور رسول نے کہاں منع کیا ہے جب نہ حکم دیا نہ منع کیا تو جواز رہا تم جو ایسے
گمراہوں کو منع کرتے ہو اللہ و رسول پر افترا کرتے بلکہ خود شارع بنتے ہو کہ شارع صلی اللہ علیہ
وسلم نے تو منع کیا نہیں اور تم منع کر رہے ہو۔ مجلس میلا و مبارک و قیام و فاتحہ و سوم و غیرہ
مسائل بدعت و بایہ سب اسی اصل سے ملے ہو جاتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت حمید الخلف بقیہ السلف خاترا کفین سیدنا الوالد قدس سرہ امامجد نے
کتاب مستطاب "اصول الرشاد لقمع مہانی الفساد" میں اس کا بیان اعلیٰ درجہ کا
روشن فرمایا ہے۔

"فہو اللہ مہرہ و اکرم عدہ مہرہ امین" امام احمد قسطلانی مواہب لہ ینہ
شریف میں فرماتے ہیں۔

مِنْ خَصَائِصِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص
وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَحُضُّ مَنْ شَاءَ کریم سے ہے کہ حضور شریعت کے
بِمَا شَاءَ مِنَ الْأَحْكَامِ۔ امام احکام سے جسے چاہے جس حکم سے
چاہے مستثنیٰ فرمادیے۔

(ح ۲ ص ۶۸۹ المکتب الاسلامی بیروت)

علامہ ذرقانی نے شرح میں بڑھایا (من الاحکام ج ۷ ص ۳۳۶ دارالکتب العلمیہ
بیروت) وغیرہ کچھ احکام ہی کی خصوصیت نہیں حضور جس چیز سے چاہیں جسے چاہیں خاص
فرمادیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم

امام جلیل جلال الدین سیوطی نے خصائص کبریٰ شریف میں ایک باب وضع فرمایا۔
بَابُ اخْتِصَاصِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ باب اس بیان کا کہ خاص نبی صلی اللہ
وَسَلَّمَ بِمَا شَاءَ يَحُضُّ مَنْ شَاءَ بِمَا علیہ وسلم کو یہ منصب حاصل ہے کہ جسے
شَاءَ مِنَ الْأَحْكَامِ۔ چاہیں جس حکم سے چاہیں خاص فرمادیں۔

امام قسطلانی نے اس کی نظیر میں پانچ واقعے ذکر کئے اور امام سیوطی نے دس پانچ وہ اور پانچ
اور فقیر نے ان زیارات سے تین واقعے ترک کر دیئے۔ اور پندرہ اور بڑھائے اور ان کی

احادیث بتوفیق اللہ تعالیٰ جمع کیں کہ جملہ پائیس واقعے ہوئے۔ واللہ الحمد ان کی تفصیل اور ہر واقعے پر حدیث سے دلیل سنئے۔

ابو بردہ کیلئے ششماہہ بکری کی قربانی جائز فرمادی

حدیث: صحیحین میں براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے ہے اُن کے ماموں ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ نے نماز عید سے پہلے قربانی کر لی تھی۔ جب معلوم ہوا یہ کافی نہیں عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ تو میں کر چکا اب میرے پاس چھ مہینے کا بکری کا بچہ ہے۔ مگر سال بھر والے سے اچھا ہے۔ فرمایا۔

أَجْعَلُهُ مَكَاَنَهُ وَلَنْ يَخْزِي عَنْكَ
تہمارے بعد دوسروں کی قربانی میں کافی نہ ہوگی

بخاری فی الصحيح ج ۲ ص ۲۳، ۲۴ و مسلم فی الصحيح ج ۲ ص ۱۵۴
وابن حبان ج ۸ ص ۵۶۱ و طبرانی فی الکبیر ج ۲۲ ص ۱۶۰ و احمد فی
مسند ج ۲ ص ۱ - ۲۸۲ برقم ۱۸۶۴۳ و ص ۲۸۴ برقم ۱۸۷۳۲
وصفحہ ۳۰۳ برقم ۱۸۸۹۵ و دارمی فی السنن ج ۲ ص ۱۰۹ برقم ۱۹۶۲
﴿ ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں اس حدیث کے نیچے ہے۔

عَنْ أَبِي بَرْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَمَّا كَانَ يَوْمُ النِّسَاءِ قَالَ مَنْ شَاءَ يَمْنُ شَاءَ مِنْ
الْأَحْكَامِ -
یعنی نبی ﷺ نے یہ ایک خصوصیت ابو بردہ
رضی اللہ عنہ کو بخشی جس میں دوسرے کا حصہ
نہیں اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار
تھا کہ جسے چاہیں جس حکم سے چاہیں خاص
فرمادیں۔

ایک بار عقبہ بن عامر کو ششماہہ بکری کی

قربانی کی اجازت عطا کی

حدیث: صحیحین میں عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے ہے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو قربانی کیلئے جانور عطا فرمائے ان کے حصہ میں ششماہہ بکری آئی۔ حضور سے حال عرض کیا فرمایا صَبَحَ يَهْتَاتِمُ اَيُّ كُ قَرْبَانِي كَرَدُو۔ بحار دی فی الصبح ج ۲ ص ۸۳۲ و مسلم فی الصبح ج ۲ ص ۱۵۵، مس بیہقی میں سند صحیح اتا اور زائد ہے۔

وَلَا رُخْصَةَ فِيهَا لِأَخِيذِ تَعَذُّكَ
شیخ محقق اشعۃ المصنعات شرح مشکوٰۃ میں اس حدیث کے نیچے فرماتے ہیں۔
”احکام موقوف بودے صلی اللہ علیہ وسلم پر قول صحیح۔“

ام عطیہ کو ایک جگہ نو حہ کرنے کی رخصت بخش دی

حدیث: صحیح مسلم میں ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے ہے جب بیعت زماناں کی آیت اتری اور اس میں ہر گناہ سے بچنے کی شرط تھی۔ لَا يَعْصِيَنَّكَ فِیْ مَعْرُوفٍ اور مردے پر بیان کر کے ردناچہ نا بھی گناہ تھا۔ میں نے عرض کی۔

بَارِسْتِیَ اللّٰہَ اِلَّا اَنْ فَلَاحٍ فَاَتَتْهُمْ
یا رسول اللہ خداں گھر والوں کا استنفا فرما دیجئے
کَسُوْا اَصْعَدُوْنِیْ فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَلَاحٍ
کہ انہوں نے زمانہ جاہلیت میں میرے ساتھ
ہو کر میری ایک میت پر نو حہ کیا تھا تو مجھے کی
میت پر نو حہ میں اس کا ساتھ دینا ضرور ہے

مسلم فی الصحيح ج ۱ ص ۳۰۴ وطبرانی فی الکبیر ج ۲۵ ص ۴۹ واسی
شیخہ فی المصنف جلد ۳ صفحہ ۳۸۹ واحمد فی مسندہ ج ۵ ص ۸۵ برقم
۲۱۰۷۷ و ص ۴۰۷ برقم ۲۷۸۴۱ و ص ۴۰۸ برقم ۲۷۸۵۰ و سانی فی
السنن ج ۲ ص ۱۸۳

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَلِ فُلَانٍ
سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا وہ
متعلق کر دیئے۔

اور سنن نسائی ۱۸۳۲ میں ہے۔ ارشاد فرمایا۔

إِذْ هَبِي فَاَسْعِدِي نَهًا
جاؤں کا ساتھ دے آ۔

یہ گئیں اور وہاں نوحہ کر کے پھر واپس آ کر بیعت کی۔ ترمذی کی روایت میں ہے۔

فَادْنِ لَهَا سَيِّدَ عَالَمٍ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ نُوْحِدُكِ اجازت دے دی مسند احمد میں ہے
فرمایا۔

إِذْ هَبِي فَكُنِّي فِيهِمْ
جاؤں کا بدھ اُتار آؤ۔

۱) امام نووی اس حدیث کے نیچے فرماتے ہیں۔ یہ حضور نے خاص رخصت ام عطیہ کو
دے دی تھی۔ خاص آل قلاں کے بارے میں

وَلِلشَّارِعِ أَنْ يَخْصَّ مِنَ الْعُمُومِ مَا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار ہے کہ عام
حکموں سے جو چاہے خاص فرمادیں۔

مسلم مع نووی ج ۱ ص ۳۰۴

یہی مضمون حدیث ۱۲۱۱ میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے خود بہشت حکیم
رضی اللہ عنہما کیلئے ہے۔

أَنَّهُمَا قَالَتِ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَانَ ابْنِي وَأَجْنِي مَا تَأْتِي الْبَهْلِيَّةَ وَإِنَّ فُلَانًا

أَسْعَدَتْنِي وَفَدَمَتِ أَحْرَهَا الْحَدِيثَ كَذَا سِوَطِي فِي دَرَمُور ح ٦

ر ص ٣١١

حدیث ۱۳: ترمذی میں اسماء بنت یزید اصرار یہ رضی اللہ عنہا سے ہے انہوں نے بھی ایک جگہ لوے کا بدلہ اتارنے کی اجازت مانگی حضور نے انکار فرمایا۔

قَالَ فَرَأَجَفْتُهُ مَرَارًا فَأَدْنَى لِي ثُمَّ لَمْ
أَنْجُ بَعْدَ ذَلِكَ۔ میں نے کئی بار حضور سے عرض کی آخر
حضور نے اجازت دے دی۔ پھر میں

نے کہیں فوج نہ کیا

ترمذی فی الجامع کتاب التفسیر ج ۲ ص ۱۶۶

حدیث ۱۴: احمد طبرانی میں معصب بن نوح سے ہے ایک بڑی بی نے وقت بیعت
لوے کا بدلہ اتارنے کا اذن چاہا فرمایا

إِذْ هَبْنِي فَكَأَلِيهِمْ۔ جاؤ غرض کراؤ۔

(لا اعلم)

القول: قَطَّاهِرٌ أَنْ كُتِلَ رُحْصَةٌ تَخْتَصُّ بِصَاحِبِهَا شِرْكَةً لَهَا لِعَبْرَةٍ قَلَا
يُنْكَرُ بِمَا دَكَّرْنَا عَلَى قَوْلِ السُّورِيِّ أَنَّ هَذَا مَحْمُولٌ عَلَى التَّرْجِيهِ لِأَنَّهُ
عَطِيَّةٌ فِي آلِ فَلَانٍ لِحَاضَةٍ وَبِحَبْلِهُ يَنْدَفِعُ مَا اسْتَشْكَرُوا مِنَ التَّعَارُفِ فِي
حَدِيثِي النَّصِيحَةِ لِأَبِي بَرْدَةَ وَعُقْبَةَ لَا يَسْتَمَعُ زِيَادَةُ الْبُهَيْمِيِّ الْمَذْكُورَةَ
فِي أَسْأَلِهِمْ لَا خَبَرَ وَلَا حَكْمَ أَنَّ الشَّارِعَ إِذَا خَصَّ أَبَا بَرْدَةَ كَانَ كُلُّ مَنْ
سِوَاهُ دَاخِلًا فِي عُمُومِ عَدَمِ الْآخَرَاءِ وَكَذَا حِينَ خَصَّ عُقْبَةَ فَصَدَّقَ فِي كُلِّ
مَرَّةٍ لَنْ تَخْرِي أَحَدًا بَعْدَ كَثَرَتِهِمْ فَقَدْ خَفِيَ عَلَى كَثِيرٍ مِنَ الْأَعْلَامِ۔

اسماء بنت عمیس کو عدت و فوات کا سوگ معاف فرمایا

حدیث طبقات ابن سعد میں اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے ہے جب ان کے شوہر اول جعفر طیار رضی اللہ عنہ شہید ہوئے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔

تَسْلِيْنِي لَدُنَا اَيَّامٌ ثُمَّ احْبِسِيْ مَا بَشَرْتُ
تین دن سنگار سے الگ رہو پھر جو چاہو کرو۔

یہاں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس حکم عام سے استثناء فرما دیا کہ عورت کو شوہر پر چار مہینے دس دن سوگ واجب ہے۔

ابن سعد فی الطبقات ج ۵ ص ۴۶، کذا ہدی فی کسر العمال ج ۹ ص ۲۵۰ ہرقم ۲۷۸۲۰ و بہابہ ج ۲ ص ۳۸۷ واحمد فی مسندہ ج ۶ ص ۲۳۸ ہرقم ۲۸۰۱۵

مہر کی جگہ سورہ قرآن سکھانے کی رعایت

حدیث ۱۶: ابن اسکن میں ابو العمان ازوی رضی اللہ عنہ سے ہے ایک شخص نے ایک عورت کو پیام نکاح دیا۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہر دو عرض کی میرے پاس کچھ نہیں فرمایا۔

اَمَّا تَحْسِنُ سُورَةً مِّنَ الْقُرْآنِ
فَاَصْدَقُهَا السُّورَةُ وَلَا يَكُوْنُ لِاَحَدٍ
بَعْدَكَ مَهْرًا۔
کیا تجھے قرآن عظیم کی کوئی سورت نہیں
آتی وہ سورت سکھاتا ہی اس کا مہر کر اور
تیرے بعد یہ مہر کسی اور کو کافی نہیں۔

ورواه سعيد بن منصور مختصراً بساني في المسالك الكبرى ج ۳ ص

۳۱۲ و ۳۱۳ وسعید بن منصور فی السحاح ۱ ص ۱۷۶ و ابن حجر فی
لاصابہ ج ۳ ص ۱۹۸

حدیث ۷: ابی داؤد و نسائی و طحاوی و ابن ماجہ و خزیمہ میں عم عمارہ بن خزیمہ بن
ثابت انصاری اور

خزیمہ بن ثابت کی گواہی کو شہادت کی نصاب کامل کر دیا

حدیث ۱۸: مصنف ابن ابی شیبہ و تاریخ بخاری و مسند ابی یحییٰ و صحیح ابن خزیمہ و معجم کبیر
طبرانی میں حضرت خزیمہ اور

حدیث ۱۹ حارث بن اسامہ بن نعمان بن شریض رضی اللہ عنہما سے ہے۔ سید عالم صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک اعرابی سے گھوڑا خریدا وہ چکر مٹا دیا، وہ نگاہوں میں آتا اعرابی کو
جھڑکتا کہ خرابی ہو تیرے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق کے سوا کیا فرمائیں گے۔ (مگر
گواہی نہیں دیتا کہ کسی کے سامنے کا واقعہ نہ تھا) اتنے میں خزیمہ رضی اللہ عنہ حاضر ہا رکھا
ہوئے۔ گفتگوں کر پڑے۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ تو نے حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پکڑا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم موجود تو تھے ہی نہیں تم نے گواہی کیسے دی عرض کی۔
يَتَضَدُّ يُقِيكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ (وَفِي
الثَّانِي) صَدَّقْتُكَ بِمَا جِئْتَ بِهِ وَ
عَمِلْتَ أَمَّا نَقُولُ إِلَّا حَقًّا (وَفِي
حضور کے لئے ہوئے دین پر ایمان

الثَّالِثُ) أَنَا أَصَدِّقُكَ عَلَى حَبْرٍ لَرِيا اور یقین جانا کہ حضور حق ہی فرمائیں
السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِلَّا أَصَدِّقُكَ عَلَى السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِلَّا أَصَدِّقُكَ
عَلَى الْأَعْرَابِیِّ۔ کی تصدیق کرتا ہوں کیا اس اعرابی کے

مقابلے میں تصدیق نہ کروں۔

اس کے انعام میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ ان کی گواہی دوسر کی شہادت کے
برابر فرمادی۔ اور ارشاد فرمایا۔

مَنْ أَشْهَدَ لَهُ خَرِيْمَةً أَوْ شَهِدَ عَلَيْهِ خَزِيْرَةً جَسَ كَسَى نَفْعٌ خَوَاهِ ضَرَرٌ كِى كَوَاهِ
فَعَبْرَةٌ دس ایک انہیں کی شہادت بس ہے۔

كُذِّمَتْهُمُ فِي كَرِّ الْعَمَالِ ح ۱۳ ص ۳۷۹ و رقم ۳۷۸-۳۷۹ و عبد الرزاق
فی المصنف ح ۸ ص ۳۶۶ و طبرانی فی الکبیر ح ۲۲ ص ۳۱۶ و حاکم
المستدرک ح ۲ ص ۱۷۰، ۳۹۶ و احمد فی مسند ح ۵ ص ۲۱۶ و رقم
۲۲۲۲۸ و بیہقی فی السنن ح ۱۰ صفحہ ۱۲۵ و فی معرفة السنن والآثار
ح ۷ ص ۳۷۳ و ابوداؤد فی السنن ح ۲ ص ۱۵۲ و مسانی فی السنن ح ۲
ص ۲۲۳ و فی السنن الکبریٰ ح ۳ ص ۳۹ و ابن سعد فی الطبقات ح ۳ ص ۸۰
و ۳۷۸ و ہیثمی فی مجمع الروائد ج ۹ ص ۳۴۰ و ابن عساکر فی التاریخ
ح ۵ ص ۱۳۶ و بخاری فی التاریخ ح ۱ ص ۸۷ و طبرانی فی معجمہ ج ۳ ص ۱۷۳
و بخاری فی الصحيح ح ۱ ص ۳۹۳ و ۷۰۵ و احمد فی مسند ح ۵
ص ۲۱۵ و رقم ۲۲۲۲۸ فیہا نحوہ

ان احادیث سے ثابت کہ حضور نے قرآن عظیم کے حکم عامہ دأشہدُوْا دَوِی غَدَلٍ
مِّنْکُمْ سے خزیمہ رضی اللہ عنہ کو مستثنیٰ فرمادیا۔

ایک صحابی کیلئے روزہ کا کفارہ خود ہی کھالینا جائز قرار فرمادیا
حدیث ۲۰ صحاح ستہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ ایک شخص نے بارگاہِ قدس میں
حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ میں ہلاک ہو گیا۔ فرمایا کیا ہے عرض کی میں نے رمضان میں
اپنی عورت سے نزدیکی کی فرمایا خدام آزاد کر سکتا ہے۔ عرض کی نہ۔ فرمایا گا تار دو مہینے کے
روزے رکھ سکتا ہے عرض کی نہ۔ فرمایا ساتھ سکیں تو کھانا کھلا سکتا ہے عرض کی ناشائستہ میں
خرے خدمت اقدس میں لائے گئے حضور نے فرمایا انہیں خیرات کرو۔ عرض کی کیا اپنے
سے زیادہ کسی محتاج پر۔ مدینے بھر میں کوئی گھر ہمارے پر محتاج نہیں

فَصَحِّحْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَلِدْهُ دُخَانٌ مِنْ بَنِي كَرْبَلَةَ
وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ ثُمَّ قَالَ أَطْعِمُهُ
أَهْلُكَ (لفظ بخاری) اور فرمایا چاہ اپنے گھر والوں کو کھلا دے۔

بخاری فی الصحيح ج ۱ ص ۲۵۹ بسندیں وص ۳۵۳ و مسلم فی
الصحيح ج ۱ ص ۳۵۳ و ابو داؤد فی الصحيح ج ۱ ص ۳۲۵ و ترمذی فی
الجامع ج ۱ ص ۹۰ - ۹۱ و ابن ماجہ فی السنن ج ۱ ص ۱۲۱ و دارمی فی السنن
ج ۲ ص ۱۹ برقم ۱۷۱۶ و دارقطنی فی السنن ج ۲ ص ۲۶۳ ۲۶۷
عن علی و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما و احمد فی مسند ج ۲ ص ۲۳۱ برقم
۷۲۸۸ و ص ۲۷۳ برقم ۷۶۷۸ و ص ۲۸۱ برقم ۷۷۷۲ و ص ۵۱۵ برقم
۱۰۶۹۸ و ج ۶ ص ۲۰۸ برقم ۶۹۳۲ عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص
و مشکوٰۃ ص ۱۷۶ و بیہقی فی السنن الکبریٰ ج ۲ ص ۲۲۱ و فی معرفة
السنن والآثار ج ۳ ص ۳۷۲ برقم ۲۲۸۰ و ابن حبان فی الصحيح ج ۶

ص ۲۱۷ و امام رید فی مسندہ ص ۱۸۸ و عن علی و مالک فی الموطا
ص ۲۸۱ برقم ۲۹ کتاب الصام (بیروت) و محمد فی الموطا ص
۱۷۳، ۱۷۴ مترجم ابو یعلیٰ فی مسندہ ج ۱ ص ۸۹، ۹۰

مسلمانوں کا ایسا غار کسی نے بھی نہ ہو گا سوا دو من خرے سرکار سے ہوتے ہیں کہ
آپ کا تو غار ہو گیا۔ واللہ یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ رحمت ہے۔ کہ سرکار
نعم سے دل دے ہیں ہاں یہ بارگاہ یکس پناہ "أُولَئِكَ الَّذِينَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ
حَسَنَاتٍ" کی خلافت کبریٰ ہے۔ ان کی ایک نگاہ کرم کبار کو حسنت کر دیتی ہے جب تو
ارجم راجمین جل جلالہ نے گہگادوں خطا داروں تباہ کاروں کو ان کا دروازہ بتایا کہ
"وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ضَلَمُوا انْفُسَهُمْ جَاءُوكَ" (لا تہ) گہگاد تیرے دربار میں حاضر
ہو کر معافی چاہیں اور تو شفقت فرمائے تو خدا کو قبول کرنے والے مہربان پائیں۔ وَالْحَمْدُ
لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ یہی مضمون

حدیث ۲۱ مسلم (۳۵۵) میں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہا اور

حدیث ۲۲ مسند بر اردو مجسم اوسط طبرانی میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے۔

حدیث ۲۳ دارقطنی میں مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے ہے ارشاد فرمایا۔

فَكَفَّلَهُ أَنْتَ وَ عِيَالُكَ فَقَدْ كَفَّرَ
اللَّهُ عَنْكَ۔

ادا فرمایا۔

دارقطنی فی السنن ج ۲ ص ۲۶۵ برقم ۲۳۷۰

ہدایہ میں ہے فرمایا۔

كُلُّ اَنْتَ وَ عِيَالُكَ تَخْرُجُكَ وَلَا تَخْرُجُ اَحَدًا بَعْدَكَ -
تو اور تیرے بال بچے کھالیں تجھے
کفارے سے کفایت کرے گا اور تیرے
بعد اور کسی کو کافی نہ ہوگا۔

سنن ابی داؤد میں امام ابن شہاب زہری تابعی سے ہے۔
اِنَّمَا كَانَ هَذَا رُحْصَةً لَهُ خَاصَّةً فَلَوْ اَنَّ
يَهْدِي اَمْسِي فَخْصٌ كَيْلُ رَحْمَتِي اَجْ
كُوِي هِيَا كَرِي تَو كَفَارِهِ سِي چَارِهِ
مِنْ التَّكْوِينِ (۳۲۵) نہیں۔

امام حلال الدین سیوطی وغیرہ علماء نے بھی اسے خصائیس مذکورہ سے کہا۔ دینی حدیث
وجود آخر۔

ایک صاحب کو جوانی میں ایک بی بی کا دودھ پینے کی اجازت
دی اور اس سے حرمت رضاعت ثابت فرمادی

حدیث ۲۴ صحیح مسلم و سنن نسائی وابن ماجہ و مسند امام احمد میں زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ
عنہا سے ہے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ابو حذیفہ کی بی بی رضی اللہ عنہا نے
عرض کی یا رسول اللہ سالم (غلام آزاد کردہ ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ) میرے سائے آتا جاتا
ہے اور وہ جوان ہے۔ ابو حذیفہ کو یہ ناگوار ہے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَوْ يَصْبِيحُ حَتَّى يَدْخُلَ عَلَيْكَ
تم اسے دودھ پلا دو کہ بے پردہ
ہمارے پاس آتا جائز ہو جائے۔

ام المومنین ام سلمہ و غیر باقی از و من معہ رات رضی اللہ عنہن نے فرمایا۔

مَا تَزَىٰ هَذَا إِلَّا رُحْصَةً أَرُخَّصَهَا
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِسَائِلِمِ غَاصَّةٍ خَاصِ سَالِمٍ كَيْلِيْلَةٍ فَرَادَى تَحِيٍّ

مسلم فی الصحيح ج ۱ ص ۳۶۹ و سنن فی السنن ج ۲ ص ۷۴ و ابن
ماجہ فی السنن ص ۱۳۹ و احمد فی مسندہ ج ۶ ص ۱۷۴ و سنن فی السنن
الکبریٰ ج ۳ ص ۳۰۳ تا ۳۰۵ و ابو داؤد فی السنن ج ۱ ص ۲۸۱ و دارمی
فی السنن ج ۲ ص ۲۱۰ برقم ۲۲۵۷ و طبرانی فی الکبیر ج ۲۲ و عبد الرزاق
فی المصنف ج ۷ ص ۳۵۸ و احمد فی مسندہ ج ۶ ص ۲۳۹ برقم ۲۶۶۳۴

حدیث: ابن سعد و حاکم میں بطریق عمرو بنت عبد الرحمن خود سہمہ زوجہ ابی حذیفہ رضی
اللہ عنہما سے مضمون مذکور مروی کہ انہوں نے جب حال سام عرض کی۔ فَاسْتَرْهَقَا اَنْ
تَوْضِعَیْنِیْہِ حضور نے دودھ پلا دیئے کا حکم فرمایا۔ انہوں نے دودھ پلا دیا اور سالم اُس وقت
مرد جوان تھے۔ جنگ بدر شریف میں شریک ہو چکے تھے۔ (ابن سعد فی الطبقات
ج ۳ ص ۸۷ و حاکم فی المستدرک ج ۳ ص ۶۱)

جوان آدمی کو اول تو عورت کا دودھ پینا ہی کب حلال ہے اور پھر تو اس سے پسر رضاعی
نہیں ہو سکتا۔ مگر حضور نے ان حکموں سے سالم رضی اللہ عنہ کو مستثنیٰ فرما دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

دو صحابیوں کو رضاعی پٹری کی اجازت دے دی

حدیث: صحاح ستہ انس رضی اللہ عنہ

اَنَّ السَّيِّئَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَحْمَتُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ
وَالسَّرِيْرُ ثُو الْعَوَامِ فِي لَبْسِ
الْحَرِيْرِ لِحِكْمَةٍ كَانَتْ بِهِمَا
یعنی عبدالرحمن بن عوف زبیر بن عوام
رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بدن میں مشق
خارش تھی حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم
نے انہیں ریشمیں پہننے کی
اجازت دیدی۔

مسلم فی الصحيح ج ۲ ص ۱۹۳ مشکوٰۃ ص ۳۷۳ واسو داود فی الس ج ۲
ص ۵۶۱ رحمانی فی الس الکری ج ۵ ص ۸۶۱ او ایس حبان فی الصحيح ج ۸
ص ۳۹۵ وابن ماجہ فی الس ص ۲۶۵ و بیہقی فی الس الآثار ج ۳ ص ۱۲۲
برقم ۱۸۵۵ واحمد فی مسند ج ۳ ص ۱۲۲ برقم ۲۲۵۵ و ص ۱۴۷ برقم
۱۲۳۱۳ و صفحہ ۱۹۲ برقم ۱۳۰۲۳ و ص ۲۱۵ برقم ۱۳۲۸۱ و برقم ۱۳۲۸۵
و صفحہ ۲۵۲ برقم ۱۳۶۷۵ ص ۲۵۵ برقم ۱۳۷۱۷ و برقم ۱۳۹۲۲ برقم
۱۳۹۲۳ و برقم ۱۳۹۲۳ و بغوی فی شرح السنہ ج ۱۲ ص ۳۳

مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کو مسجد میں حالت جنابت
میں آنے کی اجازت دی

حدیث ترمذی و ابویعلیٰ و بیہقی میں ابوسعید رضی اللہ عنہ سے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ
وسلم نے امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا۔
بَا عَلِيٍّ لَا يَجْلِسُ لِأَحَدٍ أَنْ يُحِبَّ اے علی میرے اور تمہارے سوا کسی کو جلس
فِي هَذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِي وَغَيْرِكَ نہیں کہ اس مسجد میں بحال جنابت داخل ہو

ترمذی فی الجامع ج ۲ ص ۲۱۴ و ابو یعلیٰ فی مسندہ ج ۲ ص ۳۱۱

و بیہقی فی السنن ج ۷ ص ۶۶

(۱) امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حدیث مستدرک حاکم میں، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: علی کو تین باتیں وہ دے دی گئیں کہ ان میں سے میرے لئے ایک ہوتی تو مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ پیاری تھی (سرخ اونٹ عزیز ترین اموال عرب ہیں) کسی نے کہا: امیر المومنین وہ کیا ہیں۔ فرمایا: خیر رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے شری۔

وَمَكَاةُ الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
وَأَنْ يَكُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اور ان ۵ مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا کہ نہیں مسجد میں رودتھا جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو رودتھا

(یعنی حالت جنابت رہنا اور در خیر کاشان)

کدامتقی ہدیٰ فی کسر العمال ج ۱۳ ص ۱۶ برقم ۳۶۳۷۶ لفظ لہ

حدیث معجم کبیر طبرانی و سنن بیہقی و تاریخ ابن عساکر میں ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

أَلَا إِنَّ هَذَا الْمَسْجِدَ لَا يَحِلُّ لِحَبِيبٍ وَلَا لِحَابِئِزِ الْأَلْبَسِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَزْوَاجِهِ وَقَا طِمَّةٍ بَيْتٍ مُّحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ أَلْبَيْتُ لَكُمْ أَنْ تَصَلُّوا۔
من لویہ مسجد کسی حب کو حلال نہیں ہے نہ کسی حائض کو مگر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور کی ازواج مطہرات و حضرت بتول زہرا اور علی کو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و علیہم و سلم بن لو میں نے تم سے صاف یہاں فرمادیا کہ نہیں بہک نہ چاؤ۔

هذا رواية الطبرانی

کذا فی کثر العمال ج ۱۲ ص ۱۰۰ برقم ۳۴۱۸۱ لفظ له و طبرانی فی معجم
الکبیر ج ۲۳ ص ۳۰۳ و بیہقی فی البیہقی ج ۷ ص ۶۵ و بحاری فی
التاریخ الکبیر ۶۷/۲۱

حضور نے خود حضرت براء بن عازب کو سونے کی انگوٹھی پہنائی

حدیث صحیحین میں براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔

نَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتِمِ الذَّهَبِ
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

مسلم فی الصحیح ج ۲ ص ۱۷۹ و ابن ابی شیبہ فی المصنف (ملتان) ج ۶
ص ۶۵ و ابو یعلیٰ فی مسندہ ج ۳ ص ۲۵۹
بائیں ہمہ خود براء رضی اللہ عنہ انگشتری عطا کی پہننے۔
ابن ابی شیبہ نے سند صحیح ابوالسمر سے روایت کی۔

قَالَ رَأَيْتُ عَلَى النَّبِيِّ خَاتِمًا مِنْ
میں نے براء رضی اللہ عنہ کو سونے کی
انگوٹھی پہنے دیکھا۔

وروی نحوه البیہقی فی الجعیدیات عن شعبۃ عن ابن اسحاق
ابن ابی شیبہ فی المصنف ج ۶ ص ۲۷ (ملتان) و ج ۸ ص ۲۸۲ (کراچی)
امام احمد مسند (ج ۳ ص ۲۹۴ برقم ۱۸۸۰۳) میں فرماتے ہیں۔

حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو الرَّحْمَنِ ثَنَا أَبُو
یعنی محمد بن مالک نے کہا میں نے براء
رضی اللہ عنہ کو انگوٹھی پہنے دیکھا لوگ ان
رخاء ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ

رَأَيْتُ عَلَى الْبَرَاءِ حَاجَتًا مِنْ
 ذَهَبٍ وَكَانَ النَّاسُ يَقُولُونَ لَهُ لِمَ
 تَحْتَمِلُ بِالدَّهَبِ وَقَدْ نَهَى عَنْهُ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
 الْبَرَاءُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بَيْنَا
 نَخْرُجُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عِمَّةٌ
 يَفْقِئُهَا سَنِيٌّ وَخُرُوبِيٌّ قَالَ
 فَقَسَمَ لِي حَتَّى يَقَى هَذَا الْحَاتِمُ
 فَزَفَعَ طَرَفَهُ فَنَظَرَ إِلَى أَصْحَابِهِ ثُمَّ
 خَفَضَ ثُمَّ رَفَعَ طَرَفَهُ فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ
 ثُمَّ خَفَضَ ثُمَّ طَرَفَهُ فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ ثُمَّ
 قَالَ أَيُّ بَرَاءٍ فِي حِجَّتِهِ حَتَّى قَعَدْتُ
 نَيْسَ يَدَيْهِ فَأَخَذَ الْحَاتِمُ فَقَبَضَ
 عَلَيَّ كُرْسُوعِي ثُمَّ قَالَ حَدِّثْنِي
 مَا كَسَاكَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ

سے کہتے تھے آپ سونے کی انگوٹھی کیوں
 پہنتے ہیں۔ لاکھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس
 سے ممانعت فرمائی ہے۔ براء رضی اللہ عنہ
 نے فرمایا ہم حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم
 کی خدمت اقدس میں حاضر تھے حضور کے
 سامنے اسوال غنیمت قلام و متاع حاضر تھے
 حضور تقسیم فرما رہے تھے۔ سب بانٹ چکے
 یہ انگوٹھی باقی رہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
 نظر مبارک اٹھا کر اپنے اصحاب کرام کو دیکھا
 پھر نگاہ نیچی کر لی پھر نگاہ اٹھا کر ملاحظہ فرمایا
 پھر نگاہ نیچی کر لی پھر نظر اٹھا کر دیکھا اور مجھے
 بلایا اسے براء، میں حاضر ہو کر حضور صلی اللہ
 علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا۔ سید اکرم صلی
 اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی لے کر میری کلائی
 تھامی پھر فرمایا لے لیکن لے جو کچھ تجھے اللہ
 رسول پہناتے ہیں۔ براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 فرماتے لوگو کیونکر مجھے کہتے ہو کہ میں وہ
 چیز اتار ڈالوں جسے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ لے لیجئے جو کچھ اللہ رسول

نے پہنایا۔ (جل جلالہ صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت سراقہ کو سونے کے کنگن حضور کی اجازت

سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پہنائے

حدیث دراکل النبوۃ یبقی میں طریق الحسن مردی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔

کیف یکف اذ البسک مسواری وہ وقت تیرا کیس وقت ہوگا جب تجھے کسری

یکسری بادشاہ ایران کے کنگن پہنائے جائیں گے

جب ایران زمانہ امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ میں فتح ہوا اور کسری کے کنگن کمر بند تاج خدمت

فاروقی میں حاضر کیے گئے امیر المؤمنین نے انہیں پہنائے اور فرمایا اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر کہو

اللہ اکبر الحمد للہ الذی سلبہما اللہ بہت بڑا ہے سب خوبیاں اللہ کو جس

یکسری بن ہرمز و السہما سراقہ نے یہ کنگن کسری بن ہرمز سے چھینے اور

الاعرابی سراقہ دہقان کو پہنائے۔

بیہقی فی الدلائل ج ۶ ص ۳۶۵، ۳۶۶ و اس سعد فی الطبقات الکبری ج ۵ ص ۹۰

قال العلامة الرزقانی لیس فی هذا استیعمال الذهب و هو حرام لانه اسم

فعله تحلیفاً لمعخرة الرسول صلی اللہ علیہ وسلم من غیر ان یقرهما

قیامہ زوی انہ امرہ لمرعہما و حسیہما فی العیمة و مثل هذا لا یعد

استیعمالاً

بَعْدَكَ وَلَدُ أَسْمَاءَ بِأَسْمَاءَ
وَإِكْبِيَهُ بِكُتُبِكَ فَإِنَّ نَعْمَ فَكَأَنَّ
رُخْصَةً مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِّيٍّ

یہ مولیٰ علی کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رخصت تھی۔

احمد و ابو داؤد و الترمذی و صحیحہ و ابو یعلیٰ و الدولابی فی لکئی و
الحاکم فی المستدرک و البیہقی فی مس و الصیاء فی المختارہ و عہ رصی
اللہ تعالیٰ عہ۔

احمد فی مسندہ ج ۱ ص ۹۵ ہرقم ۷۳۰ لفظ لہ و ابو داؤد فی المسن ج ۲
ص ۳۲۳ و الترمذی فی الجامع ج ۲ ص ۱۱۱ و ابو یعلیٰ فی مسندہ ج ۱ ص ۲۵۹
و الدولابی لکئی ج ۱ ص ۵ و حاکم فی المستدرک ج ۳ ص ۲۷۸ و البیہقی
فی المسن الکبریٰ ج ۹ ص ۳۰۹ و الصیاء فی المختارہ ج ۲ ص ۳۳۳ و بخاری فی
الادب المفرد ۲۱۹ و ابن سعد فی الطبقات الکبریٰ ج ۵ ص ۹۱، ۹۲

حدیث صحیح بخاری و ترمذی و مسند احمد میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے غزوہ بدر
میں حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زوجہ امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ
عنہ بیمار تھیں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مدینہ طیبہ میں شہزادی کی تیمارداری کے
لئے ٹھہرنے کا حکم دیا اور فرمایا۔

ان أَخِي لَكَ وَحِلٍ بِمَنْ شِئْتَ بَدْرًا
وَسَهْمًا۔
تو اب اور حاضر کی کے مثل قیمت کا حصہ ہے

احمد فی مسند ج ۲ ص ۱۰۱ برقم ۵۷۷۲ و ص ۱۲۰ و بحاری فی
الصحيح ج ۱ ص ۵۲۳ و نورمذی فی الجامع ج ۲ ص ۲۱۲ و ابو داؤد فی
المسنن ج ۲ ص ۱۸

یہ خصوصیت حضرت عثمان کو عطا فرمادی تاکہ جو حاضر جہاد نہ ہو قیمت اس کا حصہ
نہیں۔ سنن ابی داؤد میں انہیں سے ہے۔

يَضْرِبُ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكُمْ يَضْرِبُ لَا حَدَّ عَابَ
غَيْرُهُ -
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے
لئے حصہ مقرر فرمایا اور ان کے سوا کسی
غیر حاضر کو حصہ نہ دیا۔

حدیث کتاب الفتوح میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب معاذ بن جبل رضی اللہ
عنه کو یمن پر صوبہ دار کر کے بھیجا تو ان سے ارشاد فرمایا میں نے تمہارے لئے رعایا کے ہدایا
طیب کر دیئے اگر کوئی چیز تمہیں ہدیہ دی جائے قبول کر لو جید بن صحر کہتے ہیں جب معاذ
رضی اللہ عنہ واپس آئے تو میں غلام لائے کہ انہیں ہدیہ دیئے گئے۔ حالانکہ عالموں کو رعایا
سے ہدیہ لینا حرام ہے۔

مسند ابویعلیٰ میں حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے ہیں۔

هَذَا يَا الْعَمَّالُ حَرَامٌ كُلُّهَا۔
عالموں کے سب ہدیے حرام ہیں۔

کدامتقی فی کنز العمال ج ۶ ص ۱۱۲ برقم ۱۵۰۶۸

مسند احمد و سنن بیہقی میں ابوحیدر ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے ہیں

هَذَا يَا الْعَمَّالُ عُلُوٌّ عَمَلُوكَ كَيْفَ خِيَانَتِ هِيَ -

کدامتقی فی کبر العمال ج ۶ ص ۱۱۱ برقم ۱۵۰۶۷

حدیث معجمین میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے کہ ایک شخص (یعنی حسان بن محقق بن عمرو النصارى یا ان کے والد محقق رضی اللہ عنہما نے) سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرض کی کہ میں فریب کھاب تاہوں (یعنی لوگ مجھ سے زیادہ قیمت لے لیتے ہیں) فرمایا۔
مَنْ بَايَعْتَ فَقُلْ لَا جَلَابَةَ رَأَى
الْحَبِيدُ لِي فِي مَسْئِدِهِ ثُمَّ أَنْتَ
بِالْجِبَارِ نَكَاتٌ -
اختیار ہے (اگرنا سو فتنہ پادشہ رد کرد)

مسلم فی (الصحيح ج ۲ ص ۷۷ و احمد فی مسنده ج ۲ ص ۳۲ برقم ۵۰۳۶ و
ص ۶۱ برقم ۵۲۷۱ و ص ۷۲ برقم ۵۲۰۵ و ص ۸۳ برقم ۵۵۶۱ و
ص ۸۰ برقم ۵۵۱۵ و ص ۱۹۷ برقم ۵۸۵۳ و ص ۱۱۶ برقم ۶۹۷۰
و بیہقی فی السنن الکبری ج ۵ ص ۲۷۳ و ہیثمی فی الجامع الروائد ج ۲
ص ۲۲۰ و ج ۵ ص ۲۲۹ و حمیدی فی مسنده ج ۲ ص ۷۳

یہی مضمون حدیث سنن اربعہ میں نس من مالک رضی اللہ عنہ سے ہے۔ وَذَكَرَ فَصَّةً
وَلَمْ يَذْكُرِ الْإِسْنَادَ - اہم نووی شرح مسلم شریف میں فرماتے ہیں امام یوسف و امام
شافعی اور روایت اصح میں امام مالک و غیر ہم ائمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک نہیں باعث
خیا نہیں کتابی نہیں کھائے بیچ کور نہیں کر سکا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حکم سے
خاص انہیں کو نوازا تھا۔ اوروں کیلئے نہیں یہی قول صحیح ہے۔ (نووی شرح مسلم ج ۲ ص ۷۳)

حدیث : مشہور میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر کے بعد نماز سے

مرانت فرمائی۔ فیہ عن عسرو عن ابی ہریرۃ وعن ابی سعید بن الخدری کلہا فی الصحیحین وعن معاویہ فی صحیح البخاری وعن عسرو عن غبسنہ فی صحیح مسلم وصی اللہ علیہم۔ خود ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی اس ممانعت کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں۔ رواہ ابو داؤد فی سننہ۔ با ایں ہمہ ام المؤمنین عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتیں۔

رواہ الشَّحَّان عن کَرِیب عن انس عَمَّاس وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَزْهَرَ وَالْمُسَوِّرِينَ مَحْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَنَّهُمْ أَرْسَلُوهُ إِلَى عَائِشَةَ رَوْحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا أَفَرَأَيْتَ عَائِشَةَ السَّلَامَ مَا جَمِيعًا وَسَلَّهَا عَنْ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَقُلْ لَهَا بَلَّغَا أَتَكْتُمُصِلَتُهُمَا وَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُمَا۔ ملا فرماتے ہیں۔ یہ ام المؤمنین کی خصوصیت تھی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کیسے جائز کر دیا تھا۔ قَالَهُ الْإِمَامُ الْحَلِيلُ حَاتِمُ الْحَقَائِدِ السَّيُّوْطِيُّ فِي أَمْرٍ مِّنَ النَّبِيِّ ثُمَّ الرَّزَقِيُّ فِي شَرْحِ الْمَوَاضِی -

حدیث بخاری فی الصحیح ج ۲ ص ۶۲ و مسلم فی الصحیح ج ۱ ص ۳۸۵ و احمد فی مسندہ ج ۶ ص ۱۷۳ و سنن نسائی ج ۲ ص ۱۹ و صحیح ابن حبان فی الصحیح ج ۷ ص ۳۳ میں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

اور حدیث احمد و مسلم فی الصحیح ج ۱ ص ۲۳۷ و ابو داؤد و ترمذی فی الجامع ج ۱ ص ۱۸ و ابن ماجہ فی السنن ص ۲۱۷ و ابن حبان میں حضرت عبداللہ بن عباس اور

حدیث احمد و ابن ماجہ فی السنن ص ۲۱۷ و ابن خزیمہ فی الصحیح ج ۳ ص ۱۶۳ و ابوالعیم و بیہقی فی السنن الکبریٰ ج ۵ ص ۲۲۱ میں صباہ بنت زبیر اور

حدیث ترمذی دابن مندہ میں بطریق حش م عن ابی الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ اور
حدیث احمدی مسند ج ۶ ص ۳۳۹ دابن ماجہ فی السنن ۲۱۶ وطبرانی فی الکبیر ج
۱ ص ۳۶۲ میں جدہ ابی بکر بن عبد اللہ بن ربیع یعنی اسامہ بنت صدیق یا سعد بنت عوف اور
حدیث طبرانی فی الکبیر ج ۲۳ ص ۳۳۲ تا ۳۳۷ بخود میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی
اللہ عنہم سے ہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چچی زہرا بنت ابی مرثدہ رضی
عبداللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا حج کا ارادہ ہے عرض کی
یا رسول اللہ اللہ میں تو اپنے آپ کو بیمار ہی پاتی ہوں (یعنی گماں ہے کہ مرض کے باعث
ارکان ادا نہ کر سکوں پھر احرام سے کیونکر باہر آؤں گی) فرمایا۔

أَهْلِي وَأَشْرَاطِي أَنْ مَجْلِي حَبْتُ أَحْرَامٍ بِأَعْدَاءِ أَوْ تَيْتِ حَجٍّ فِي شَرْطِ
حَبْسِي -
گماں ہے کہ لہی جہاں تو مجھے روکے گا وہیں
میں احرام سے باہر ہوں۔

نسائی نے زائد کیا کہ۔

فَإِنْ لَكَ عَلَى رَيْكَ مَا أَتَيْتِ تَهَارِيهَ سَكَنَاتِهِارَ رَبِّكَ يَهَا
مَقْبُولٌ رَهْ -
تمہارا یہ اسکا سنا تمہارے رب کے یہاں
مقبول رہے گا۔

ضہاب نے زائد کیا کہ فرمایا۔

فَإِنْ حُسَّتِ أَوْ مَرَّتْ فَقَدْ حَلَلَتْ مِنْ دَالِكَ بِشَرْطِكَ عَلَى رَيْكَ
عَوَّ وَجَلَّ -
اب اگر تم حج سے روکی گئیں یا بیمار پڑیں
تو اس شرط کے سبب جو تم نے اپنے رب
عزوجل پر لگائی ہے احرام سے سبب ہو
جاؤ گی۔

﴿﴾ ہمارے ائمہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں۔ یہ ایک اجازت تھی کہ حضور، قدس صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں عطا فرمادی ورنہ نیت میں ایسی شرط اصلاً مقبول و معتبر نہیں۔ بَلَّ وَافَقًا عَلَى اِخْتِصَاصِهِ بِهَا بَعْضُ الشَّافِعِيَّةِ كَمَا لِحَطَّابِي ثُمَّ الرَّؤُوسِي كَمَا رَوَى عُمَدَةُ الْقَارِئِي لِلْإِمَامِ الْعَنَبِيِّ مِنْ بَابِ الْإِحْصَارِ حَتَّى كَرَّ

ایک شخص سے اس شرط پر اسلام قبول فرمالیا

کہ دو نماز سے زائد نہ پڑھے گا

حدیث۔ مسند امام احمد میں سند ثقات رجال صحیح مسلم میں ہے۔

حدثنا عبد الله حدثني ابي محمد بن جعفر ثنا شعبة عن فنادة عن نصر بن عاصم عن رجل منهم رضي الله عنه

أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي اِيك صاحب خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر صَلَاتَيْنِ فَقِيلَ ذَالِكَ وَهُ - اس دم لائے کہ صرف دو ہی نمازیں پڑھا

کروں گا نبی ﷺ نے قبول فرمایا۔

احمد فی مسندہ ج ۵ ص ۲۵ برقم ۲۰۵۵۳ و ج ۵ ص ۶۳ برقم ۲۳۶۶۸
ان کے سوا امام جلیل سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب مستطاب الموزن الملیب فی خصائص الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ایک مجمل فہرست میں نو واقعوں کے اور پتے دیئے ہیں کہ فقیر نے ان تین کی طرح یہ بھی ترک کر دیئے۔

۱۔ اس حدیث مبارکہ پر لاف بہوں کی طرف سے کئے گئے ایک اعتراض کا جواب نعمت حق العصر، بحث ۱۰۰ ص ۱۰۰
منظر اسد مقبرہ حضرت علامہ مولانا محمد عباس رضوی مدظلہ العالی کتاب کے آخر میں ملاحظہ فرما میں۔ (رشد گاہ)

بِوَجْهِهِ يَطُوبُ لِي إِذَا ذُكِرَ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ عَلَى قَوْلِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
آٹھ حدیث بالائی دوبارہ تحریم حدیث طیبہ جملہ اکاؤں احادیث ہیں۔ جن میں بہت
از روئے اساد بھی خاص مقصود رسالہ کے مناسب تھیں۔ اور بحیثیت تدبیر و ہدایت و تجزیہ
امام ابو ہبایہ تو سب ہی مقصود عالم رسالہ کے مدد ہیں۔ انہیں بھی گنتہ شمار حدیث یہاں
تک ایک۔ چھپانے ہو مگر ہمارے نبی کریم رؤف و رحیم علیہ و علی آہ، فضل، الصلوۃ
والسلام نے ارشاد فرمایا

إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ
شَيْءٍ فَإِذَا قُتِلْتُمْ فَاحْسِنُوا الْمَيِّتَ
وَإِذَا دُفِنْتُمْ فَاحْسِنُوا الدَّبْحَةَ۔
بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان
کرنا مقرر فرمادیا ہے تو جب تم کسی کو قتل
کرو تو قتل میں بھی احسان کرو اور دفن کرو

تو دفن میں بھی احسان کرو

احمد والممتنة الا الحارثی عن شداد بن ادس رضى الله تعالى عنه

مسند امام احمد جلد ۴ ص ۱۲۲ برقم ۱۷۲۳۲ و ص ۱۲۳ برقم

۱۷۲۳۶ و ص ۱۲۳ برقم ۱۷۲۵۸ و ص ۱۲۵ برقم ۱۷۲۶۹

وہذا امیر اخامہ تیج باریجہ کی شکار اپنے مقتولین خند ولین مذہب جو صحت مقدمات وہابیہ پر
احسان کیئے یہ بجا سا شمار سے الگ رکھتا اور توفیق اللہ تعالیٰ آگے صرف وہ بعض احادیث
کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جلال احکام شریعیہ کی صریح اسنادوں پر مشتمل۔ اور
وہ کہ ان دلائل تفویض احکام بحضور سید الانام علیہ افضل الصلوۃ والسلام کی موید و مکمل ہیں۔
لکھتا ہے ان میں مودعات تفویض کی تقدیم کیجئے کہ اس بحث کا سلسلہ مسلسل رہے۔ وہ اللہ
التوفیق

حدیث ۱۳۶ صحیح بخاری میں سنن ابی داؤد و سنن ابن ماجہ و مسند امام طحاوی و معجم طبرانی و معرفت یحییٰ کلہم بطریق منصور بن المعتمر عن ابراہیم التیمی عن عمار و بنی مینوی عن ابی عبد اللہ الحدادی عن حریصہ بن ثابت الاہلی عن ماجة فہم سقین عن ابراہیم التیمی عن عمار و بنی مینوی عن حریصہ۔

کہ حضرت ذوالشہدین خزمیر بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فِرْنَتًا وَلَوْ مَعْصَى السَّائِلِ عَلَى مَسْأَلَتِهِ لَجَعَلَهَا حُمْسًا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کیلئے مسح
سوزہ کی مدت تین رات دن مقرر فرمائی
اور اگر مانگتے والا مانگا رہتا تو حضور پانچ
راتیں کر دیتے۔

یہ ابن ماجہ کی روایت ہے۔

تخریج حدیث ابو داؤد فی السنن ج ۱ / ص ۲۱ و ابن ماجہ فی المس ص ۴۲
وطبرانی فی الکبیر ۱ / ۹۲ و بیہقی فی السنن ج ۱ / ص ۲۷۷ و حمیدی فی
مسندہ ج ۱ / ص ۲۰۷ و عید الرقاق فی المصنف ج ۱ / ص ۲۰۳
اور روایت ابی داؤد اور ایک روایت معانی الآثار ابی جعفر اور ایک روایت یحییٰ میں ہے فرمایا۔
وَلَوْ اسْتَرْدُّهُ لَزَادْنَا
اگر ہم حضور سے زیادہ مانگتے تو حضور
مدت اور بڑھا دیتے۔

(بیہقی فی السنن الکبریٰ ج ۱ ص ۲۷۷)

دوسری روایت طحاوی میں ہے۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ
خَفَلَ الْمَنَاسِكَ عَلَى الْحَقِيقِ لِلْمَسَافِرِ
ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيْلَاتٍ لِلْمُعْتَمِرِينَ يَوْمًا وَلَيْلَةً
وَلَوْ أَطُكَ لَهُ السَّابِلُ فِي مَسَائِلِهِمْ
بِشَكِّ نَبِيٍّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ سَمْعَهُ
كِي مَدَّتْ مَسَافِرُ كَيْسَ ثَمَنَ رَاثِ دَلِّ، وَرَقِيمِ
كَيْسَ ائِك رَاثِ دَلِّ كَرْدِي اءِرَا كَرَّا، كَلَّغِي
ءَلَا اءَا كَلَّغِي جَا تَا ءُو حَضْرُو اءُر زِيَاءَه مَدَّتْ مَطَا
لِرَاءَه۔

فرماتے۔

تخریج حدیث . طحاوی فی معانی لاناہ صفحہ ۶۱ جلد ۱

بہل کی روایت اخذی ہوں ہے

وَأَيُّمَ اللَّهِ كَوْنُ مَطَى السَّابِلِ فِي
مَسْنَلِيهِ لَحَقْلَهَا حَمَّا
قدا کی قسم اگر سائل عرض کئے جاتا تو
حضور مدت کے پانچ دن کر دیتے۔

تخریج حدیث بیہقی فی المسنن لکری جلد ۱ صفحہ ۲۷۷

یہ حدیث جاثبہ صحیح السند ہے۔ اس کے سب رواۃ اجدثات ہیں۔ لاجرم ماہر ترمذی نے
اسے روایت کر کے فرمایا۔ حدیث حسن صحیح۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے نیز امام الشافعی بن
معین سے نقل کیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

وَهُوَ إِنْ لَمْ يَذْكُرِ الزِّيَادَةَ فَإِنَّمَا الْمَحْرَجُ وَالْمَحْرَجُ وَالطَّرِيقُ الْطَّرِيقُ خَبْتُ
قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ
مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَدَلٍ عَنْ حُرَيْمَةَ بْنِ تَابِتٍ وَصِيَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَصَالَ الْإِمَامُ أَنَّ دَقِيقَ الْعَبْدِ الْكَلَامُ فِي تَقْوِيَةِ هَذَا
الْحَدِيثِ وَالذَّاتِ عَنْهُ فِي كِتَابِهِ الْإِمَامَةِ وَأَثَرُهُ الْإِمَامَةُ الرَّابِعِي فِي نَصْبِ الرَّايَةِ
فَرَأَيْتُهُ مِنْ مِثْلَتِ۔

اقول: یہ حدیث صحیح حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تقویٰ میں داخلیت میں نص صریح ہے۔
 ورنہ یہ کہنا اور کہنا بھی کیسا۔ مگر یہ قسم کہ وہ سائل مانگے جاتا تو حضور پانچ دس کر دیتے۔
 اصلاً گنجائش نہ رکھتا تھا۔ کمالاً باطنی اور یہاں جز منحصراً ہے جزم معلوم نہ ہوگا کہ اس
 خاص کی نسبت کوئی خبر خاص تخیل ارشاد نہ ہو تھی تو جزم کا فتویٰ ہی کہ حضرت خرمیہ رضی اللہ
 عنہ کو معلوم تھا کہ احکام یہ داخل حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ عَلَيَّهِ وَعَلَىٰ آلِهِ فَصَلِّ الصَّلَاةَ
 وَالسَّلَامَ۔

حدیث ۱۴۷ مالک و احمد و بخاری و مسلم و ابی داؤد و ابن ماجہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
 سے راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

لَوْ لَا أَنِ اشُقَّ عَلَيَّ أُمِّي لَا مَرْتَبُهُمْ
 بِالسَّوَاكِثِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ
 میں اُن پر فرض فرمادیتا کہ ہر نماز کے
 وقت مسواک کریں۔

تخریج حدیث: مالک فی موطا ۵۰ و احمد فی مسند ۲/۲۳۵ و بخاری فی
 الصحيح ۱/۱۲۲ و مسلم فی الصحيح ۱/۱۲۸ و سنن ابی داؤد ۱/۶۳ و ابن ماجہ ۲۵
 علماء فرماتے ہیں یہ حدیث متواتر ہے۔ قَالَ فِي التَّيْبِيرِ وَغَيْرِهِ۔ احمد و نسائی نے
 انہیں سے سند صحیح یوں روایت کی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَوْ لَا أَنِ اشُقَّ عَلَيَّ أُمِّي لَا مَرْتَبُهُمْ
 عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ بِوُضُوءٍ وَمَعَ كُلِّ
 وُضُوءٍ بِسَّوَاكٍ۔
 امت پر دشواری کالی طائے ہو تو میں اُن پر
 فرض کروں کہ ہر نماز کے وقت وضو
 کریں اور ہر وضو کے ساتھ مسواک کریں۔

احمد فی مسند ج ۲ ص ۲۵۹ و سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۶۳

اقول اردوم قسم ہے حتی جس کا حاصل ایجاب اور اس کی تحفہ محصیت و ذلک
قَوْلُهُ تَعَالَى فَلْيَتَّخِذْ الْإِثْمَ يُحَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ دوسرا اندلی جس کا حاصل ترتیب اور
اس کے ترک میں وسعت و ذلک قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرُكَ
بِالسَّوَاكِ حَتَّى خَشِيتُ أَنْ يُكَيِّتَ عَلَيَّ خَمْدًا (ج ۳ ص ۴۰) عَنْ وَائِلِ بْنِ
زَيْدٍ الْأَسَدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِسَيِّدِ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَطْعًا حَاصِلٌ هُوَ تَوَضُّؤُهُ
حَتَّى كَيْفَ هُوَ - امر حتی بھی دو قسم ہے نفی جس کا مصدر واجب و قطع جس کا مقتضی فرضیت
ظہیرت خواہ من جہت الراویہ یا من جہت امدانہ ہمارے حق میں ہوتی ہے۔ حضور سید عالم صلی
اللہ علیہ وسلم کے علوم سب قطع یقینی ہیں۔ جن کے سرپرست عزت کے گردنوں کو اصد بار نہیں
تو قسم واجب اصطلاحی حضور کے حق میں مستحق نہیں۔ وہاں یا فرضیت یا مندوب مستحق
عَنْهُ الْإِمَامُ الْمُصَحِّقُ حَيْثُ أُطْلِقَ فِي الْفَتْحِ ابْ وَاضِحٌ هُوَ كَيْفَ أَنْ ارشادات
کریمہ کے قطعاً یہی معنی ہیں کہ میں چاہتا ہوں اپنی امت پر ہر نماز کیلئے تازہ وضو اور ہر وضو
کے وقت مسواک کرنا فرض فرما دیتا مگر ان کی مشقت کے لحاظ سے میں نے فرض نہ کے اور
اختیار احکام کے کیا معنی ہیں۔ واللہ الحمد۔

حدیث ۱۲۸۰، مالک وشافعی ونبی ان سے اور طبرانی اوسط میں امیر المؤمنین مولی علی کرم
اللہ تعالیٰ وجہ سے سے حسن راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

لَوْ لَا أَنْ أَشُقَّ عَلَيَّ أَمَتِي لَا مَرْتَهُمْ
بِالسَّوَاكِ مَعَ كُلِّ وَضُوٍ
مشقت امت کا پاس ہے۔ اور نہ میں ہر
وضو کے ساتھ مسواک ان پر فرض کر

دوں۔

تخریج حدیث مالک فی الموطا ۵۰، وشافعی فی الام ۱ / ۲۳، ونبیہ فی

الس الکبریٰ ۱/۲۸۸ و طبرانی فی الاوسط ج ۲ ص ۱۳۸ بوقم ۱۲۶۰

حدیث ۱۳۹: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم

‘مسواک کرو کہ مسواک منہ کو پاکیزہ اور رب عز و جل کو راضی کرتی ہے۔‘

جبریل جب میرے پاس حاضر ہوئے مجھے مسواک کی وصیت کی۔

حَتَّى لَقَدْ حَمِشْتُ أَنْ يَقْرَأَ عَنِّي وَ

عَلَى أُمِّي وَلَوْلَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ

أَشُقَّ عَلَى أُمِّي لَفَرَضْتُ عَلَيْهِمْ

خوف نہ ہوتا تو میں ان پر فرض کر دیتا۔

(ابن ماجہ عن امی امامہ رضی اللہ عنہ)

تخریج حدیث: ابن ماجہ فی سنن ۲۵

یہاں جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف بھی فرض کر دینے کی اسناد ہے۔

حدیث ۱۵۰ طبرانی و بزار و دارقطنی و حاکم حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما

سے راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمِّي لَفَرَضْتُ

عَلَيْهِمُ السَّوَاكَ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ

وَرَادَ غَيْرُ الدَّارِ قُطَيْنِي كَمَا فَرَضْتُ

عَلَيْهِمُ الْوُضُوءَ

تخریج حدیث: برادر فی مسند ج ۱ ص ۲۳۳ و بحاری فی التاریخ الکبیر

ج ۲ ص ۱۵۰ و حاکم فی المستدرک ج ۱ ص ۱۴۶ مجمع الرواۃ ج ۲

ص ۹۷ و منفی فی کبر العمال ج ۹ ص ۳۱۸ .

یہاں وضو کو بھی فرمایا گیا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت پر وضو کر دیا

حدیث ۱۵۲، ۱۵۱ فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم

لَوْلَا أَن شَقَّقْتُ عَلَى أُمَّتِي لَا مَرْتَبَهُمْ
بِالسَّوَاكِ وَالطَّيِّبِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ
وقت امت کا خیال نہ ہو تو میں ان
پر روز کے وقت سواک کرنا اور خوشبو
کا فرض کر دوں۔

امو سعیم فی کتاب السواک عن عبد اللہ بن عمر رضى الله عنهما سد حس
و معبد بن منصور فی منہ عن مکحول مرسلہ)

یہاں خوشبو کی فرضیت بھی زائد فرمادی۔

حدیث ۱۵۳ فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم

لَوْلَا أَن شَقَّقْتُ عَلَى أُمَّتِي لَا مَرْتَبَهُمْ أَن
بَسْتَا كُتُوبًا بِالْمَسْحَاةِ
وقت امت کا اندیشہ نہ ہو تو میں ان
پر فرض فرمادیتا کہ ہر سحر پہچلے پہر انھیں کر
سواک کریں۔

(امو سعیم فی السواک عن عبد اللہ بن عمر رضى الله عنهما)

کدامتنی ہدی فی کبر العمال ج ۹ ص ۳۱۶ مرقم ۲۶۱۹۶

حدیث ۱۵۴، ۱۵۵ فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم

لَوْلَا أَن شَقَّقْتُ عَلَى أُمَّتِي لَا مَرْتَبَهُمْ
بِالسَّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَلَا
وقت امت کا خیال نہ ہو تو میں ان
سے وقت نماز پر سواک فرض کر دوں
اور نماز عشاء کو تہائی رات تک ہند دوں۔

راحمہ و الترمذی و النبی عن رید بن خالد و لہی رعی اللہ عہ
بسد صحیح و البراد عن امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ و جہہ و روی
عن رید احمد و ابوداؤد و النسائی کحدث ابی ہریرۃ الاول و لا یستار
علی السطر الاول و الحاکم و البیہقی بسد صحیح عن ابی ہریرۃ رعی
اللہ عہ کحدث رید ہذا و فیہ لفرصت علیہم السواک مع الوضوء ولا
حرث صلوۃ العشاء الاحرة الی نصف النہل۔

احمد فی مسندہ ج ۱۱ ص ۵۷ ۱۱۲ رقم ۵۷ ۱۱۲ رقم ۵۷ فی الجامع ج ۱ ص ۵
و حاکم فی المستدرک ج ۱ ص ۳۶ و بیہقی فی السنن الکبریٰ ج ۱ ص ۳۶
و منہجی ہدی فی کبر العصال ج ۹ ص ۳۱۵ رقم ۳۲۱۹۰ لفظ لہ و ۳۱۶/۹
یعنی میں وضو میں سوک فرض کر دیتا اور نہ عشاء آدمی رات تک نہ پڑھتا۔

و للنسائی (ج ۱ ص ۹۲) عن ابی ہریرۃ بلفظ

لَا مَسْرُتَهُمْ بِنَا جَنِبِ الْعِشَاءِ وَ
بِالسَّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَوةٍ
میں اُن پر فرض کر دیتا کہ عشاء دیر کر کے
پڑھیں اور نماز کے وقت سوک کریں۔

حدیث ۱۵۶ فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم

لَوْلَا اَنْ اَسْقُوْا عَلٰی اُمْنِيْ لَا مَرْتَهُمْ
اَنْ يُّسَلِّطُوْهَا فَكَمَا يَقْبٰى الْعِشَاءُ
است پر مشقت نہ ہوتی تو میں اُن پر
فرض کر دیتا کہ عشاء آدمی رات کو پڑھیں
بِصَفِّ النَّبْلِ۔

(احمد و البخاری و مسلم و النسائی عن اس عباس رعی اللہ عہ)

احمد فی مسندہ ج ۱ ص ۲۲۱ رقم ۱۹۲۶ و بخاری فی الصحيح ج ۱

ص ۸۱ و مسلم فی الصحيح ج ۱ ص ۲۳۹ و مسانی فی المس ج ۱ ص ۹۲

حدیث ۱۵۷۷ کہتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم

لَوْ لَا مَنَعْتُ الضَّعِيفَ وَ السَّقِيمَ
التَّيَقُّيمَ لَأَمَرْتُ بِهَذَا الصَّلَاةِ أَنْ
يُحْزَرَ إِلَى شَطْرِ النَّبْلِ -
اگر تھکے اور بیمار مسکینوں کو روکنا نہ ہوتا تو
میں فرض کروں گا کہ یہ نماز آدمی رات تک
مؤخر کریں۔

(لسانى عن ابى السعيد - لحدري رضى الله عنه و مرثرو به احمد و ابى
داود و ابن ماجه و ابى حاتم بلا لفظ الامر)

مسانی فی المس ج ۱ ص ۹۳ و احمد فی مسند ج ۳ ص ۵ مرقم ۱۰۰۲۸
وابن ماجه فی المس ص ۵۰ و ابو داود فی المس ج ۱ ص ۶۱ و مسنی ہدی
فی کبر العمال ج ۷ ص ۳۹۳ مرقم ۹۳۶ لفظ له

حدیث ۱۵۸ فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم

لَوْ لَا أَن أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ
أَنْ يُؤَخَّرُوا وَالْعِشَاءُ إِلَى ثَلَاثِ النَّبْلِ
أَوْ يَضِيفَ -
مشتقت امت کا اندیشہ نہ ہو تو میں ان پر
فرض کروں کہ عشاء میں تہائی یا آدمی
سات تک تاخیر کریں۔

(احمد و الترمذی و صحیحہ و ابن ماجه عن ابى هريرة رضى الله عنه و مرثرو
اخرى لاس ماجه الا احمد و ابى داود و محمد بن نصر خالية عن الامر)

ترمذی فی الجامع ج ۱ ص ۲۳ لفظ له و ابن ماجه فی المس ص ۵۰
و احمد فی مسند ج ۱ ص ۲۰ مرقم ۹۶۷ و ج ۲ ص ۵۰۹ مرقم
۱۰۶۲۶ و متنی ہدی فی کبر العمال ج ۷ ص ۳۹۵ مرقم ۱۹۳۶۳

حدیث ۱۵۹: صحیح بخاری میں زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے ایک آیت سورۃ الاحزاب کی نسبت ہے۔

وَحَذَّتْهَا مَعَ خَرِيْمَةَ الدِّيْنِ فَعَلَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَشَهَادَتَيْنِ۔
وہ میں نے لکھی ہوئی تحریر رضی اللہ عنہ
کے پاس پائی جس کی گواہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے دو گواہوں کے برابر
فرمائی۔

بخاری فی الصحيح ج ۱ ص ۳۹۵ وح ۲ ص ۷۰۵

حدیث ۱۶۰ کہ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن پر
صوبیدار بنا کر بھیجے وقت اُن سے ارشاد فرمایا

اِنِّیْ قَدْ عَرَفْتُ بِلَاغَتِكَ فِی الدِّیْنِ
وَاللِّدِّیْ قَالُوكَ وَدَهَبَ مِنْ مَّا لَكَ
وَزَكَهَكَ مِنَ الدِّبْنِ وَقَدْ طَبَّبْتُ
لَكَ الْعَدِيَّ فَاِنْ اَلْهُدَى لَكَ
مَشَى فَاَقْبِلْ۔
مجھے معلوم ہے جو تمہاری آزمائش دین
تین من ہو چکیں اور جو کچھ دیون تم پر ہو
مے ہیں رعیت کے حق میں نے
تمہارے لئے حلال طیب کر دیئے جو
تمہیں کچھ تھک دے لے لو۔

(مسند فی کتاب الفتح عن عیاد بن صحر رضی اللہ عنہ۔)

متقی ہدی فی کنز العمال ج ۲ ص ۱۱۵ برقم ۱۵۰۸۶ لفظ لہ

حدیث ۱۶۱: فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم

قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَبْلِ وَالرَّقِیْقِ فَهَآ
گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ تو میں نے

(الاسود رضى الله عنه -)

احمد فی مسندہ ج ۶ ص ۸ برقم ۲۳۳۵۵ و طراوی فی الکیر ج ۲۰ ص ۲۱۱

حدیث ۱۶۳: فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم

إِنِّي أُحَرِّجُ عَلَيْكُمْ حَقَّ الصَّغِيرِ
الْيَتِيمِ وَالْمَرْأَةِ
میں تم پر حرام کرتا ہوں دو کمزوروں کی حق
تلفی یتیم اور عورت

(الحاکم علی شرط مسلم واسبقی فی الشعب واللفظ له عن ابی هريرة
رضی اللہ عنہ -)

حاکم فی المستدرک ج ۱ ص ۶۳ و کدانتفی ہدی فی کبر العمان ج ۳
ص ۱۶۹ برقم ۶۰۰۱ لفظ لهما۔

حدیث ۱۶۳ صحیحین میں ہے جاری ہے عند اللہ۔ یعنی نہ تمہارا ہے نہ انہوں کا۔ ہاں فتح
مکہ معظمہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا

إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْحُمْرِ
وَالْمَيْتَةِ الْجُرَيْرِ وَالْأَصَامِ
بے شک اللہ اور اس کے رسول نے حرام
کر دیا ہے شراب اور مردار اور سوئر اور
بچوں کا پوجنا۔

بخاری فی الصحيح ج ۱ ص ۲۹۸ و مسلم فی الصحيح ج ۱ ص ۲۳

حدیث ۱۶۵: فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم

لَا تَشْرَبْ مُسْكِرًا فَإِنِّي حَرَمْتُ كُلَّ
مُسْكِرٍ
نشہ کی کوئی چیز نہ پی کہ بے شک نشہ کی ہر
شے میں نے حرام کر دی ہے۔

(السنائی بسند حسن ابی موسی الاشعری رضى الله عنه)

تخریج حدیث: مسالی فی السن ج ۲/ ص ۳۲۳ و منقی فی کبر المعال ج ۵
ص ۳۲۳ برقم ۱۴۱۵۰

حرام دو قسم ہے۔ ایک وہ جسے خدا نے حرام کیا ورا یک

وہ جسے رسول نے۔ اور دونوں یکساں ہیں

حدیث ۱۶۶ فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قرآن کے ساتھ اس حدیث کی
یعنی حدیث دیکھو کون پڑھتا ہے اس حدیث کی تائید یہ ہے کہ قرآن ہی ہے جو اس
میں مدد ہے اسے حال جانو جو اس میں حرام ہے اسے حرام نہ ہو۔
وَ اِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مِنْهُ مَا
حَرَّمَ اللّٰهُ۔
میں ہی کی حدیث ہے۔ کہ اللہ حرام کرنے
نے حرام کیا۔

جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم

احمد والدارمی و ابوداؤد و الترمذی و اس ماحذ عن المقدم من معد بکرب
رضی اللہ عنہ بسند حسن احمد فی مسند ج ۳ ص ۳۲ برقم ۱۴۳۲۶
ودارمی فی السن ج ۱ ص ۵۳ برقم ۵۸۶ و ابوداؤد فی السن ج ۲ ص ۲۷۶
وترمدی فی الجامع ج ۲ ص ۹۵ و اس ماحذ فی السن ص ۳۔

یہاں صرف حرام کی دو قسمیں فرمائی ہیں ایک وہ جسے اللہ عزوجل نے حرام فرمایا ورا دہ
جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا اور فرمایا کہ وہ دونوں برابر یکساں ہیں۔
اقل مراد ہم نفس حرمت میں نہ آ رہی ہے تو اس حدیث کا مادہ کے معنی نہیں کہ خدا کا

فرض رسول کے فرض سے اشد واقفی ہے۔

حدیث ۱۶۷۷ جمیش بن ابیس نخعی رضی اللہ عنہ مع اپنے چند اہل قبیلہ کے بارگاہ خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے قصیدہ عرض کیا اس جملہ یہ اشعار ہیں۔

أَلَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْتَ مُصَدِّقُ فُؤَادِ كَثِّ مَهْدِنَا وَنُورِ كَثِّ هَادِنَا
شَرَعْتَ لَنَا دِينَ الْحَقِّ بَعْدَ مَا عُدْنَا كَاثِلِي الْحَمِيرِ طَوَائِعِيًّا

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضور تہدیق کئے گئے ہیں۔ حضور اللہ عزوجل سے ہدایت پانے میں بھی مبارک اور خلق کو ہدایت عطا فرماتے میں بھی مبارک حضور ۷۲۷ عے دین اسلام کے شارع ہوئے۔ بعد اس کے کہ ہم مدحوں کی طرف بتوں کو پوج رہے تھے۔
(ابن مسعود عن طریق عمار بن عبد الحار عن عبد اللہ بن المبارک عن
الاوزاعی عن یحییٰ بن ابی سلمة عن ابی ہریرة رضى الله عنه فی
حدیث طویل)۔

یہاں صریحہ تشریح کی نسبت حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہے کہ شریعت اسلامی حضور کی مقرر کی ہوئی ہے۔



رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دین کے شارع ہیں

لہذا قدیم سے عرف علمائے کرام میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو شارع کہتے ہیں۔ علامہ زرقانی شرح مواہب میں فرماتے ہیں۔

قَدْ اَشْتَهَرَ اِطْلَاقُهُ عَلَيْهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُ مَرَّعُ الدِّينِ
سَيِّدُ عَالَمٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَاشِفُ
مَشْهُورٍ وَمَعْرُوفٍ هِيَ - اس لئے کہ حضور
نے دیں متعین و احکام دین کی شریعت

(جلد ۴ صفحہ ۱۹۶) نکالی۔

ی قدر پر بس کیجئے کہ اس میں سب چھ آگیا ایک لفظ شارع تمام احکام تشریعیہ کو جامع
ہوا میں نے یہاں وہاں بیٹھ کر اس میں حضور کی طرف امر و نہی و قضا و امتناع
استدہ ہے۔ کہ اَمْرٌ رَّسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهْيٌ رَّسُولُ اللّٰهِ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى رَّسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرٌ مِّنْ اللّٰهِ
کے جمع کو ایک مجہد کبیر بھی کافی نہ ہوا اور خود قرآن مجید ہی نے جو رشتہ فرمایا
وَمَا اَنفَكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا
نَهٰكُمْ فَاَسْتَهْوُوا
میں جو رشتہ ہے

کہ امر و نہی و قضا و امتناع کی طرف بھی استد کرتے ہیں۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَطِيعُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُوْلَ وَاَطِيعُوا اَوْلِيَ الْاَمْرِ مِنْكُمْ۔

امام ابوہابیہ کے نزدیک حضور کو کسی نبی سے تو اصلاً کچھ امتیاز نہیں
اور امتیاز میں بھی فقط جاہلوں سے ممتاز ہیں نہ کہ عالموں سے
مجھے تو یہ ثابت کرنا تھا کہ حضور اقدس کو احکام تشریعیہ سے فقط آگاہی و واقفیت کی نسبت نہیں
جس طرح سرکش طغی آخرتقریبہ الایمان میں سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم پر صریح افتراء کر
کے کہتا ہے انہوں نے فرمایا۔

”کہ سب لوگوں سے امتیاز مجھ کو یہ ہے کہ اللہ کے احکام سے میں وقف ہوں اور لوگ غافل“ (صفحہ ۱۷۱)

مسلم نو! اللہ انصاف یہ اس کس تا کس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فصیح جلیلہ و خصائص جلیلہ و کمالات رفیعہ و درجیات متعینہ جن میں زید و عمر کی کیا گنتی انبیاء و مرسلین و ملکہ مقررین علیہم الصلوٰۃ والسلام کا بھی حصہ نہیں سب یک لخت آڑا دیئے۔ سب لوگوں سے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا امتیاز صرف دربارہ احکام رکھا اور وہ بھی اتنا کہ حضور وقف ہیں اور لوگ غافل تو انبیاء سے تو کچھ امتیاز رہا ہی نہیں کہ وہ بھی واقف ہیں غافل نہیں اور امتیاز سے بھی امتیاز اتنی ہی دیر تک ہے کہ وہ غافل رہیں وقف ہو جائیں کہ کچھ امتیاز نہیں کہ اب توقف و غفلت کا غناء نہ رہا اور امتیاز اس میں منحصر تھا۔

رَأَىٰ رَبَّهُ وَآتَىٰ الْبَيْتَ رَاجِعُونَ۔

مسلم نو! دیکھا یہ حال ہے، اس شخص کے دین کا پچھل ٹکڑا ہے محمد رسول اللہ پر اس کے ایمان کا جس پر اس نے خاتمہ کیا۔ حالانکہ اللہ دربارہ احکام بھی صرف اتنا ہی امتیاز نہیں بلکہ حضور حاکم ہیں صاحب فرمان ہیں، ملک افتراخ ہیں والی تحریم ہیں سن اسد کش احکام سے اپنے نزدیک وقف تو تو بھی ہے تجھے کوئی مسلم نہ کہے گا کہ شریعت کے فرائض تیرے فرض کئے ہوئے ہیں۔ شرع کے محرمات تو نے حرام کر دیئے ہیں جن پر زکوٰۃ نہیں انہیں تو نے معاف کر دیا ہے شریعت کا راستہ تیرا مقرر کیا ہے۔ شرائع میں تیرے احکام بھی ہیں اور وہ احکام احکام خدا کے مثل مساوی ہیں مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے یہ سب باتیں کہی جاتی ہیں۔ خود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی ہیں لہذا فقیر نے صرف اسی قسم احادیث پر اقتصار کیا اور بفضلہ تعالیٰ اپنا نیزہ خار گزار دو سہن گزاراں

مستان چشم بند و دہن باز کے دل و جگر کے پار کر دیا۔ و اللہ الحمد۔

اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں علامہ شباب خداجی پر کہ نسیم ریاض شرع شفا کے ہمارے قاضی
عیاض میں قصیدہ پردہ شریف کے اس شعر کی شرح میں

يَسَّيَا الْأَمْرُ النَّاهِي فَلَا أَحَدٌ أَيْزِي قَوْلَ لَا وَنَهُ وَلَا نَعَمَ

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم صاحب امر و نہی تو اس سے زیادہ ہاں اور نہ سے فرماتے میں کوئی
سچائی فرماتے ہیں۔

مَعْنَى يَسَّيَا الْأَمْرُ النَّاهِي أَنَّهُ لَا أَحَدٌ نَبِيٌّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاحِبُ أَمْرٍ وَنَهْيٍ
سِوَاهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ ہونے کے یہ معنی ہے کہ حضور حاکم ہیں

حَاكِمٌ غَيْرُ مَحْكُومٍ اصح حضور کے سوا عالم میں کوئی حاکم نہیں نہ وہ
کسی کے محکوم

ذِكْرُهُ فِي فَضْلِ خُودِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الحمد للہ یہ تذلیل جلیل اپنے باب میں فرد کامل ہوئی اور دیت تحریم مدینہ طیبہ بھی اسی باب
سے تھیں کہ امام الوہاب نے اس خاص حکم شرک کے سبب جہاد میں رہیں اگر کوئی چاہے
انہیں اس بیان تذلیل کو کرا احکام تشریع کے بارے میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقتدار
و اختیار کا ظاہر کرنے والا ایک مستقل رسالہ بنائے اور بنام مسیۃ السیبت ان التشریع
بید الحبيب موسوم ٹھہرائے۔

وَأَجَزَ دَعْوَانَا أَنْ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَجْمَعِينَ۔ آمین۔

مسک الختام۔ اب فقیر غفرلہ المولوی القدر رسالت حدیثیں اس وصل مبارک میں، اور ذکر

کرے جن سے امام الوہابیہ کا سخت کور ذکر ہوتا شمس واس کی طرح ظہر ہو کہ جس حدیث سے جن باتوں کو شرک بتانا چاہتا خود ہی اس سے ظہر صرف گواہ ہیں کہ وہ ہرگز شرک نہیں مگر بیچارے معذور کی دہشتہ فرمایا وَمَنْ يُضِلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ۔

حدیث ۱۶۸: صحیح بخاری و مسند احمد سنن ابی داؤد، ترمذی و ابن ماجہ رتبہ بنت محمد بن غفران رضی اللہ عنہما سے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری شادی میں تشریف لائے چھو کر یاں دف بجا کر میرے باپ بچا جو عمر میں شہید ہوئے تھے ان کے اسلاف کا قاتل تھیں۔ اُس میں کوئی بول نہ کہے کہ بے یقینی بولے عید ہم میں وہ نبی ہیں جنہیں آئندہ کا حال معلوم ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم

اس پر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دَعْنِي هَذَا قَوْلِي بِاللَّيْلِ كُنْتُ يَقُولُنِ اسے رہنے دے اور جو پختہ کہہ رہی تھی وہی کہے جا۔

اسو داؤد فی الس ح ۲ ص ۶۰۴ و بخاری فی الصحيح ح ۲ ص ۷۷۳ و احمد فی مسندہ ح ۶ ص ۳۵۹ برقم ۵۶۱ و ترمذی فی الجامع ح ۱ ص ۱۲۹ و ابن ماجہ فی الس ح ۱۳۸ و بیہقی فی الس الکبری ح ۷ ص ۲۸۹ و بغوی شرح السنة ج ۹ ص ۳۷

اقول: و باللہ التوفیق امام الوہابیہ اس حدیث کو شرک فی العلم کی فصل میں لایا جسے کہا اس فصل میں اُن آیتوں حدیثوں کا ذکر ہے جس سے شرک فی العلم کی برائی ثابت ہوتی ہے تو وہ اس حدیث سے یہ بات ثابت کرنا چاہتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے سندہ جاننے کی اسناد مطہر شرک ہے اگر یہ بھٹا لے لے جانے کہ

امام ابوہابیہ صراحۃ قرآن مجید کے خلاف اور ادعا کرتا ہے کہ انبیاء کی طرف خدا کے بتانے سے بھی اطلاع غیب کی نسبت شرک ہے اس نے صاف کہہ دیا پھر خود یوں سمجھے کہ یہ بات اس کو اپنی ذات سے ہے۔ خود اپنے سے۔ طرح شرک ہے اور خود مصرعہ مذکور کا مطلب یوں بتایا۔

کہ چھوکر یاں پڑو گئے تھیں اس میں دفعہ خدا کی قریب یہ کہی کہ میں نے ایسا مشاہدات۔ آئندہ کی باتیں جانتے ہیں۔ ہیں ہر حدیث و کتاب کی معنی فصل میں، یا کمر حدیث میں حکم شرک کی اصل و نہ چوں تو جو ہی ہے۔ اس سے یہ کہ یہ صاف اعلیٰ سے پائی۔

اس حدیث سے معلوم ہو کہ میرا دل کی یا مومن و شریعت کی امام میں ہرگز یہ عقیدہ نہ رکھے کہ وہ غیب کی باتیں جانتے ہیں ہر دفعہ خدا کے ساتھ ہر اپنی قریب کا انصار کی پھر یوں کہانے بھی نہ دیا چاہا یہ ماقول مومن و کتبہ یا اس کا پند ہے۔ (تقویۃ الایمان ص ۸۵-۸۶) اللہ تعالیٰ سے دیکھ لیں یہ بھی ایسا مرتد یا ماناس کے نزدیک شرک ہو تو حکایت نہیں کہ اس نے ہم میں اس کا معبود جو وہی کسی کو آئندہ کی باتیں جاننے کا مرتبہ دینے پر قائم نہیں کیا یہاں شریعت کی ہر ایک کا۔ یونہی یہ مرگی سے معذرتیں کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام عطا کی گئی تھی علی غیب کا مرتبہ نہ صراحۃ مخالفت قرآن مجید ہے۔

امام ابوہابیہ دعوے کے وقت آسمان سے بھی اونچی اڑتا ہے اور دلیل لاتے وقت تحت الثریٰ میں جا چھپے گا اور پیچھا کر دو تو وہاں سے بھی فرار قرآن سے ثبوت علم غیب قال اللہ تعالیٰ

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُظْهِرَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ
وَلَكِنَّ اللَّهَ يَنْخُبِي مَنْ يَرْفَعُ مِنْ
يَشَاءُ

اللہ اس سے نہیں کہ تمہیں غیب پر اطلاع
کا منصب دے گا ہاں اپنے رسولوں سے
جن لینا ہے جسے چاہے۔

وقال الله تعالى

عَلَيْهِمُ الْغَيْبُ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ
أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَى مِنْ رَسُولٍ

غیب کا جاننے والا تو کسی کو اپنے غیب پر
غالب و مسلط نہیں کرتا مگر اپنے پسندیدہ

رسول

یہاں لَا يُظْهِرُ غَيْبَهُ عَلَى أَحَدٍ یہاں نہ تو اسے اللہ تعالیٰ اپنے غیب کسی پر نہیں فرماتا کہ
خبر غیب تو اوپر سے کرام قدست اسرار میں ہی ہوتا ہے اور بذریعہ غیب عظیم الصلوۃ
والسلام پر بھی بلکہ فرمایا لَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا اپنے غیب حاس پر کسی کوئی بہ غالب و
مسلط نہیں فرماتا مگر رسولوں کو اس دونوں میں کیسا فرق عظیم ہے اور یہ اعلیٰ مرتبہ انبیاء
عظیم الصلوۃ والسلام کو عطا ہونا قرآن عظیم سے کیسا ظاہر ہے مگر اسے کیا منکر کہ جب اس کے
نزدیک اللہ عزوجل کا کذب ممکن جیسا کہ اس کے رسالہ یکرہ ذی سے ظہر اور فقیر کے
رسالہ

شَبَّاحُ السُّبُوحِ عَنْ غَيْبِ كَذِبِ مَفْضُوحٍ مِّنْ اسْ كَارِذِ بَرْدٍ بِرَقَرَّاسٍ كِي مَخْفُوتِ
اس پر کیا سوڈر وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى كُلِّ عَوِيٍّ فَاحِشٍ

اس سب سے گزر کر ہوشیار عیار سے اتنا پوچھیے کہ بالفرض اگر حدیث سے ثابت ہے بھی تو
صرف مرنعت کہ انبیاء کی جناب میں ایسا عقیدہ نہ رکھے وہ شرک کا جبروتی حکم جس کیسے
اس فصل اور ساری کتاب کی وضع ہے کہ اس سے بھلا کیا اسی کو تمام قریب کہتے ہیں اور یہ اس

کا قہیم و اب ہے کہ دعویٰ کرتے وقت آسمان سے بھی "نچاڑے گا اور دلیل لاتے وقت تحت اثری میں جا چھپے گا اور پیچھا کیجئے تو وہاں سے بھی بھاگ جائے گا جا بجا، یہی ناتمام اہل باریوں سے غوام کو چھوڑ کر خدا کا چہرہ اپنے دس کی طرح یہ دیکھا۔

ثم قول اور انصاف کی نگاہ سے دیکھئے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے شرک کا تہ بھی لگا نہ رہا اور شرک پسند اور شرک کی حقیقت و شاعت سے ناٹل یہ شرک کوئی ایسی ہلکی چیز ہے کہ اللہ کا رسول اور رسولوں کا سردار صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مجلس میں اپنے حضور اپنی امت کو شرک کہتے کفر بولتے سنے اور یونہی سہل و درخون میں زار دے کہ اسے رہنے دو وہی یہی بات کہے جاؤ۔ اب یاد کر حدیث ابی داؤد

وَبُحْكَا إِنَّهُ لَا يُسْتَفْعَى بِاللَّهِ عَلَى أَحَدٍ۔ مَن تَحَقَّقَ فِي مَدِينَةِ كَيْفِيَّةِ تَقَرُّرِهِ۔

عرب میں قحط پڑا تھا ایک غور نے آکر غنیمت سے رو برو اس کی غنی بیاں کی اور دعا طلب کی اور یہ کہا کہ تمہاری سفارش اللہ کے پاس ہم چاہتے ہیں اور اللہ کی تمہارے پاس وہ بات سن کر غنیمت بہت خوف اور دہشت میں آگئے اور اللہ کی بڑائی ان کے منہ سے نکلے لگی اور ساری مجلس کے لوگوں کے چہرے اللہ کی عظمت سے متغیر ہو گئے پھر اس شخص کو سمجھایا کہ اللہ کی شان بہت بڑی ہے سب انبیاء اولیاء اس کے رو برو ایک ذرہ ناچیز سے کمتر ہیں۔ وہ کس کے رو برو سفارش کرے۔ (تقویۃ الایمان ص ۱۳۸-۱۳۹)

سبحان اللہ اشرف المخلوقات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس کے دربار میں یہ حالت ہے کہ ایک گنوار کے منہ سے اتنی بات سنتے ہی مارے دہشت کے بے حوس ہو گئے اور عرش سے فرش تک جو اللہ کی عظمت بھری ہوئی ہے بیان کرنے لگے۔ اقوال انبیاء اولیاء کو ذرہ ناچیز سے کمتر کہنے کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت کرنا کہ حضور نے اسے یوں

سمجھایا یہ تیرا اقرار ہے۔ حدیث میں اس کا وجود نہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
بے دواں کہنا یہ تیری بے دینی کا ادنیٰ کرشمہ اور اقرار پر اقرار ہے۔ حدیث میں اس کا بھی
نہیں نہیں اور اللہ عزوجل کی عظمت اس کی صفت پاک اس کی ذات قدس سے قائم ہے
مکان و محل سے منزه ہے۔ کیا ہا یہ تو کس چیز کو خدا سمجھتا ہے جس کی عظمت مکانوں میں
بجری ہوئی ہے خیر یہ تو تیرے با میں ہاتھ سے میل ہیں

تیرے بچاؤ انبیاء ائمہ طہین اور حضرت الہی کن

ہے ادب باش و نچہ دانی گو

مگر کلموں کی پٹی تر و آرد را یہ سوچو کہ جو اس کی عظمت میں اس کے خلاف ہوا ہے سن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ برتاؤ داتا سے مال اللہ عارضی ٹھہرانے کو یہ بات کہ اس کا
مرتبہ اس سے کم ہے جس سے پاس اس کی عارضی دانی تھی۔ اس سے کہ وہ زمین سے عام
لوگ سمجھ لیں، لہذا وہ صحابی ام ابی رضی اللہ عنہما باقی ہیں۔ ان تھے اس نکتے سے غافل
رہے تو کیا ممکن ہے کہ صریح شرک و کفر کے کلمے حضور نہیں اور اصلاً دینی، شرعاً غصب و جدل
چہرہ اقدس پر نمایاں نہ ہونے حضور دیر تک سبحان اللہ سبحان اللہ کہیں نہ اہل بھس کی حالت
بدلے نہ ان کہنے والیوں پر کوئی مواخذہ ہو ایک آسان سی بات پر قیامت فرما میں کہ اسے
رہنے دو کیوں نہیں فرماتے کہ اری تم کفر جب رہی ہو اری تقویٰ اور یہاں سے حکم سے تم
مشرک ہو گئیں۔ تمہارا دین جاتا رہا تم مرتد ہو گئیں۔ زور تو یہاں ہاں کہہ پڑھو نکاح ہو گیا
ہے۔ تو تجدید نکاح کرو غرض ایک حرف بھی ایسا نہ فرمایا جس سے شرک ہو یا ثابت ہو کہ
دانیوں کو اپنا حال اور اہل مجلس کو اس لفظ کا حکم معلوم ہوں۔ نیک وقت حدیث بیان ختم فرما
ہے۔ اور تافہ اسلام روانہ نہیں تو خود اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کی طرف، ظلال علی الغیب کی نسبت برگز شرک نہیں رہا۔ ممانعت فرماؤ بھی یہ تائید ہے۔
انبیائے کرامؑ و خود سید الانام علیہ وسلم افضل الصلوٰۃ والسلام کی جناب میں اس کا احتیاط، فی
نفسہ باطل ہے۔ یہ منہ و حور کئے منع اعظاظ میں معنی ہی میں قصور نہیں بلکہ اس کیلئے و ہود
ہیں اور عقل و نقل کا قاعدہ مسلمہ ہے کہ اذا حتمت الاحتمال بطل الاستدلال اولاً
مکمل کہ لہو و عیب کے وقت اپنی نعت اور وہ بھی رٹانے لگاتے اور وہ بھی افسانے میں
پسند نہ فرمائی لہذا ارشاد ہوا اسے رٹنے دو اور وہی پتہ گیت گاؤ۔ ارشاد الہامی معات و
مرقاۃ وغیرہ میں اس احتمال کی تصریح ہے۔ تاہم ممکن کہ مجلس عورتوں کثیرہ کی کم فہم
دلوں کی تھی اس میں منع فرمایا کہ تم، تہیت کا سد باب، شرح حکیم ہے و راہ اس، ہدیہ کی
مت اور اندھی جو کھمل ۱۰۱۰ ہود بات جس میں نہ سے پسند کی طرف لے جانے کا احتمال ہو
چھو کر یوں کو منع کی جائے، انشئہ مرادوں کیلئے اس کی ممانعت درجہ اولیٰ جانتا ہے حالانکہ
معادہ صاف انا ہے ایسی بات سے کم علموں کم فہموں کو روکتے ہیں۔ کہ غلط نہ سمجھ بیٹھیں
عالموں اور دانشمندوں کو منع کیا ضرور کہ ان سے اندیشہ نہیں۔

صحیح مسلم و مسند احمد و سنن ابی داؤد و سنن نسائی میں سہی میں ماتم فی اللہ عنہ سے ہے۔ ایک
فحص نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے خطبہ پڑھا اور اس میں یہ لفظ کہے
مَنْ يَطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشِدَ مَنْ
جس نے اللہ و رسول کی طاعت کی اس نے
راہ پائی اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی
کی وہ گمراہ ہوا۔

مسلم فی الصحیح ج ۱ ص ۲۸۶ و بیہقی فی المسنن لکری ج ۳ ص ۲۵
و حاکم فی المستدرک ج ۱ ص ۲۸۹ و ابوداؤد فی المسنن ج ۱ ص ۱۵۷ و حید
فی مسند ج ۳ ص ۲۷۹ مرقم ۱۹۶۰۱ و ج ۳ ص ۲۵۶ مرقم ۱۸۳۳۶

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **بَشِّرْ الْحَطِيبُ أَنْتَ قُلٌّ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ رَكِبَ الْخَيْبُ** ہے تو میں کہہ کہ جس نے اللہ و رسول کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا۔
ابوداؤد کی روایت میں ہے۔

فَقَالَ قَوْمٌ أَوْ إِنْ هَكَذَا بَشَّرَ الْحَطِيبُ
سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **نَهْضُ** یا
أَنْتَ۔
فرمایا چلا جا کہ تو برا خطیب ہے۔

(جلد ۱ صفحہ ۱۵۷)

امام قاضی عیاض وغیرہ ایک جماعت کا اشارہ کیا ہے۔

أَتَمَّا أَتَكَرَّ عَلَيْهِ لَنُفِّرَ بَكَهٍ فِي
يَعْنِي سَيِّدَ عَالَمٍ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسَبَ خَيْبٍ كَا
الصَّيْبِ الْمَفْتَحِي لِنَسْوَةٍ وَأَمْرَةٍ
اللہ و رسول کو ایک ضمیر حشر میں جمع کرنا جس
تے ان دونوں کی نافرمانی کی کو پسند نہ فرمایا کہ
اس میں برابری کا وہم نہ ہو جائے اور حکم دیا کہ
یوں کہے کہ جس نے اللہ و رسول کی نافرمانی کی
جس میں اللہ عزوجل کا نام اللہ نام پاک
رسول سے تشکیکاً مقدم ہے

شرح نووی علی مسلم جلد ۱ صفحہ ۲۸۶

حادثہ حدیث میں ہے خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم خطبے میں یوں فرمایا کرتے۔
مَنْ يَطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَكِبَ
جس نے اللہ و رسول کی اطاعت کی وہ راہ
وَمَنْ يَعْصِمْهَا فَإِنَّهُ لَا يَصُرُ إِلَّا نَفْسَهُ
یاب ہوا اور جس نے ان دونوں کی
نافرمانی کی وہ اپنا ہی نقص کرے گا۔

ابوداؤد عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما صحیح (جلد ۱ ص ۵)

نیز ابن شہاب زہری نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ جمعہ روایت کیا اس میں
لغیرہ وی، الفاظ ہیں کہ

وَمَنْ يُعَصِّبَهَا فَقَدْ عَوَى
جس نے اس دونوں کی، فرمانی کی گمراہ
ہوا

روہ ایضاً عنہ مرسل مرسل ابوہریرہ سے روایت ہے۔ حدیث: "تدوسے بتا لیں اللہ تعالیٰ اس فقیر کی
عمر و تائید و تقریر ہوتی ہے۔" تاہم اس میں اس قدر غلطی ہے کہ تعظیم الہی عزوجل
ہے شہادت حق، علیہ الرحمۃ نے معات میں اس طرف ایسا فرمایا قول درجہ سب شک و حیرہ ہے
جس طرح بغیر اللہ عزوجل کی مشیت کو کلام ہوے یوں ہوا کہ میں تو اس کا مکر وہ ہے۔
فَاللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَقُولُوا لِمَا يُنْفَى
بِأَمْرِ اللَّهِ فَإِنَّ ذَلِكَ عَدَاوَةٌ بَيْنَنا وَبَيْنَکُمْ
ہوئے کہ یہ کہ خدا چاہے۔
اللہ۔

علم غیب بالذات اللہ عزوجل کے لئے خاص ہے عار ہے مجبور، من باطل و غیر ہم کیلئے
مانتے تھے۔ لہذا مخلوق کو عالم، غیب کہنا مکروہ و ریوں کو حرج نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بتائے
سے امور غیب پر انہیں اطلاع ہے۔ یہ دوسرا احتمال ہے کہ علماء نے اس حدیث میں ذکر
فرمایا اس قدر پر بھی ممانعت ادب کلام کی طرف، نظر ہے نہ یہ کہ غیب و سببہ اصولاً، اسلام
کو تعلیم، نبی غیب پر اطلاع کا عقیدہ ممنوع ہی، و شرک تو درکنار جو اس کا غی کا مقصود ہے۔
هَكَذَا يَسْمَعِي الْحَقِيقَ وَاللَّهُ تَعَالَى وَلِي التَّوْفِيقِ

حدیث ۱۶۹ محمد بن ابی ثناء، ام السیر و المغاری نے ابوہریرہ زید بن عبید سعدی
سے روایت کی جب (عز و حنین میں) مشرکین بھاگ گئے مالک بن عوف (کہ اس شرابی

میں سردار کفار ہوا (تھے) جہاں گ کر طائف میں پناہ گزیں ہوئے۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "رودہ ایمان لا کر حاضر ہو تو ہم اس کے اہل و مال آستہ و پس و پیش یہ خبر مالک بن عوف و پٹنی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے جبکہ حضور مقہور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر سنی۔ سید اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اہل و مال انہیں واپس لیا۔ اور اس وقت اپنے خزانہ کرم سے دیا کہ: "فَقَدْ مَالُكَ اَنْتَ عَوْفٌ رَحِمَى اللّٰهُ عَنْهُ يُحَاطَفُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَصِيْدِهِ".

مَا اَنْ رَاْنِيْ وَلَا سَمِعْتُ يَوْجِدُ فِى لَيْسَ كِبٰهُمْ كَيْفَ مَخْتَمٍ
اَوْفَى وَ اَعْطٰ لِلْعَرْمَلِ لِمَخْبِيْ وَ مَنِيْ نَشَاءُ يَخْبُرُكَ عَمَّا فِى عَيْدِ
(ابن حجر مکی الاصلہ ج ۵ ص ۵۵۱)

میں نے عام یہاں سے انہوں میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش نہ کی۔ یہاں نہ تھا۔ سب سے زیادہ وہ فافا مانے والے اور سب سے فافا ترفع شیعہ کی مائل کوٹے والے اور جب تو چاہے تجھے آئندہ کل کی خبر بتا دیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس کی قوم ہوا (تھا) اور قبائل شام و سلعہ فہم پر سردار مایاں۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع غیب پر قدرت و اختیار

ہونے کا حدیثوں سے ثبوت

حدیث ۱۷۰۰ معانی سے کتاب انہیں و انہیں میں بطریق حرمازی ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی مالک بن عوف رضی اللہ عنہ انہیں ہوا (تھا) کہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا و قصید و ستیا (جس میں انہیں مضمون ہے) شعر کر کے (

فَعَالٍ لَهُ خَيْرٌ وَأَوْ كَسَاءُ خَلَّةٌ - (سجۃ فی الاصلہ ج ۵ ص ۵۵۱) حضور قدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں کلمہ خیر فرمایا اور انہیں صحت پر تاید کتر ھست
الْحَافِظُ الْأَعْبَدُ۔ اقول رضوان الہی کے بے شمار باران یا اس مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
وسلم پر برسیں یوں نہ کہا کہ مَتَمِّی یَسْأَدُ۔ جب اوچا میں تجھے غیب کی خبر دے دیں۔ اس
میں اس صورت پر بھی صادق نہ کئے کا حق رہتا جب تانے والے کو کوئی اختیار نہ پا
جائے بلکہ سال دو سال میں ایک دھڑکت پر اطلاع ملے یا اسے دے بھی تو یہ وہ
ایہام کے طور پر کہہ سکتا ہے کہ میں جب چاہوں گا تمہیں غیب کی خبر دے دوں گا۔ کہ وہ اس
وقت چاہے گا جب اسے اتفاق سے کوئی خبر ملے گی تو شاید چاہے۔ بلکہ وہ فرمایا کہ جب
تو چاہے وہ تجھے غیب کی خبر دے دیں گے۔ یہاں سائل مطلق مخاطب ہے کہ باشندہ وہ
معین نہ اس کے پوچھنے کا وقت محمد و نہ عبد معروہ نہ نہ غیر موصوف تو حاصل یہ نمبر ہے کہ
کہ جو شخص چاہے جس وقت چاہے جس عند وقت چاہے صورت دیں گے۔ یہ اسی د
شان ہو سکتی ہے جو بافضل تمام آئندہ باتوں کو جانتا دیا اطلاع غیب اس کے راہہ خواہش
پر کردی گئی ہو۔ کہ جب چاہے معلوم کر لے ورنہ یہ اطلاق بہ گز صاق نہیں سکتا۔ اسے
ایک نظیر محسوس میں دیکھئے۔ زید فقیر ہے نہ پاس کچھ رکھتا ہے نہ بادشاہی خولوں پر اس کا
ہاتھ پہنچتا ہے مگر بادشاہ کبھی کبھی اسے دو چار توڑے بخش دیتا ہے۔ وہ شخص پہلور رکھ کر یہ کہے
تو کہہ لے کہ میں جب چاہوں ایک توڑا خیرات کر دوں کہ وہ آپ ہی اسی وقت چاہے گا
جب پائے گا مگر عام فقیروں کو اشتہار دے کہ تم جس وقت چاہو میں توڑا عطا کر دوں تو
ضرر غلط کہ اور دم بھر میں اس کا دروغ کھل سکتا ہے فقیر مانگیں ورنہ مال ہے نہ خزانے پر
توڑا کبھی نہ لے گا ہوں مگر بادشاہ نہ بافضل ایسے خزانے لے لے کہ جب کوئی

کچھ مانگے یہ دے اور کی نہ ہو یا بالفعل نہ کسی تو خزانوں پر اختیار کی یہ ہو کہ جس وقت چاہے لے لے تو وہ بے شک کسی بات کہہ سکتا ہے۔ اب یہ حدیثیں فرماری ہیں کہ صحابی یہ صفت کریم حضور کی نعمت و قدس پر عرض کرتے ہیں، حضور کا نہیں فرماتے بلکہ خلعت و انعام بخشے ہیں۔ تو صریحاً یہ ثابت ہو کہ اللہ تعالیٰ نے حدیث غیب حضور کے ارادہ اختیار پر رکھ دی ہے۔

انبیاء کا غیب پر مطلع ہونا ایسا نہیں کہ اتفاقاً کوئی بات بتا دی گئی بلکہ اللہ تعالیٰ انہیں ایک صف عطا فرماتا ہے جس کے ذریعہ وہ غیب کے ادراک فرمالیا کرتے ہیں

اور واقعی انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان ایسی ہے مانتہ لیسہ محمد بن محمد غزالی قدس سرہ احوالی فرماتے ہیں۔

الْكَشْفُ، تَحْقِيقُ شَائِبِهَا أَنْ لَهَا فِي	بِاللَّهِ تَعَالَى وَصِفَاتِهِ وَمَلَائِكَتِهِ
وَالْذَّارِ الْآخِرَةِ عِنَّمَا مُخَالَفًا لِعِلْمِ	بِاللَّهِ تَعَالَى وَصِفَاتِهِ وَمَلَائِكَتِهِ
غَيْرِهِ بِكَثْرَةِ الْمَعْلُومَاتِ وَرِيبًا	بِاللَّهِ تَعَالَى وَصِفَاتِهِ وَمَلَائِكَتِهِ
الْكَشْفُ، تَحْقِيقُ شَائِبِهَا أَنْ لَهَا فِي	بِاللَّهِ تَعَالَى وَصِفَاتِهِ وَمَلَائِكَتِهِ

یعنی نبوت وہ چیز ہے جو نبی کے ساتھ خاص ہے اور نبی اس کے سبب اوروں سے ممتاز ہے اور وہ کئی قسم کے خاص ہیں جن سے نبی شخص ہوتا ہے ایک یہ کہ جو امور اللہ عزوجل کی ذات و صفات اور مملکت و آخرت سے متعلق ہیں ان کے حقائق کا ایسا علم رکھتا ہے کہ اوروں کے علم زیادت معلومات و قزونی تحقیق و انکشاف میں ان سے نسبت

نَفْسِهِ صِفَةً بِهَا تَنِيْمُ الْأَفْعَالُ
الْحَارِفَةُ لِلْعَادَةِ كَمَا أَنَّ لَهَا صِفَةً
تَنِيْمُ بِهَا الْحَرَكَاتُ الْمَقْرُوءَةُ
تَرَادُفًا وَهِيَ الْقُدْرَةُ ثَالِثُهَا أَنَّ لَهُ
صِفَةً بِهَا يُبْصِرُ الْمَلَائِكَةُ وَيُشَاهِدُ
هُمْ كَمَا أَنَّ لِلْبَصِيرِ صِفَةً بِهَا
يُقَارِقُ الْأَعْمَى رَابِعُهَا أَنَّ لَهُ صِفَةً
بِهَا يَنْذِرُكَ مَا سَيَكُونُ فِي الْقَبْرِ
نہیں رکھتے دو یہ کہ نبی کیلئے اس کی ذات
میں ایک وصف ہوتا ہے جس سے افعال
حرفِ مادت (جنہیں معجزہ کہتے ہیں)
انہرام پاتے ہیں جس طرح ہمارے لئے
ایک صفت ہے۔ کہ اس سے ہماری حرکات
ارادہ پوری ہوتی ہیں۔ جسے قدرت کہتے
ہیں۔ سوم یہ کہ نبی کیلئے ایک صفت ہوتی ہے
جس سے وہ ملائکہ کو دیکھتا ہے جس طرح
انگھیارے کے پاس ایک صفت ہے جس
کے باعث وہ اندھے سے ممتاز ہے۔ چہارم
یہ کہ نبی کیلئے ایک صفت ہوتی ہے جس سے
وہ آئندہ قیام کی باتیں جان لیتا ہے۔

نقلہ عن العلامة الرقاسی فی صدر شرح المواہب۔ (جلد ۱ صفحہ ۴۰)

اقول: مسئلہ نو اس حدیث شریف اور اس امام باعظمت ان حکیم امت قدس سرہ المہدیف
کے اس ارشاد لطیف کو امام الوہابیہ کے قول کثیف سے ملا کر دیکھو کہ حضرات، انبیائے کرام
علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں اہل حق و اہل باطل کے عقائد کا فرق ظاہر ہو یہ فرماتے
ہیں کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی ذات میں رب عزوجل نے ایک صفت ایسی رکھی ہے
جس سے وہ خرق عادت کرتے ہیں جس طرح ہم اپنے ارادے سے چلتے پھرتے ہیں۔
حرکت کرتے ہیں یک صفت رکھی ہے جس سے وہ ملائکہ کو دیکھتے ہیں ایک صفت دی ہے

جس سے وہ غیب کی آئندہ باتیں جانتے ہیں۔ یہ کہتا ہے ان کو کسی نور کی قدرت نہیں کسی کام میں نہ با عقل ان کو عقل ہے نہ اس کی طاقت رکھتے ہیں۔ یسنا چھوٹے بات میں بھی ان کو بڑا نہیں اللہ صاحب نے غیب دہانی اس کے اختیار میں دی ہو کہ اس آئندہ بات کو جب رادہ کریں تو دریافت کر لیں کہ فلا نے کی "یاد ہوگی یہ نہ ہوگی یا اس "یاد آوری میں اس کو فائدہ ہو گا یا نہ ہو گا۔ اس لڑائی میں فتح پائے گا یا شکست کہ ان باتوں میں بھی سب بندے بڑے ہوں یا چھوٹے یکساں سب بندے ہیں، اس یسنا چھوٹے بندے پر ہوں۔ معاملہ کرے گا۔ دنیا فو و قبر خواہ آخرت میں اس کی حقیقت اس کو معلوم نہیں نہ نبی و ولی نہ نہ حال نہ دوسرے کا دور کر چھوٹے بات نہ تے کسی مقبول بندے کو وحی یا الہام سے بتائی کہ فدا نے کام کا انجام بخیر ہے یا بُر، سود و مجمل ہے اور اس سے زیادہ معلوم کر لینا اور اس کی تفصیل دریافت کرنی ان کے اختیار سے خارج ہے۔ تو اس بات کی ہے۔ اللہ عزوجل کے بتانے سے زیادہ کوئی معلوم نہیں کر سکتا۔ ہمارے اختیار میں حال کب عطا ہے الہی و ارادہ الہیہ سے بڑھ کر ہو سکتے ہیں مگر کَلِمَةُ حَقِّ اُرْدُ بِلْہَا بَاطِلٌ خَرَجَ کی طرح یہ چاہئے اس نے باطل ارادے سے کہا ہے اور اس سے اس کے اختیار و عتدائی کا بھی مطلب چاہتا ہے۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کو خدا کا دیا ہوا اختیار بھی نہیں بلکہ عجز و محذور محض ہیں۔ اس نے صاف تصریح کی ہے کہ ظاہر کی چیزوں کو دریافت کرنا لوگوں کے اختیار میں ہے۔ جب چاہیں کریں جب چاہیں نہ کریں۔ سو اس طرح غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر لیجئے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے کسی ولی اور نبی کو جن اور فرشتے کو پیر اور شہید کو امام اور امام زادہ کو بھوتہ اور پری کو اللہ صاحب نے یہ طاقت نہیں بخشی۔ کہ وہ چاہیں غیب کی بات معلوم کر لیں۔ بلکہ اللہ صاحب اپنے ارادے سے کبھی کسی کو جتنی بات

چاہتا ہے خبر کر دیتا ہے سو یہ اپنے ارادے کے موافق نہ اُن کی خواہش پر۔ (تقیہ: ۱۱۱) اسی کے (ص ۷۶) اس اعتقاد یا نفل کا حدیث مذکور و قول مسطور امام مشہور میں رد و ستر ہے۔ بالجمہد فرق یہ ہے کہ حدیث کے ارشاد اور اس کے مطابق اہل حق کے اعتقاد میں غیاء عظیم الصلوٰۃ والسلام اظہار خوارق و ادراک غیب میں نہ ان حق و حجت سے قادر و جلیل ارفقہ ار ہیں کہ جس طرح عام آدمیوں کو ظاہری حرکات و خدات کی حرکات کے اختیارات حضرت واجب استطیات نے بخشے ہیں کہ جب چاہیں دست و پاؤں جنبش دیں چاہیں نہ دیں جب چاہیں کچھ کھول کر کوئی چیز دیکھیں چاہیں نہ دیکھیں اگر چہ بے خدا اس سے وہ چاہیں چاہ سکتے اور وہ چاہیں اور خدا نہ چاہے تو اس کا چاہنا چاہیں ہو سکتا اور وہ حق فی اختیار اُس کے حقیقی ذاتی اختیار کے حضور چاہیں نہیں سکتے۔ بعید ہی حالت حضرت انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی دربارہ معجزات و ادراک معنیات ہے کہ رب عزوجل نے انہیں ظاہری جو روح و بصر کی طرح باطنی صفات وہ ملاحظہ فرمائی ہیں کہ جب چاہیں خرق عادات فرمادیں۔ معنیات کو معلوم فرمائیں چاہیں نہ فرمائیں۔ اگر چہ بے خدا کے چاہے نہ وہ چاہ سکتے ہیں نہ بے ارادۃ الہیہ ان کا ارادہ ناممکن ہے سکتا ہے اور امام ابوہاشم کے نزدیک ایسا نہیں بلکہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پتھر کی طرح عاجز و مجبور مطلق ہیں کہ ہانے والا محض اپنے قسری ارادے سے بے ان کے واسطہ اختیار عطائی کے اپنے ارادے کے موافق نہ اُن کی خواہش پر ہمارے توہم چاہیں ورنہ مجبور پڑے رہیں یہ کس تا کس اپنے اس خیال پر یہ دلیل لایا کہ

”چنانچہ حضرت پیغمبر کو یارہا ایسا اتفاق ہو کہ بعض بات دریافت کرنے کی خواہش ہوئی اور وہ بات نہ معلوم ہوئی پھر جب اللہ صاحب کا ارادہ ہوا تو ایک اس میں بتادی۔ چنانچہ

حضرت علیؓ کے وقت میں منافقوں نے حضرت عائشہؓ پر بہت کی اور حضرت عائشہؓ کو اس سے بڑا رنج ہوا اور کئی دن تک بہت تحقیق کی پھر کچھ حقیقت معلوم نہ ہوئی اور بہت فکر و غم میں رہے پھر جب اللہ صاحب ہر راہ و اتوار دیا کہ وہ منافق مجھ سے میں اور اللہ پاک ہیں۔ (تقویۃ ایمان ص ۶۷-۶۸)

اقول اگر حقیر روایتی و معنی میں فرق کی تیز ہوتی تو چاہتا کہ ایک انتہا کات اختیار عقل کی کے اصنام میں نہیں مگر اختیار سے تمکد نہ ہو سکتا قدرت و تہا یہ کا خاصہ سے قدرت عطا یہ نسبت میں اکھ بار یہ ماننا ہے کہ آدمی ایک ہا م یا چاہتا ہے اور اللہ نہیں چاہتا نہیں بن پڑتا۔ اس سے نہ اس پر پھر ہو گیا۔ اس کا حق عطا سبب عطا کی شان میں یہ ہے کہ جب تک ارادہ و اتہا حقیقیہ انہی مساحت و مابہا نہیں دیتا۔

امام ابوہابیہ اللہ عزہاں کو صرح گالیں دیتا اور

صاف جاہل ماننا ہے

طرفہ یہ کہ وہ تو تو نے نبیاء مبہمہ اسنوا، اسلام کو میا د ابند پھر بتایا تھا اور اپنے معبود کو ایک آدمی کے برابر کر چھوڑا کہ

”غیب کی بات دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر لیجئے یہ اللہ صاحب کی شان ہے۔“ (تقویۃ ایمان ص ۶۷)

اور اللہ عزوجل کو سخت عیب لگانے والے بے ادب ستارخ یہ ہرگز ہرگز اللہ تعالیٰ کی شان نہیں دو اس یہود و مبہل شان سے پاک و منبرہ ہے۔ اس کا علم اس کی صفت و تہا یہ ہے اس کے اختیار سے نہیں اس کا مخلوق نہیں آدمی ہی ہے۔ حاشا نہیں اور عقل و تہا یہ غیب کا

در یافت کرنا اختیار میں ہونے کے یہی معنی یا کچھ اور کہ باطل تو معلوم نہیں مگر چاہئے
معلوم کر سکتا ہے۔ تفہیم دئے ہوئے یہی تیرا مومن خدا جل بال فعل تمل دو، ثبات نگاہ
خدا تیری اس پر صریح گائی ہے۔ نہایت متعالیٰ تے متعالیٰ اللہ عشا بقول الضموم
غُدُوَا كِتْرًا۔ مسلمانوں دیکھ تم نے یہ ایمان ہے کہ گمراہ کا نبیاء اور خود حضرت عزت
کی جناب میں انا بِلہ و رنا الیہ و احقون ۝ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ
الْعَظِیْمِ ۝

اس کی مثالیں کہیں تک لکھتے غلبیٰ مِنْہُمْ نَعْدُ نَحْنُکَ خدا ہوتا پوچھے
کہ کیوں صاحب دہاں تو حضور قدس صلی اللہ علیہ وسلم نے غضب فرمایا یہ علم ترک کیا پھر
انہار کی چھوڑیوں کو تار شاد ہو کہ اسے رہتے وہیں تو یہ ماحول یہ سب بی فاضل نعت
حضور میں اس سے بھی ریا و عظیم بات عرض کر رہے ہیں اور حدیث فرماتی ہے کہ حضور منع
نہیں کرتے بلکہ اور احادیث کرام بخشتے ہیں۔ یہ شرک و بائیت پر کیسی آفت ہے بید کرو
اپنی اونڈھی مت الٹی کھوپڑی چہ جائیکہ عاقل مرد کہے یا سن کر پسند کرے۔ یہ کچھ یہ بھی
کہ کہنے والے کون تھے اور سن کر پسند کرنے والے کون؟ کَذٰلِکَ یَقْذِفُ اللّٰہُ بِالْحَقِّ
عَلٰی الْبَاطِلِ فِیْذَمُّہٗ فَاِذَا هُوَ رَاقِقٌ وَّلَکُمْ الْوٰثِقُ مَتَّ نَصِیْعُوْنَ۔

حدیث اکبر اور بڑھ کر سنئے شرک فی العمارة کے بیان میں لکھا "اللہ صاحب نے
اپنے بندوں کو سکھایا کہ دنیا کے کاموں میں اللہ کو یاد رکھیں اور اس کی کچھ تعظیم کرتے
رہیں جیسے اولاد کا نام عبد اللہ خدا بخش رکھنا جس چیز کو فرمایا اس کو برحق جو منع کیا اس سے
دور رہنا اور یوں کہنا کہ اللہ چاہے تو ہم فلاں کام کریں گے اور اس کے نام کی قسم کھائی
اس قسم کی چیزیں اللہ نے اپنی تعظیم کے واسطے بتائی ہیں پھر کوئی کسی نبیاء و یہ بھوت

پری کی اس قسم کی تعظیم کرے۔ جیسے والد کا نام عبدالمعزیٰ امام بخش رنجھے نے اپنے
 پہننے میں رسموں کی سند پکڑے۔ یا یوں کہے کہ اللہ و رسول چاہے گا تو میں اس کا یہ شہر
 کی قسم لھوے۔ جو ان سب باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے۔ یہ شرک فی حقیقۃ
 کہتے ہیں پھر اس شرک کی فصل میں اس حدیث سے ثبوت و تحکقات کے باب الاسامی سے
 شرح السنہ کی حدیث بروایت حفصہ رضی اللہ عنہ۔ یہ حدیث مسلم علیہ السلام نے
 فرمائی

لَا تَقُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ
 مُحَمَّدٌ وَاقُولُوا مَا شَاءَ لِلَّهِ وَحْدَهُ
 نہ کہو چاہے اللہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 یوں نہ کہے جو چاہے یہ اللہ
 (مشکوٰۃ ۴۰۹)

اور اس پر یہ فائدہ چڑھایا یعنی جو کہ اللہ کی شان سے دور اس میں کسی مخلوق کو دخل نہیں ہو
 اس میں اللہ سے ساتھ کسی مخلوق کو نہ خدا سے دو ستائی نہ اولیاء و ارباب ہی مقرب ہو مثلاً یوں نہ
 ہو لے کہ اللہ و رسول چاہے گا تو فلانا کام ہو چاہے گا کہ سارا کاروبار جہاں کا اللہ ہی کے
 چاہنے سے ہوتا ہے۔ رسول کے چاہنے سے یا محمد نہیں ہوتا؟ (تقریب الایمان ص ۱۵۳)

امام ابوہامیہ کی صریح خیانت و عیاری

اقول و باللہ اتوفیق اولیاء ہی قدیم امت و ہی پرانی ملت کہ دعوے کے وقت تسمان نشین
 اور دلیل لانے میں اسفل السالین۔ حدیث میں ہے تو اتقا کہ "یوں نہ کہو" وہ شرک کا حکم
 کہ صریحاً یا ثانیاً سخت عیاری و مکاری کی چال چلا مشکوٰۃ شریف کے باب مذکور میں حدیث
 حفصہ رضی اللہ عنہ یوں مذکور تھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَا تَقُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ فَلَانٌ نہ کہو جو چاہے اللہ اور چاہے فلاں بلکہ
وَلَكِنْ قُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ نَحْنُ وَفَلَانٌ یوں کہو جو چاہے اللہ چاہے فلاں۔
(مشکوٰۃ ص ۳۰۸)

مشکوٰۃ میں اسے مسند امام احمد و سنن ابی داؤد شریف کی طرف نسبت کر کے فرمایا وہ کسی
روایۃ مسقطاً اور ایک روایت منقطع یعنی جس کی سند بنی مسی قد علیہ وسلم تک متصل نہیں
یوں آئی ہے یہاں وہ روایت شرح مسند و برکی ہو گیا حیارے دیکھا کہ اصل حدیث تو
اسکے دعویٰ شرک کو داخل جہنم کئے دیتی ہے۔ اس صاف لگ اڑ گیا، فقہ یہ منقطع
روایت نقل فرمایا۔ کیا سمجھتا تھا کہ مشکوٰۃ اصل حدیث کی نظر سے نہیں ہے نہیں خوب باہر تھا
کہ مبتدی طالب علم حدیث میں پہلے اسی کو پڑھتا ہے مگر اسے تو پورے علم کو چھوڑ دیتا ہے
تھا۔ جنہیں علم کی ہوا لگی سمجھ لیا کہ ان پر اندھیری ڈال دی وہ کابل مہمات، رکوس، مانی
ہے کہ اسی پر مقرر ہوں گے۔ ”اُس“ کچھ سے ڈریئے جو خدا سے نہ ڈرے ”کچھ“

اللہ و رسول چاہیں تو یہ کام ہو جائے گا اس قول کے متعلق
جلیل و نفیس بحث اور احادیث کا جمع

یادداشت امام ابوہبیبہ کا تو مسیح علم یہی مشکوٰۃ ہے ہم اس مطلب کی احادیث اہل ذکر کریں پھر
توفیق تعالیٰ ثابت کر دکھائیں کہ یہی حدیثیں اُس کے شرک کا کبیر سر توڑتی ہیں۔ وہ تو
یہی حدیث حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی احمد و ابی داؤد نے یوں مختصر و رابن ماجہ نے سند حسن اس
طرح مطولاً روایت کی۔

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ نَسَبًا سَقِيًّا نَسَبًا عَنِ عُبَيْدِ بْنِ الْمَلِكِ بْنِ عُصَيْرٍ عَنْ
زَيْدِ بْنِ حُوَاشٍ عَنْ حَدِيقَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

اَنْ رَّحَلًا مِّنَ الْمُسْلِمِينَ رَأَىٰ هِيَ
 السَّوْمِ اِنَّهُ لَيْسَ رَحَلًا مِّنْ اَهْلِ
 لِكِتَابٍ فَقَالَ مَعَهُ اَلْعَوْمُ تَسْمُ لَوْلَا
 اَتَكُم تَشِيرُ كُؤُونَ تَقُولُونَ مَا شَاءَ
 لِلّٰهِ رَافِئًا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَ ذَكَرَ ذَلِكَ لَيْسَ صَنِ
 اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَمَّا وَاللّٰهِ اِنْ
 كُنْتُ لَا غَيْرُهَا لَكُمْ فَوَلَّوْا مَا شَاءَ
 اللّٰهُ ثُمَّ مَاتَ اللّٰهُ مُحَمَّدٌ صَلَّى
 اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

ابن ماحہ فی المس ص ۱۵۳، بود و د ح ۲ ص ۳۶۳ و احمد فی مسند ج ۵
 ص ۳۹۳ و عبدالمہ بن مبارک فی مسند ج ۱۰۸ و بیہقی فی الاسماء
 والصفات ج ۱ ص ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸ و حکیم ترمذی فی النوادر
 ص ۳۹۷

یہ حدیث ابن ابی شیبہ ج ۹ ص ۱۱ و طبرانی ج ۱۰ ص ۳۳۶ و بیہقی فی السنن الکبریٰ ج ۳
 ص ۲۱۷، و غیر ہم نے بھی روایت کی۔

حدیث ۱۷۱۱ بن ماجہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے راہی رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

رَدَا حَلَفَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ مَا شَاءَ
اللَّهُ وَشِئْتُ وَلَكِنْ لَيَقُلْ مَا شَاءَ اللَّهُ
ثُمَّ شِئْتُ۔
جب تم میں کوئی شخص قسم دے تو یوں نہ
کہے کہ جو چاہے اللہ اور میں یا میں اور
یوں کہے کہ جو چاہے اللہ پھر میں
چاہوں۔

ابن ماجہ فی السنن ص ۱۵۴ وسہفی فی السنن الکبریٰ ج ۳ ص ۲۱۷
حدیث ۱۷۲۱ نیز ابن ماجہ واحمد و ترمذی و ابن قایم وغیرہم۔ یہی مضمون فضیل بن عیاض
بر دربار ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا بدائہ نعیمی اس ماحضہ احکامہ
علیٰ حدیث حلیفۃ فقال نخوة ولم یسأل لقطۃ اور مسند امام احمد میں یہ حدیث صحیح
کہ حدثنا یحییٰ بن عمار قال قالنا حکمنا فی من سئل عن عبد الملک بن عوف
عن زبیری بن جریس عن صفیل بن مسخرة عن عایشة لابن عباس رضی اللہ
عنہما (ج ۵ ص ۷۲ برقم ۲۰۹۷۰)

یوں ہے کہ انہیں خواب میں کچھ یہودی ملے۔ انہوں نے اہلیت عزیر علیہ الصلوٰۃ والسلام
ماننے کا ان پر اعتراض کیا انہوں نے کہا تم خاص کامل لوگ ہو گریوں نہ کہو کہ جو چاہے اللہ
اور چاہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پھر کچھ نصاریٰ ملے ان سے بھی عیت مسیح کے جواب میں یہی
سنا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے خواب عرض کیا حضور نے خطبے میں بعد حمد و ثنائے الہی فرمایا۔
اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَقُولُونَ كَلِمَةً كَانَ يَنْعِي
النَّبِيَّاءُ مِنْكُمْ اَنْ اَنْهَاكُمْ عَنْهَا قَالَ لَا
نَقُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ وَمَا شَاءَ مُحَمَّدٌ
تم لوگ ایک بات کہہ کرتے تھے مجھے تمہارا
لفظ یاد کرتا تھا کہ تمہیں اس سے منع کروں
یوں نہ کہو جو چاہے اللہ اور جو چاہیں محمد صلی
اللہ علیہ وسلم۔

اس ماحہ ص ۱۵۲ واحمد فی مسند ج ۵ ص ۷۴ و دارمی فی السنن ج ۲ ص ۲۰۵ و طبرسی فی الکبیر ج ۹ ص ۲۲۲ برفہ ۹۴۱۳ بیہقی فی الاسماء والصفات ج ۱ ص ۲۳۷

حدیث ۱۷۴۱ سنن نسائی میں: یمن بن بطریق مشغول عن معبد بن خالد عن عبد اللہ بن یسار قبیلہ شت میں حدیث رسول اللہ ص ۲۰۵

ان یهودیتا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انکم تند ذوں و انکم تشرکون تنولون ما منہ المۃ و شئت و تقولون و الکفۃ فامرہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا ارادوا ان یحیفوا ان یقولوا و زیت الکفۃ و یقولوا احدث ما شاء اللہ ثم یشت

یعنی ایک یہودی نے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم حاضر ہو کر عرض کی بے شک تم لوگ اللہ کا برابر والا ٹھہراتے ہو بے شک تم لوگ شرک کرتے ہو یوں کہتے ہو کہ جو چاہے اللہ اور چاہو تم اور کچھ کی قسم کھاتے ہو۔ اس پر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ قسم کھانا چاہیں تو یوں کہیں رب کعبہ کی قسم اور کہنے والا یوں کہے جو چاہے اللہ پھر چاہو تم

مسانی فی السنن لکبری ج ۲ ص ۱۲۶ و طبرسی فی الکبیر ج ۱۰ ص ۲۰۲
عن اس عاص

یہ حدیث سنن ترمذی ج ۳ ص ۲۱۶ میں بھی ہے نیز ابن سعد نے طبقات ج ۸ ص ۳۰۹ اور طبرانی معجم کبیر ج ۲۵ ص ۱۳، ۱۴ میں بطریق مذکور مسرور اور بن مندہ نے بطریق
 الْمُسْعُودِي عَنْ مَعْنَدٍ، الْحُدَلِيِّ عَنْ أَبِي يُسَارٍ، الْخُثَيْبِيِّ عَنْ قُتَيْبَةَ
 الْخُثَيْبِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ اروت کی۔

اور امام احمد نے مسند میں اس طریق سعودی سے سند صحیح یوں روایت فرمائی مد ثنا۔
 يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُسْعُودِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْنَدُ بْنُ حَالِدٍ عَنْ
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُسَارٍ عَنْ قُتَيْبَةَ بِنْتِ صَبِيٍّ، الْخُثَيْبِيَّةِ

فَالْتَأْتَى خَبْرًا مِنَ الْأَحَارِ رَسُولُ	یعنی یہود کے ایک عالم نے خدمت
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ	اقدس حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم میں
يَا مُحَمَّدُ بَعَثَ الْقَوْمَ أَنْتُمْ لَوْلَا أَنْكُمْ	حاضر ہو کر عرض کی اے محمد ﷺ! آپ
تَشْرِكُونَ قَالَ مُبَحَّانَ اللَّهُ وَمَا	بہت عمدہ لوگ ہیں۔ اگر شرک نہ کیجئے
ذَاكَ قَالَ فَطَرَلُونِ إِذَا خَلَقْتُمْ	فرمایا سبحان للہ ایہ کیا کہا آپ کعبہ کی قسم
وَالْكَفَّةِ قَالَتْ فَأَمْهَلْ رَسُولُ اللَّهِ	کھاتے ہیں۔ اس پر سید عالم صلی اللہ علیہ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّا نَمُّ قَالَ	وسلم نے کچھ مہلت دی یعنی ایک مدت
إِنَّهُ قَدْ قَالَ فَمَنْ خَلَفَ فَنَبْخُفْ	تک کچھ ممانعت نہ فرمائی پھر فرمایا یہودی
سَرَبَ الْكَفَّةِ قَالَ يَا مُحَمَّدُ بَعَثَ	نے ایسا کہا ہے تو اب جو قسم کھائے وہ
الْقَوْمَ أَنْتُمْ لَوْلَا أَنْكُمْ تَجْعَلُونَ لِلَّهِ	وہ کعبہ کی قسم کھائے۔۔۔ یہودی نے
بَدَأَ قَالَ مُبَحَّانَ اللَّهُ وَمَاذَا	عرض کی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ
	بہت عمدہ لوگ ہیں اگر اللہ کا براہ والا

فَقَالَ تَقُولُونَ مَا شَاءَ اللَّهُ وَشِئْتُ
فَالْتَفَتُ فَمَهْلٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَإِنَّهُ قَدْ قَالَ مَا
كَدَّ اللَّهُ فَلْيَفْصَلْ بَيْنَهُمَا ثُمَّ شِئْتُ -
نہ ٹھہرا یہ فرمایا سبحان اللہ یہ کیا کہ آپ
تہ ہیں جو پا ہے اللہ اور آپ ہو تم۔ اس پر
میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ
مسات تک کہ نہ فرمایا بعد فرمایا اس
یہودی نے ایسا کہا ہے تو اب جو کہے کہ جو
چاہے اللہ تعالیٰ تو دوسرے کے چاہنے کو
جدا کر کے کہے کہ پھر چاہو تم

(ن ۶ ص ۱۷۲، ۱۷۳)

بکہ اللہ یہ احادیث شیعہ و صحیحہ بطریق تصدیق احادیث صحاح سے ہیں۔ امام وہابیہ نے ان سے کو
بائے طاق رکھ کر شرح السنن میں روایت مستحکم و صحیحہ کہہ کر ان میں بھی نہیں آپ
عزم شرک کی بوند پائی۔

امام الوہابیہ کے نزدیک صحابہ کرام شرک کیا کرتے اور
نبی صلی اللہ علیہ وسلم منع نہ فرماتے

اقول: وہ اللہ التوفیق اب بفضلہ تعالیٰ عاجز کہنے کہ یہی حدیثیں اس سے دعویٰ شرک کو
کس کس طرح جہنم رسید فرماتی ہیں۔ اور ان احادیث سے ثابت کہ صحابہ کرام میں یہ قول
کہ اللہ رسول چاہیں تو یہ کام ہو جائے گا یا اللہ اور تم چاہو تو یوں ہو گا۔ شائع و شائع تو دور
مفسر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر متفق تھے اور علامہ فاضل دہلوی صاحب مفسر
فی حلالہ آیت یہ ہیں کہ مفسر قدس صلی اللہ علیہ وسلم صحابی ایسا فرمایا کرتے تھے یہ امام

ممانعت بھی کی تو یوں نہیں کہ شرک کی عزتی سے بلکہ چون کہ ایک ہی گفتِ اعتراض برتا ہے
ہندو چھوڑ دو۔ اِنَّا نُنْفِیْهِ وَنَاۤیْبُہٗ زَاجِرٰتُوْنَ۔

امام الوہابیہ کے نزدیک بعد اعتراض بھی نبی سنی سے یہ دم
نے جو تعلیم فرمایا وہ خود شرک ہے

مسلما ان سب ذاتوں کے بعد جو حقیر فرمائی اوحیٰ میں اس سے کہ اس کی ارشاد ہو کہ
یوں کہا کہ وہ جو چاہے اللہ پر چاہیں محمد سنی اللہ علیہ السلام یہ نام ہوگا۔ یہ سب غلط
ہو گئے۔ یہ نامیں بدی نام ہیں جس میں نکلے۔ اس میں رسول ہے چاہے سے چھو
نہیں ہوتا۔ (تقریب ۳۱ بیان ص ۱۵۳)

شرک سے کیوں کر نجات ہوگی

مسلمانو اللہ انصاف جو بات خاص میں اسی عزوجل ہے جس میں ہی مخلوق کا پھر دخل
نہیں۔ اس میں دوسرے خدا کے ساتھ (اور) بہت زیادہ کیا اور (پھر) کہہ رہا یا تو کی
شرک سے کیوں کر نجات ہو جائے گی مثلاً اس کا رازق ہوتا ہے۔ اتنی قدرت سے
تمام اولین و آخرین کا رزق ہونا خاص خدا کی شان میں ہے۔ اولیٰ یونہی کہے کہ اللہ
رسول خالق السموات والارض ہیں۔ اللہ و رسول اتنی قدرت سے رازق تمام ہیں۔ چھو
شرک ہو گا اور اگر کہے گا کہ اللہ پھر رسول خالق السموات والارض ہیں۔ اللہ پھر رسول اتنی
قدرت سے رازق جہاں ہیں تو کیا شرک نہ ہو گا۔ مسلمانو اگر ہوں کے متعلق کہیں
اس کے ساتھ یہ بھی کہ اللہ پھر رسول عالم قیام ہیں۔ اللہ پھر رسول ہوں کی تشکیلیں

کیلئے ہے نہ مساوات نہ معیت کے واسطے لہذا منع نہ فرماتا تھے۔

حکمت جب اس یہودی غیبت نے جس کے خیانت امام ابوہابیہ کے مثل تھے۔ اعتراض کیا اور معذور لکھ دیا۔ کہ ان کے لئے یہودی غیبت کی رائے یہ ہے کہ زیادہ تر جس اسی طرف ہو کر ایسے لفظ کو جس میں الحق مدعی قتل محض جائے طعن جانے دوسرے مسئلہ سے بدل دیا جائے کہ صحابہ کرام کا مقابلہ تیرک و قتل برقرار رہے اور حق کچھ نہیں دیکھیں نہ اسے طریقہ بات مہارت کے ایک و نہ آداب سے تھی۔ معاذ اللہ! صحابہ کرام کی ہمت کے بعد بھی یہاں تک کہ خلیل بن شجرہ رضی اللہ عنہ نے وہ خواب دیکھا، روایت صادقہ کے طلب ہوتا ہے اب اس خیال کی زیادہ تقویت ہوئی، درحقیقہ ہوا کہ بارگاہِ عزت میں نبیؐ ٹھہرائے کہ یہ غیبت غیبتوں کا جائز طعن ہے۔ اس دیا جائے جس طرح رب اعجاز جل جلالہ نے رسول اکرمؐ سے منع فرمایا تھا کہ یہود و منوڈانے اسے مقصد مردود و ریدہ رست میں، اس کی جگہ نظر نہ کہنے کا ارشاد ہوا تھا۔ لہذا، خواب میں کسی بندہ صالح کو اعتراض رست نہ دیکھا کہ یوں تو بات فی نفسہ محل اعتراض ٹھہرتی بلکہ خواب بھی دیکھا تو انیس یہود و نصاریٰ اس امام ابوہابیہ کے ہم خیالوں کو محض دیکھنا کہ ظاہر ہو کہ صرف دین دوزی غیبت کی مصیحت داعی تبدیل لفظ ہے۔ اب حضور قدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ یوں نہ کہو کہ اللہ دروس عیب ہے چاہیں تو کام ہوگا بلکہ یوں کہو کہ اللہ کا رسول چاہے تو کام ہوگا۔ (پھر) کا لفظ کہنے سے وہ وہ ہم مساوات کہن و بانی خیانت کے یہود و نصاریٰ یوں کہے کہ ان یہودی خلیفوں کے وہابیوں کو گزرتا ہے ماتی نہ رہے گا۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى تَوَاتُرِ الْآيَاتِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى الْبَرَاءِ

اہل انصاف وہیں علامہ فرما میں کہ یہ قرآن میں یہ فیض قدر سے قلب تپانہ پر عبادوں
یہی واضح مستحکم ہے کہ ان احادیث و ایک مسلسل حلقہ میں خصوصاً یہ وہ
درست و حراست ہے کہ کچھ نہ تھی وہ ان نقشہ کشی ہے۔

الحمد للہ کہ یہ حدیث بھی ہم امنست ہی کا حصہ ہے۔ وہاں یہ غیر ترمذیوں و اس سے
کیا ملا ہے۔

ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤَيِّدُ مَنِ ارْتَضَىٰ وَرَبُّهُ يُضِلُّ لِمَنْ يَشَاءُ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ
فرض احادیث صحیحہ تا اس دروغ کو کوتاہی جاننا چاہی ہیں وہ روایت غلط ہے اس نے
ذکر کی اور جو ہیں روایت اعتبار امام المؤمنین حدیث ہے۔ یہاں سے احتیاط نہیں کیا گیا
کہو بلکہ ماشاء اللہ وحدہ۔ اقول اگر صحیح بھی ہو تو نہ میں سنہ ۱۰۰۰ فیہ ۱۰۰۰ سے اس کی
دوسورتمیں ہیں۔ تبدیل حروف جس کی طرف وہاں روایت تھی شاذ و باری ہیں اور نہ
ترک عطف جس کا اس روایت میں آیا۔ ایہ صورت دوسری کی تھی و مزی نہیں تھی
دالی میں حصر عہدائی کی تھی کرے۔ قَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ فَمَنْ يَفْلِكُوا هُمْ وَبِكَرَّ اللَّهُ فَكُلُّهُمْ
وَمَا رَحِمْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَبِكَرَّ اللَّهُ رَمَىٰ

اور جب کچھ نہ تھی ہم نو حدیث سے ماشاء اللہ شاذ و باری کی طرف ماشاء اللہ ثم ماشاء
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی اجازت و مانتے تو اب اس میں اس نکات و توضیحات کی
حاجت نہ رہی جو شریعت نے اس روایت مستحکم اور اصل حدیث مستقل میں بظاہر ایک نوع
تخییر کے لحاظ سے ذکر کئے ہیں۔ شیخ محقق روئے یہاں یہ تھی کہ "اور نہ روایت
بندگی و تواضع و توحید مستریہ کہ "تکسیرت صلی اللہ علیہ وسلم" غیر خود است و مشیت سرچہ
بطریق تاخرو بحیث باشد تجویہ کرد اما، حق خود تاں غیر راضی ہے شد بلکہ امر و بات و مشیت

ہر پروردگار حق تعالیٰ تبارک و تعالیٰ۔

اقتوں یہ تو حیدر بھی شکر امام کو بایں غریب پاشی دینا ہے۔ یہ عالم علی احمد نے
نے تو احمد پٹی مشیت دار ہے۔ یہ فواید اور اس سے بہتیں ہی بہت ہیں۔
شکر ہو تو وہ احمد یہ ٹھہرے کی جھنڈی ہے۔ اپنی بات نیم ہشتاد سے
فرمایا ورنہ وہ عمر کو شریف فرمایا جا کر رہا۔ عامہ میں سے ایک ادا ہے سینہ اوقیانی
طرف اشارہ کیا کہ

أَنَّ صَلَّيَ اللَّهَ نَعَسَى عَلَيْهِ رَسْمُهُ رَأْسُ مُنْجِدِ بْنِ وَ مَشْنُهُ مَقْصُورُهُ فِي
مَنْبِهِ لِلَّهِ نَعَسَى وَ مُصْحَبُهُ فِيهَا -

نہ سبکی نہ خایہ و لطمہ و زخم و مدینہ میں و زخم و مدینہ میں و زخم و مدینہ میں
مستغرق و ام ہے۔

۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰

نَضَمَجِلُوْهُ فِي مَشِيئَةِ اللهِ تَعَالَى مُسْتَحَبَّةٌ ۝

اقول فلم يفرق بين الاضمحلال الاضطراري الحاصل بكن خلق والا
ختيارى المختص بحلص عباد الله المستدريه وفي كل صفة نية من
بيهم سيدهم تسوية صلى الله تعالى عليه وسلم وخرص عليه بتا لله
لا يفيد حوار الا يسألوا ۝

اقول ما كان مساق كلام لطبي لانتاب حوار لاسي بساوي حتى يكون
عدم الهاذنه بقضا في مرامه نية اراد الله . بكن يفرق بين مشيئة ومشيئة
غيره صلى الله تعالى عليه وسلم حيث ذكر الاولى ثم وطوى ذكره
رأسا وهذا مستند من كلامه ما من وجه كما سمعت من تقريره فلا
افرى ما المراد من الامور انما هادئة واحة خير يفرق فقال ما سبق من قوله
صلى الله عليه وسلم ولكن قولوا ما شاء الله ثم شاء فلا لمجرد
الرحمة ولو قال ما قولوا ما شاء الله ثم شاء محمدا صلى الله تعالى عليه
وسلم لكان امر وخوف أو نذت وليس ان مر كذا لك .

اقول كانه يستلزم من ترك نطقه بكن هبة فانه يكون حبيب امر
مقصودا وقله الذب بحلاف الاول فانه يشدراك على الهبة فيبعد
مجرد الرحمة هذا ما ظهر لي في تقرير مرامه وانت تعلم انه يرجع الفرق
على هذا الى جهة العبارة فلو ذكر هها لكن لسا ع . يذكر العطف به
ولو تركها نمة لقال قولوا ما شاء الله وحده ثم قال مع ان المشيئة
المسندة الى فلان اما هي المشيئة حرة لا بحور حمها على المشيئة

الكلية كمار مربا اليه فيما سبق من الكلام

اقول هذا شيء متحذر عن البحث و مشنة لى صلى الله تعالى عليه
وسلم ايدي لا تحيط بجميع مرادات الله تعالى سبحانه هذا قد كان افادة
العلامة الطيبي و جها را بعا و هو انه صلى الله تعالى عليه وسلم قال هذا اى
قبول ما شاء الله و حده د فعالمظه انهمه قولهم ما شاء الله و شاء محمد
صلى الله تعالى عليه وسلم يعطمانه و ربنا سمعت قول من والمظه
بحالها فى ذكر اسمه صلى الله تعالى عليه وسلم ولو بشم فعلى لى ذكر
الله تعالى و حده و لى يريد ان السظه نشاب من لو او اد لو راده له
بصلح ما ذكره و جها لى فرق بذكر مشيه عبره صلى الله تعالى عليه
وسلم ثم لا مشينة هو فان المحدور على هذا ن كان ففى المواد لا لى ثم
و فيها الكلام فارادة هذا خروج عن اصل المرام هذا تفوير كلامه على ما
ظهر لى اقول و هو ان هذا الوجود عدى و كيف بظن ان بظن لى صلى
الله تعالى عليه وسلم بصحابه فى ذكر نفسه السمعة والريا وحاشاه و
حاشاهم عن ذلك و احسن الوجود ما ذكرنا سابقا عن الطيبي وما قد
منا عن الشيخ المحقق مع ان كل ذلك مستعنى عنه كما عذمت و قد
اشار اليه القارى ايضا اذ قال اصل السوان مدفوع لانه صلى الله تعالى
عليه وسلم داخل فى عموم فلان فيحور ان يقال ما شاء الله ثم شاء محمد
صلى الله تعالى عليه وسلم ولا يحور ان يقال ما شاء الله و شاء محمد
صلى الله تعالى عليه وسلم اقول ولو استحضر حديث من ماجة لم

سحیح الی غموم فلان کم ان المسائل لو اسطهر لما سائل کما ان
المحبین لو تدکروه لما ذهبوا الی ہا وہ فسخ من لا یعرب حد
شنی شہدہ۔

یہ وصل مبارک کرا عظیم مقصد کتاب تھا۔ یہ وہاں ان اہل اقلیتوں کے لئے اور ان
میں کی اصلاح میں راہ ہدایت کا ستارہ مبینی تھا جس کا نقش آثار علیہ العزیز خاتمہ کتاب
میں مذکور ہے گا۔ یہاں تک اس باب میں جو کچھ لکھا ہے وہ اس باب کا ایک باب ہے اور
حدیثیں نامیں تعلق بذات قدس امور مصلحتیں حدیثیں حلیہ و سلم مذکور ہیں۔ اور انھیں
آئندہ آتی ہیں اور یہاں حدیثیں۔ اس کے لئے اس کتاب میں حدیثیں لکھی گئی ہیں
میں سئلہ تھا ہے۔ اہل خوف و ملت یا وہ حدیثیں لکھی گئی ہیں۔ اور انھیں حدیثیں
کے وصل سے راحت و ہدایت کے لئے لکھی گئی ہیں۔



واپس پٹ آئے۔ مومن علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی تھی یہ کیا حال ہے ارشاد ہوا مگر
یوسف کے پاس ہو۔ اس کا نام مبارک آپ باجوہ سے آدمی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہنچا دیا۔
معلوم نہ تھا فرمایا اگر تم میں وہی ہوتا تو ایسا آدمی نہ ہوتا۔ یہ سن کر اس نے کہا
معلوم ہوں کہ پاس آدمی بھیجا کہ تجھے یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام قبرِ مدیم پہنچا دیں
فرمایا تو مجھے بتا دے عرض کی۔

لَا وَاللّٰهِ حَتّٰی تُعْطِنِيْ مَا أَسْأَلُكَ
خدا کی قسم میں نہ بتاؤں گی یہاں تک کہ
میں نہ چاہوں آپ سے مانگوں آپ مجھے عطا
فرمائیں۔

فرمایا۔ ذٰلِكَ تَمَرِيْ عَرْضُ قَبْرِ

فَالْتِ فَبَاتَنِيْ مَعَكَ لَئِنْ كُنْتُ
مَعَكَ فِي الدَّرَجَةِ لَأَنِيْ نَكُوْلُ مَعًا
فِي النَّحْرِ۔
میں نے عرض کی تو میں حضور سے مانگتی
ہوں۔ انت میں میں آپ کے ساتھ
ہوں۔ اُس درجے میں جس میں آپ
ہوں گے۔

قَالَ سَلِي النَّحْنَ

قَالَتْ لَا وَاللّٰهِ لَا اَنْ اَكُوْلَ مَعَكَ
فَجَعَلَ مُوسٰى بَرِيْدًا ذٰهًا فَوَحٰى اللّٰهُ
اَنْ اَعْطِيَهَا ذَالِكَ فَبَاتَنِيْ لَنْ يَنْقُصَكَ
موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جنت مانگ
لے یعنی تجھے بھی کافی ہے اتنا بڑا سوال نہ کر
پھر زن نے کہا خدا کی قسم میں نہ مانوں گی
مگر یہی کہ آپ کے ساتھ ہوں۔

مَعَنِيْ عَلِيْ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ اَنْ اَكُوْلَ مَعَكَ
بِسْمِ اللّٰهِ اَرْسَلْنَاكَ اَنْ اَكُوْلَ مَعَكَ
میں علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ
ہوں کہ آپ کے ساتھ ہوں۔ اللہ عزوجل نے اُن کی بھیجی

شب ف غطا ہا

موسیٰ و ہارون میں سپہ قاتل کی

کھانسی میں تہہ کیا نہ تھا نہیں

موسیٰ علیہ الصلوٰۃ وسلم نے جنت میں اپنی طاقت سے قاتل کو مارا۔ اس سے جنت
طیبہ، الصلوٰۃ علیہ وسلم قدر تادی موسیٰ علیہ الصلوٰۃ وسلم کی مبارک ہاتھ لے کر
سے عبور فرما گئے۔

(کنز العمال ج ۲ ص ۶۶۷، رقم ۶۶۵۵، مجمع ۶۶۵۵، ص ۶۶۷، مجمع ۶۶۵۵، ص ۶۶۷)
(الاولیٰ ج ۶ ص ۷۷)

اقول: ہندوؤں نے خود کو اس حدیث میں یہاں تک پہنچا دیا کہ یہاں تک پہنچا دیا ہے
خود حدیث کا ارشاد ہے کہ لہذا خود کو کے متاخرین رحمت پر
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پہنچتا ہے جو پیا ہیں جسے چاہیں اے خدا فرمادیں
اولاً حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میں نے اپنے ہاتھ سے
حدیث ربیعہ رضی اللہ عنہ میں تو اطلاق میں تھا۔ اس سے علماء کرام نے عموماً مستحکم کیا۔
یہاں صراحتاً خود ارشاد اقدس میں عموماً موجود ہے کہ جو اس میں آئے ہاتھ سے۔ ہم سب کو
اے فرما نے کا اختیار رکھتے ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم و تبارک و تعالیٰ علیہ وسلم
رخوردہ و زور لہ و بعمہ و افضالہ۔

یہی اعتقاد صحابہ کرام کا تھا کہ حضور کا رخا نہ انہی کے مختار کل ہیں
ثانیاً یہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ حاضرین رضی اللہ عنہم کا غلطہ کاش یہ صحابہ کرام
ارشاد اکرام ہمیں نصیب ہوگا حضور تو اسے اختیار ہی فرمائی تھے۔ اب یہ حضور سے جنت

مانگے گا۔ معلوم ہے کہ کچھ اندوہی صحابہؓ کا یہی اعتقاد تھا کہ حضورؐ قدس سلی اندوہا یہ اہم
کا باعث اندوہ عزوجل کے تمام غم میں رست دینا و راحت دینا ہر نعمت پر پہنچا ہے۔ یہاں تک کہ
سب سے اعلیٰ نعمت یعنی جنت جسے یہاں خوشیوں کی سلی اندوہا یہ نام ہے۔

عالماتِ خود جنسہ قدس علی اللہ ملیہ ہم تا اس وقت اس عربی کے تصور بہت پختہ اور ہم نے فقیر کا سوا اور ہم سے جدا کیا تاکہ میں میرا اور یہ کی طرح نہ ہوں۔
بنت بلکہ بنت میں ملی ہے ملی مردہ یا مہر تو مہر یاں؟ کی چہ تہ اور سب ہنچ
ہمارے ہاتھ میں مجھ دی اُسے مہر ہے، یہ سہل ہے یا نہ۔

راجہ ان بڑی بی پرندہ عزوجل کی بہادر شہسواروں کے ہستی علیہ صلوٰۃ والسلام
 کو خدا کی کارخانہ کا محتربوں رحمت و رحمت میں بھی ہے اسی نے دیکھا ہے
 قادر ماں کر شرک یہ تو صوفی ٹیم، اللہ علیہ صلوٰۃ و تسلیم کو یہاں سے یہ باتیں
 غصب و حاکم اس شرک پر انکار نہیں دیتے اس نے اس پر یوں نہیں کہتے کہ میں نے
 جو اقرار کیا تھا تو ان چیزوں کا جو اپنے اختیار کی ہوں صلا جنت اور جنت کا بھی ایسا وجہ خدا
 کے گھر کے معاملے ہیں۔ ان میں میرا کیا اختیار ہے نہیں سنا کہ وہاں یہ ہے کہ تمہیں اپنے
 قرآن جدید نام کے تقویہ اور ایمان اور حقیقت کے کلمات میں دھراں میں لڑا میں نے۔
 انبیاء میں اس بات کی کچھ بڑی نہیں کہ اللہ ہے اس و عام میں صرف لی ہونہ قدرت ہی جو
 میں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہاں ہے افضل محمد رسول اللہ تعالیٰ ترہ سلیس علی اللہ علیہ وسلم
 نسبت ان کی حق باطنی میں اترے گا کہ

’خس کا نام محمد ہے وہ کی چیز دمتا نہیں‘ انہوں نے کہا۔ یہاں سے وہ اپنے گھر کی طرف لوٹ گئے۔

کر سکوں۔" نیز کہا جائے گا بغیر نے سب کو پتی مٹی تک دکھان کر سہا یا کہ قرأت کا حق ادا کرنا اُس چیز میں ہو سکتا ہے کہ اپنے اختیار کی بوسومیر مال موجود ہے جس میں مجھ کو کچھ خل نہیں اور اللہ کے مال کا معاملہ میرے اختیار سے باہر ہے۔ وہاں میں کسی کی حدیت نہیں ہو سکتی ورنہ کسی کا وکیل نہیں بن سکتا سو وہاں کا معاملہ ہر کالی ایسا اپنا درست اور دوزخ سے بچنے کی ہر کوئی تدبیر کرے۔ بڑی بی کیا تم سٹھ گئی ہو۔ دیکھو تقویۃ الایمان کیا کہہ رہی ہے کہ رسول بھی کون محمد سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم اور معاملہ بھی کس کا خود اس سے گھر پارہے کا وہ بھی کتنا کہ دوزخ سے بچ لینا اُس کا تو نہیں خود اپنی صاحبہادی سے بچھ اختیار نہیں وہ اللہ کے یہاں کچھ کام نہیں ہو سکتے۔ تو کہاں وہ اور کہاں میں کہاں ان کی صاحبہادی وہ کہاں تم۔ کہاں صرف دوزخ سے نجات اور کہاں جنت اور جنت کا بھی ایسا اسی درجہ بخش دینا بھلا بڑی بی تم مجھے خدا بنا رہی ہو۔ پہلے تمہارے سے کچھ امید بھی ہو سکتی تو اب تو شرک کر کے تم نے جنت اپنے اوپر حرام کر لی۔ افسوس کہ مومن علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کچھ نہ فرمایا اُس بھاری شرک پر اصلاً انکار نہ کیا۔

خامساً انکار درکن را در رجسری کہ مسلی النجۃ اپنی لیاقت سے بڑھ کر تمنانہ کروہم سے جنت مانگ لوہم وعدہ فرما چکے ہیں عطا کر دیں گے۔ تمہیں یہی بہت ہے۔ افسوس مومن علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیا شکایت کی کہ امام الوہابیہ اگرچہ یہودی خیانت کا آدمی ہے جیسا کہ ابھی آخر وصل اول میں ثابت ہو چکا مگر اپنے آپ کو کہتا تو محمدی ہے خود محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے جدید قرآن تقویۃ الایمان کو جہنم پہنچا دیا۔ ربیعہ رضی اللہ عنہ نے حضور سے جنت کا سب سے اعلیٰ درجہ مانگا۔ اس عظیم سوال کے صریح شرک پر انکار نہ فرمایا بلکہ صراحتاً عطا فرما دینے کا متوقع کر دیا اب اگر وہ جل جل کر ان کی توہین نہ کرے ان کا نام بوسو

گتہ نہیں ہے نہ تو وہ یا اس کے گائی رہا ہے مر رہا ہے یا وہ عجیب ہمارا اپنے بطن کے
چھپوے میں چھوڑے گا شش شش رہے۔ ان کے ساتھ ہے ان کے ہاں **وَسَلِّ عَلَى الْعَبْدَةِ**
برسمہ و لمزمزمی و لکن انما ففت لا یخسبون۔

سدا و خا سب ایسوں کی تہ خدا ہوئی بے حکیم یا یہ مخلوق تسلیم نے وہاں کیا ہے یہ
رہائی برقی قوائے حاکمہ تھی کہ وہی میں وہاں میں وہاں میں سلجھ گیا و علم نے
تقیہ یہاں کی یہ صریح تدریس و تعلیم و انوار قوائے حاکمہ تھی کہ وہی میں
پڑھے کھئے نہیں۔ تقویہ انہیں پڑھ دیتا انہیں جدید و تکویناتہ۔ یہ قسم تو حد
نے توڑا کہ پانی کی کشتی و رموی سے اترے جو کھل و ممل فرما دیا پانی قوی تو یہ
کہ اعطیہا ذالک مہی کہ یہ مانگ رہی ہے قوائے حاکمہ میں وہاں میں قوائے حاکمہ میں
تمہارا کیا نقص ہے۔ اور انی قسمت یہ اوپر کا ہم آ سب سے تیز رہا یہ نہیں فرمایا تاکہ
مہی تم ہو کون بڑھ بڑھ کر باتیں مارنے والے ہو۔ یہاں سے معاملے کا ہمارے
حبیب کو تو زور و بھرا اختیار ہے ہی نہیں یہاں تک کہ خود اپنی صاحبہ ادنیٰ و بزرگ سے ہمیں ہی
ملنے تم ایک بڑھیا کو جنت چٹائے دیتے ہو اپنی بیوقوفی انہیں عورت تھی وہاں میں پڑھا ہے
کہ ہمارے یہاں کا معاملہ ہر شخص اپنی درست کرے بلکہ علیٰ محمد انی یہ ظلم آجائے کہ وہی تم
سے جنت کا یہ عالی درجہ عطا کر دو۔ اب کہیں یہ چاروں کس کا ہو کر رہے جس کیلئے قادیان
کا معاملہ کو تمام انبیاء سے بگاڑی ہیں وہاں پر وہی بھاری صاف کہہ دیا کہ خدا کے سوا
کسی کو نہ مان اوروں کو ماننا محض خطا ہے۔ اسی خدا نے یہ حکم کیا اب وہ بے چارہ واریں
سو ماندہ و رآنسو ماندہ وہاں سے کیا کرے کہ اپنی غلوئی چہر تو حیدر کا ہاتھ پڑ کر ان کی ہڈی
کھائے اور نہ رہا متحدہ کر چکے۔

تقدیر پھر آپ نے حضرت مولیٰ کو کیوں نہ یہ دفرمایا جب کہ یہ بھی کہے گئے تو آخر کچھ نہ
تاک پر سے رداں بھیک دیا۔ کہ یہ کو تک تو نہیں کے ہیں دشمن تو مار ہی کر چھوڑ گئے تھے۔
انہوں نے تو جڑ سے پوچھ لی۔

ما زیارن چشم یاری داشتیم فوہ غدرود نچہ ما پنداشتیم

و استغفر اللہ العظیم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العزیز الحکیم

سابقہ کچھ فقرہ قیامت کا پہلا صورت۔ فَخَطَكَ هَٰ مُوسَىٰ غَثِيۡبًا مِّنۡ سَمُوۡۤءٍ
وَالسَّلَامُ نے پیرزں کو اد جنت مایہ عطا فرمایا، ائمہ سید عالمین علیہ السلام نے
نے کہ اللہ و اس کے رسولین کو اہم اسلوۃ، السلام، بیت شہ ۵ یا بدانت
لگاتے ہیں کہ سب چارے، اغل، اس فلیس میں بھی یہ میں تھی
کذلک العذاب ولعذاب الاحرة کسرو کما یعلمون۔

حدیث ۱۷۶ کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہوا اس کی سیمتیں نہیں میں تقسیم فرما
رہے تھے ایک شخص نے کمرے سے سر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضور نے مجھ سے
کچھ وعدہ فرمایا تھا ارشاد ہوا صَدَقْتُ فَاَحْبَبْتُکُمْ مَا بَشَرْتُ۔ تو نے سچ کہا اچھا جو جی میں
تھے حکم نکادے۔ عرض کی اسی دسے اور ان کا چہرے والے غلام عطا ہو۔ سید عالم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا یہ تجھے عطا ہوا اور تو نے بہت تمیزی چیز مانی۔

وَلِیَصَاحِبَہُ مُوسٰی الَّذِیۡ ذُکِّرَ عَلَیۡہِ
عِظَامُ یُوۡسُفَ کَاَنۡتَ اٰخِرُ مِمَّنۡ
جِئۡنَ حَکَمَہَا مُوسٰی فَقَالَتُ
حُکَمٰی اَنْ تُرَدَّ بٰی شَاہَہٗ وَاَدْخُلَ

اور بے شک موسیٰ کو جس نے انہیں یوسف
علیہا الصلوۃ والسلام کا تابوت بتایا تھا مجھ سے
زیادہ دانشمند تھی جب کہ اُسے موسیٰ علیہ
الصلوۃ والسلام نے اختیار دیا تھا کہ جو

مَعَكُمْ الْجَنَّةُ - چاہے مانگ لے۔ اس سے ہاں میں تپتی

طور پر بھی مانگتی ہوں کہ آپ میری جوانی
واپس فرمادیں اور میں آپ کے ساتھ
جنت میں جاؤں یو ہیں، ہوا کہ وہ ضیف نوراً
نو جوان ہو گئی اس کا حسن و جمال واپس
آیا اور جنت میں بھی معیت کا وعدہ کلیم
کریم نے عطا فرمایا۔

(ابن حبان و الحاکم فی المستدرک مع اختلاف عن ابی موسیٰ
الاشعری رضی اللہ عنہ)

(ابن حبان ج ۲ ص ۳۳۲ و الحاکم فی المستدرک ج ۲ ص ۵۰۳-۵۰۴، ۵۰۵)
و ابن کثیر فی تفسیر ج ۲ ص ۳۲ انحاء السعادة المتقی ج ۷ ص ۵۰۹)
حاکم نے کہا یہ حدیث الاسناد ہے یہاں جوانی بھی موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پھیر دی۔

و ہابیہ کے طور پر موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحی آئی کہ

اے موسیٰ تو خدا بن جا

حدیث ۷۷۷۷ کہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رب عزوجل نے وحی بھیجی۔

يَا مُوسَىٰ كُنْ لِمَنْفَقِيرٍ كُتْرًا وَ
لِلضَّعِيفِ حِفْظًا وَ لِمَنْتَجِيرٍ عَيْثًا۔
اے موسیٰ فقیروں کیلئے خر نہ ہو جا اور
کمزور کیلئے قلعہ اور پناہ مانگنے والے کیلئے

فرما دیں

(ابن السَّحَّارِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ نَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
وَوَحَّى اللَّهُ تَعَالَى إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ قَدْ كَرِهَ فِي حَدِيثٍ
طَوِيلٍ۔)

کذا ہندی فی کسر العمال ج ۶ ص ۴۸ رقم ۱۶۶۱۳ و بوعیم فی الحبہ
ج ۶ ص ۲۷

وہابیہ کے طور پر اس حدیث کا ماصل یہ ہو گا کہ اے موسیٰ تو خدا ہو چکا کہ جب یہ نام
شان لوہیت ہیں اور ان باتوں میں بڑے چیمو نے سب بندے برابر ہیں اور یکساں ہیں
تو موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس باتوں کا حکم نہ د خدا بن جانے کا حکم ہے۔
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔

حدیث ۱۷۹، ۱۷۸ ترمذی و حاکم حضرت ابو ہریرہ اور امام احمد و ابو داؤد حلی و ابن
معد و طبرانی و بیہقی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فرماتے ہیں جب حضرت عزت جل و علانے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا کیا ان کی
پیشہ کو سج فرمایا جس قدر وہ اُس کی نسل سے قیامت تک پیدا ہونے والے تھے۔ سب ظاہر
ہو گئے۔ رب عز وجل نے ہر ایک کی دو سو آنکھوں کے سچ میں ایک نور چمکایا پھر انہیں آدم
علیہ الصلوٰۃ والسلام پر پیش فرمایا۔ عرض کی الہی یہ کون ہیں فرمایا تیری اولاد ہیں۔ آدم علیہ
الصلوٰۃ والسلام نے ان میں ایک مرد کو دیکھا ان کی پیشانی کا نور انہیں بہت بھیا عرض کی
الہی یہ کون ہے؟ فرمایا تیری اولاد سے پچھلی امتوں میں ایک شخص داؤد نام ہے عرض کی الہی
اس کی عمر کتنی ہے فرمایا ساٹھ برس عرض کی الہی اس کی عمر زیادہ فرما رب جل و عل دے فرمایا۔
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْ أَرِنَهُ أَكَلَتْ مِنْ عَمْرِكَ
میں زیادہ فرماں گا کہ یہ کتنی عمر ہے اس کی
میر میں زیادت کر دے۔

آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عمر کے بارہ برس تھے۔ عرش کی تو میری عمر پچیس سال تھی۔
عمر میں بڑھادے فرمایا یہ بہت تو کھلیا جاے۔ مجھ پر صبر کر لی جائے تو اور پھر بدے گا نہیں
(نوشتہ لکھنؤ علیہ السلام کی گواہیاں سنیں۔)

فَلَمَّا أَفْضَى عُمُرُ آدَمَ لَا أُرْعَى
جَاءَهُ فَهَلَكَ السُّرْبُ فَتَنَ آدَمُ
أَوَّلَهُ يَنْقُ مِنْ عَمْرِي أَوْ يُعْرُونَ مَنَّةً
فَنَ أَوَّلَهُ يُغْنِيهِ اسْكُ دَاوُدَ۔

جب آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عمر سے
پچیس سال باقی رہتے تھے تو دوسرا شجرہ بریں
رہے۔ ملک الموت علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے اس کے پاس آئے فرمایا یہ میری
عمر سے ادھنی پچیس سال باقی نہیں۔ یہاں
کیا آپ اپنے بیٹے داؤد علیہ الصلوٰۃ
والسلام کو نہ دے پتے۔

(پھر اللہ عزوجل نے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بیٹے داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عمر کے
برس کر دیئے) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا مَا نَسَّ الْحَطَّابُ فِيمَنْ حَدِيثُ أَبِي عُبَيْدٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ۔ اں حدیثوں کا رشتہ یہ کہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آدم علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے عمر عطا فرمائی۔

بیہقی سر الکری ج ۱۰ ص ۱۲۶ طبرانی کبیر ج ۱۸ ص ۲۱۴
عساکر نہدیج ج ۲ ص ۳۳۵ عاصم فی السنہ ج ۱ ص ۹۰ وحکم فی
المسند رک ج ۱ ص ۲۳ وج ۲ ص ۵۹۶ واحمد فی مسندہ ج ۱ ص ۲۵
۲۵۲، ۲۹۹، ۳۷۱

حدیث ۱۸۰: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم

اِذَا احْمَلْتُ اَحَدَكُمْ شَيْئًا وَارَدَ حَرْمًا
وَهُوَ بَارِعٌ لَيْسَ بِهَذَا السُّنَنِ فَيَسْئَلُ
عَنْ عَدَدِ لُتْهِ عَسْرِيْنِ فَنَسْأَلُ عَدَدًا
الْاَمْرَانِهُمُ وَقَدْ حَرَبَ دَلِكُ

جب تم میں کی ن سو یہ تم ہاں
مدد ملتی چاہے اس کی کدو تہاں
مدد نہیں کہ اسے یہ یہ اس کے
اے اللہ کے بندو میری مدد کرو اے اللہ
کے بندو میری مدد کرو اے اللہ کے بندو
میری مدد کرو۔ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے
ہیں جنہیں یہ نہیں دیکھتا وہ اس کی مدد
کریں گے۔

وَالْعَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

الطبرانی عتبه بن عروان رضى الله عنه

کذا مجمع الروا لد ج ۱۰ ص ۱۳۲ لفظ له

حدیث ۱۸۱۔ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم جب نکل میں جانور چھوٹ جائے

فَبَيِّنَا دِيَا عِبَادَ اللّٰهِ اَخْبَسُوا
تو یوں دعا کرے اللہ کے بندو روک دو۔

عباد اللہ اسے روک دو گے۔

(ابن السنی عن ابن مسعود رضى الله عنه)۔

اس میں فی عمل التوب واللبنة من ۱۷۰ برفم ۵۰۹ وایضی فی مسند ج

ص ۱۷۷ برفم ۵۲۶۹ وایضی حصر فی مایح الافکار ج ۲ ص ۱۸۲، ۱۸۳

کترانی عجمالہ المراغب ج ۲ ص ۵۸۲

حدیث ۱۸۲ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم میں مدد کرو۔

أَعْيُنِي يَا عِبَادَ اللَّهِ - میری مدد رواں ہند کے ہندو

(اسی شیعہ والبرار عن ابن عباس رضی اللہ عنہما)

ابن اسی شیعہ فی المصنف ج ۱۰ ص ۳۹۰ و سوار فی مسندہ (کشف) ج ۴

ص ۳۴ بوقم ۳۱۲۸

یہ تین حدیثیں ۹ بابیت ش

کہ تین صحابہ رضی اللہ عنہم کی روایت ہے میں قدیم ہے کہ امام ابن رحمہم مد تعالیٰ کی

مقبول الجرب سمول رہیں۔ اس کتاب میں لی قدرے تفصیل فقیر کا رسالہ

ابھالا سوار میں لہ صلوة لاسرور کہ نہ تو تیرے شریف سے اسل رنج و رغداد

شریف کی طرف گیا رو قدم پت وغیرہ یہ یہ فعل سے سرحد میں تصنیف یا مدظلہ ہو

ان حدیثوں اور حدیث اجل و اعظم ہا محسنہ رسانی مو حقیقہ یکک زلی زبانی کی

شوکت قاہرہ کے حضور ہابیہ کی فرات مذہبی کا حال رسالہ شریف آتا ہے۔ انشاء اللہ

تعالیٰ۔

نبی و علی مددگار و کارساز ہیں

حدیث ۱۸۳ فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم

مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ فَعَلَيَّْ وَلِيَّهُ جس کا میں مددگار و کارساز ہوں علی اس

کا مددگار و کارساز ہے۔

کرم، شہد و جہد نکریم

احمد و السانی الحاکم عن مریدہ وحی اللہ تعالیٰ عنہ

احمد فی مسندہ ج ۵ ص ۳۵۷ ابن ابی شہ فی المصنف ج ۱۲ ص ۵۷ اس
عدی فی الکامل ج ۲ ص ۷۷۲ و ترمذی فی الجامع ج ۲ ص ۲۱۳ و طبرانی فی
الکبیر ج ۵ ص ۸۵ ۲۱۷۰ ہنسی فی مجمع الزوائد ج ۹ ص ۱۰۷

بسنج علامہ مناوی نے شرح میں فرمایا دفع عند ما سکرہ علی اس کے معنی اگر ہیں
اس سے کمر ہات و بلیات دفع فرماتے ہیں اور شہاب میں کہ انوار قدس صلی اللہ علیہ وسلم ہر
مسلمان کے ولی والی ہیں۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے

الَّذِي أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ
بَنِي سُلَاسٍ ۚ رِیَاضِ ۱۰۱ بے شک کی
جانوں سے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

أَنَا أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ
میں مسلمانوں کا ان کی جانوں سے زیادہ
والی ہوں۔

احمد ج ۲ ص ۲۹۰، ۳۵۳، ج ۳ ص ۱۳۳۸ بخاری و مسلم، نسائی و ابن ماجہ ۲۴۱۵ عن ابی
ہریرۃ رضی اللہ عنہ

ترمذی برومہم ۱۰۷۰، ابوداؤد ۲۹۵۳، سنن الکبریٰ، بیہقی ج ۶ ص ۲۰
۲۳۸، ۲۵۱، ج ۷ ص ۲۲۳ ج ۱۰ ص ۲۰۲، شرح السنۃ ج ۸ ص ۲۱۳ ابویعیم
تاریخ اصحابان ج ۲ ص ۱۳۲

علامہ مناوی شرح میں فرماتے ہیں۔

لَا يَتَى الْحَلِيفَةُ إِلَّا كَبِيرٌ تَمِيذٌ لِكُلِّ مُؤَخَّرٍ

اس لئے کہ میں اللہ عزوجل کا نائب اعظم اور تمام حق الہی کا مدرسہ ہوں۔ صلی اللہ
علیہ وسلم۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا اور آخرت میں تمام

مسلمانوں کے مددگار ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

مَا مِنْ مُّؤْمِنٍ إِلَّا وَابَاؤُهُ فِي
الْجَنَّةِ وَالْأَبْنَاءُ أَفْرَؤُا اِنْ شَاءَ
لَهُ وَلِيٌّ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ مِمَّنْ تَسْتَعِينُ
فَإِذَا تَوَلَّى سَافِرًا فَتَرْكَهُ
مَالًا لِّمِيرَاةٍ عَشِيَّةً مِنْ كَانُوا مِنْ
تَرْكَتْ ذُنُوبًا وَصِيًّا فَلْيَأْمُرْهُمَا
بِمَوْلَاهُ۔

وہ مسلمان ایسا ہیں کہ میں دنیا آخرت
میں سب سے زیادہ اس کا حق سمجھتا ہوں
تہا ہے کہ میں آئے قیامت میں یہ مسلمان
کہہ رہا ہوں کہ یہ مسلمانوں کا حق
ہے کہ وہ جو مسلمانوں سے رہے کہ
چھوڑے اس کے وارث اس کے عہدے
ہوں اور جو اپنے اوپر کوئی دین ہے کہ
بے زر بچے چھوڑے وہ میری پناہ میں
آئے کہ اس کا مولیٰ میں ہو۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ آلِكَ وَبَارَكَ وَتَسْلَمَ

(البحاری و مسلم و الترمذی عن ابی ہریرۃ و ابوداؤد و الترمذی عن
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم)۔

احمد ج ۲ ص ۲۴۳، ۲۴۵ شرح السنۃ ج ۵ ص ۲۳۱ سنن الکبریٰ بیہقی
ج ۶ ص ۲۳۸

امام یحییٰ عمدۃ القاری میں زیر حدیث مذکور فرماتے ہیں المولیٰ ان صریحاً مہولی بمعنی

مذکورہ تولا حرم شریف میں صبح سویرے ہی رہا۔ وہ بھی یہاں سے ان کے گھر و رائج
پر وکروا ہوا تھا۔ ان کے گھر میں رہا۔

ای کے گھر میں رہا۔ ان کے گھر میں رہا۔

اقول: عموم حدیث میں حضرات خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم بھی داخل انہیں کی سند
بجائے نہیں کہتا مگر انہوں نے افضل ہونا کچھ ضروری ہے۔ ان کے گھر میں رہا۔
بشریٰ بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما

وقال نعاہی لانی اللہ ہو مولد و حشریٰ و نعاہی لانی اللہ ہو مولد و حشریٰ
ہے اور جبریل و ابوبکر و عمر و صفوان علیہم السلام
والسلام۔

حدیث ۱۸۴: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ

ابنہی فاطمہ خوراء اذیتہ ہم
نجم فلم نطمث و انما سماء
میری صاحبزادی فاطمہ آدمیوں میں حور
ہے کہ نجاستوں کے مارنے جو عورت کو
ہوتے۔

اللہ فاطمہ لان اللہ تعالیٰ قطعہا و
محبہا من النار۔
کہ نجاستوں کے مارنے جو عورت کو
ہوتے ہیں ان سے پاک منزہ ہے۔ اللہ
عزوجل نے اس کا قطعہ اس لئے نام رکھا
کہ اسے اور اس سے محبت رکھنے والوں کو
آتش دوزخ سے آزاد فرمایا۔

(الخطیب عن ابن عباس رضی اللہ عنہما)

لا يَسْلُجُ دُرُّ نَخْلَةٍ حَتَّى تَذْهَبَ
لُحْمُهُ فَقَالَ عَمْرُو أَيُّ شَيْءٍ هَذَا
مَرَدٌّ فِي لُحْمِهِ وَ مَرَدٌّ فِي الشَّرِّ قَدْ
بَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَالدِّيُّ نَفْسِي
بِيَدِهِ يَا لِحْمِكَ هِيَ كِتَابٌ بِهِ
عَزَّ وَجَلَّ عَمِي يَا مَن يُوَدُّ
حَبْلَهُ بِمَنْعِ سَائِلٍ بِ يَشْفُو لِسَانًا
فَادَا مَتَّ بِرِ يُوَضِّحُونَ قَلْبًا
الْمَلِكُ يَوْمَ لُحْمِهِ

بعد دو رخ میں گرنے سے پہلے ہوا فتح بد کا ہے ہوا۔

فاروق اعظم فرماتے ہیں زمین کے مالک ہم ہیں

حدیث ۱۸۶: معالی آثار ما ملوک میں سے حدیث: ملوک ملوکنا ز غور
الکمان عن انس غور عن محمد
قال قال عمر بن الخطاب
یعنی امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا
رفات الارض۔ زمین کے مالک ہم ہیں۔

عثمان غنی سے استعانت فرمانا

حدیث ۱۸۷

بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم
النبی عثمان یستعینہ فی حبش
العشرة فبعث الیہ عثمان بعشرة
الاف دينار۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
غزوہ تبوک میں عثمان کو تیرہ ہزار
مسکینوں پر بہت حالت تگی و عسرت تھی
اس باب میں حضور قدس صلی اللہ علیہ وسلم
نے امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے
استعانت فرمائی ان سے ہجرت چاہی
ذوالنورین رضی اللہ عنہ نے دس ہزار
اشرفیاں حاضر کیں

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمان اللہ تیری پیچھی اور نکاح بہرہ نہیں اور آج
سے قیامت تک جو کچھ تجھ سے وقع ہو سب کی مغفرت فرمائے۔ اس کے بعد عثمان کو کچھ

پر وہ نہیں کوئی عمل کرے۔

اسی عدی والد ر قطنی و ابو نعیم فی فصول الصحابہ رضی اللہ عنہما
حلیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہما۔

تحریر جلد بیٹ ۱۸۸ فی کسر لعمال جلد ۳ صفحہ ۳۸ مرقم
۳۶۱۸۹

کیوں! بانی صاحبو فیہ خدا سے استقامت قرآن میں اس کا معنی ہے کہ آیت
ہے۔

حدیث ۱۸۸ ایک مہر ہے یہ مومنین کا اعلیٰ مقام ہے جس سے عدی خدمت قدس
میں حاضر ہوا عرض کی۔

بنا امیر المؤمنین عندہ یکک من
الظلم۔

امیر المؤمنین نے فرمایا غدت فعاداً تو نے بھی جاتے ہوں ہاوی۔

ہمارا مطلب تو حدیث کے اتنے ہی غلطوں سے ہو گیا۔ پناہ اپنے دلوں سے امیر المؤمنین کی
دوبالی دی اور امیر المؤمنین نے اپنی بارگاہ کو بھیجی ہے پناہ یہ عمر تہہ حدیث بھی دیکھیں
کہ اس میں امیر المؤمنین کے کمال عمل کا ذکر ہے۔ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ مصر پر امیر
المؤمنین کے سویدار تھے۔ یہ فریادی مصری عرض کرتا ہے کہ میں نے ان سے صاحبزادے
کے ساتھ دوزکی میں سے نکال گیا۔ صاحبزادے نے مجھے کڑے مارے اور کہا میں وہ معزز
وکریم والد بن کا بیٹا ہوں۔ اس فریاد پر امیر المؤمنین نے فرماں یافتہ فرمایا کہ عمرو بن عاص
میں اپنے بیٹے کے حاضر ہوں حاضر ہوئے۔ امیر المؤمنین نے مصری کو قصود دیا اور اسے

اس نے بدلہ لینا شروع کیا۔ امیر المومنین قہر مات چات میں مارو دوڑیوں کے شیعہ
نفس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں خدا کی قسم جب اس فریاد سے مارا شہوت یا پتہ ہوا تو یہ
چاہتا تھا کہ یہ مارے اور پٹا خوش لے۔ اس نے یہاں تک مارا کہ ہم قہر سے لگے کاش
اب ہاتھ اٹھا لے۔ جب مصری فارغ ہوا امیر المومنین فریاد کیا یہ ہمارے مردوں کا
کی چہرہ پر رکھ (جن ہاں سے مارے گئے)۔ "ان دنوں نے مارا" (پس کیا)
پس کیا) مصری نے عرض کی یہ میرا مومنین سے ہے یعنی یہ ہے جسے اللہ تعالیٰ سے
عوض ہے چنانچہ امیر المومنین نے فرمایا میں نے اس سے سزا دی ہے
مَنْ كَفَرَ بَعْدَ نِعْمَةِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَبَّحَهُمْ ثُمَّ كَانَتْ خُذَا كُوكَبٍ مِنْهُ
أَمَّا تُوْهُمْ أَخْرَازَاهُ
غلام بنالیا حالانکہ وہ ماں کے پیٹ سے
آزاد ہوئے تھے۔

مرد رضی اللہ عنہ نے عرض کی یہ میرا مومنین ہے مجھ کو نہ ہونی ہے یہ شخص میرے پاس
فریاد کی آیا۔ ابن عبدالحکم عن انس رضی اللہ عنہ
تخریج حدیث کذا ہندی فی کسر العمال جلد ۲ صفحہ ۶۶۰، ۶۶
برقم ۳۶۰۱۰

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط کہ فریاد کو پہنچو

حدیث ۱۸۹۔ خلافت فاروقی رضی اللہ عنہ میں ایک سال مدینہ خیبہ میں قحط طہیم پڑا
سب کا عام ہر ماہ نام رکھا گیا۔ یعنی ہلک و تباہی جان و مال کا سال۔ امیر المومنین نے عمر
ابن عامر کو مصر میں فرمان بھیجا یہ شہد ہے۔ بندہ خدا عمر امیر المومنین کی طرف سے اس

عام کے نام

سلاماً اَمَّا بَعْدُ فَلَعَنَ مَنِيَّ بَدْعُهُو
مَنْ تَبَايَسَنِي اِذَا شِيعَتِ اَمْتُ وَعَنْ
مَعَكَ اَنْ اَهْلِيكَ اَنَا وَمَنْ مَعِي
فِيَا عَوْنَاهُ ثُمَّ يَا عَوْنَاهُ يَرْقُدْ قَوْلُهُ -

عام کے بعد دو سچ ہو نیک اپنی جان

اور اس کے کہ باقی رہا یہ عمرو بن لیس کی کہ حضرت عباسؓ نے یہ یہی عرض کیا
خدا امیر المؤمنین کو عمرو بن عامر کی طرف -

اَمَّا بَعْدُ فَيَسْبِقُكَ اللَّهُ بِالسَّبْكِ وَ قَدْ
بَعَثَ إِلَيْكَ بَعِثًا وَلَهَا عُنْدَكَ وَ
أَجْرُهَا عِنْدِي وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ -

بعد سلام معروض حضور میں بار بار خدمت
کو حاضر ہوں پھر بار بار خدمت کو حاضر
ہوں میں نے حضور میں دو کارواں روانہ
کیا ہے جس کا اول حضور کے پاس ہوگا
اور آخر میرے پاس اور حضور پر سلام اور
اللہ عزوجل کی رحمت اور برکتیں۔

عمرو بن عامر رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کارواں مامور کیا کہ یہ طیبہ سے مصر تک یہ تمام
منزلہاں دور دراز اونٹوں سے بھری ہوئی تھیں۔ یہاں سے وہاں تک ایک قطار تھی جس کا
پہلا اونٹ یہ طیبہ میں تھا اور پچھلا مصر میں سب پر اناحق تھا امیر المؤمنین نے وہ تمام
ونٹ تقسیم فرما دیئے ہر گھر کو ایک ایک اونٹ مع اسے بار کے حق ہو کہ اناحق خود در اونٹ
انٹ کر کے اس کا گوشت خور چربی خور و خال کے جوتے بنا۔ جس پر اسے میں اناحق

بھرتھا اس کا خوف دقیر وناؤ۔ یوں اللہ عزوجل سے دلوں کی شکل دیکھ کی امیر اس میں
بجالاتے۔

(اس حدیث میں صحیحہ و الحاکم فی المستدرک و السیاق فی اس عن
اسلم مولی عمر رضی اللہ عنہ و اس عد لحکم و السیاق فی اس حدیث میں
سعد۔)

تخریج حدیث ہمدی فی کرم العبد ج ۲ ص ۶۰۰-۶۰۱ سرفہ
۳۵۹۰۲ لفظہ روح ۱۲ ص ۶۰۹-۶۱۰ سرفہ ۳۵۹۹۹ اس حدیث میں
الصصح ۶۸/۳ و حاکم فی المستدرک ۱۰۵۰۵ و اس سعد فی لطائف
الکبریٰ ۳/۳۱۰

وہابیہ کے نزدیک مولیٰ علیٰ خدائی بول بول رہے ہیں

حدیث ۱۹۰ حضور سید عالم تو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضور کے نائب کریم علی امرت
امیر المؤمنین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں

اَبِیْ لَا سَتَجِدُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَنْ يَكُوْنَ
ذَنْبٌ اَعْظَمُ مِنْ عَصِيْئَةٍ اَوْ حَقْلٌ
اَعْظَمُ مِنْ حِلْمِيْ اَوْ عَوْرَةٌ لَا
يُوَارِيْهَا سِتْرِيْ اَوْ خَلَّةٌ لَا
يَسُدُّهَا جُودِيْ۔

بے شک مجھ سے اللہ عزوجل سے شرم آتی ہے کہ
کسی کا گناہ میری عصیت مغفرت سے بڑھ
جائے وہ گناہ کرے اور میری مغفرت اس کی
بخشش میں تنگی کرے۔ کہ میں نہ بخش سکوں یا
کسی کی جہالت میرے علم سے زائد ہو جائے
کہ وہ جہل سے بیش آئے اور میں علم سے کام

(ابو سعید اسدی فی کتاب قبضہ لخواجہ عبد رسی اللہ تعالیٰ عنہ)

۔ لا اعلم

حسن رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کو شقادی

حدیث ۹۲ میں بدعتی مذہب کا یہ دعویٰ کیا ہے

فما منہ (حسن) لیسعی و شقی

کفار لی

رواہ مسلم عن ام المومنین رضی اللہ عنہا۔

تخریج حدیث مسلم ج ۲ ص ۳۰۱ ہندی فی کتب معجم ج ۳ ص

۳۴۱ سرفہم - ۳۶۹۵ و سبوطی جامع لضمیر ج ۲ ص ۹۴ لفظ لا واس

عسا کر فی تاریخ مدینہ دمشق ج ۱۲ ص ۳۰۳

حدیث ۱۹۳ جب کافر قریش نے شان اقدس ارفع حضور یہ عالم سلی اللہ علیہ وسلم میں

اشعار گستاخی کئے عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ، ہم جواب دہ انہوں سے جواب دیا حضور

نے انا کافی پایا پھر حضرت حبیب بن مائدہ رضی اللہ عنہ کو ارشاد ہوا اے ان کا جواب بھی پسند خاطر

اقدس نہ آیا۔ پھر حسن رضی اللہ عنہ کو ارشاد ہوا انہوں نے غار کی جو کہی حضور اقدس سلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَقَدْ شَقِيتَ يَا حَسَنُ وَ اَشَقِيتَ حسن تم نے شقادی۔ اور شعلی۔

ابن عساکر عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہما۔

تخریج حدیث ابن عساکر تاریخ مدینہ دمشق ج ۲ ص ۳۹۳ ہندی فی

کمر لعل ج ۳ ص ۳۶۲ - راجع به ۱۹۵۸ هجری قمری

010-

مدینہٴ ۱۹۴۰ء میں محمد علی مجتبیٰ صاحب کی مدینہٴ نبویہ کی بنیاد

آئے۔ ام المومنین — — —

بے زاری و پشیمانی میں۔ نقدیاتی مددیں اور ہتھیار

اِنَّهٗ كَانَ يُحِبُّ عِيسٰى وَآٰلِهٖٓ سَآءِ

صلى الله عليه وسلم وبعثي

مکتبہ اہل بیت علیہ السلام

— — — — —

كر العمال ج ١٣ ص ٢٢٩ رقم ٢٦٩٥٥

اسلام کو انصار نے پایا

حدیث ۱۹۵۔ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم

تَكْرِمًا لِلْأَنْصَارِ فَهُمْ يُؤْتُونَ سَلَامًا

گناہوں کی صورتیں اور کفر۔

میں بالاجاتا ہے۔

والدار ارقطى في الافراد والديمى عن انس رضى الله عنه

دہلی ج ۱ ص ۱۰۹ برفہم ۲۳۲ فوائد المجموعۃ لنشوکاکی ص ۳۳

کتابخانه ملی، تهران، ج ۱، ص ۹، برفه ۳۳-۳۴

وصل سوم

احادیث متفقہ پر اس حدیث پر الصلوٰۃ والسلام۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام دعا میں قبول کرتے

اور دعائیں روافر مانتے ہیں

حدیث ۱۹۶۶ مانتے ہیں مسلم بن عبد اللہ

اِنَّ الْعَبْدَ الْمُتَوَكِّلَ لَيَدْعُو اللَّهَ تَعَالٰى	بے شک بندہ مومن اللہ عزوجل سے دعا
فَيَسْتَوِي اللَّهُ تَعَالٰى لِيَحْبِرَنَّهُ لَا تَخِيْبُهُ	کرتا ہے تو وہ جل و علا جبریل علیہ
فَبِأَنَّى أَحْسَنَ اَنْ اُصْنَعَ صَلَوةً وَّ اِذَا	الصلوٰۃ والسلام سے فرماتا ہے اس کی دعا
دَعَاہُ الْمَاجِرُ قَالَ يَا حَبْرُئِيْلُ اقْصِ	قبول نہ کر میں اس کی آواز سننے کو دوست
حَاجَتَهُ اِنِّى لَا اُحْسَنُ اَنْ اُصْنَعَ	رکتوں میں اور جب فاتر مانتا ہے۔ رب
صَلَوةً۔	جل جلالہ فرماتا ہے اے جبریل اس کی
	حاجت روا کر دے کہ میں اس کی آواز
	سننا نہیں چاہتا۔

(ابن الجارمن الس بن مالک رضی اللہ عنہ)

تخریج حدیث ہندی فی کسر العمدان ج ۲ ص ۸۵، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸۰۵، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۱، ۱۸۱۲، ۱۸۱۳، ۱۸۱۴، ۱۸۱۵، ۱۸۱۶، ۱۸۱۷، ۱۸۱۸، ۱۸۱۹، ۱۸۲۰، ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۱۸۲۶، ۱۸۲۷، ۱۸۲۸، ۱۸۲۹، ۱۸۳۰، ۱۸۳۱، ۱۸۳۲، ۱۸۳۳، ۱۸۳۴، ۱۸۳۵، ۱۸۳۶، ۱۸۳۷، ۱۸۳۸، ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، ۱۸۴۱، ۱۸۴۲، ۱۸۴۳، ۱۸۴۴، ۱۸۴۵، ۱۸۴۶، ۱۸۴۷، ۱۸۴۸، ۱۸۴۹، ۱۸۵۰،

تخریج حدیث ترمذی فی النوادر الاصول ص ۳۹۵

متواضعوں کے رتبے فرشتہ بلند کرتا ہے

متکبروں کو فرشتہ ہلاک کرتا ہے

حدیث ۱۹۸ کرمات میں سنی ہدیہ ۴۴

ملک قابض عسی ما صکت ودا
واصف لله رفعت و د تحرب
عسی الله فصمک و سک فام
عسی فیک لا بدع محبه ندحن
عسی فیک لا بدع محبه ندحن
عسی فیک لا بدع محبه ندحن

ایک فرشتہ تیرے منہ پر کھڑا ہے کہ سانپ
کو تیرے منہ میں نہیں جانے دیتا۔

(ابن جریر عن کماله العدوی رضى الله عنه هذا محصور۔)

تخریج حدیث ابن جریر فی تفسیرہ جلد ۳ ص ۳۵۰ دار لکنت لعمیہ

۱۹۹۹ء

سانپ سے فرشتہ بچاتا ہے

دیکھو متواضعوں کو فرشتہ بلند قدری دیتا ہے۔ متکبروں کو فرشتہ ہلاک کرتا ہے۔ کیوں
صاحبو یہ فرشتہ جو منہ کی حفاظت کر رہا ہے وہی سوا تونہ ہو، شاید وہی سوا تونہ ہو گا کہ وہ

پھوڑ دے کہ سانپ تمہارے منہ میں گھس جائے۔

فرشتہ نگہبانی کرتا ہے

حدیث ۱۹۹ روایات ہیں سنی اللہ علیہ وسلم

اِنَّ ابْنَ اٰدَمَ لَيُفْقِى عَقْبَهُ مِائَةَ خَلْفَةٍ
اَلْمِائَةُ عِزٌّ وَحِلْيَةٌ وَبَيْعَةٌ
بَيْنَهُ مَلَكٌ اَخْرَجَ مِنْ حَفْصَتِهِ حُلِيَّ
يُنْذِرُكَ۔

(اسا اسواری حاتم و الدبیا و ابو نعیم میں حاضر رہی یہ حدیث
مختصر۔)

تخریج حدیث ابو نعیم فی حلیہ الاولیاء ج ۳ ص ۱۹۰

حدیث فرماتی ہے کہ تمام دنیا کے آنکھ کان گوشت پوست

صورت سب فرشتوں کے بنائے ہوئے ہیں

حدیث ۲۰۰ صحیح مسلم شریف میں حدیث میں اسید رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

فَاَمَّا بِالْطُّغْيَانِ وَارْتِفَاعِ لِحَةٍ
بَعَثَ اللّٰهُ اِلَيْهَا مَلَكًا فَصَوَّرَهَا وَ
حَلَقَ سَمْعَهَا وَبَصَرَهَا وَحَلَدَهَا وَ
جَبَّ نَفْثَةً بِرِجْلِهَا لَيْسَ مَا تَمْسُكُ رِجْلُهَا مِنْ اللّٰهِ
تَعَالٰی اِس کی طرف فرشتہ بھیجتا ہے وہ آکر
اس کی صورت بناتا کان آنکھ کھال

لَحْمُهَا وَ عَظْمَاهَا الْحَدِيثُ - گوشت ہڈیاں خلق کرتا ہے۔

شرح حدیث مسلم فی الصحیح جلد ۲ ص ۳۳۳ و طحاری فی شرح مشکل لا تار جلد ۳ ص ۲۷۹ بروٹ و ہدی فی کز العمال جلد ۱ ص ۱۱۰ برقم ۵۲۰

انہیں کی دوسری روایت میں ہے۔

تَصَوَّرُ عَلَيْهَا الْعِلْكُ قَالَ رُمِيَتْ حَبِيبَةُ قَالَ لَدُنِّي مَخْنُفَةٌ - دشتِ مریں پر تائبہ روئی نے ہوا یہ خیال میں حدیث سے قطعاً ہے کہ وہ فرشتہ جو اسے خلق کرتا ہے۔

انہیں کی تیسری روایت میں ہے۔

أَنَّ مَكَامُؤَ كَيْلَابٍ بِرَحْمَةِ إِذَا رَأَى اللَّهَ أَنْ يَخْلُقَ شَيْئًا بَادَنَ اللَّهُ الْحَدِيثُ (مسلم ج ۲ ص ۳۳۳)

طبرانی کی روایت میں ہے۔ (۱۹۸/۳)

إِنَّ السُّطْفَةَ إِذَا اسْتَقَرَّتْ فِي الرِّحْمِ فَحَصْنِي لَهَا أَرْبَعُونَ يَوْمًا حَاءَ مَلِكُ الرِّحْمِ فَصَوَّرَ عَظْمَةً وَ لَمَحَةً وَ دَمَةً وَ بَشَرَةً - نیک کو جب رحم میں ٹھہرے چلے گزر جاتا ہے فرشتہ کہ رحم پر موکل ہے کہ اس کی ہڈیوں گوشت خون و کمال کی تصویر کرتا ہے۔

کذا ہدی لی کز العمال ج ۱ ص ۱۲۱ برقم ۵۷۵



حدیث فرماتی ہے کہ سب کے بدن میں جان فرشتے کی ڈالی ہوئی ہے

حدیث ۳۰۱ صحیح بخاری و مسلم وغیرہما میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اپنے کا ہاں اور فرشتہ چالی دن تک ماں سے پیٹ میں جمع ہوتا ہے پھر اتنے ہی دن بعد ہوا خون رہتا ہے پھر تیس ہی دن گوشت کی بولی۔

ثُمَّ يُؤْتِيهِ اللَّهُ أَسْلَكَ فَبَعَثَ فِيهِ
جِسْمَهُمْ خَيْرٌ يَرْيَهُ فِي اللَّهِ تَعَالَى
الرُّوحَ۔ کی طرف۔ یہ فرشتہ بھیجتا ہے کہ وہ اس
میں جان ڈالتا ہے۔

تخریج حدیث مسلم فی الصحیح جلد ۲ ص ۳۲۲

حد الفظ مسلم اللہ عز وجل فرماتا ہے۔

هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ
كَيْفَ يَشَاءُ
اللہ ہے کہ تمہاری تصویر بناتا ہے ماؤں
کے پیٹ میں جیسے چاہے۔

اور فرماتا ہے جل و علا

هَلْ مِنْ خَلْقٍ غَيْرِ اللَّهِ
کیا کوئی اور بھی خلق کرنے والا ہے۔

اللہ کے سوا یہاں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کا نام پاک مانی ہے یعنی کفر و شرک کے
منانے والے صلی اللہ علیہ وسلم وہ خود صحیح حدیثوں میں فرماتے ہیں کہ فرشتہ تصویر کرتا ہے
فرشتہ صورت بناتا ہے فرشتہ آنکھ کان گوشت استخوان بال کھال خون غلظت کرتا ہے۔ اور

مرف بھی نہیں بلکہ یہ سب کچھ فرشتہ کے ہاتھ سے ہو کر جان بھی فرشتہ ذات ہے۔ شرک پسند گمراہوں کے نزدیک اس سے بڑھ کر اور کی شرک ہوگا۔ والہیہ یا اللہ رب العالمین جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام تو اتنا ہی فرما کر چپ ہو رہے تھے۔

لَا هَكَ لَكَ عُمَا رَكِيَّا۔ میں تجھے ستمرا بیٹا دوں۔

یہاں تو اس سے کم درجہ شخص کے ہاتھوں پر دنیا بھر کے نبی بیٹوں کی خلق تصویر ہو رہی ہے۔ احمق جاہلو اپنے سکتے ایمان کی جان پر رحم کرو یہ فرق نسبت انھنا اقسام است و مثانا خدا جانے تمہیں کن برے حادوں پہنچائے گا مسلمانوں کو شرک۔ مانا ہی کہیں سمجھا ہے۔

فرشتے نیک بات کی توفیق دیتے ٹھیک راستے پر قائم رکھتے ہیں

حدیث ۲۰۲: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

لَوْ لَمْ اَنْعَمْتُ لِيَنْكُمُ لَبِيتَ عُمَرُو اَنَّ
اللّٰهُ اَمَدَ عُمَرُو بِمَلَكَيْنِ يُؤَقِّفَاہِ وَ
يُسَيِّدَاہِ فَاِذَا اَخْطَا صَوَّرَاہُ حَتّٰى
يَكُوْنُ عَصَاہَا۔

اگر میں تم میں مبعوث نہ ہوتا تو بے شک
عمر بنی کر کے بھیجا جاتا۔ اللہ عزوجل نے
دو فرشتوں سے عمر کی تائید فرمائی ہے کہ وہ
دونوں عمر کو توفیق دیتے اور ہر امر میں
اُسے ٹھیک راہ پر رکھتے ہیں اگر عمر کی
راے غلط کرتی ہے تو وہ فرشتے عمر کو
ادھر سے پھیر دیتے ہیں۔ تاکہ عمر سے حق
نکلے صادر ہو رضی اللہ عنہ

(الدیلمی عن ابی ہریرۃ الصدیق و ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہما)

تخریج حدیث: دیلمی فی مسندہ ج ۳/ص ۳۱۷ بقم ۱۵۶۷ ابن عدی فی

الکامل ۳۷۱-۱۰ او عجلی فی کشف الحقائق ج ۲ ص ۲۳۱ و ہدی فی کسر
العمال ج ۱۱ ص ۵۸۱ برقم ۳۲۷۱ لفظ لہ

حدیث ۲۰۳: سیدہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں جب تک عمر کا سلام
عزت تھا اور ان کی بھرت فتح و نصرت اور اس کی خلافت میں رحمت۔ خدا کی قسم ہم گرو
کعبہ نہ تھے نہ پڑھنے پائے جب تک عمر اسلام نہ لائے۔ جب وہ مسلمان ہوئے
کافروں سے قتال کیا یہاں تک کہ ہم نے طائیہ پر کعبہ و مندر نماز کی۔

وَاسْتَقْبَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَدِينَةِ
وَأَتَيْنَاهُ فِي الْمَدِينَةِ فِي الْمَدِينَةِ فِي الْمَدِينَةِ
ملکاً یسجد دہ۔

کہ انہیں رات و رات دیتا ہے اور میٹ میں سمجھتا ہوں کہ میرے شیطان ڈرتا ہے اور جب
نیک بندوں کا ذکر ہو تو عمر کا ذکر لاؤ رضی اللہ عنہ

(اسی عسا کر رضی اللہ عنہ وفد بعثہ او اخر الباب الاول بنجریح اخر
غیر محدود۔)

تخریج حدیث ۱۰ کدہ ہدی فی کسر العمال ۱۲ / ۵۹۹ برقم ۳۵۸۶۹

حدیث ۲۰۴: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اِذَا جَلَسَ الْقَاضِي فِي مَكَانِهِ
عَبَّطَ عَلَيْهِ مَلَكَانِ يُسَبِّحَانِهِ وَ
يُؤَفِّقَانِهِ وَيُزِيدَانِهِ مَالَهُمْ بِحَبْرٍ
فَإِذَا جَازَ عَرَجًا وَتَرَكَاةً
جب قاضی مجلس حکم میں بیٹھتا ہے اس پر
دو فرشتے اترتے ہیں کہ وہ اسے رات
دیتے تو فیق بخشنے سیدھی راہ چلاتے ہیں
جب تک حق سے میل نہ کر لے جہاں

اُس نے میل کیا فرشتوں نے اسے چھوڑا،

اور اڑ گئے

(البیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما۔)

تخریج حدیث بیہقی فی السیر ج ۱۰ ص ۸۸ و ہدی فی کرم العمال ج ۶ ص ۹۹ برقم ۱۵۰۱۵ فیہ فی مجلد

حدیث ۲۰۵ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو مسلمان کسی مسلمان کا دل خوش کرتا ہے اللہ عز و جل اسی خوشی سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت و تعجید و توحید کرتا رہتا ہے جب وہ مسلمان اپنی قبر میں جاتا ہے اس کے پاس اسے کہتا ہے کیا مجھے نہیں پہچانتا وہ مسلمان پوچھتا ہے تو کون ہے کہتا ہے میں وہ خوشی ہوں جو تو نے فلاں مسلمان کے دل میں داخل کی تھی۔

آج میں تراجمی بہلا کر تیری وحشت دور	اَنَا الْيَوْمَ اُوْنِسُ وَ حُسْنُكَ
کروں گا میں تجھے تیری حجت سکھاؤں گا	وَالْفُكُ حُسْنُكَ وَ اِيْنُكَ
میں تجھے نکیرین کے جواب میں حق بات	بِالْقَوْلِ وَ اُشْهِدُ بِكَ مَشَاهِدَكَ
پر ثبات دوں گا میں تجھے محشر کی بارگاہ میں	يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَ اُنْفَعُ لَكَ مِنْ رَبِّكَ
لے جاؤں گا۔ میں تیرے رب کے حضور	وَ اُرِيْكَ مَرْئِيْكَ مِنَ الْحَيَّةِ۔
تیری شفاعت کروں گا تجھے جنت میں تیرا	
مکان دکھاؤں گا۔	

(ابن ابی الدبیافی قصاء الحوائج و ابو الشیخ فی الثواب عن الامام
جعفر الصادق عن ابیہ عن جد رضی اللہ عنہم و کرم و حوہم۔)

تخریج حدیث ۲۰۶: اس ابی الدیہ فی قضاء الحوائج ۸۶

حدیث ۲۰۶: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب تک میں تاب اللہ میں یہ سورت میں آیتوں کی پانچویں سورت سے سوتے وقت پڑھتے ہو تو اللہ عزوجل اس آیت میں یہیں لکھے اور اس آیت میں کہ جو فرمائے اور اس کے آیت میں درج ہے بلکہ کرے۔

بَعَثَ اللَّهُ إِلَيْهِ مَلَكًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ
لِيَسْطِ عَلَيْهِ خَاصَّةً وَيَحْفَظَهُ مِنْ
كُلِّ مُؤَبَّرٍ حَتَّى يَسْتَقِظَ وَهُوَ
الْمَسْجِدُ لَهُ تُحَادِدٌ غَرُ صَاحِبِهَا
فِي الْقَبْرِ وَهُوَ تَبَرُّكُ اللَّهِ
(سُورَةُ الْمُلُوكِ)

اللہ عزوجل اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجے کہ
ایمان باز اس پر کشادہ رکھے جب تک سو
کراؤ گئے وہ فرشتہ اسے ہر برائی سے محفوظ
رکھے وہ صورت مجاہد ہے اپنے قاری کی
طرف سے اس کی قبر میں جگڑے گی۔ وہ
تبرک الذی سورۃ الملک ہے۔

(الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما)

تخریج حدیث: دیلمی فی مسندہ ۱/۹۵

مسلمان سے غیبت دفع کرنے پر فرشتہ آتش دوزخ
سے اس کا نگہبان ہے

حدیث ۲۰۷: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مَنْ حَمَلَنِي مُؤْمِنًا مِنْ مَتَابِعِي يَغِيثُ
بِعَثِّ اللَّهِ لَهُ مَلَكًا يَحْمِيهِ لَحْمَةً
يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ -
یعنی جب کوئی منافق کسی مسلمان کو پیوند
بیچھے برا بھلا ہو تو خوش نصیب اس منافق
سے اس مسلمان کی نجات کرے اللہ

عز وجل اس کیلے ایک فرشتہ بھیجے کہ آتش
دوزخ سے اس کے گوشت کو چائے۔

احمد و ابو داؤد عن معاذ بن اسر رضى الله عنه

تحریر حدیث: احمد فی مسندہ ۳/۳۱۱، لفظ لہ و اس م رک فی الہد
۲۳۹ و طبرانی فی الکبیر ۱۵۹/۲۰ اسوداذد سرقم ۳۸۸۳ ترمذی
و الترمذی مدری ج ۲ ص ۹۲ تاریخ انکر للحدادی ج ۳ ص ۳۷ مشکوٰۃ
برقم ۳۹۸۶۔

حضرت جعفر طیار کو جبریل امین نے جنت میں زیادہ مرتبہ عطا کیا

حدیث ۲۰۸: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

میں سے جعفر علی رضی اللہ عنہ و حاطہ فرمایا کہ
فرشتہ بن کر جنت میں اُڑ رہے ہیں اور ان کے
بازوؤں کے اگلے دونوں شہدوں سے خون روہیں
ہے اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو میں نے اس
سے کم مرتبہ پایا میں نے فرمایا مجھے کہاں تھا کہ
زید کا مرتبہ جعفر سے کم ہوگا۔ جبریل امین علیہ
الصلوة والسلام نے عرض کی زید جعفر سے کم نہیں مگر
ہم نے جعفر کا مرتبہ زید سے بڑھا دیا ہے اس لئے
کہ وہ حضورؐ سے قربت رکھتے ہیں۔

رَأَيْتُ جَعْفَرَ امْلِكًا بِطَيْرٍ مَلَكًا فِي
الْجَنَّةِ تَلْمِيزِي قَادِمَتَاهُ وَ رَأَيْتُ
زَيْدًا دُونَ ذَلِكَ فَقُلْتُ مَا كُنْتُ
أُظَنُّ أَنَّ زَيْدًا دُونَ جَعْفَرَ فَإِنَّهُ
حَسِرَ نَبْلُ فَقَالَ إِنَّ زَيْدًا لَيْسَ
بِدُونَ جَعْفَرَ وَلَكِنَّا فَضَّلْنَا جَعْفَرَ
لِقَرَابَتِهِ مِنَّا۔

(ابن سعد عن محمد بن عمرو عن علي بن مسلم)

تحریر حدیث ابن سعد فی الطبقات الکبریٰ ۳۸/۴ و منقی ہدیٰ لی
کنز العمال ج ۱۱ ص ۶۶۵ برقم ۳۳۲۱۳

طلحہ رضی اللہ عنہ کو جبریل امین قیامت کے
برہول سے بچالیں گے

حدیث ۲۰۹ طلحہ بن حید اللہ احد اشرف و امیر و رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں راز اللہ
میں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حدیث سے راوی چنانچہ یہ خاصا راوی
مشرکین سے آزار ہو گئی۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آپ باپ پشت دست مبارک
سے ارشاد فرمایا

ہذا جبریل یخبرنی نہ لا یراک
یوم البیعة فی ہول إلا انک منہ
یہ جبریل مجھے خبر دے رہے ہیں کہ اے
طلحہ وہ روز قیامت تمہیں جس کسی دہشت
میں دیکھیں گے اس سے تمہیں چڑا دیں
گے۔

(ابن عساکر رضی اللہ عنہ)۔

تحریر حدیث ابن عساکر فی تہذیب ج ۱ ص ۷۷، و فی التاریخ مدینہ
دمشق ج ۲ ص ۷۱

حدیث ۲۱۰: جب امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو ابو داؤد بخوی غیبت نے خبر
دارا اور امیر المومنین نے مشورے کا حکم دیا (کہ میرے بعد عثمان غنی و علی مرتضیٰ و طلحہ و زبیر و

عبدالرحمن بن عوف سعید بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم چھ صحابیوں سے مسلمان جسے مناسبت
 جانیں خلیفہ بنائیں (حضرت ام المومنین حضرت رضی اللہ عنہا خدمت میرا مومنین میں آئیں
 اور کہا اے باپ میرے جنس دیکھتے ہیں یہ چھ شخص پسندیدہ نہیں۔ امیر المومنین نے فرمایا
 مجھے حکم کیا کرنا دو بھائی گئے ارشاد فرمایا علی کی شان میں کیا کہہ سکتے ہیں میں نے رسول
 اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے علی پہاڑ تھا میرے ہاتھ میں، تو روز قیامت
 میرے ساتھ میرے درجے میں داخل ہوں گا۔ بھائی کی شان میں کیا کہہ سکتے ہیں میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے سنا جس دن عثمان، عثمان بن عفان کے فرشتے
 اُس پر نماز پڑھیں گے میں نے عرض کی یا رسول اللہ یہ نصیحت خاص عثمان بن عفان ہے۔ یہ
 مسلمان کے لئے فرمایا خاص عثمان بن عفان۔ عظمیٰ بن عبید اللہ کو کیا کہیں گے۔ ایک رات رسول
 اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کجا، پشت مرکب سے گر گیا تھا۔ میں نے حضور اقدس صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ میرا کجا، نمیک آ رہا ہے۔ اور جنت ہے۔ یہ سنتے ہی غلام
 دوڑے اور کجا اور دست کر دیا حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوار ہوئے اور ان سے ارشاد
 فرمایا۔

زیر رضی اللہ عنہ کے چہرے کو جبریل امین دوزخ کی

اُڑتی چنگاری سے محفوظ رکھیں گے

يَا طَبْعُ هَذَا جِبْرِيلُ يَقْرِنُكَ
 السَّلَامُ وَيَقُولُ اِنَّا مَعَكَ فِي
 اَهْوَالِ يَوْمِ الْقِيَمَةِ حَتَّى اُنْجِبَكَ
 مِنْهَا
 اے طبع! یہ جبریل ہیں تجھے سلام کہتے
 ہیں کہ میں قیامت کے ہولوں میں
 تمہارے ساتھ رہوں گا۔ یہاں تک کہ
 اس سے تمہیں نجات دوں گا۔

کذا منقح ہدی فی کسر العمال جلد ۱۱ صفحہ ۶۹۶ برقم ۳۳۳ و ۳۳۴

ص ۳۳۶

زیر میں خواہم کہیں گے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، یوں کہ حضور آرام فرما تھے وہیر بیٹھے یوں تھکتے رہے یہاں تک کہ یوں رب اللہ میں صلی اللہ علیہ وسلم دعا ہوئے فرمایا اے اوجید اللہ (زیر رضی اللہ عنہ کی ایت ہے) یا رب سے تو بھل رہا ہے عرض کی میرے ماں باپ حضور پر مبارک باد سے، اب بھل رہا ہوں۔

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ہذا جسریئل یقرئک السلام و یقول اما معک یوم القیمہ حتی ادب عن و خیمک شر و حیثم۔
یہ قرآن میں تھے مانتے ہیں اور یہاں سے ہیں کہ میں روز قیامت تمہارے آدھ رسوں کا، اس تک کہ تمہارے چہرے سے جہنم کی آڑتی چنگاریاں دور کر دے گا۔

کذا منقح ہدی فی کسر العمال جلد ۳ ص ۲۴۶ و ۲۴۷ برقم ۳۶۷ و ۳۶۸

سعد بن ابن وقاص دیکھا میں گے میں نے روزِ مدد میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے چوہہ باران کی نماں چلے ہندو رائیں بھائی اور فرمایا تیرا تیرے قرمان میرے ماں باپ۔

عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا ”خدا تیرے دنیا کام بتا دے تیری آخرت تو خود میرے ذمہ ہے“

عبدالرحمن بن عوف تو کیا کہیں گے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، یوں حضور حضرت ناقوس جنت رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف دے تھے۔ دونوں صاحبہ مددے رضی اللہ عنہ

بھوکے روتے بلکتے تھے۔ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ کون ہے؟ کہ نبیؐ ماری خدمت میں حاضر کرے اس پر عبدالرحمن بن عوف صہس (کہ قرآن پر آواز کو باریک نظر کرکھی میں گوندھتے ہیں) اور دونوں کہیں کے سچ میں روغن رکھا تھا ہے کہ حاضر ہوئے۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

كَفَاكَ اللَّهُ أَمْرَ دِيَاكٍ وَأَمَّا اللَّهُ تَعَالَى تِيرَے دُنْيَا كے كَامِ دَرَسْتِ كَرِ
أَمْرَ أَجْرِيكَ فَأَمَّا لَهَا صَبْرٌ دے اور تیری آحْرَتِ كَامِ عَدَدِ كَا تُو مِیں
ذمہ دار ہوں۔

(معادہ بن المشی فی ریادات مسند مسدد و الطبری فی الاوسط و ابو نعیم فی فضائل الصحابة و ابو یکر ن الشافعی فی العیالات و ابو الحسن بن بشران فی فوائده و الحطیب فی تلخیص المستابہ و ابن عساکر فی تاریخ دمشق و الدیلمی فی مسند الفردوس عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما)۔ امام بیہق جلال سیوطی جمع الجوامع میں فرماتے ہیں سند صحیح اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

تخریج حدیث ابن عساکر تہذیب تاریخ دمشق ۵/ ۳۶۴ و کذا فی کسز العمال جلد ۱۳ صفحہ ۲۴۶/ ۲۴۷ رقم ۳۶۷۳۶ و قل مسد صحیح و الدیلمی فی فردوس الاخبار ج ۵ ص ۸ و سیوطی فی الجامع الجوامع ج ۳ ص ۸۵۵۳۔

تکملہ کامہ وصل دل کی طرف پھر عود کرنا و العود احمد

أَعِدْ ذِكْرًا وَرَيْتَا لَكَ إِذَا دُكِرَ هُوَ الْمُسْكُ مَا كَوَّرَتْهُ يَنْصَوِّغُ

بندہ ہوائے محکمِ روست جلوہ سرودِ محکمِ آرزو
پھر اٹھ ادا لے یو دیا پاں حرم پھر کھنچو دامنِ دل سوکھ مغلانِ حرم
تہ بندہ اس حدیث صحیح کے پچھلے حصے سے پھر اصل میں حدیثِ محدثہ کو بابِ انیس صلی اللہ
علیہ وسلم کی تشش شوق سے میں عز کا ہی۔ کتا اپنے پیارے قلم میں مولیٰ کا، اور جو
کر کہاں جائے ہر پھر کرو تین کا وہیں رہا چاہے۔ بندہ اللہ یہ کتا اپنے پیارے کریم مالک
کے درِ اطہر سے بنا ہی نہیں کیا، کے دروازے پر جائے تو انہیں کا گھر ہے۔ اولیاء کے
یہاں آئے تو نہیں کا رست۔ مسجد کی منلوں پر نذر۔ وہاں نہیں ہنکے۔
کوئی اودان کے سوا کہاں وہ اگر نہیں تو جہاں نہیں۔

یک چہن ست دریں خا۔ کہ از پا توں بہارِ گنجی جگہ مانت
تساں خواں برینِ رمانہ مہمیں صاحبِ خا۔ قب کس کا سب تیرا
بندہ مات غیرت بردے بد غیرت روا۔ روا چوں نگاہِ شوقِ ایوانِ توی

عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے مکانِ بھٹنی کی ضمانت فرمائی

حدیث ۲۱۱۱ نزال بن سہرہ فرماتے ہیں ایک دن ہم نے امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ
وجہہ انکریم کو خوش دل پایا۔ عرض کی یا امیر المومنین اپنے یاروں کا حال ہم سے بیان کیجئے۔
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب صحابہ یہ سب یار ہیں ہم نے عرض کی اپنے خاص
یاروں کا تذکرہ کیجئے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی صحابی نہیں کہ میرا رت ہو ہم
نے عرض کی ابو بکر صدیق کا حال بیان کیجئے فرمایا یہ وہ صاحب ہیں کہ یہ ہر روز میں نے

جبریل امیں و محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ربان پر ان کا نام صدیق رکھا۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خفیہ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہمارے دین کی امامت کو پسند فرمایا۔ تو ہم نے اپنی دنیا میں بھی نہیں کو پسند کیا۔ ہم نے عرض کی عمر بن خطاب کا حال فرمائیے۔ فرمایا یہ وہ صاحب ہیں جس کا نام اللہ عزوجل سے فاروق رہا۔ انہوں نے حق کو باطل سے جدا کر دیا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرض کرتے تھے کہ اے عمر بن الخطاب کے سبب اسلام کو عزت دے۔ ہم نے عرض کی عثمان کا حال کیسے فرمایا۔

ذٰلِكَ اَمْرٌ اَنْذَعْنِي فِيْ اَمَلٍ
اَلَا اَعْلٰى اَلتَّوْبَةِ كَانَ حَتَّى رَسُوْلُ
اَللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْنُهُ
ضَمِنَ لَهُ فِي الْجَنَّةِ

یہ وہ صاحب ہیں کہ ملاء اعلیٰ و ہزم بالا میں
ذی النورین پکارے جاتے ہیں۔ سید
عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو شاہزادیوں
کے شوہر ہوئے۔ سرور اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم نے ان جتنے جنت میں ایک مکان کی
ضمانت فرمائی

(خَبَرْتُهُمُ وَاللَّيْلُ كَانَ فِي الْعَشْرِ رَمِي فِي فَصَائِلِ الصِّدِّيقِ وَابْنُ عَسَاكَرٍ عَنْهُ عَنْ
عَلِيِّ كَثْرَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَحُفَّةٍ وَرَوَاهُ عَنْهُ اَبُو بَعِيْرٍ قَالَ سَالَا عِدَّةً عَنْ عُمَرَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ذٰلِكَ اَمْرٌ اَنْذَعْنِي فِي الْجَنَّةِ)

تخریج حدیث - کد اہمدی فی کسر العمال ج ۱۳ / ص ۳۵ برقم
۳۶۱۸۱ و ابو سعیم فی معرفة الصحابة ج ۱ / ص ۲۳۶ و ابن عساکر
فی تاریخ مدینہ دمشق جلد ۲۹ ص ۴۷ و للالکانی ج ۷ ص ۱۲۹۵

حدیث ۲۱۲: کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ میں کسی سے فرمایا اپنا گھر میرے ہاتھ بیچ ڈال کہ مسجد حرام میں زیادت فرماؤں اور تیرے لئے جنت میں مکان کا ضامن ہوں۔ اُس نے عذر کیا پھر فرمایا انکار کیا۔ عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو خبر ہوئی یہ شخص زمانہ جاہلیت میں ان کا دوست تھا اس سے باصرہ ارقم دس ہزار اشرفی روپے خریدیا۔ یہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ حضور اب وہ گھر میرا ہے

فَهَلْ أَنتَ أَخِذْهَا بِبَيْتِ نَضْمٍ لِي کیا حضور مجھ سے یہ مکان بھشت کے عوض لیتے ہیں جس کے حضور میرے لئے فی الْجَنَّةِ ضامن ہو جائیں۔

قال نعم فرمایا ہں

فَأَخِذْهَا مِنْهُ وَضَمِّنْ لَهُ بَيْتًا فِي حضور نے ان سے وہ مکان لے کر جنت الْجَنَّةِ وَاشْهَدْ لَهُ عَلَى دَارِكِكَ میں اُن کیلئے ایک مکان کی ضمانت فرمائی الْمُؤْمِنِينَ۔ اور مسلمانوں کو اس معاملہ پر گواہ کر لیا۔

(احمد الحاکمی فی فضائل عثمان عن سالم بن عبد اللہ بن عمر رضى الله عنهم)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کا چشمہ عثمان غنی کے ہاتھ بیچ ڈالا

حدیث ۲۱۳: کہ جب مہاجرین مکہ معظمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ میں آئے۔ یہاں کا پانی پسند نہ آیا شور تھا بنی غعار سے ایک شخص کی ملک میں ایک شیریں چشمہ مسمیٰ بیر رومہ تھا وہ اس کی ایک مشک نیم صاع کو بیچے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا

مَغْنَمًا بِعَيْنٍ بَعِيرٍ فِي الْحَيَّةِ
یہ چشمہ میرے ہاتھ نیچے بہت
کے موسمِ بیچ ڈال۔

عرض کی یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معاشی میں۔۔۔ عجم میں غارت میں یہ
خبر عثمان غنی رضی اللہ عنہ وپہنچی وہ چشمہ ملک سے بیٹھتے ہیں اور وہاں خرید یا۔ پھر
خدمتِ اقدس حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہارو میں۔

يَا رَسُولَ اللَّهِ اتَّحَمِلْ لِي مِثْلَ الَّذِي يَأْتِيكَ مِنْ هَذِهِ الْمَدِينَةِ
خَفِنَتْهُ لَهُ عَيْنًا فِي الْحَيَّةِ ابْنُ اسْتَوْثِيًّا
اِس سے خرید لوں تو حضور مجھے دلا
فرمائیں گے۔

قال نعم فرمادیا ہاں۔ عرض میں۔ یہ روئے خرید یا اور مسلمانوں پر وقف روئے۔

الطبراسی فی الکبیر و اس عسا کر عن سنن رصی رحمہ اللہ

تخریج حدیث طبراسی فی الکبیر ج ۲ ص ۴۰۴۱ رقم ۱۲۲۶

و اس عسا کر فی تاریخ مدینہ دمشق ج ۲۹ ص ۷۱۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت عثمان غنی کے ہاتھ نیچے ڈالی

حدیث ۲۱۳ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

اشْتَوَى عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ مِنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَّةَ
مَرَّتَيْنِ يَوْمَ دُؤْمَةٍ وَيَوْمَ حَنْشِ
الْعُسْرَةِ۔
عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے دو بار نبی صلی
اللہ علیہ وسلم سے جنت خرید لی۔ یہ روئے
کے دن اور لشکر کی تنگدستی کے روز

الحاکم و ابی عدی و عساکر عہد رسی اللہ تعالیٰ عہ

تخریج حدیث حاکم فی المستدرک ج ۳ / ص ۱۰۷ و ابی عدی فی
الکامل ۲ / ۴۶۳ لفظ له و اس عساکر تاریخ مدینہ دمشق جلد ۳۹ ص ۷۲

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر رضی اللہ عنہ کو جنت
دینا اپنے ذمے کر لیا

حدیث ۲۱۵، کہ حضور ربانک جنت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر رضی اللہ عنہ سے فرمایا
لَكَ الْجَنَّةُ عَلَى بَا طَلْحَةَ عَدَاً کل تمہارے — جنت میرے واسطے ہے

۴

(ابو نعیم فی فضائل الصحابة عن امیر المؤمنین رسی اللہ تعالیٰ عہ)

تخریج حدیث ہمدی فی کسر العمال ج ۱۱ / ص ۶۹۵ مرقم ۲۳۳۶۵

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نیک بندے کیلئے جنت کی ضمانت فرمائی

حدیث ۲۱۶ صحیح بخاری شریف میں بھل بن - مد ساعدی رضی اللہ عنہ سے ہے۔ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

مَنْ بَضَّحَسَ لِي مَا بَيْنَ لِيَحْيِيهِ وَمَا
بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَصْحَبُ لَهُ الْجَنَّةَ جو میرے لئے اپنی زبان و شرم گاہ کا
ضامن ہو جائے (کہ ان سے میری

نافرمانی نہ کرے) میں اُس کیلئے جنت کا
ضامن ہوں

خدمت و تقدیم کرو اور یہ اشعار میری طرف سے اس کی بارگاہوں میں پہنچاؤ۔ چند اشعار
در بارہ تقدیم۔ رسالت و ظہار شوق و غزیر پیرانہ سالی و استعانت سرکار علی صلوات اللہ
سما علیہ کہے ازاں جملہ یہ شعر۔

جب کہ میں دور اور حاضری سے معذور ہوں تو حضور میری پناہ
اور مجھے راحت ملنے کی جگہ ہیں

اِذَا مَا بِالْبَدَا يُقَدُّ فَاَنْتَ حَرِيٌّ وَ مُسْتَرَجِئُ
فَكُنْ شَفِيعِي لِيْ فَبَيْنَكَ بَدْعُوْا لِيْ اَلْمِيْ اَلْعِلَاح

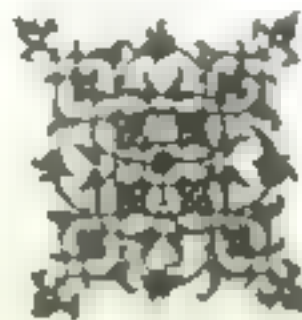
جب کہ شہروں کو دوری کے فاصلے میں عید نہ دیا تو حضور میری پناہ اور مجھے راحت ملنے کی
جگہ ہیں۔ تو حضور میرے شفیع ہوں۔ اُس بادشاہ کے یہاں حقوق و نباتات کی طرف پناہ
ہے۔ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے وہی آکر یہاں صدیق اسے سے حضور میرے کراہش یا
انہوں نے فرمایا یہ محمد بن عبد اللہ ہیں۔ جنہیں اللہ عزوجل نے اپنی تمام مخلوق کی طرف
رسول کیا۔ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کے حضور حاضر ہو۔ یہ حاضر ہوئے حضور اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے انہیں دیکھ کر قسم فرمایا اور ارشاد دہو میں ایک سر وار چہرہ دیکھتے ہوں۔ جس کے
لئے خبر کی امید ہے کہو کیا خبر ہے؟ انہوں نے عرض کی یہی فرمایا پیغام بھیجے والے نے جو
پیام ہمارے حضور بھیجا ہے۔ وہ امانت ادا کرو گے ہو اور ہمیر جو اس میں سوئیں سے ہیں۔
عبدالرحمن رضی اللہ عنہ یہ سنتے ہی مسلمان ہوئے پھر وہ اشعار حضور میں عرض کئے۔ یہ پیغام
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

رَبِّ مُؤْمِنٍ، بِنِيْ وَلَسْتُ بِتَرْبِيْ وَ بَيْنَ مَجْدٍ پَرِغْشِ اِيْمَانِ اَسْءَا
مُصَدِّقًا بِنِيْ وَمَا شَهِدَ بِنِيْ اَوْلِيْكَ (یہ ہیں) انہوں نے مجھ کو ایمان نہیں

اُخوایی خفا
اور لاف لوگ میری تقدیر کرنے والے
(ایسے ہیں) جن کو میرے پاس حضوری
حاصل نہ ہوگی۔ یہ لوگ میرے بھائی
ہیں (کلہ اخوت کو ان کے اعزاز کیلئے
تواہف فرمایا)

(مکد مثنوی ہدی فی کسر العمال ج ۳ ص ۲۲۹-۲۳۰ برقم ۳۶۶۰)
وَصَلَّىٰ لِلّٰہِ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَصَحْبِہٖ اٰخَرِیْنِ۔۔ امیں۔
کتبہ عبدہ المدین

احمد رضا البریلوی عفی عنہ
بمحمد المصطفیٰ النبی الامی
(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)



منکرین اختیارِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم)

کے جواب میں تحقیقی مقالہ

از مولانا محمد عباس رضوی صاحب مدظلہ العالی

دیوبند، امیر علیہ السلام

نام نہاد احمدیٹ ان کا چوک۔ یہ عقیدہ وہاں ہے کہ "جس کا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے وہ کسی چیز کا
مقتدر نہیں۔ اور رسول کے چاہنے سے جو کچھ ہوتا ہے۔ (تقریباً) ﴿﴾ اور حدیث
مذکورہ سے حضور ﷺ کا اختیار ثابت ہو رہا ہے۔ کہ آپ ﷺ میں ہر صفت کے
دو ناموں کی شرط پر تو مسلم کا اسلام قبول کرنا اس کے لیے غیر مقید ہے کہ تریمان
"احمدیٹ" ہو رہے اپنے عقیدہ باطلہ کا تحفظ و شان رسالت و انکار راست
ہوئے۔ بدیں، غلط حدیث مذکور کی تردید کی ہے۔ کہ ﴿﴾ یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ
اس حدیث کی سند میں ایک راوی حضرت قتادہ ہیں۔ جو مدلس ہیں۔ جو اپنے استاد حضرت
نصر سے عن کے ساتھ روایت بیان کرتے ہیں۔ اور اصول یہ ہے کہ مدلس جب غلطی سے
روایت بیان کرے قابل حجت نہیں ﴿﴾ اس روایت کے ضعیف ہونے کی ایک اہم علت
یہ بھی ہے کہ یہ حدیث شاذ ہے۔ شاذ اس روایت کو کہتے ہیں۔ جس میں کوئی ثقہ راوی اپنے
سے زیادہ ثقہ یا اکثر ثقہ راویوں کی مخالفت کرے اور شاذ ضعیف کی اس قسم میں سے ہے کہ
جو قابل عمل نہیں ہوتی اس روایت میں قتادہ جو مدلس بھی ہیں اور دوسری یہ روایت ان تمام
صحیح احادیث کے مخالف ہے۔ جن میں پانچ نمازوں کو فرض قرار دیا گیا ہے۔"

(الجلد ۱ صفحہ ۳ مثنیٰ ۳۹۷)

الجواب یہ ہے کہ سلسلہ راوی جب من کے ساتھ روایت کرے تو وہ اتفاق
مردود ہوتی ہے۔ لیکن اس قانون سے بعض راوی مستثنیٰ ہیں اور انہی راویوں میں ایک راوی
قائد ہیں۔ محدثین نے لکھا ہے کہ قواد سے جب شعبہ روایت کرے تو وہ روایت صحیح شمار کی
جائے گی۔ امام ماکثر تحریر فرماتے ہیں۔ الحسن الحسن لیس من دلس عن الثقات الدہم
ہم فی الثقة مثل الحدیث او فوقہ او دونه لا اہم لم یحرجوا من عدد الدہم
بقبل احبارہم فہمہ من الدہم ابو صفیان صلحہ من مافع وفہم من دہمہ
(معرفۃ علوم الحدیث ص ۱۰۱)

مفسرین کا یہ مردود ہے جو اپنے بیٹے یا اپنے سے بڑھ کر یا اپنے سے بڑھ کر راویوں
سے روایت کرتا ہے۔ مگر وہ اس جماعت سے خارج نہیں ہیں کی روایات قبول کی جاتی ہیں
ایسے مردود میں تابعین میں سے ابو حنیفہ ظہیر بن یزید اور قتادہ بن عامر ہیں۔ اور علامہ
طبرانی صاحب معشقی نے بن حزم سے نقل فرمایا ہے کہ ایسے مفسرین جن کی روایت کو
قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں اور باوجود حدیث میں کے اس کی روایات میں کوئی شک نہیں پڑتا
اور ان مفسرین میں جلیل القدر محدثین اور مسلمانوں کے امام شامل ہیں۔ جیسے حسن بصری
وابو اسحاق، نسیمی اور قتادہ بن عامر اور عمر بن دینار (توبیہ النظر علی اصول ص ۲۵)

معلوم ہوا کہ قتادہ ان مفسرین میں سے نہیں ہے کہ جن کی روایات مطلقاً مردود شمار ہوتی
ہیں اور پھر اس روایت میں جیسا کہ اوپر سند سے ظاہر ہے قتادہ سے روایت کر کے واسطے
شعبہ ہیں اور محدثین نے یہ اصول بیان فرمایا ہے۔ کہ قواد سے جب شعبہ روایت کرے تو
روایت بالاتفاق قابل قبول ہے۔ حضرت علامہ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں امام بیہقی کی
کتاب معرفۃ سنن میں روایت ہے۔ جس میں یہ ہے کہ امام شعبہ نے فرمایا کہ میں تم

تین آدمیوں کی تدلیس سے کفایت کرتا ہوں۔ ائمہ امام ابو اسحاق اور قتادہ اور بہت ہی اچھا قاعدہ ہے کہ ان کی روایات شعبہ سے قابل قبول ہوگی اگرچہ من کے ساتھ روایت کی گئی ہوں۔ (المکتب علی کتاب ابن الصلاح ص ۶۳۰-۶۳۱ ج ۲) امام ذہبی فرماتے ہیں کہ..... قتادہ مشہور مدلس ہیں۔ لیکن اس کے باوجود کسی نے ان کی حدیث سے حجت نہ کرنے میں پس و پیش نہیں کی (تذکرہ العلماء ص ۵۵ ج ۱) اور مولوی عبدالرحمن مبارکپوری غیر مقلد نے بھی اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ جب قتادہ سے شعبہ روایت کرے تو وہ روایت بالاتفاق قابل قبول ہے۔ (تختہ الاحادی)

ثابت ہوا کہ اس روایت کو قتادہ کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف کہنا درست نہیں اور اس روایت پر اس قسم کے اعتراض کرنے والا شخص اصول حدیث سے مطلقاً جاہل ہے۔

دوسرا: سوال وجواب اس حدیث میں رجل منهم رضی اللہ عنہ ہے۔ صحابی کا نام نہیں ہے۔ اس لئے یہ روایت قابل قبول نہیں ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ معترض در پروردگار رضی ہے۔ وگرنہ ایسا اعتراض کبھی نہ کرتا۔ محدثین بلکہ پوری امت کا اتفاق ہے کہ صحابہ تمام کے تمام عدول ہیں صحابی کا نام روایت میں لینا ضروری نہیں ہے۔ (حضرت امام نووی فرماتے ہیں.... وجہالة اسم الصحابي لا يضر لانهم كلهم عدول (المجموع شرح المہذب جلد ۱ ص ۲۹۳ النووی) اور صحابی کے نام کا نہ ہونا کوئی نقصان دہ نہیں کیونکہ صحابہ تمام عادل ہیں۔ غیر مقلدین کے امام شوکانی نے لکھا ہے اور جب تمہارے لئے ہر اس شخص کی عدالت ظاہر ہوگئی۔ جس کو صحبت حاصل ہے تو سمجھ لے کہ جب راوی یہ کہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے صحابہ میں سے اور اس کا نام نہیں تو یہ حجت ہے اور نام کا نہ لینا صحابہ کی بالعموم عدالت کے ثبوت کے سبب کوئی نقصان نہیں دیتا۔ (درشمال ص ۶۷)

﴿علامہ عراقی فرماتے ہیں۔ واذ قال سمعت رجلا من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل لان الكل عدول (تفہیم وایضاح شرح مقدمہ ابن الصراح ص ۷۷) اور جب راوی کہے کہ میں نے اصحاب رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص سے سنا تو یہ قول کیا جائے گا۔ کیونکہ تمام اصحاب عادل ہیں۔ ﴿علامہ زلیخی حنفی فرماتے ہیں وان جهالة اسماء هم لا يضرهم (نصب الراية ص ۲۶۷ ج ۱) اور صحابہ کے اسماء کا نہ ہونا حدیث میں مضرت نہیں ہے۔ ﴿علامہ منذری فرماتے ہیں۔ فان جهالة اسم الصحابي غير مؤثرة في صحة الحديث (مختصر السنن للذهبي ص ۲۲۷ ج ۱) یعنی صحابی کا نام نہ لینا صحت حدیث پر اثر انداز نہیں ہوتا۔ ﴿علامہ عینی حنفی فرماتے ہیں۔ ولا يقال هذا رواية عن مجهول لان الصحابة كلهم عدول فلا يضر ذلك (ممد القاری ص ۱۹۶ ج ۱ و ص ۵۳ ج ۲) اور اس روایت کو مجہول سے روایت نہیں کہا جائے گا۔ کیونکہ تمام صحابہ عدول ہیں اور روایت میں نام نہ آنا نقصان دہ نہیں ہے۔ ﴿ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ والصحابة كلهم عدول فلا يضر الجهل باسمائهم (شرح نخبہ الفکر ص ۱۵۳) صحابہ تمام عادل ہیں ان میں سے کسی کے نام کا نہ ہونا نقصان دہ نہیں ہوتا۔ ﴿مولوی ظفر عثمانی دیوبندی نے لکھا ہے۔ جهالة الصحابي لا تضر صحة الحديث فانهم كلهم عدول (تراجم علوم الحدیث ص ۱۲۳) صحابی کے نام کا نہ جانا صحت حدیث کے لئے نقصان دہ نہیں ہے۔ کیونکہ وہ تمام عادل ہیں اور ﴿مولوی غلیل احمد سہارنپوری دیوبندی نے نقل کیا ہے۔ قلت قد اجمعت الامة ان الصحابة كلهم عدول فلا يضر الجهل باعيانهم (بذل الجہول ص ۲۲۲ ج ۱) میں کہتا ہوں کہ تمام

امت کا اجماع ہے کہ تمام صحابہ عادل ہیں پس ان کے نام کی جہالت مضرت نہیں ہے۔ یہی بات مندرجہ ذیل علماء و محدثین نے بھی تحریر فرمائی ہے۔ امام سیوطی تدریب الراوی ص ۲۱۳ ج ۲، امام سخاوی فتح المغیث ص ۱۰۸، امام آمدی الاحکام ص ۱۲۸ ج ۲، امام ہاشم عن الامام احمد تدریب الراوی ص ۱۹۷ ج ۱، امام بخاری عن الحمیدی تدریب ص ۱۹ ج ۱، علامہ ابن حجر عسقلانی فتح الباری ص ۳۰۰ ج ۱، علامہ قسطلانی ارشاد الساری ص ۳۱۳ ج ۳، نواب صدیق الحسن بھوپالوی المکحول الماحول ص ۲۳، امام بانی مالکی الاحکام فی اصول الاحکام ص ۳۰۳ ابن تیمیہ مسودہ ص ۲۶۳ امام غزالی علامہ المستطی ص ۱۶۳ ج ۱، علامہ تاج الدین سبکی جمع الجوامع ص ۱۶ ج ۲، علامہ امیر بادشاہ حنفی و امام ابن الھمام تیسرے التقریر ص ۶۴ ج ۳ وغیرہم۔

اب اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ اس حدیث میں رجل مستہم رضی اللہ عنہم ہے۔ لھذا ہمیں کیا پتہ کہ وہ کون ہے۔ لہذا اس کا نام جو ہے معلوم ہونا چاہیے۔ آپ یہ تمام حوالہ جات پڑھیں کہیں بھی منافقین اور مرتدین کی احتمال آفرینی کا ذکر نہیں ہے۔ یقیناً یہ تمام محدثین اس قسم کے خطرات سے بخوبی واقف تھے۔ یہ کس قدر بے ہنگامی اور جہالت کی بات ہے کہ صحابہ کی عدالت پر شک کیا جائے یا تو یہ شخص مطلق جاہل ہے یا پھر درپردہ روافض کی ترجمانی کر رہا ہے۔ اور بدعتی ہے۔ جیسا کہ حضرت امام بانی مالکی نے فرمایا ہے۔ وقال قوم من المشدعة حالہم فی وجوب اسؤال عن عدالتہم حال غیرہم من الامة..... (الاحکام المفصول فی الاحکام الاصول ص ۳۰۲) اور بدعتیوں کی قوم نے کہا ہے کہ صحابہ کی عدالت میں عام امت کے دوسرے لوگوں کی طرح سوال کرنا واجب ہے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ یہ صحابہ کرام کا نام لیکر ان کے گستاخ ہیں یہ شخص تو صرف عدالت صحابہ کو چیلنج کر

رہا ہے جبکہ اس گروہ کا ایک بڑا مولوی رشید احمد گنگوہی تو یہاں تک لکھ گیا ہے۔ کہ ”صحابہ کی تکفیر کرنے والا اپنے اس کبیرہ گناہ کے سبب سنت و جماعت سے خارج نہیں ہوگا“ (فتاویٰ رشیدیہ)۔ تو ثابت ہوا کہ یہ مذکورہ حدیث بالکل صحیح ہے اور مبتدعین نجد و دیوبند کے غلط عقائد کا سرعام مذاق اڑا رہی ہے۔ اب اس حدیث پر ایک آخری اعتراض باقی رہ گیا ہے۔ کہ وہ اعتراض یہ کہ یہ حدیث شاذ ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس حدیث کو شاذ کہنے والا شخص مطلقاً جاہل ہے۔ اس کو شاذ اور مقبول روایت کا علم ہی نہیں ہے شاید انہی لوگوں کو دیکھ کر کسی نے کہا ہے۔

ع..... گر ہمیں کتب است و ہمیں ملاکار مقلداں تمام خواہد شود

شاذ روایت وہ ہوتی ہے کہ جس میں ایک ثقہ راوی اپنے سے اوثق راوی کی مخالفت کر رہا ہو یا بعض محدثین کے نزدیک مطلقاً ایسی زیادتی ہو جو کہ دیگر ثقات نے بیان نہ کی ہو جبکہ اس حدیث میں ایسا کوئی پہلو ہے ہی نہیں معترض کو چاہئے کہ دیگر اوثق روایت کی روایات کو تلاش کر کے بیان کرے کہ اس شخص سے اللہ کے پیارے محبوب ﷺ نے دو نمازوں پر اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ تب یہ روایت شاذ کہلا سکتی ہے۔ مگر ایسی کوئی روایت نہیں بفضلہ تعالیٰ اصول حدیث کی رو سے معلوم ہوا کہ یہ حدیث تو ضعیف ہے اور نہ ہی شاذ ہے جاہل کا اعتراض کرنا اس کی جہالت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسی جہالت سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ بحرمت طہ و یسین صلی اللہ علیہ علیہ وسلم۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆